فتاوی دینیہ

جلد اول

حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب
شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ حسینیہ راندیر

ناشر
مہتمم حضرت مولانا محمود شبیر صاحب راندیری
جامعہ حسینیہ، راندیر، سورت، گجرات، انڈیا
Phone: 0261 2763303
Fax: 0261 2766327

کتاب کا نام: فتاوی دینیہ جلد اول

مصنف: حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث وصدر مفتی وخلیفہ حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد
زکریا صاحبؒ

مترجم: مولانا مفتی محمد امین صاحب زید مجدہم

ناشر: جامعہ حسینیہ راندیر، ضلع سورت، گجرات، انڈیا

سن اشاعت: بار اول ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء

تعداد: ۱۰۰۰

کمپوزر: مولانا مفتی محمد امین ومولانا یوسف ماما صاحب

ملنے کا پتہ: جامعہ حسینیہ، راندیر، سورت، گجرات، انڈیا

جامعۃ القرأۃ، کفلیتہ، ضلع سورت، گجرات انڈیا

مفتی یوسف ساچا، باٹلی

68 Broomsdale Road, Batley, WF17 6PJ.

Phone: 01924 441230

فہرست

مضامین	صفحہ
پیش لفظ	۴۳
عرض حال	۴۶
صاحب فتاویٰ ایک نظر میں	۵۱
کتاب العقائد	۷۷
الباب الاول: ما یتعلق بالتوحید و الایمان و الکفر والشرک	۷۷
اسمائے حسنیٰ سے متعلق	۷۷
اللہ کا نام لینے والے سے کیا مراد ہے؟	۷۸
اللہ کا دیکھنا اور سننا کس نوعیت کا ہے؟	۷۹
کیا ناپاک جگہ پر اللہ تعالی موجود ہے؟	۷۹
کیا گناہ بھی اللہ تعالی کی مرضی سے سرزد ہوتے ہیں؟	۸۰
خدا کو حاضر وناظر نہ ماننا اور رسول کو مختار کل اور قادر مطلق ماننے والے کا حکم	۸۱
نقطہ نواز کے کیا معنی ہے	۸۲
اللہ تعالی غفور ہیں یہ سمجھ کر گناہ نہیں کرنا چاہئے۔	۸۲
رام اور رحیم دونوں الگ الگ ہیں۔	۸۳
بتوں کے سامنے سجدہ کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟	۸۳
نشہ کی حالت میں بت کے سامنے جھکنا	۸۴

جھنڈے کو سلامی دینا اور راشٹری گیت گانا	۸۵
سورج کی پیشانی پر لکھے گئے آٹھ ناموں کی تفصیل کیا ہے؟	۸۵
کیا قیامت کے دن کافروں کی بخشش ہوگی؟	۸۵
مرنے کے بعد حساب، کتاب اور جنت، جہنم کا انکار کرنا	۸۶
آپ ﷺ کو نعوذ باللہ ساحر سمجھنے والے کا حکم	۸۷
الباب الثانی : ما یتعلق بالانبیاء	۸۸
وحی کی تفصیل	۸۸
حضور ﷺ کا نسب نامہ	۸۸
کیا رحمۃ للعالمین ﷺ بددعا کر سکتے ہیں؟	۸۹
رسولُ اللہ اور رسولِ اللہ میں کیا فرق ہے؟	۹۰
کیا یا رسول اللہ کہہ سکتے ہیں؟	۹۰
کیا یا محمد کہہ سکتے ہیں؟	۹۱
کیا یا رسول اللہ، یا محمد، یا غوث وغیرہ نعرے لگانا جائز ہے یا نہیں؟	۹۳
کیا رسولِ اللہ صحیح ہے یا اور رسولُ اللہ صحیح ہے	۹۳
کیا نبی کہہ کر سلام بھیجنا غلط ہے	۹۶
ایھا النبی کب کہہ سکتے ہیں؟	۹۶
جھوٹی حدیث بیان کرنے والے نیز حضور ﷺ کو جھوٹا کہنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟	۹۷
حضور ﷺ کو اپنا بھائی کہنا کیسا ہے؟	۹۸
کیا کافر حضور ﷺ کی امت ہیں؟	۱۰۰

سب پیغمبروں کے نام کا علم ہونا ضروری نہیں	۱۰۰
کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ عنہ قرب قیامت دنیا میں آئیں گے؟	۱۰۱
کیا حدیث اور خلفائے راشدین کا منکر کافر اور گمراہ ہے یا نہیں؟	۱۰۲
کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کہلائیں گے؟	۱۰۲
مولود کی حقیقت	۱۰۳
''جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لئے جانے کے وقت آنکھ پر ہاتھ نہیں پھیرتا اسے حضور سے محبت نہیں ہے'' ایسا کہنا غلط ہے۔	۱۰۴
حدیث شریف کا انکار کرنے والا گمراہ ہے۔	۱۰۶
''میں تم کو خدا کہتی ہوں'' کیا اس سے کفر لازم آتا ہے؟	۱۰۶
کیا ہندوستان میں نبی آئے تھے یا نہیں؟	۱۰۷
کیا قرآن میں ہر نبی کا تذکرہ ہے؟	۱۰۸
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت اور وفات سے متعلق	۱۰۹
نبی کے علاوہ کسی کا بھی خواب حجت شرعی نہیں ہے	۱۱۱
نبی کہاں پیدا ہوئے؟	۱۱۲
کیا ہندوستان میں کوئی نبی پیدا ہوا ہے؟	۱۱۲
قرآن نبیوں کی کہانی کی کتاب نہیں ہے۔	۱۱۳
کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی فقیر کو جھڑکا ہے؟	۱۱۴
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ملک الموت کا قصہ	۱۱۴
حضرت مہدی کے والدین کا نام کیا ہوگا؟	۱۱۵
کیا حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا آنا ثابت ہے؟	۱۱۶

بال مبارک کی زیارت کرنا	۱۱۶
آپ ﷺ کا نام لیتے وقت انگوٹھوں کو بوسہ دینا	۱۱۷
درود تاج اور دعائے قدح پڑھنا	۱۱۷
مردوں اور عورتوں کو بلند آواز سے کھڑے ہو کر سلام اور مولود پڑھنا کیسا ہے؟	۱۱۸
درود شریف کہاں پڑھنا مکروہ ہے؟	۱۱۸
صحابہؓ کے آپ ﷺ کے پیشاب پینے کے واقعات	۱۱۹
حضور ﷺ کی شان میں بنائی ہوئی قوالی کا سننا کیسا ہے؟	۱۲۰
الباب الثالث : ما یتعلق بالملائکۃ	۱۲۱
کراماً کاتبین کون ہیں؟	۱۲۱
نوری اور ناری کے کیا معنی ہے؟	۱۲۱
فرشتوں کے تسبیح پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟	۱۲۱
کیا غیر قوم کے یہاں نورانی فرشتے جاتے ہیں؟	۱۲۲
جس گھر میں کتّا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں جاتے۔	۱۲۳
الباب الرابع : ما یتعلق بالکتاب و القرآن	۱۲۴
سورۂ توبہ کے شروع میں بسم اللہ کیوں نہیں ہے؟	۱۲۴
اہل کتاب کن لوگوں کو کہتے ہیں؟	۱۲۴
کیا بائبل کا مطالعہ کرنا جائز ہے؟	۱۲۵
ختم قرآن پر شیرینی تقسیم کرنا	۱۲۶
ختم قرآن کا بہتر طریقہ کیا ہے؟	۱۲۶
قرآن میں جادو ہے ایسا کہنا کیسا ہے؟	۱۲۷

قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس یہ چاروں شرعی دلیلیں ہیں۔	۱۲۷
کتاب کی تعلیم میں قرآنی آیتوں کے پڑھنے سے پہلے تسمیہ وتعوذ کا حکم	۱۳۲
کیا بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے؟	۱۳۳
قرآن کریم کے شروع میں گجراتی یا اردو کے دیباچہ کا قرآن کے اوپر ہونا	۱۳۴
قرآن شریف پر دوسری کتابوں کا رکھنا بے ادبی ہے؟	۱۳۴
قرآن شریف کو غصہ سے پھینک دینا	۱۳۴
قرآن شریف کی سات منزلوں کی کیا حقیقت ہے؟	۱۳۵
سورۂ بقرہ کا نام سورۂ بقرہ کیوں رکھا گیا؟	۱۳۵
قرآن شریف میں اللہ تعالی نے کن کن چیزوں کی قسم کھائی ہے؟	۱۳۶
مصر میں حضرت مریم علیہا السلام نے نکاح کیا تھا، کیا یہ بات صحیح ہے؟	۱۳۶
حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کی آیت سے متعلق کچھ سوالات	۱۳۷
کیلنڈر پر آیتوں کا چھاپنا	۱۳۸
آیات قرآنیہ کو بے وضو ہاتھ لگانا	۱۳۹
آیات قرآنیہ کو بے وضو لکھنا	۱۳۹
بوسیدہ قرآن مجید کا کیا کیا جائے؟	۱۳۹
قرآن کریم کو بوسہ دینا اور اسے سر پر رکھنا	۱۴۰
دیوار پر لکھی ہوئی آیتوں کو کیا بے وضو ہاتھ لگا سکتے ہیں؟	۱۴۱
جنبی کا زبانی تلاوت کرنا	۱۴۱
پچھلی صف میں کرسی پر بیٹھ کر قرآن پڑھنے والوں کی طرف آگے کی صف والوں کا پیٹھ کرنا	۱۴۲

قرآن شریف کے وزن کے برابر غلہ دینا کیسا ہے؟	۱۴۲
غیر مسلم قرآنی آیتیں حفاظت سے رکھنے کے لئے طلب کرے تو دی جاسکتی ہیں یا نہیں؟	۱۴۳
قرآن کی تلاوت کر کے نبیوں اور رسولوں کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں یا نہیں؟	۱۴۳
قرآن کی تلاوت کی اجرت لینا جائز نہیں ہے۔	۱۴۳
قرآن کی آیتیں یا احادیث عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں لکھنا	۱۴۴
تلاوت کے لئے کوئی خاص طریقہ یا رواج نہیں ہے۔	۱۴۵
حصول برکت کے لئے قرآن خوانی	۱۴۵
قرآن کریم کی تلاوت افضل ہے۔	۱۴۵
نزول قرآن کی برسی منانا	۱۴۶
بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگانا درست نہیں ہے۔	۱۴۷
ادب کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنی چاہئے	۱۴۷
وقف غفران، وقف لازم اور منزل کا کیا مطلب ہے؟	۱۴۷
قرآن شریف کو بوسہ دینا	۱۴۸
ختم قرآن پر اجرت لینا	۱۴۹
ختم قرآن پر شیرینی تقسیم کرنا	۱۵۰
تراویح پر اجرت لینا جائز نہیں ہے؟	۱۵۰
جس ممبر کے اندر قرآن ہو اس پر بیٹھنا	۱۵۱
اگر نیچے کے منزل پر قرآن شریف ہو تو دوسرے منزل پر رہنا جائز ہے؟	۱۵۱
قرآن شریف کی پیٹی (صندوق) بیٹھک کے نیچے رکھنا	۱۵۲

قرآن شریف کے برابر وزن کر کے گیہوں صدقہ کرنا	۱۵۲
آیت "واللہ سریع الحساب" کی تفسیر	۱۵۲
مسجد میں تلاوت قرآن کا طریقہ	۱۵۳
مسجد میں روزانہ فجر بعد لاؤڈ اسپیکر میں یٰسٓ شریف کا ختم کرنا	۱۵۴
تلاوت میں حروف کی ادائے گی ضروری ہے۔	۱۵۵
پنج سورہ میں سے کون کون سی چیزیں پڑھنا ثابت ہیں؟	۱۵۶
الباب الخامس: ما یتعلق بالآخرة و القیامة	۱۵۷
جنت اور دوزخ کہاں ہیں؟	۱۵۷
مشرکین کے نابالغ بچوں کو عذاب ہوگا یا نہیں؟	۱۵۷
قیامت کب آئے گی؟	۱۵۸
جنت کے کتنے دروازے ہیں؟	۱۵۹
الباب السادس: ما یتعلق بالقدر	۱۶۰
قسمت اور عمل میں کیا فرق ہے؟	۱۶۰
تقدیر میں تبدیلی ہوسکتی ہے؟	۱۶۰
تقدیر کی قسمیں	۱۶۱
چودھویں صدی ہجری کا ختم ہونا اور پندرہویں صدیں ہجری کا شروع ہونا، اسلامی رو سے اس کی کیا اہمیت ہے؟	۱۶۲
مکان کا سنگ بنیاد رکھنے یا افتتاح کرنے سے متعلق	۱۶۴
کیلے یا پپیتے کا درخت بونے سے گھر میں نقصان کا عقیدہ	۱۶۴
ابھی آپ ہی کی بات ہو رہی تھی، آپ کی عمر لمبی ہوگی ایسا کہنا	۱۶۵

قمر در عقرب کا کیا مطلب؟	۱۶۵
حاملہ عورت اور بچہ پر گرہن کا اثر انداز ہونا	۱۶۶
گرگٹ مارنا جائز اور ثواب کا کام ہے	۱۶۶
بدھ کے دن کو منحوس سمجھنا	۱۶۷
ستائیسویں رجب کو بڑی رات ماننا	۱۶۸
شادی بیاہ کے موقع پر ناریل پھوڑنا	۱۶۸
رسم افتتاح کے موقع پر تِلَک (سر پر ٹیکا) کرنا	۱۶۸
قمر در عقرب کے وقت شادی نہ کرنا، ایسا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟	۱۶۹
الباب السابع : ما یتعلق بالصحابة و الاولیاء	۱۷۰
عشرہ مبشرہ کا کیا مطلب ہے؟ اور وہ کون کون لوگ ہیں؟	۱۷۰
اولیاء اللہ کا فیض مرنے کے بعد	۱۷۰
بیعت کا ثبوت	۱۷۱
خلافت کسے ملنی چاہئے؟	۱۷۱
کرامت دیکھ کر یا سن کر معتقد نہیں ہو جانا چاہئے۔	۱۷۲
کیا یہ گرونانک کی کرامت تھی؟	۱۷۴
طریقت اور حقیقت میں کیا فرق ہے؟	۱۷۵
بزرگان دین کے بارے میں جاننے کے لئے کونسی کتاب پڑھنی چاہئے؟	۱۷۶
دوسرے کے طفیل بخشش ہو جانے کی امید پر گناہ کرتے رہنا صحیح نہیں ہے۔	۱۷۶
خلفائے اربعہ میں سے شہادت کس کس کو نصیب ہوئی؟	۱۷۸
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف	۱۷۹

الباب الثامن : ما يتعلق بالفرق	۱۸۱
بہائی فرقہ کے لئے کیا حکم ہے؟	۱۸۱
شیعہ اور سنی کسے کہتے ہیں؟	۱۸۳
ڈارون کی تھیری (نظریہ) کی تعلیم	۱۸۳
جماعت اسلامی اور ان کے عقائد	۱۸۴
کیا قرآن وحدیث کے موجود ہونے کے باوجود اماموں کی تقلید ضروری ہے؟	۱۸۶
حق بات نہ ماننا اور نفسانیت پر جمے رہنا غلط بات ہے۔	۱۸۷
اسلامی تعلیم کی اشاعت انگریزی زبان میں کرنا	۱۸۷
اسلامی پرچوں کی اشاعت کو روکنا	۱۸۹
اگر سوسائٹی کے ذمہ دار اسلامی تعلیم کی اشاعت میں رکاوٹ بنیں تو؟	۱۹۰
اسلامی پرچوں کی بے ادبی ہو تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟	۱۹۰
امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ابوحنیفہ کیوں ہوا؟	۱۹۱
کیا عالم کا وعظ مسجد میں رکھنے کے لئے متولی کی اجازت ضروری ہے؟	۱۹۲
کیا اپنے بھائیوں کو دینی باتوں سے واقف کرانے کے لئے اخبار، رسالہ نکال سکتے ہیں؟	۱۹۲
لڑکیوں کو انگریزی کی تعلیم دلوانا	۱۹۳
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نسب نامہ	۱۹۵
کیا اپنے امام کے مسلک کی اتباع لازمی ہے۔	۱۹۶
مسلک میں والدین کی اتباع ضروری نہیں	۱۹۶
مفتیوں سے فتویٰ معلوم کرنا	۱۹۷

فصل ما یتعلق بالتبلیغ والدعوة	۱۹۹
تبلیغی تقریر کا اعلان کرنا بدعت نہیں ہے۔	۱۹۹
کیا تبلیغ عالم کا کام ہے؟	۱۹۹
تبلیغیوں پر غلط الزام	۲۰۰
جہاں دعوت نہ پہنچی ہو وہاں کے لوگوں کے لئے حکم	۲۰۰
تبلیغی جماعت کی کارکردگی	۲۰۱
تعلیم میں بیٹھیں یا عبادت کریں	۲۰۳
کیا تبلیغ میں خرچ کیا جائے یا صدقہ کیا جائے؟	۲۰۴
بازار میں یا گلی کوچے میں ذکر کرنا	۲۰۴
تبلیغی جماعت میں جانا	۲۰۵
غیر عالم کا تقریر کرنا	۲۰۶
تبلیغی جماعت میں جانا	۲۰۷
الباب التاسع : ما یتعلق بالبدعات وغیرہ	۲۰۸
بدعت اور اس کی قسمیں	۲۰۸
کیا امام کے لئے عمامہ باندھنا ضروری ہے؟	۲۰۹
ناریل اور حلوہ چڑھانا	۲۱۰
نظر لگنا حق ہے	۲۱۰
جادو، ڈائن وغیرہ کے لئے سادھو کی بات ماننی چاہئے یا نہیں؟	۲۱۱
دم کئے ہوئے پانی کا حکم	۲۱۳
مردے آواز سن سکتے ہیں؟	۲۱۵

شرعی احکام کی حکمت جاننا ضروری نہیں ہے۔	۲۱۶
حمل میں ۱۸ ماہ گزارنے والے بچے کی کہانی	۲۱۷
کیا مسلمان عورت کی کوکھ سے شیطان پیدا ہوسکتا ہے؟	۲۲۰
آخری وقت میں کلمہ پڑھنے کی فضیلت	۲۲۱
جھوٹی قسم کھانے سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا	۲۲۱
فاتحہ اور بدعت کی وضاحت	۲۲۲
فاتحہ اور نیاز بدعت ہے	۲۲۴
نماز کے بعد مصافحہ کرنا بدعت ہے؟	۲۲۵
کیا راتب بجانا جائز ہے؟	۲۲۵
کیا قبر پر پھول چڑھانا گناہ ہے؟	۲۲۶
ایصال ثواب کی مجلس	۲۲۶
ایصال ثواب اور اس کا طریقہ	۲۲۷
اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا بدعت ہے	۲۲۸
زیارت (تیجا) اور زیارت کا کھانا	۲۲۸
کیا نیاز حسین جائز ہے؟	۲۳۰
رجب کے کونڈے بھرنا بدعت ہے	۲۳۰
غوث پاک کی نیاز	۲۳۱
چہلم، دہائی کرنا	۲۳۱
دفن کے بعد فاتحہ بدعت ہے؟	۲۳۲
درگاہ پر پیسے چڑھانا	۲۳۲

نماز کے بعد غلاف کعبہ کے کپڑے کو چومنا	۲۳۳
درگاہ کے گلہ کے پیسوں کا مصرف	۲۳۳
غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر غلط رسم	۲۳۴
محرم کا چالیسواں منانا کیسا ہے؟	۲۳۵
میت کو قبرستان لے جاتے وقت بلند آواز سے کلمہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔	۲۳۶
انتقال کی پہلی برسی پر اخبار میں میت کی تصویر دے کر اسے یادوں کا تحفہ پیش کرنا	۲۳۷
کیا دعائے ثانیہ میں درود شریف پڑھنا چاہئے یا نہیں؟	۲۳۸
محرم کے تعزیہ کے بارے میں حکم	۲۳۹
کیا علوانی ضرب کھیلنا جائز ہے؟	۲۴۰
چلہ میں جانا بدعت نہیں ہے۔	۲۴۱
مبارک راتوں میں مولود پڑھنا	۲۴۲
دعائے ثانیہ بدعت ہے	۲۴۲
راتب کیا ہے؟	۲۴۳
کھڑے کھڑے سلام پڑھنا	۲۴۵
دعائے ثانیہ میں درود شریف پڑھنا	۲۴۶
دعائے ثانیہ کے لئے کیا حکم ہے؟	۲۴۶
فاتحہ اور دعائے ثانیہ سے متعلق	۲۴۷
جماعت کے وقت عمامہ باندھنا	۲۴۸
سلام کے جواب میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بدعت نہیں ہے	۲۴۸
محرم کے پہلے عشرہ میں گوشت کھانا حرام نہیں ہے	۲۴۹

کیا مچھلی کے سالن کا فاتحہ دیا جاسکتا ہے؟	۲۵۰
نماز کے بعد فاتحہ پڑھنا	۲۵۰
پیر سے مرادیں مانگنا جائز نہیں ہے، حرام ہے	۲۵۰
خطبہ کے وقت زینہ سے اترنا چڑھنا بدعت ہے؟	۲۵۱
مردے کو دفن کرنے کے بعد اذان دینا کیسا ہے؟	۲۵۱
عرس میں جانا کیسا ہے؟	۲۵۲
تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا	۲۵۲
درگاہ پر چڑھائے گئے بکرے وغیرہ کا حکم	۲۵۲
پیٹھی وغیرہ شادی کے رسم ورواج	۲۵۳
شادی کے دن کی چند رسومات	۲۵۴
زیارت اور چالیسواں بدعت ہے؟	۲۵۴
غیر مسلم ڈائن سے علاج کرانا کیسا ہے؟	۲۵۵
کیا گیارہویں شریف کا کھانا مالدار کھاسکتے ہیں؟	۲۵۷
قبرستان میں فاتحہ پڑھنا بدعت ہے؟	۲۵۸
دعا کے اختتام پر لا الہ پڑھنا بدعت نہیں ہے	۲۵۹
پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ اور بعد الجمعہ قیاماً صلوۃ وسلام	۲۵۹
شرابی فاسق وفاجر ہے لیکن اس کی وجہ سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا	۲۶۱
قبر پر پھول چڑھانا ناجائز ہے؟	۲۶۲
چالیس قدم پر فاتحہ پڑھنا بدعت ہے؟	۲۶۲
تعزیہ بنانا کیسا ہے؟	۲۶۳

عورتوں کے لئے قبرستان جانا کیسا ہے؟	۲۶۴
کیا شعلوں پر چلنا سچ ہوسکتا ہے؟	۲۶۵
دل میں ارادہ کرنے سے ارادہ ہی شمار ہوگا یا نذر و منت شمار ہوگی؟	۲۶۶
کسی بھی چیز کا ثواب اپنی طرف سے یقینی طور پر نہیں بتایا جاسکتا؟	۲۶۷
ستائیسویں رجب کی شب کو بڑی رات ماننا	۲۶۹
گیارہویں شریف، بارہ وفات، شب معراج، شب براءت میں مسجد میں مولود شریف پڑھنا	۲۶۹
شب براءت اور دیوالی کے دن آتش بازی کرنا اور مکر سکرانتی میں پتنگ اڑانا	۲۶۹
استسقاء کی جدید رسم	۲۷۰
کنواں یا بور کھدوانے کے لئے ہندو کو پانی دیکھنے کے لئے بلانا	۲۷۱
اولاد کی بسم اللہ کی مجلس کرنا	۲۷۲
خط، دعوت نامہ وغیرہ کے شروع میں ۷۸۶/۹۲ لکھنا	۲۷۲
منت کے بکرے کو بیچ کر دوسرا بکرا خرید کر ذبح کرنا	۲۷۳
درگاہ پر چڑھایا ہوا منت کا بکرا خرید کر اس کا گوشت کھانا	۲۷۴
مسروقہ زیورات کے حصول پر صدقہ کرنے کی منت	۲۷۵
اولیاء کرام کی منت مان کر بکرا، ناریل، ملیدہ چڑھانا	۲۷۶
حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے آشیانہ کی منت پوری کرنا	۲۷۶
بزرگوں کے مزار کے گلہ میں نیاز اور منت کے طور پر جمع ہوئی رقم کا مصرف	۲۷۸
غیر اللہ کے چڑھاوے کھانا	۲۷۹
عاشورہ کے دن کربلا کے شہداء کے لئے ختم پڑھوانا	۲۸۰

تعزیہ بنانا	۲۸۰
درگاہ پر جانا	۲۸۰
درگاہ پر پھول چڑھانا، عرس کرنا، کھانا کھانا اور کھلانا وغیرہ کیسا ہے؟	۲۸۱
عید کے دن خطبہ کے بعد مصافحہ کرنا	۲۸۳
یوم ولادت منانا اور اس میں شرکت کرنا	۲۸۳
''میں ہندو دھرم کو نہیں چاہتا ہوں'' کہنے سے مردہ مسلمان سمجھا جائے گا یا نہیں؟	۲۸۴
گاؤں والوں کا چندہ کر کے گاؤں کی طرف سے بکرا صدقہ کرنا	۲۸۵
کتاب الطہارة	۲۸۷
مستعمل اینٹ کے ڈھیلے سے دوبارہ استنجاء کرنا	۲۸۷
استنجے میں بلوٹنگ (ٹائلیٹ) پیپر کا استعمال	۲۸۷
کنیڈا میں مجبوراً ٹوئلیٹ پیپر سے استنجا کرنا	۲۸۸
الباب الاول: ما یتعلق بالوضوء	۲۸۹
وضوء کے آداب	۲۸۹
وضو کرتے وقت باتیں کرنا	۲۸۹
سو کر اٹھ کر سب سے پہلے ہاتھ دھونا چاہئے۔	۲۹۰
مسواک کب تک استعمال کرنا چاہئے؟	۲۹۰
مس قرآن کے لئے وضو ضروری ہے۔	۲۹۱
گھر سے بے وضو مسجد جانے سے ثواب ملیگا یا نہیں؟	۲۹۱
وضوء کے بعد دعا پڑھنا	۲۹۱
بعد الوضو اور خطبہ میں شہادتین پڑھتے وقت آسمان کی طرف انگلی کا اُٹھانا سنت ہے؟	۲۹۲

قبلہ رو ہو کر وضو کرنا مستحب ہے	۲۹۳
بارش میں کھڑے رہنے سے وضو ہو جائے گا؟	۲۹۳
برہنہ بدن کی حالت میں کئے ہوئے وضو سے نماز پڑھنا	۲۹۳
وضو کے وقت ستر کھلا ہوا ہو تو	۲۹۴
اذان ہو رہی ہو اس وقت وضو کرنا	۲۹۴
اذان ہو رہی ہو تو کیا اس وقت وضو کر سکتے ہیں؟	۲۹۴
پہنے ہوئے موزے کے ساتھ وضو کرنا	۲۹۵
کیا کپڑے کے موزوں پر مسح کر سکتے ہیں؟	۲۹۶
ناک کی ہڈی سے سر کے مسح کی ابتدا کرنا	۲۹۶
کیا غسل کے ضمن میں وضو ہو گیا یا نہیں؟	۲۹۷
برہنہ بدن کی حالت میں کئے ہوئے غسل کے وضو سے نماز پڑھنا	۲۹۷
وضو کے بعد گالی بکے تو	۲۹۷
ہاتھ پر آئل کلر لگا ہوا ہو تو وضو ہو گا یا نہیں؟	۲۹۸
کیا گوبر پر چلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟	۲۹۹
برہنہ ہونے سے اور مس مرأۃ بالشہوۃ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۲۹۹
پیروں کے شگاف میں مٹی بھری ہوئی ہو تو وضو میں اسے دور کرنا ضروری ہے یا نہیں؟	۳۰۰
الباب الثاني : ما يتعلق بالمريض و المعذور	۳۰۱
معذور کا وضو وقتِ نماز کے نکلنے سے ٹوٹ جائے گا؟	۳۰۱
معذور کی تعریف اور حکم	۳۰۱
۱۰۱ سال کا معمر شخص طہارت کا خیال نہ رکھ سکتا ہو تو کیا کرے؟	۳۰۳

سلسل بول اور دائمی خروج ریح کی بیماری ہو تو کیا کرے؟	۳۰۵
سلسل بول کا عارضہ ہو تو کیا کرے؟	۳۰۶
پیشاب کے قطروں کا شک رہتا ہو تو کیا کرے؟	۳۰۶
مریض کا چڈی میں ٹشیو یا ٹائلیٹ پیپر رکھنا	۳۰۷
عورت کو رات اور دن سفید پانی نکلتا رہتا ہو تو کیا نماز ہوگی؟	۳۰۷
نماز پڑھنے کے بعد کپڑے پر ناپاکی کا اثر معلوم ہونا	۳۰۸
پیشاب کے قطروں کے گرنے کا شک ہو تو کیا کرے؟	۳۰۸
الباب الثالث : ما یتعلق بالغسل	۳۰۹
منی کے نکلنے سے غسل واجب کیوں ہوتا ہے؟	۳۰۹
روزانہ غسل کرنا منع نہیں ہے۔	۳۰۹
احتلام سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔	۳۱۰
نفاس کے بند ہوتے ہی غسل کر کے نماز شروع کر دینا ضروری ہے۔	۳۱۰
منی کے نکلنے کا احساس ہو لیکن دیکھنے سے دکھائی نہ دے تو کیا کرنا چاہئے؟	۳۱۱
مذی کی تعریف اور حکم	۳۱۱
کیا غسل کے وقت مصنوعی دانتوں کو نکالنا ضروری ہے؟	۳۱۲
غسل کب واجب ہوتا ہے؟	۳۱۳
کیا میت کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں؟	۳۱۳
کپڑے پر تری دیکھی، تو کیا غسل واجب ہو گیا؟	۳۱۴
جمعہ، عید اور غسل واجب کے بارے میں	۳۱۴

نفاس سے پاک ہونے کے لئے پڑھے ہوئے پانی سے غسل کا اعتقاد غلط ہے	۳۱۵
الباب الرابع : ما يتعلق بالتيمم	۳۱۶
تیمّم کا طریقہ	۳۱۶
نماز جنازہ کے لئے تیمّم کرنا	۳۱۶
کیا تیمّم سے کپڑے پاک ہو جائیں گے؟	۳۱۶
کیا آشوب چشم کا مریض تیمّم کر سکتا ہے؟	۳۱۷
الباب الخامس : ما يتعلق بالاشياء الطاهر و النجس	۳۱۸
پیشاب ناپاک ہے اور پسینہ پاک ہے۔	۳۱۸
دم سائل ناپاک ہے۔	۳۱۹
بالوں کی جڑوں میں سے نکلنے والی چکنائی ناپاک ہے؟	۳۱۹
پھنسی میں سے نکلنے والا پانی ناپاک ہے؟	۳۲۰
کتّے کا لعاب نجس ہے۔	۳۲۱
ناپاک لباس پہن کر ادا کی ہوئی عبادت کا حکم؟	۳۲۱
ناپاک کپڑے گھر میں رکھ چھوڑنا	۳۲۲
ٹیریلین کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ	۳۲۳
ڈرائی کلین کئے ہوئے کپڑے پاک ہیں؟	۳۲۳
کیا انجکشن کے اسپریٹ سے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں؟	۳۲۴
مٹی کا تیل پاک ہے یا ناپاک؟	۳۲۵
کیا شیر خوار بچے کا پیشاب پاک ہے؟	۳۲۵

ناپاکی کے وہم سے ناپاکی کا حکم نہیں لگتا۔	۳۲۶
رینٹ (ناک کی ریزش) پاک ہے۔	۳۲۶
کیامردہ جانورکاچمڑادباغت سے پاک ہوجائے گا؟	۳۲۶
حالت حیض میں تعلیم قرآن	۳۲۷
حیض سے متعلق چند سوالات	۳۲۷
مردار جانور کے چمڑے کو پاک کرنے کا طریقہ	۳۳۱
مدبوغہ چمڑے کی چیز پہن کرنماز پڑھنا	۳۳۲
کتے کے پالنے کے بارے میں تفصیل	۳۳۲
الباب السادس : ما یتعلق بالماء الطاھر و النجس	۳۳۳
حوض کی مقدار	۳۳۳
حوض میں مینڈک مرجائے تو کتنا پانی نکالنا ضروری ہے؟	۳۳۳
حوض میں کتے نے منہ ڈال دیا تو	۳۳۳
دہ دردہ حوض میں پہلے سے ناپاکی گری تھی پھر پانی بھرا تو حوض پاک ہے یا نہیں؟	۳۳۴
حوض کے پانی کے ساتھ گندی نالی کا پانی مل جاتا ہو تو	۳۳۴
کنویں میں مرغی گر کر زندہ نکل آئی	۳۳۵
کنویں میں پیشاب کر دیا تو	۳۳۵
کنویں میں جانور کے گرنے کا وقت معلوم نہ ہو تو کنواں کب سے ناپاک سمجھا جائے گا؟	۳۳۶
کنویں سے پاخانہ کا کنواں کتنا دور ہونا چاہئے؟	۳۳۸
کنویں میں کوّے نے بیٹ کر دی تو	۳۳۸

شراب والے برتنوں سے کنویں سے پانی نکالا تو کنواں پاک رہا یا ناپاک؟	۳۳۸
پائپ لائن میں ناپاک پانی کے جانے کا شک ہو تو	۳۳۹
کتاب الصلوۃ	۳۴۱
الباب الاول : فی اوقات الصلوۃ	۳۴۱
صبح صادق کب ہوتی ہے؟	۳۴۱
صبح صادق رات کا کونسا حصہ ہے؟	۳۴۱
لندن میں وقت سحر کا آخری وقت کونسا ہے؟	۳۴۲
زوال کا صحیح وقت	۳۵۸
زوال کے کتنی دیر بعد نماز پڑھ سکتے ہیں؟	۳۵۸
ظہر کی نماز کتنی تاخیر سے درست ہے	۳۵۹
جمعہ کے دن زوال کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں	۳۵۹
عصر کی نماز کا وقت کب تک رہتا ہے؟	۳۶۰
عصر کی نماز کا وقت	۳۶۰
عصر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے نفل پڑھنا	۳۶۱
عصر، مغرب اور عشاء کا وقت شرعی نقطۂ نظر سے	۳۶۱
عصر کی نماز وقت مکروہ سے پہلے ادا کر لینی چاہئے	۳۶۲
مغرب کی نماز کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے	۳۶۲
مغرب کی نماز کا آخری وقت	۳۶۳
افطاری کے سبب تکبیر تحریمہ کا فوت ہو جانا	۳۶۳
عشاء کی نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے	۳۶۴

عشاء کی نماز کا وقت	۳۶۴
رات کو بارہ بجے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا	۳۶۵
عرب ممالک میں عصر اور عشاء کی نماز کا وقت شافعی مذہب کے مطابق ہے	۳۶۶
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی نماز کی قضاء کے بارے میں	۳۶۶
فجر کی قضا اور اشراق کب پڑھیں	۳۶۸
ظہر، اور عصر کب ادا اور کب قضا کہلائیگی	۳۶۸
عصر اور مغرب کے درمیان قضا نماز پڑھنا اور سجدۂ تلاوت کرنا	۳۶۹
فجر کی دو رکعت سنت کی قضا ہے یا نہیں؟	۳۶۹
کیا طلوع کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے؟	۳۷۰
صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک کوئی نفل نماز نہیں پڑھنی چاہئے	۳۷۱
کیا صبح صادق اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھ سکتے ہیں؟	۳۷۱
استواء کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے	۳۷۲
زوال کے وقت نفل پڑھنا	۳۷۲
زوال کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں	۳۷۳
رمضان میں فجر کی نماز میں تعجیل	۳۷۳
کیا طلوع آفتاب سے دس منٹ قبل فجر کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟	۳۷۴
جب مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا تب نماز کا وقت کیسے سمجھا جائے گا؟	۳۷۵
تہجد کا افضل وقت	۳۷۶
کیا تقویم یا گھڑی پر مدار رکھنا صحیح ہے	۳۷۷
طلوع، زوال اور غروب کے وقت نماز پڑھنا کیوں ممنوع ہے؟	۳۷۷

آسمان میں ابر ہو تو یقین پر مدار رکھو	۳۷۸
کیا محکمہ موسمیات کی خبر کا اعتبار کیا جائے گا؟	۳۷۸
کیا محکمہ موسمیات کے بتائے ہوئے اوقات میں احتیاط کو ملحوظ رکھے	۳۷۹
شرعی نقطۂ نظر میں رات اور دن	۳۷۹
چھ مہینوں کا دن اور چھ مہینوں کی رات ہو وہاں نماز، سحر اور افطاری کا وقت	۳۸۰
خلائی سفر میں نماز، سحری اور افطاری کا وقت	۳۸۰
ناروے میں غروب کے کچھ دیر بعد آفتاب طلوع ہو جاتا ہے تو وہاں نماز، سحری اور افطاری کا وقت کیسے متعین کیا جائے۔	۳۸۱
با ب فی صفة الصلاة	۳۸۲
کیا گوبر سے لیپی ہوئی زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں	۳۸۲
الباب الثانی فی الاذان و الاقامة	۳۸۳
کیا اذان نماز کے لئے ضروری ہے	۳۸۳
کیا گھر میں نماز پڑھنے والے کو اذان اور اقامت کہنا ضروری ہے	۳۸۳
کیا بغیر اذان کے مسجد میں نماز ہو سکتی ہے؟	۳۸۳
غلطی سے وقت سے پہلے اذان دے دی تو	۳۸۴
صبح صادق سے پہلے اذان دینا	۳۸۴
قبل الوقت اذان غیر معتبر ہے	۳۸۴
چھت پر چڑھ کر غروب آفتاب دیکھنے کے بعد مغرب کی اذان دینا	۳۸۵
کیا صبح صادق ہوتے ہی اذان دینا صحیح ہے؟	۳۸۵
مسجد کے صحن یا جماعت خانہ میں اذان دینا	۳۸۶

مسجد کے جماعت خانہ سے اذان دینا	۳۸۶
جمعہ کی اذان ثانی کہاں سے دی جائے؟	۳۸۶
کیا ریڈیو کی اذان سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟	۳۸۸
مؤذن کے بدلے ٹیپ ریکارڈ سے مدینہ شریف کی اذان سنانا	۳۸۹
بلا وضو کے اذان دینا	۳۸۹
بغیر وضو کے اذان دینا	۳۹۰
درمیان تلاوت کے اذان ہونے لگے تو کیا کرے؟	۳۹۰
اذان ہورہی ہو تب نفل پڑھنا	۳۹۱
بدون اذان نماز پڑھ لی تو	۳۹۱
کھلے سر اذان دینا اور نماز پڑھنا	۳۹۲
جہاں مسلم آبادی نہ ہو وہاں بھی اذان دینی چاہیئے۔	۳۹۳
اذان توجہ سے سننا مستحب ہے۔	۳۹۴
مراہق کی اذان صحیح ہے	۳۹۴
مؤذن کیسا ہونا چاہیئے؟	۳۹۴
مؤذن اگر اذان دینے کے بعد واپس آنے کے ارادے سے مسجد سے باہر جائے تو	۳۹۵
کیا متعدد قضاء کے لئے ایک اذان اور الگ الگ اقامت ضروری ہے؟	۳۹۶
تکبیر میں حی علی الفلاح پر کھڑے ہونا	۳۹۶
اقامت میں مقتدی کب کھڑے ہوں؟	۳۹۷
ابتدائے اقامت سے کھڑے رہنا	۴۰۰
قضا نماز اور تنہا نماز پڑھنے والے کو اقامت کہنی چاہیئے یا نہیں؟	۴۰۱

جس نے اذان دی اس کی اجازت سے دوسرا اقامت کہہ سکتا ہے	۴۰۱
اقامت میں کب کھڑے ہوں؟	۴۰۲
کیا قضاء عمری کے لئے اذان و اقامت ضروری ہے؟	۴۰۳
سب مقتدیوں کا دائیں جانب کھڑے ہو جانا	۴۰۳
اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنا	۴۰۴
رمضان میں مغرب کی نماز میں تاخیر کرنا	۴۰۵
رمضان میں مغرب کی اذان و اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہئے؟	۴۰۵
شہر کی اذان ڈیڑھ میل کے لئے کافی ہے یا نہیں؟	۴۰۶
مسجد کی اذان نہ سنائی دے تو اذان دینی چاہئے؟	۴۰۶
اذان و تکبیر کتنی بلند آواز سے کہنی چاہئے؟	۴۰۷
کیا اقامت کہنا واجب ہے یا سنت؟	۴۰۷
نماز کا ثبوت قرآن سے	۴۰۸
درمیان نماز مصلیٰ پر سے گوبر سے لیپی ہوئی زمین پر پیر گرے تو کیا نماز ہوگی؟	۴۰۸
کیا قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے؟	۴۰۸
نیت میں ''میرا منہ کعبہ شریف کی طرف'' ایسا کہنا ضروری نہیں ہے۔	۴۰۹
قبلہ کی دیوار میں آئینہ لگا ہوا ہو تو	۴۰۹
فرض نماز کی نیت سے پہلے ''انی وجھت'' کا پڑھنا	۴۱۰
کیا نماز کی نیت زبان سے کہنا ضروری ہے؟	۴۱۰
عورت کا باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا	۴۱۱
باریک دوپٹہ میں سے بال کا دکھائی دینا	۴۱۲

باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں	۴۱۲
نماز کے فرائض	۴۱۲
تکبیر تحریمہ اور تکبیر اولیٰ میں کیا فرق ہے؟	۴۱۴
اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑنا نہیں چاہئے۔	۴۱۴
مقتدی نے تکبیر تحریمہ نہ کہی تو کیا نماز دہرانی پڑے گی؟	۴۱۴
مقتدی امام کے پیچھے کیا کیا پڑھے؟	۴۱۵
مقتدی کا ثنا،تعوذ وتسمیہ پڑھنا	۴۱۵
ثنا پڑھنا ضروری نہیں ہے؟	۴۱۶
سنت مؤکدہ اور نفل نماز کی تیسری رکعت میں ثنا پڑھنا	۴۱۶
کیا مسبوق کو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پڑھتے وقت ثنا پڑھنا چاہئے؟	۴۱۷
قرأت شروع ہو جائے تو ثنا چھوڑ دینی چاہئے	۴۱۷
تراویح پڑھانے والے کے لئے ثنا کا حکم	۴۱۷
قرأت میں آواز میں چڑھاؤ اتار	۴۱۸
فرض کی تیسری رکعت میں سورت پڑھنا	۴۱۸
ایک ہی سورت دو نمازوں میں پڑھنا	۴۱۸
ایک سورت میں سے تھوڑا پڑھ کر پھر دوسری سورت شروع کر دینا بہتر نہیں ہے۔	۴۱۹
واجب قرأت ۱۸ سے ۲۰ حروف ہیں۔	۴۱۹
سِر کی مقدار	۴۲۰
تنہا فرض پڑھنے والے کے لئے قرأت کا حکم	۴۲۰
پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھ لی تو	۴۲۱

لاؤڈ اسپیکر میں نماز پڑھانے سے متعلق ایک سوال	۴۲۱
کم متقدی ہوں تب مائک چالو کرنا کیسا ہے؟	۴۲۳
سنت سمجھ کر کچھ سورتیں ہی پڑھتے رہنا	۴۲۳
پنج وقتہ نماز میں قرأت مسنونہ کا حکم	۴۲۴
نماز میں بسم اللہ زور سے پڑھنا چاہیئے یا آہستہ	۴۲۴
نماز میں دو سورتوں کے بیچ بسم اللہ پڑھنا	۴۲۵
سورۂ فاتحہ کے بعد نماز میں بسم اللہ پڑھنا	۴۲۵
نماز میں سورت کے ساتھ بسم اللہ پڑھ سکتے ہیں؟	۴۲۶
خلاف ترتیب سورت پڑھنا	۴۲۶
نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھنی چاہئے یا زور سے؟	۴۲۶
سورۂ فاتحہ کے بعد کونسی سورت پڑھنا ہے وہ بھول جاوے تو	۴۲۷
مقتدی قرأت نہ پڑھے	۴۲۸
مقتدی قرأت کرے یا نہ کرے؟	۴۲۸
فرض نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورت پڑھنے کے طریقے اور مقدار	۴۲۸
دو سورتوں کے درمیان کی سورت چھوڑ کر قرأت کرنا	۴۲۹
پوری رمضان وتر کی نماز میں ایک ہی سورتیں پڑھتے رہنا	۴۲۹
کیا بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے؟	۴۳۰
کچھ نمازوں میں قرأت میں جہر اور کچھ میں سراً قرأت کیوں کی جاتی ہے؟	۴۳۰
سورۂ فاتحہ میں سے کوئی ایک آیت کا سہواً چھوٹ جانا	۴۳۱

فكذب و عصىٰ ثم ادبر يسعى ٰ کے بعد و هو يسعىٰ فانت عنه پڑھنے سے نماز ہوگی یانہیں؟	۴۳۱
قرأت مسنون کے بعد لقمہ دینا	۴۳۱
مقتدی امام کے پیچھے کیا پڑھے، کیا نہ پڑھے؟	۴۳۲
رمضان میں وتر نماز میں امام کا سنت قرأت نہ کرنا	۴۳۲
رمضان میں وتر کی ہر رکعت میں تین تین سورتیں پڑھنا	۴۳۳
رکوع کے ملنے سے رکعت ملے گی	۴۳۴
رکوع میں زیادہ دیر لگانا	۴۳۴
رکوع اور سجدہ میں تسبیح نہ پڑھے تو	۴۳۵
ایک مرتبہ سبحان الله کہنے کے بقدر رکوع ملا تو رکعت ملی یا نہیں؟	۴۳۵
منفرد رکوع سے کھڑا ہو کر کیا پڑھے؟	۴۳۶
کیا سجدہ میں زمین کی سختی معلوم ہونا ضروری ہے؟	۴۳۶
جو شخص رکوع و سجدہ پر قادر نہ ہو اور قیام پر قادر ہو وہ نماز کیسے پڑھے؟	۴۳۷
کرسی پر بیٹھ کر ٹیبل پر سجدہ کرنا	۴۳۸
کیا مسجد میں ٹیبل و کرسی رکھنا درست ہے؟	۴۳۹
زمین یا کرسی پر نماز پڑھنے کے بارے میں	۴۳۹
کیا ٹیبل پر سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟	۴۴۲
ہتھیلی پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا	۴۴۲
سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ	۴۴۲
ایک ہی سجدہ کیا تو نماز ہوگئی؟	۴۴۳

تکلیف کی وجہ سے اشارہ سے سجدہ کرنا	۴۴۴
ہاتھ میں تکلیف کی وجہ سے سجدہ میں ہاتھ زمین پر نہ رکھنا	۴۴۵
سجدہ میں دونوں پیر اٹھا کر پھر زمین پر رکھ دینا	۴۴۵
امام سے پہلے رکوع سجدہ کر لینا	۴۴۶
سجدہ میں جانے سے پہلے امام کا سجدہ سے اٹھ جانا	۴۴۷
سجدہ میں پیشانی پر زمین کی سختی معلوم ہونی چاہئے؟	۴۴۷
ٹوپی کے کپڑے پر سجدہ کرنا	۴۴۸
سجدہ میں دائیں پیر کے انگوٹھے کا اُٹھ جانا	۴۴۸
قاعدۂ اخیرہ نہ کیا تو کیا نماز دہرانی پڑے گی؟	۴۴۹
قاعدۂ اخیرہ میں کونسی دعا پڑھنا بہتر ہے؟	۴۴۹
قاعدہ میں تکلیف کی وجہ سے پیر نہ مڑ سکے تو	۴۵۰
تشہد میں انگلی کے اٹھانے کا کیا حکم ہے؟	۴۵۰
پورا تشہد پڑھنا واجب ہے	۴۵۰
مسبوق قاعدہ میں کیا پڑھے؟	۴۵۱
التحیات ختم ہونے سے پہلے امام کھڑا ہو جائے تو	۴۵۱
قاعدہ میں انگشت شہادت کا اٹھانا	۴۵۲
التحیات میں انگشت شہادت کے اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟	۴۵۲
نماز میں درود شریف کے بعد دعا نہ پڑھنا	۴۵۳
مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہی اور قاعدہ میں بیٹھا اسی وقت امام نے سلام پھیر دیا تو اب التحیات پڑھے یا نہ پڑھے؟	۴۵۳

تراویح میں مقتدیوں کے درود اور دعا کا رہ جانا	۴۵۳
درود ابراہیمی میں حضور ﷺ کے اسم سامی سے پہلے سیدنا پڑھنا	۴۵۴
چار رکعت والی سنت غیر مؤکدہ یا نفل میں دو رکعت پر قاعدہ میں التحیات کے ساتھ درود و دعا کا پڑھنا	۴۵۴
سوال مثل بالا	۴۵۴
کیا ارکان کی ادائے گی میں جلدی نہ کرنا واجب ہے؟	۴۵۵
نماز میں دونوں ہاتھوں سے دامن سیدھا کرنا	۴۵۵
کیا گوندے ہوئے بالوں کے ساتھ نماز درست ہے؟	۴۵۶
آدھی آستین کا جاکٹ پہن کر نماز پڑھنا	۴۵۶
نماز میں آستین اتارنا	۴۵۸
کیا جماعت ثانیہ مسجد میں مکروہ تحریمی ہے؟	۴۵۸
جماعت ثانیہ کب درست ہے؟	۴۵۹
مسجد میں موجود ہونے کی حالت میں جماعت میں شرکت نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔	۴۶۱
برہنہ سر پھرنے والا صرف نماز کے وقت ٹوپی پہنتا ہے	۴۶۲
دعاؤں کے لئے سجدہ کرنا مکروہ ہے؟	۴۶۲
دعاؤں کے لئے سجدہ کرنا	۴۶۳
کونسے رنگ کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے؟	۴۶۳
کیا مسجد میں دوسری جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے؟	۴۶۴
جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہو اسکا حکم	۴۶۴
برہنہ سر نماز پڑھنا	۴۶۵

منہ میں چاکلیٹ رکھ کر نماز پڑھنا	۴۶۵
نماز میں کھجلانا	۴۶۵
کیا ہاتھ میں گھڑی باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟	۴۶۶
نماز میں سورۂ ملک کے بعد اللھم ربنا و رب العالمین پڑھیں تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟	۴۶۶
کیا نماز میں لقمہ دینے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟	۴۶۶
خارج از صلوۃ شخص کے لقمہ دینے سے اپنی نماز کی اصلاح کرنا	۴۶۹
ان تموت کے بجائے ان تؤمن پڑھنے سے نماز کا حکم	۴۷۰
رایتُھم کی جگہ رایتَھم بصیغۂ خطاب پڑھنا	۴۷۰
قرأت میں لحن جلی کی غلطی کرنا	۴۷۱
نماز میں نام مبارک سن کر درود پڑھنا	۴۷۲
نماز میں کھنکھارنے کا حکم	۴۷۲
قلیل کی جگہ کثیر پڑھ لیا تو	۴۷۳
کن حالات میں نماز ترک کرنا جائز ہے؟	۴۷۳
نماز کسی حال میں معاف نہیں ہے۔	۴۷۳
درمیان نماز والدین بلاویں تو	۴۷۳
کن حالات میں نماز توڑنا جائز ہے؟	۴۷۴
نماز ہو رہی ہو تب باتیں کرنا	۴۷۵
اجتماع کے پنڈال میں نمازی کے سامنے سے گزرنا	۴۷۵
نمازی کے آگے سے گزرنا، نماز میں آگے پیچھے ہٹنا	۴۷۵

کھلے سر اذان دینا، نماز پڑھنا پڑھانا	۴۷۶
کھلے سر نماز پڑھنا	۴۷۶
بعد الصلوۃ فاتحہ پڑھنا	۴۷۷
نمازی بننے کا نسخہ	۴۷۷
درود ابراہیم کے علاوہ کیا دوسرا درود نماز میں پڑھ سکتے ہیں؟	۴۷۸
وقف لازم پر وقف نہ کیا تو	۴۷۸
نماز میں ڈکار لینے سے کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟	۴۷۸
سبیلا کی جگہ نصیرا پڑھا تو	۴۷۹
نمازی کے سامنے سے ہٹنا	۴۷۹
کیا کھانسی اور دم کا مریض جماعت چھوڑ کر تنہا نماز پڑھ سکتا ہے؟	۴۸۰
کیا ایک ہی جگہ دوسری جماعت ہو سکتی ہے؟	۴۸۱
کیا پرانی قبر کو ہموار کر کے اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟	۴۸۳
نماز میں آغا خانی یا خوجہ شریک ہو تو سنیوں کی نماز میں کچھ خرابی آئے گی؟	۴۸۴
مجبوراً مسجد چھوڑ کر دوسری جگہ جماعت کرنا	۴۸۵
کیا رولڈ گولڈ کے پٹہ والی گھڑی پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟	۴۸۶
فرض صحیح ادا نہ ہوا تو کیا سنتیں دوبارہ پڑھنی پڑے گی؟	۴۸۶
کیا قبرستان میں فرض نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟	۴۸۷
ایک پیر پر کھڑے ہو کر عبادت کرنا کیسا ہے؟	۴۸۷
جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟	۴۸۷
نماز کے بعد دعا کب مانگی جائے؟	۴۸۸

گھر میں نماز کے لئے علیحدہ کمرہ رکھنا کیسا ہے؟	۴۸۸
ٹیلیفون آوے تو کیا اس کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں؟	۴۸۹
عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔	۴۸۹
درمیان نماز وضوء کا ٹوٹ جانا	۴۹۰
فجر کے بعد اسی جگہ طلوع آفتاب تک بیٹھے رہنے سے ایک حج کا ثواب ملتا ہے؟	۴۹۰
مصلے پر مقامات مقدسہ کی تصویر ہو تو کیا حکم ہے؟	۴۹۱
کیا سری نماز میں دو آیتیں جہراً پڑھ لینے سے سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا؟	۴۹۲
تراویح میں دوسری رکعت پر قعدہ کرنے کے بجائے کھڑے ہو جانا اور لقمہ دینے پر واپس بیٹھنا	۴۹۲
کیا نماز مکروہ تحریمی ہونے کی صورت میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوتا ہے؟	۲۹۳
سورۂ فاتحہ، درود ابراہیم اور تشہد کو مکرر پڑھ لیا تو	۲۹۳
نماز میں فرض، واجب یا سنت کا چھوٹ جانا	۴۹۴
امام کا پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہی لقمہ دینے سے بیٹھ جانا	۴۹۵
امام صاحب کا تیسری رکعت پر قاعدہ میں بیٹھ جانا اور لقمہ ملنے پر کھڑا ہونا	۴۹۵
امام صاحب بھول سے دل ہی میں تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے تو	۴۹۵
امام کا سجدۂ سہو کرنا مقتدی کی طرف سے بھی کافی ہے۔	۴۹۶
تیسری رکعت پر امام کا بیٹھ جانا اور لقمہ ملنے پر کھڑے ہو جانا	۴۹۷
چار رکعت والی نماز میں امام صاحب نے دوسری رکعت پر ایک طرف سلام پھیر دیا پھر مقتدی نے لقمہ دیا تو اب امام صاحب کیا کرے؟	۴۹۷
تیسری رکعت میں بسم اللہ پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔	۴۹۸

کیا سورۂ فاتحہ واجب ہے؟	۴۹۸
عمداً سراً قرأت کرنا	۴۹۹
منفرد سری نماز میں اگر جہر کرے تو کیا سجدۂ سہو واجب ہوگا؟	۴۹۹
درباب سجدۂ سہو	۵۰۰
سورۂ فاتحہ اگر مکرر پڑھ لی تو	۵۰۱
سورۂ فاتحہ اور سورت دونوں پڑھنا بھول جائے تو	۵۰۱
سجدۂ سہو کے واجب ہونے کے باوجود نہیں کیا تو نماز دہرانی پڑے گی؟	۵۰۱
سورۂ فاتحہ میں سے کوئی ایک آیت کا سہواً چھوٹ جانا	۵۰۲
ثنا چھوٹ جاوے تو کیا حکم ہے؟	۵۰۳
امام کی بھول کی وجہ سے نماز دہرانی پڑے تو اس میں کون کون شامل ہوسکتا ہے؟	۵۰۳
امام کو لقمہ دینے سے مقتدی کی نماز فاسد نہیں ہوگی؟	۵۰۴
وتر یا فرض مکرر پڑھنا	۵۰۵
قرأت میں بھول ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟	۵۰۶
پیش امام صاحب سے ہر نماز میں بھول ہوجانا	۵۰۶
امام کا پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہوجانا لقمہ ملنے پر بیٹھ جانا اور بغیر سجدۂ سہو کے نماز ختم کرنا	۵۰۷
سورۂ حج کا دوسرا سجدہ واجب نہیں ہے۔	۵۰۷
سورۂ حج کے دوسرے سجدہ کا حکم	۵۰۸
سورۂ حج کا دوسرا سجدہ کیوں واجب نہیں ہے؟	۵۰۸
سائیکل پر سوار بار بار آیت سجدہ پڑھے تو	۵۰۸

سجدۂ تلاوت کا کیا مطلب ہے؟	۵۰۹
سجدۂ تلاوت کے لئے قیام شرط نہیں ہے؟	۵۱۰
چودہویں پارہ کی سجدہ کی آیت میں وللہ یسجد پڑھ کر سجدہ کرلیا پھر دوسری رکعت میں یخافون والی آیت پڑھی تو کیا حکم ہے؟	۵۱۰
مجبوراً نماز قضا ہو جائے تو گناہ نہیں ہوگا؟	۵۱۱
قضاء کے لئے سنتیں چھوڑنا	۵۱۱
نماز وروزہ کے فدیہ سے متعلق	۵۱۱
پیرانہ سالی کی وجہ سے پاکی کا خیال نہیں رہتا اس کے لئے نماز کا کفارہ	۵۱۲
عشاء کی فرض نماز فاسد ہو جائے تو وتر کی بھی قضا کرنی ضروری ہے؟	۵۱۳
چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کب کرنی چاہئے؟	۵۱۴
فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضا	۵۱۵
فجر اور ظہر کے درمیان اور عصر اور مغرب کے درمیان قضا نماز پڑھنا	۵۱۵
ایک نماز قضا ہوئی اور دوسری نماز کا وقت آ گیا تو اول کونسی نماز پڑھنی چاہئے؟	۵۱۶
گیارہ (۱۱) دن کی قضا نمازیں کس طرح ادا کریں؟	۵۱۷
کیا اذان سے پہلے قضائے عمری پڑھ سکتے ہیں؟	۵۱۷
تحیۃ المسجد کب پڑھیں، کب نہیں؟	۵۱۸
جمعہ کی سنن کی پابندی اور فضیلت	۵۱۸
بیماری کے عذر سے سنتیں نہیں چھوڑنی چاہئیں؟	۵۱۹
فجر کی سنت چھوٹ جائیں تو کب پڑھنی چاہئے؟	۵۲۰
فرض نماز سے فارغ ہو کر ذکر واذکار کے بعد سنن پڑھنا	۵۲۰

وعظ ہورہی ہوتب سنتوں میں مشغول ہونا	۵۲۰
بیٹھ کرنوافل پڑھنے کے بارے میں تفصیل	۵۲۱
نوافل باجماعت کاحکم	۵۲۲
نوافل بھی کھڑے ہوکر پڑھنا بہتر ہے؟	۵۲۲
کھڑے کھڑے کرنوافل پڑھنا بدعت نہیں ہے؟	۵۲۳
نوافل کے قاعدۂ اولیٰ میں کیا پڑھنا چاہئے؟	۵۲۳
بعدالوترنفل پڑھنا	۵۲۴
نوافل	۵۲۴
نوافل بیٹھ کر پڑھنا	۵۲۵
کیا فجر کی اذان کے بعد نفل پڑھ سکتے ہیں؟	۵۲۵
کیا وتر کے بعد کی دورکعت حدیث شریف سے ثابت ہے۔	۵۲۵
نوافل بیٹھ کر پڑھنے اور کھڑے ہوکر پڑھنے میں ثواب کا فرق کیوں؟	۵۲۶
سوال مثل بالا	۵۲۶
کیا عصر کے فرض کے بعد سے غروب تک نوافل پڑھنا مکروہ ہے؟	۵۲۷
اشراق کی دورکعت پڑھ سکتے ہیں؟	۵۲۷
نمازِ اشراق میں قرأت کے متعلق	۵۲۷
اشراق بیٹھ کر پڑھنا	۵۲۸
ایام تشریق میں اشراق پڑھنا	۵۲۸
اشراق کی نماز میں کتنی تاخیر کی گنجائش ہے؟	۵۲۸
چاشت کی نماز سے متعلق	۵۲۹

اوابین کی کتنی رکعتیں ہیں؟	۵۲۹
رات کے نوافل چار چار پڑھیں یا دو دو؟	۵۳۰
آپ ﷺ نے کبھی بھی تہجد کی نماز ترک نہیں فرمائی۔	۵۳۰
صلوۃ التسبیح باجماعت پڑھنا	۵۳۰
صلوۃ الکسوف اور صلوۃ الخسوف کا طریقہ؟	۵۳۱
صلوۃ الکسوف والخسوف کا طریقہ	۵۳۲
سورج گرہن کا کیا مطلب ہے؟	۵۳۴
کسوف وخسوف کے متعلق تفصیلی فتویٰ	۵۳۵
زلزلہ کا دینی پہلو	۵۴۰
نمازِ استخارہ اور دعا	۵۴۵
وتر میں خاص سورتیں پڑھنے کا معمول	۵۴۶
وتر کا قاعدۂ اولیٰ واجب ہے۔	۵۴۶
وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر سنت ہے یا واجب؟	۵۴۷
وتر کی تین رکعتیں ہیں یا ایک رکعت؟	۵۴۸
وتر میں ہاتھ اٹھا کر سیدھا باندھنا	۵۴۸
رمضان میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا	۵۴۹
رمضان میں عشاء کی فرض نماز جس نے جماعت کے ساتھ نہ پڑھی ہو اس کا وتر جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟	۵۴۹
رمضان میں وتر جماعت سے نہ پڑھنا کیسا ہے؟	۵۵۰
قنوت نازلہ میں لفظ 'ومبتدعنا' کا اضافہ درست ہے؟	۵۵۰

دعائے قنوت کے لئے قیام واجب ہے؟	۵۵۰
وتر میں دعائے قنوت کا بھول جانا	۵۵۱
مقتدیوں کا رکوع میں چلے جانا اور امام کا قنوت پڑھتے رہنا	۵۵۱
مقتدی کا دعائے قنوت کو بھول جانا	۵۵۲
نمازِ استسقاء کے لئے بڑے عالموں سے اجازت چاہنا	۵۵۲
نمازِ استسقاء میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا	۵۵۳
نمازِ استسقاء میں دو خطبوں کے درمیان امام کا چادر پلٹانا	۵۵۳
صحن میں تراویح کی نماز پڑھنا	۵۵۴
گرمی کے موسم میں چھت پر تراویح پڑھنا	۵۵۶
تراویح میں ثنا پڑھنی سنت ہے۔	۵۵۶
تراویح میں ثنا وغیرہ کا حکم	۵۵۶
ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے والے کے پیچھے تراویح کا حکم	۵۵۷
جس کا قرآن صحیح نہ ہو اس کی امامت	۵۵۷
طلاق دینے والے امام کی امامت	۵۵۸
کیا متولی کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کہہ سکتا ہے؟	۵۵۹
الم تر کی تراویح سے قرآن شریف کی تراویح بہتر ہے۔	۵۵۹
ایک حافظ مکمل تراویح پڑھا سکتا ہے؟	۵۶۰
چار رکعت کی نیت سے تراویح پڑھنا	۵۶۰
رمضان میں ایک مرتبہ قرآن ختم کرنا چاہئے۔	۵۶۰
تراویح میں ایک قرآن ختم کرنا سنت ہے؟	۵۶۱

تراویح میں چار رکعت کے بعد خاموش رہنا	۵۶۱
کیا تراویح میں چار رکعت پر بیٹھنا سنت ہے؟	۵۶۲
تراویح میں چار رکعت پر کیا پڑھنا چاہیئے؟	۵۶۲
تراویح کی ہر چار رکعت پر دعا مانگنا	۵۶۳
کسی جگہ صرف عشاء اور تراویح ہی کی نماز پڑھی جاتی ہو تو	۵۶۳
کیا تراویح کی بیس رکعت ہیں یا آٹھ رکعت؟	۵۶۴
تراویح میں بھول سے ایک سلام سے چار رکعت پڑھ لینا	۵۶۵
تراویح میں ثنا کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو نہیں آتا	۵۶۶
تراویح خواں کے ہدیہ کے لئے چندہ کرنا	۵۶۶
فاسق وفاجر امام کے پیچھے تراویح	۵۶۹
شبینہ کا حکم	۵۷۱
شبینہ کے لئے کچھ شرائط کی پابندی ضروری ہے۔	۵۷۱
شبینہ کے متعلق تنبیہ	۵۷۲
شرعی رو سے مسافر کون ہے؟	۵۷۲
مسافر کب بنتا ہے؟	۵۷۳
وطن اصلی کسے کہتے ہیں؟	۵۷۳
وطن اقامت سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔	۵۷۴
وطن اصلی میں قصر پڑھیں تو	۵۷۵
اقامت کی نیت سے نمازیں پوری پڑھنی ضروری ہیں۔	۵۷۵
کتنے کلومیٹر کے سفر کے ارادہ سے قصر کا حکم آئے گا؟	۵۷۵

کتنے کلومیٹر کے قصد سے قصر کرنی ضروری ہے؟	۵۷۶
گھر سے نکلنے پر تیس میل اور واپس آتے وقت پچاس میل ہوئے تو مسافر کہلائے گا یا نہیں؟	۵۷۶
قصر کب ہوگی؟	۵۷۷
پندرہ دن ٹھہرنے کے ارادہ سے جانے والا مسافر راستہ میں قصر کرے گا۔	۵۷۷
پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو قصر ہی کریں۔	۵۷۸
کیا سفر کی حالت میں عورت بھی قصر کرے گی؟	۵۷۸
کیا عورت شوہر کے گھر نماز میں اتمام کرے گی؟	۵۷۸
ملاح، کشتی بام بندرگاہ میں نماز قصر کرے گا؟	۵۷۹
کیا سمندری جہاز میں نماز قصر کریں گے یا اتمام؟	۵۸۰
قصر کہاں سے کہاں تک ہوگی؟	۵۸۰
کونسی نماز میں قصر نہیں ہے؟	۵۸۱
سفر کی قضا نماز حضر میں قصر پڑھیں گے۔	۵۸۱
حج میں قصر کے مسائل	۵۸۱
سفر کی حالت میں مکہ اور منیٰ پہنچنے پر نماز قصر کریں یا اتمام؟	۵۸۲
دارالعلوم دیوبند کا فتوی	۵۸۹
سفر میں امامت کے مسائل	۵۹۳
نماز قضا ہو جانے کے ڈر سے عورت کا کھلے میدان میں نماز پڑھ لینا	۵۹۴
نفاس کا خون چالیس دن قبل بند ہو جاوے تو نماز و روزہ کا حکم	۵۹۴
مرد کے پیچھے عورت کا نماز پڑھنا	۵۹۵

عورت کو نماز سکھانے کے لئے فرض، سنت، نفل تمام نمازیں با جماعت پڑھانا	۵۹۵
عورتوں کا وتر، تراویح، جمعہ اور تفسیر کے لئے مسجد میں آنا	۵۹۶
فتنہ کا زمانہ ہونے کی وجہ سے عورتوں کو مسجد جانے سے روکنا	۵۹۷
کیا عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے؟	۵۹۷
عورتوں کی تعلیم کے لئے عورتوں کا جماعت کرنا	۵۹۸
اپنے خاوند کے پیچھے نماز پڑھنا	۵۹۸
کیا عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتی ہیں؟	۵۹۹
زچگی کی حالت میں عورت پر نماز کب معاف ہوگی؟	۵۹۹

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هدانا الی طریق الهدی، وجنبنا من الشرک والکفر والهوی، ووقانا عن الزلل فی عموم البلوی، وارشدنا الی الصواب لدی الفتوی، والذی جعل الفقه اسا سا و مبنی، وبین فضائله حبیب المصطفی، والصلوة والسلام علی رسوله الذی دنی فتدلی، وعلی اٰله و صحبه الذین هم نجوم الهدی۔

حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی دامت برکاتہم کے فتاوی ''فتاوی دینیہ'' کے نام سے گجراتی میں شائع ہوئے اور قارئین نے بہت پسند فرمائے اور کئی حضرات نے اچھے تأثرات کا بھی اظہار فرمایا، چونکہ یہ فتاوی گجراتی زبان میں تھے اس لئے ان سے استفادہ صرف اہل گجرات ہی تک محدود تھا، کئی حضرات نے اردو ترجمہ کی طرف توجہ دلائی اور بعض مخلصین نے از حد اصرار فرمایا، جس طرح حضرت مفتی صاحب مدظلہم گجراتی فتاوی کی اشاعت پر بھی شروع میں قطعا مستعد نہیں تھے، اسی طرح اردو ترجمہ کروانے پر بھی سختی سے انکار فرماتے رہے، مگر اہل محبت کی تمنا و اصرار پر خاموشی اختیار فرمالی۔ حضرت مدظلہم کی خاموشی و اجازت کے بعد اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اس کے اسباب بھی مہیا ہوتے گئے اور اردو ترجمہ ہوا۔ اردو فتاوی کو بعض احباب نے بغور دیکھا۔ ماشاء اللہ فتاوی کا یہ مجموعہ فتاوی کی دنیا میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ حضرت کے جوابات نہ اکتا دینے والے طوالت کے حامل، نہ تشنگی لئے اختصار پر مشتمل، بلکہ ''**خیر الامور اوسطھا**'' کا صحیح مصداق، بعض جوابات تو خوب سے خوب تر آ گئے۔ اللہ تعالی اس مجموعہ کو پوری امت کے لئے باعث خیر بنائے اور حضرت مفتی صاحب کی عمر میں برکت عطا فرما کر آپ کے فیوض

سے امت کو مستفید فرمائے، آمین۔

حضرت مدظلہم کی شخصیت کی وجہ سے فتاوی پر ہم تلامذہ کے تعارف کی قطعا حاجت نہیں کہ ڈابھیل جامعہ جیسے گجرات کے مرکزی ادارہ میں تقریبا بیس سال تدریس کے ساتھ افتاء کی اہم ذمہ داری آپ کے سپرد رہی، اور اس عظیم منصب کے روح رواں رہے، پھر برطانیہ میں برسوں اس قابل قدر خدمت سے اہل برطانیہ کو مستفید فرمایا، اب گجرات کے ایک قدیم اور مشہور ادارہ ''جامعہ حسینیہ راندیر'' میں شیخ الحدیث اور صدر مفتی کے اہم منصب پر فائز رہ کر اہل گجرات کو حدیث وفقہ کی عظیم خدمت سے فیض یاب فرمارہے ہیں۔

ہم تلامذہ کی خواہش تو ہرگز نہ تھی کہ آپ برطانیہ کو خیر باد کہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت پر رضامندی کے سوا کوئی چارہ نہیں، تاہم اس بات سے یقیناً ہمیں خوشی ہوئی کہ اہل راندیر نے آپ کی صحیح قدردانی کی اور دو عظیم مناصب کے ساتھ ساتھ اصلاحی مجالس کے ذریعہ سے بھی آپ سے برابر مستفید ہورہے ہیں۔ روزانہ عصر کے بعد حضرت کی مجلس ہوتی ہے، اس میں بڑی تعداد میں لوگ شرکت کرتے ہیں، اللہ تعالی اس مجلس کے شرکاء کے لئے تزکیہ نفس کا ذریعہ بنائے۔

اسی طرح روزانہ نماز فجر کے بعد ذکر کی مجلس سے راندیر کی فضائے منور ہورہی ہیں، ظاہر ہے کہ یہ مجلس کئی فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے (آپ کے مربی و مصلح اور مرشد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ کی تو آخری عمر میں یہی تڑپ وخواہش تھی کہ ہر جگہ ذکر کی مجالس جاری ہوں کہ ایسی مجالس ہی فتنوں سے حفاظت کا عظیم ذریعہ ہیں) اللہ تعالی اسے بھی تادیر قائم ودائم رکھے، اور حضرت مدظلہم کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر طویل نصیب فرمائے، آمین۔

اس بات کی وضاحت بھی مناسب ہے کہ بعض فتاوی گجرات کے ماحول میں اور گجرات ہی کے سائل کے جواب میں لکھے گئے ہیں۔ پھر اصل فتاوی کی زبان گجراتی ہے اور ترجمہ کی خدمت دوسرے اہل قلم کی محنت ہے، اس لئے اردو زبان میں کوئی سقم و کمزوری محسوس فرمائے تو ناظرین سے درگذر کے ساتھ اصلاح کی درخواست ہے کہ آئندہ طباعت میں اس کی تلافی کی جاسکے۔

فتاوی کی ترتیب میں حضرت مولانا یوسف ماما پٹیل صاحب اور حضرت مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلهما کی محنت ناقابل فراموش ہے، اللہ تعالی دونوں حضرات کو اپنی شایان شان بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

کمپوزنگ کے پروف میں مولانا شبیر احمد بن فضل کریم صاحب (مقیم راچڈیل) کی خدمت کا تذکرہ نہ کرنا بھی احسان فراموشی ہے، موصوف نے آہستہ آہستہ مگر خوب نظر کی اور کئی اغلاط کی طرف نشاندہی کی، اللہ تعالی ان کے علم وعمل میں ترقی عطا فرمائے، آمین۔

راقم الحروف نے بھی ”انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوانے“ کے محاورہ کے مصداق سارے فتاویٰ نظر کر کے اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کی کوشش کی ہے، اللہ جل مجدہٗ قبول فرمائے۔

کتبہ: (مولانا) مرغوب احمد لاجپوری (غفرلہ)

تلامذۂ حضرت مدظلہم:

(۱) مولینا (مرغوب العلماء) مرغوب احمد لاجپوری (مدظلہ)

(۲) مولینا (رؤوف الصفت) عبدالرؤوف صاحب (مدظلہ)

(۳) مولینا مفتی (اعظم برطانیہ) یوسف ساچا صاحب (مدظلہ)

بروز ہفتہ مؤرخہ ۱۰/شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ مطابق ۳۰/جون ۲۰۱۲ء

عرض حال

تمام حمد وصفات اس ذات کے لئے خاص ہے جس نے انسانوں کو پیدا کیا، اور انسانوں کی فلاح و بہبودی اور آخرت میں نجات و کامرانی کے لئے انبیاء اور رسولوں کو مبعوث فرما کر حلال وحرام کے واضح احکامات بیان فرمائے اور ہدایت وتوفیق کی بیش بہا نعمت سے سرفراز فرمایا۔ پل پل ہر پل درود نازل ہو اس معصوم ومقدس ذات اقدس اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کہ جنہوں نے ہر حکم اور فرمان خداوندی کو امت تک کما حقہ پہنچا دیا، انسانوں کو گمراہی اور حیوانیت کی زندگی سے بچایا، اور آپ کے تمام متبعین پر اللہ کی خاص رحمتیں نازل ہوں، جنہوں نے اپنے جان ومال کی قربانی دے کر آپ ﷺ کی تعلیمات کو عالم کے چپے چپے میں پھیلا کر جہالت کی تاریکی کو دور کیا۔ نیز ان مجتہد ائمہ دین پر بھی اللہ کی خاص رحمتیں نازل ہوں جنہوں نے محنت شاقہ اور انتھک کوششوں سے ہر حکم کی تحقیق فرما کر اس پر عمل کرنا آسان کر دیا۔ خاص کر امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ اور آپ کے ہر شاگرد کو اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں خوب خوب بہترین بدلہ سے نوازے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور اپنے قرب خاص سے نوازے، اور آپ کی تعلیمات سے قیامت تک آنے والے ہر فرد بشر کو فائدہ پہنچتا رہے۔ آمین

بڑی ناسپاسی اور احسان فراموشی ہوگی اگر میں اس موقع پر اپنے دونوں بزرگوں اور رہبروں کو اول یاد نہ کروں، اور انہیں فراموش کر دوں، کہ جن کی خاص تربیت اور توجہ اور دعا کی برکت سے ڈابھیل، سملک کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ ’’جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین‘‘ میں برسوں فتاویٰ نویسی اور تدریسی خدمات کا موقعہ نصیب ہوا، ان دونوں بزرگوں سے میری

مراد سیدی ومولائی ومرشدی حضرت اقدس شیخ المشائخ بقیۃ السلف الحاج مولانا محمد زکریا صاحبؒ، شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپورؒ اور استاذ محترم الحاج حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی صاحبؒ صدر مفتی دار العلوم دیوبند کی ذات گرامی ہیں، اللہ جل شانہ ان کی بابرکت ذات وفیض سے پورے عالم کو مستفید فرمائے، اور دارین میں انہیں بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔ آمین

میں اپنے ان محسنوں اور کرم فرماؤں کو بھی بھول نہیں سکتا جن کی مادی وروحانی توجہات اور معاونت سے یہ کام کرنے کی صلاحیت اور سعادت نصیب ہوئی، اللہ جل شانہ اپنے خزانہ خاص سے ان تمام کو بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔ آمین

اللہ جل شانہ اسے قبول فرمائے، اسمیں ہونے والی کوتاہیوں سے درگزر فرماوے، اور پوری امت کے لئے مفید بنائے، اور مستقبل میں حنفی مذہب کے مطابق اور زیادہ صحیح اور محقق جواب لکھنے کی توفیق نصیب فرماوے، اور اسکے دین کے خداموں میں شامل فرما کر اس خدمت کو میرے لئے صدقہ جاریہ بنائے، اور اس کی برکت سے ایمان کو کامل فرما کر اسکی خاص رضامندی نصیب فرما کر اسی حالت میں خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

میری علمی، اخلاقی نااہلیت کے باوجود ڈابھیل کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ تعلیم الدین میں تدریسی خدمات اور دار الافتاء میں پورے بیس سال تک فتاویٰ نویسی کی خدمت کی توفیق اللہ نے بخشی، اس پر اللہ جل شانہ کا اور دوسرے رفقائے کار کا بے حد ممنون ہوں، اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا مزید فضل یوں ہوا کہ ماہ نامہ تبلیغ کے مدیر حضرت مولانا غلام محمد نورگت صاحب نے اپنے ماہ نامہ میں میرے فتاویٰ شائع کرنے کی درخواست کی، اور تقریباً ۲۵ سال تک ماہنامہ تبلیغ میں فتاویٰ شائع ہوتے رہے، اور لوگوں نے اسے خوب سراہا، آپ

کے ہاتھوں میں ''فتاویٰ دینیہ'' کے نام سے جو فتاویٰ کا مجموعہ ہے وہ تمام ماہنامہ تبلیغ میں طبع ہونے والے فتاویٰ ہیں، اس مجموعہ کو عالم ہست میں لانے کے لئے زیادہ تر جن صاحب کی کوششوں اور محنتوں کا دخل ہے وہ نامور اور گجرات کے مشہور صاحب قلم اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب جیپوریؒ کے خلیفہ جناب حاجی عبدالقادر فاتی والا صاحب کی ذات گرامی ہے، اللہ جل شانہ آپ کو دارین میں بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔ آمین۔ دوسرے خاص اور ضروری فتاویٰ جن کی نقل میرے پاس تھی، نیز انگلینڈ کی سکونت کے زمانہ کے اہم فتاویٰ بھی اس میں شامل کر لئے ہیں، جن کی ترتیب مفتی موسیٰ بدات صاحب اور مفتی یوسف ساچا صاحب اور دوسرے اصحاب نے کی ہے۔ ان بزرگوں کے علاوہ حضرت مفتی عباس صاحب بسم اللہ اور حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب صوفی لاجپوری کے جن کے صدہا اصرار اور تقاضے پر یا ان کی روحانی توجہ کا اثر ہے کہ یہ کتاب آج آپ کے ہاتھوں میں ہے، خلوص دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی توجہ کو قبول فرمائے، دارین میں ہم تمام کے لئے صدقہ جاریہ بنائے، اور قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

گجرات کے مشہور محققین اور معزز مفتیان دین کے فتاویٰ مثلاً: فتاویٰ حسینیہ، مسلم گجرات فتاویٰ سنگرہ، فتاویٰ رحیمیہ، فتاویٰ اشرفیہ اور موجودہ وقت میں شائع ہونے والے دیگر گجراتی فتاویٰ کو دیکھتے ہوئے اب ضرورت نہیں تھی کہ فتاویٰ دینیہ کے نام سے اور ایک کتاب کا اضافہ کیا جائے، لیکن مذکورہ بزرگوں کے اصرار اور کوششوں کی بنا پر اور ان کی محنت کو ضائع کرنا بھی نامناسب ہونے کی وجہ سے اور قبولیت اور پھر صدقہ جاریہ کی امید اور امنگ نے طبع پر دل کو رضامند کرلیا۔ اللہ جل شانہ قبول فرمائے۔ آمین۔

مذکورہ بزرگوں کی خصوصی توجہ اور ترتیب کی محنت کے بعد اس مجموعہ کے نام کے سلسلہ میں

بہت سے نام سامنے آئے، اس کتاب کے زیادہ تر سوالات ماہ نامہ تبلیغ میں نشر ہوتے تھے، اور فقہی مسائل کے عنوان کے تحت ہونے کی وجہ سے ایک نام مسائل فقہیہ یا فتاویٰ فقہیہ بتایا گیا، یہ صحیح ہے کہ ماہ نامہ تبلیغ میں نشر فتاویٰ ہی اسکا اصل مواد ہے، لیکن یہ خدمت جامعہ ڈابھیل کے زمانہ میں اور اس کے دارالافتاء میں رہ کر کی گئی ہے، نیز یہی ادارہ میرا مادر علمی بھی ہے، آج بھی دل کی گہرائیوں سے اس سے تعلق اور محبت ہے، اور اس ادارہ کا نام تعلیم الدین ہے، اس لئے مجھے پسند آیا کہ اس کتاب کا نام فتاویٰ دینیہ رکھا جائے، تاکہ مادر علمی سے نسبت بھی باقی رہے اور اسکا کچھ حق بھی ادا ہو۔

فتاویٰ نویسی کی نااہلیت تو پہلے بتا چکا ہوں، اس لئے اگر جواب سے تشفی نہ ہو یا جواب میں سقم معلوم ہو تو درگزر فرمائیں اور ناچیز کو اس سے آگاہ فرمائیں تو ضرور بصد امتنان قبول کروں گا، نیز مرتب اور مترجم اور نظر ثانی کرنے والے جملہ احباب و معاونین کے لئے یہ کام نیا نیا ہے اور پہلی مرتبہ کا ہے، اس لئے میدان نشریات کے شہہ سواروں کی طرح اس میں کمال و خوبی معلوم نہ ہو اور عبارات کی پیچیدگی آپ کے مزاج پر گراں گزرے تو شروع ہی میں درگزر کی درخواست کر دیتا ہوں۔

فتاویٰ دینیہ کے نام سے چار جلدوں میں گجراتی میں یہ فتاویٰ جب چھپ گئے اور تقسیم ہونے لگے، رسائل میں اس پر اچھے الفاظ کے ساتھ تبصرے آئے اور لوگوں نے اردو جامہ پہنانے کی بہت ہی زیادہ خواہش ظاہر کی اور حضرت مولانا محمود شبیر صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ راندیر اور حافظ داؤد صاحب وغیرہ نے خوب اصرار کیا، اللہ تعالیٰ نے غیبی نصرت فرمائی مفتی امین صاحب اللہ جل شانہ انکو دارین میں بہت ہی بہترین جزائے خیر اور درجات عالیہ نصیب فرمائے انہوں نے گجراتی سے اردو اور پھر کمپیوٹر پر تیار کرنے کی ساری ذمہ داری

سنبھال لی تو اب انکار کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی، یو کے والے مشائخ اور بزرگ تو پہلے ہی سے اس کے اردو کرانے پر اور طبع کرانے پر مکمل اصرار اور انتظام کر رہے تھے، اس لئے ان تین سالوں کے جامعہ حسینیہ کے جو فتاویٰ صادر ہوئے ہیں ان کو بھی شامل کر لیا گیا ہے، اردو ترجمہ میں کہیں کہیں کسر رہ گئی ہوگی ، امید ہے کہ ناظرین اس پر گرفت نہیں فرمائیں گے، اور احقر اور دیگر سارے رفقاء و محسنین اور ان فتاویٰ کی ترتیب و اشاعت اور تعاون کرنے والے سب ہی حضرات کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں گے۔

اور بڑی ناسپاشی ہوگی اگر اس وقت خصوصیت سے ان حضرات کا شکریہ ادانہ کروں جنھوں نے اس کی طباعت کے سلسلہ میں مجھے بے فکر کر دیا، ساری ذمہ داری حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب نے اٹھائی اور انہوں نے جناب **حافظ عبد المتین پٹیل** صاحب، جناب **بھائی ہارون سلیمان کولا** صاحب اور جناب **محمد امین بھائی نانا** صاحب سے اپنے مرحومین اور متعلقین کے ایصال ثواب کے لئے رقم مہیا فرمائی۔ اللہ جل شانہ ان کے اخلاص کی وجہ اس کتاب کو بھی قبول فرمائے اور ہم سب کے لئے اور ان مرحومین کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔

اور وہ بہت سارے حضرات جنھوں نے اس اردو ترجمہ وطباعت کے سلسلہ میں جو مدد کی اور اپنا نام ظاہر نہ کرنا چاہا ان سب کو اللہ تبارک وتعالیٰ دارین میں بہترین جزائے خیر اور ترقیات عالیہ سے نوازے اور دارین میں عافیت نصیب کرے۔

وما ذلك على الله بعزيز، و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين، و صلى الله على النبى الكريم۔ فقط۔

کتبہ: احقر اسماعیل حسین کچھولوی غفرلہ

صاحب فتاویٰ ایک نظر میں

ازقلم: الأریب اللبیب حضرت مولانا ایوب صاحب قاسمی آسامی مدظلہ

مدرسِ ادب جامعہ حسینیہ، راندیر

ابتداء آفرینش سے آج تک ہر عصر و ہر دہر میں، ایک طرف اہل اللہ، مردان با صفا، خوف وخشیت کے پیکر، معرفت خداوندی سے سرشار، سنن نبویہ کے متوالے، صبر وتحمل کے کوہ ہمالیہ، علم وعمل کے جیالے، تصلب فی الدین میں اپنی مثال آپ؛ ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں۔ تو دوسری طرف لا یخافون لومۃ لائم کے کامل پرتو، طاغوتی قوتوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے مستعد، بادِ مخالف کی تند و تیز آندھیوں سے ٹکرانے کے لیے سینہ سپر، زمانے کی ہر مخالفت کے آگے کفن بدوش، اسلامی سرحدوں کی حفاظت کی خاطر مسلح، بے باک مجاہدوں کو بھی اوراقِ تاریخ نے اپنے دامن میں جگہ دی ہے، اسلامی کیاریوں کی آبیاری کے لیے ہادی ورہبر کامل، معبودان باطلہ کے حضور سرخم کرنے والوں کو رب حقیقی سے ملانے والے، اولیاء اللہ، محدثین، مفسرین، علماء اور صلحاء بھی جلوہ گر ہوتے رہے ہیں۔ جن کے دم سے گلستان محمدی ﷺ میں چہار سو موسم بہار، تنے سرسبز وشاداب، کلیاں ہری بھری، بوٹے تر وتازہ؛ الغرض چمنستان کائنات میں ہر طرف رونق وتابانی کے ابر امید افزا سر پر منڈلانے لگتے ہیں، انہیں میں سے ایک خدا مست، مرد کامل، مرشد ماہر، جامع شریعت وطریقت، محدث لاثانی، نکتہ داں فقیہ، بے مثال مصنف، بے بدل مقرر، نباض وقت، شیخ المشائخ حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی مدظلہ العالی ہیں، کہ قسامِ ازل نے آپ کو گوناگوں استعدادوں سے بہرہ ور اور نوع بہ نوع خوبیوں وکمالات سے مالا

مال کیا ہے۔ ما شاء الله و بارك الله۔

ولادت باسعادت کب اور کہاں؟

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حسین، دادا کا نام محمد ہاشم، سر نام (اٹک، Surname) بھیکھا ہے، آپ نے ضلع نوساری کے گاؤں ''کچھولی'' میں ۲۷/اپریل ۱۹۴۳ء کو آنکھیں کھولیں، ہر چند کہ کچھولی گاؤں اس وقت دینی اعتبار سے بچھڑا ہوا (بگڑا ہو، کمزور اور سرکش) تھا، بدعات وخرافات، رسومات وخواہشات کی آماج گاہ تھا، لوگ دینی تعلیم اور احکام شرعیہ سے یکسر نابلد وناواقف تھے، لیکن حکمت خداوندی تک کس کی رسائی ہوئی ہے، رحمت خداوندی جوش میں آئی اور ایک صاحب دل بیدار مغز، مصلح اعظم کو معرض وجود میں لائی۔

آپ کے والد ماجد جناب حسین صاحب متدین، خدا رسیدہ بزرگ، شریعت کے پابند فنافی اللہ کی لذت سے آشنا کسان تھے، سادگی آپ کی طبیعت ثانیہ رہی ہے، تواضع وفروتنی آپ کا خصوصی امتیاز بتایا جاتا ہے، آپ منبع الفیوض شیخ المشائخ حضرت مولانا زکریاؒ کے دامن فیض سے منسلک تھے، منسلک ہونے کے بعد کبھی نماز تہجد فوت نہیں ہوئی، حضرت شیخ سے آپ کا والہانہ ربط وتعلق تھا؛ جس کا اندازہ اس مکتوب گرامی سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، جو آپ نے مفتی صاحب کے نام ارسال فرمایا تھا، آپ رقم طراز ہیں: تمہارے والد کے احسان عظیم سے بہت مسرت ہوئی کہ اس ناکارہ کی طرف سے قربانی کا ارادہ فرمایا، اللہ ان کو اور تم کو دونوں جہاں میں بہترین جزائے خیر مرحمت فرمائے، اپنے والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد بہت بہت شکریہ ادا کریں۔ (مکتوبات مرشدی: ۸۵)۔

بچپن اور مکتبی تعلیم:

مفتی صاحب کے والد بزرگ وار اگر چہ باضابطہ عالم نہ تھے، لیکن علماء ربانیین اور صلحاء عارفین کی محبت آپ کے نہاں خانۂ قلب میں رچی بسی تھی، انہوں نے اپنے اس ہونہار، بلند ہمت، وسیع حوصلہ، جفاکش نونہال کو ہوش سنبھالتے ہی زینت علم وعمل سے آراستہ کرنے کے لئے مکتب میں داخل فرمایا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم، ناظرہ قرآن شریف اور اردو کی ابتدائی تعلیم **کچھولی** اور **دھمڑاچا** کے مکتب میں حاصل کی، ساتھ ہی ساتھ پرائمری اسکول میں گجراتی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری تھا، مفتی صاحب کے آغاز تعلیم کی تفصیل جاننے کے لیے انہیں کے الفاظ مستعار لیتا ہوں، آپ اپنی مکتبی تعلیم کے حوالے سے رقم فرما ہیں:

احقر نے سب سے پہلے **کچھولی** میں ناظرہ اور ابتدائی گجراتی پڑھی، گاؤں کے احوال کی وجہ سے بار بار مدرس بدلتے رہے، اتنا یاد ہے کہ: پارۂ عم ایک لمبے زمانے تک پڑھتا رہا، وجہ یہ ہوئی کہ: مدرس نے آکر ابتداء کرائی، اختتام سے پہلے اس نے چھوڑ دیا، ایک طویل زمانہ ایسے ہی گزرا؛ دوسرے نے آکر پھر ابتداء سے شروع کیا اور اختتام سے پہلے وہ بھی چلے گئے، اخیر میں **چاسا** کے حافظ ابراہیم **ملا چاسوی** صاحب آئے اور انہوں نے خوب محنت سے پڑھایا اور ناظرہ ختم کرادیا، اور وہ بھی تشریف لے گئے؛ اس لیے پھر اسکول کی پانچویں کلاس سے **دھمڑاچا** کے مدرسہ میں داخلہ کرایا گیا، وہاں ناظرہ اور اردو کتابیں پڑھیں، وہاں مولوی حسین محمد **عالی پوری** مدرس تھے انہوں نے خوب محنت سے پڑھایا، اور غالباً انہیں کے مشورے سے **ڈابھیل** بھی بھیجا گیا: اسکول میں نمایاں کامیابی ملتی رہی؛ اس لیے دونوں جگہ کے اسکول والے خصوصی توجہ رکھتے تھے، اور اسکول کی تعلیم چھوڑنے پر

گھر آکر والد صاحب کو فیصلہ بدلنے پر زور بھی دیا چھٹی کلاس میں اول نمبر سے کامیاب ہوا اور نتیجہ کے دوسرے ہی دن حاجی احمد صاحب کے ساتھ ڈابھیل جامعہ میں داخلہ کے لیے گیا، حافظ چاسوی صاحب اور والد صاحب بھی ساتھ تھے، حضرت مفتی بسم اللہ صاحبؒ کے گھر کھانا کھایا، عبدالحق بسم اللہ (حافظ جی) صاحب نے داخلہ امتحان میں کامیابی کے بعد حفظ کے لیے ایک رکوع دیا، مگر خاطر خواہ یاد نہ ہونے پر اردو میں داخلہ لیا، اس وقت کوئی مہتمم نہیں تھا، بعد میں مولوی محمد ابراهیم ایکھلوایا افریقہ سے مہتمم بن کر آئے، اردو کے امتحان سنوی میں اول نمبر سے کامیاب ہوا، اور مدرسہ کی طرف سے دو روپئے سالانہ جلسہ میں انعام ملے۔

اساتذۂ مکتب:

اساتذۂ مکتب میں جناب حافظ ابراہیم ملا چاسوی (والد بزرگ وار مولانا اسماعیل صاحب چاسوی استاذ حدیث جامعہ ڈابھیل) صاحب کا اسم گرامی ملتا ہے، آپ ایک کہنہ مشق مدرس، مزاج شناس معلم، شیریں بیاں مقرر، دندان شکن مناظر رہے ہیں، تقوی وطہارت، خشیت الہی، انابت الی اللہ آپ کی زندگی کی متاع گراں بہا تھی، جس کا نور آپ کی روشن پیشانیوں سے ہویدا تھا۔ دوسرے نمبر پر مولانا حسین محمد صاحب عالی پوری کا نام نامی آتا ہے، جن سے شرف تلمذ حاصل کر کے آپ علوم وفنون کی شاہ راہ پر گام زن ہوگئے۔

ثانوی تعلیم:

اساتذۂ مکتب سے مستفید ہونے کے بعد آپ نے صوبہ گجرات کی مرکزی قدیم تعلیم گاہ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کا حاجی احمد ابراهیم جو علاقے میں حاجی

صاحب کے نام سے جانے جاتے تھے کی معیت میں رخ کیا۔ حاجی صاحب آپ کو اپنے ہمراہ ڈابھیل کے مشہور خدا رسیدہ بزرگ، جامعہ ڈابھیل کے سابق مہتمم حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم اللہ کے دولت کدہ پر لے گئے، آپ کے جامعہ ڈابھیل میں داخلے کی سنہ و تاریخ کا کوئی حتمی علم تو نہ ہو سکا؛ مگر اتنا ضرور ہے کہ آپ آغوش جامعہ میں جب پہونچے تو اس وقت کوئی مہتمم نہیں تھا اور اس سال اس جگہ کو پُر کرنے کے لئے افریقہ سے حضرت مولانا محمد ابراہیم ایکھلوایا ڈابھیلی کو مہتمم بنا کر افریقہ سے بھیجا گیا، ان کا دور اہتمام محرم الحرام ۱۳۷۳ھ تا شعبان المعظم ۱۳۷۳ھ (۱۹۵۳ تا ۱۹۵۴ عیسوی) ہے، جامعہ میں آپ کا داخلہ اردو دینیات میں ہوا، آپ نے اپنے آپ کو ہمہ تن علم کے لیے وقف کر دیا، ساری قوت و توانائی تحصیل علم کی غرض سے چھوڑ دی، تمام تر خواہشات، امنگوں، آرزوؤں کو پس پشت ڈال کر علمی تشنگی سے سیرابی حاصل کرنے میں دنیا و مافیہا سے یکسو ہو کر مصروف ہو گئے، آپ نے یہاں کل آٹھ سال رہ کر ہدایہ اولین تک کی تعلیم حاصل کی۔

اساتذۂ جامعہ ڈابھیل:

ابتداءِ تاسیس سے ہی علوم نبویہ کی مرکزی درس گاہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل اہل باطن اہل اللہ کی خانقاہ، شیدائیان تجوید القرآن کی قرار گاہ، پتھروں کو ہیروں میں تبدیل کرنے والا رہا ہے، مرور زمانہ کے ساتھ ہی وہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا تھا، امام العصر محدث جلیل علامہ انور شاہ کشمیریؒ مع اپنے رفقاء کار کے چند سال قبل ہی یہاں فروکش ہو چکے تھے، ان انفاس قدسیہ کی عطر بیزی سے ڈابھیل کا گوشہ عطر آگین ہو چکا تھا، وہاں کے بام و در پر علم و عرفان کے پرچم لہلہا رہے تھے، حضرت مفتی صاحب نے جن آسمان علوم کے آفتاب و ماہتاب سے کسب علم اور شرف تلمذ حاصل کیا ان میں نابغۂ روزگار مولانا محمد ساچا صاحب اور

مولانا احمد شاہ پانڈور سملکی فاضل دارالعلوم دیوبند المتوفی ۱۹۸۰ء ہیں؛ جن سے اردو دینیات پڑھی مولانا محمد حنیف صاحب ملک پوری ان کے بعد مولانا عبد الرحیم بھیات کھروڈوی جیسی یکتائے زمانہ شخصیات کی شفقت و بے پناہ عنایات کے زیر سایہ فارسی اول کی تکمیل ہوئی، حضرت مولانا اسماعیل صاحب بسم اللہ ڈابھیلی جو بھائیلہ کے تخلص سے مشہور تھے، کے پاس فارسی دوم پڑھنے کی سعادت میسر ہوئی، مولانا محمد ابراہیم ایکھلوایا ڈابھیلی جو ''صوفی صاحب'' سے مشہور تھے، حضرت مفتی صاحب کا صوفی صاحب سے والہانہ درجہ کا تعلق تھا، آپ ایک خادم ہی نہیں بلکہ گھر کے ایک فرد کی طرح رہتے تھے، حضرت مولانا خیر الرحمٰن صاحب پٹھان مظاہری، مولانا عبدالحی بسم اللہ صاحب خلف رشید مفتی گجرات حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم اللہ صاحب آپ نے ری یونین کے سینٹ لوئیس شہر میں ۱۰؍رجب المرجب ۱۳۹۶ھ موافق ۷؍جولائی ۱۹۷۶ء کو جان جان آفریں کے حوالے کی، ان سے عربی اول پڑھا۔ مولانا احمد بیمات صاحب سابق شیخ الحدیث فلاح دارین ترکیسر و مؤسس جامعہ مدنی دارالتربیت کرمالی المتوفی ۱۴۲۵ھ (۲۰۰۴ عیسوی) سے شرح وقایہ پڑھی، ان میں کا ہر ایک اپنی ذات میں ایک انجمن تھا، جن کی علوم وفنون پر حاکمانہ قدرت اور مملکت زہد و ورع کی تاجداری تسلیم کی جاتی تھی۔

اعلیٰ تعلیم:

جامعہ ڈابھیل کے جبال علم، اساطین فکر ونظر، ارباب معقولات ومنقولات سے دامن مقصود کو پر کرتے کرتے علوم اسلامیہ کے تابندہ شاہکار، اسلامی شعور و ادراک اور عقیدہ وعمل کے پاسبان، اعتدال و جامعیت کے حسین سنگم دارالعلوم دیوبند اور جامعہ مظاہر علوم کا رخت سفر باندھا، ۱۹؍ذوالقعدہ ۱۳۸۲ھ موافق ۴؍اپریل ۱۹۶۳ء کو مظاہر علوم پہنچے، ہدایہ اولین، سلم العلوم،

مختصر المعانی، مقامات حریری کا امتحان داخلہ مولانا مفتی یحییٰ صاحب کو دیا، کامیابی آپ کے قدم بوس ہوئی، مشکوۃ شریف، جلالین شریف اور شرح عقائد کی جماعت میں شامل ہو گئے۔

اساتذۂ مظاہر علوم:

آپ نے وہاں رہ کر جن ارکان علم و ہنر، جامع علوم وفنون سے اکتساب فیض کیا، جن کے سایۂ عاطفت میں پروان چڑھے، ان میں ایک طرف پیر طریقت، منبع الفیوض، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی، مہاجر مدنی کی ذات گرامی تھی، جن کا آستانۂ مشیخت مایۂ ناز علماء کی جبین عقیدت کے لیے بارگاہ عالی تھا، تو دوسری طرف اخلاص وللّٰہیت کے پیکر مولانا اسعد اللہ صاحب جیسا محدث جلیل، مناظر نبیل تھا، اسی پر بس نہیں؛ بلکہ تواضع وانکساری کا مجسم، علم وعمل کا سنگم حضرت اقدس مولانا منظور احمد صاحب سہارنپوری صاحب بھی ہیں، صوفی بے نوا مولانا امیر احمد صاحب کاندھلوی کی ذات گرامی بھی ہے، فقہ وحدیث کے غواص امیر المؤمنین فی الحدیث کے تاج زریں کے مستحق مولانا مفتی مظفر حسین صاحب کا اسم گرامی بھی ہے پھر جامعہ کے مقبول ومحبوب مایۂ ناز استاذ مولانا وقار علی صاحب ومولانا ظہور الحق صاحب آپ کے اساتذۂ کرام ہیں۔

آپ نے ان علماء ربانیین کے دامن بافیض سے وابستہ ہو کر علوم عالیہ کے لعل ویواقیت سے خوب خوب اپنے کشکول علم کو بھرا، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلویؒ سے بخاری شریف کے اسباق حاصل کئے، مولانا منظور احمد صاحب سے مسلم شریف پڑھی، حضرت اقدس مولانا اسعد اللہ صاحب سے ابو داؤد شریف کا درس لیا، مولانا امیر احمد صاحب کاندھلوی اور ان کے وصال کے بعد مولانا مظفر حسین صاحب سے ترمذی شریف سماعت فرمائی، مشکوۃ شریف کے لیے مولانا مفتی مظفر حسین صاحب کے درس میں شریک

ہوئے، جلالین مولانا وقار علی صاحب سے پڑھ کر سعادت مند ہوئے، شرح عقائد میں مولانا ظہور الحق خان صاحب کے درس سے بہرہ ور ہوئے۔

آپ نے ۱۳۸۴ھ موافق ۱۹۶۴ء میں دورۂ حدیث شریف پڑھا ہے، آپ نے جس جہد متواصل اور شوق ولگن کے ساتھ تحصیل علم کے لیے اپنے آپ کو جھونک دیا تھا وہ پھر "والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" کی مژدۂ جاں فزا بن کر سامنے آئی کہ اول پوزیشن آپ کے قدم بوس ہوئی، دس کتابوں کا امتحان دے کر کل ۱۸۶ نمبرات حاصل کیے، نمبرات کتب نقشۂ ذیل کے مطابق ہیں۔

نمبر شمار	اسماء کتب	نمبرات	نمبر شمار	اسماء کتب	نمبرات
۱	بخاری شریف	۲۱	۶	نسائی شریف	۲۰
۲	مسلم شریف	۱۸	۷	ابن ماجہ شریف	۱۸
۳	ترمذی شریف	۱۹	۸	مؤطا امام محمد	۱۸
۴	ابوداؤد شریف	۱۵	۹	مؤطا امام مالک	۱۸
۵	طحاوی شریف	۲۱	۱۰	شمائل ترمذی	۱۸

مظاہر علوم کی طرف سے پوری جماعت میں نمایاں سرخ روئی پر ۱۰/ روپے اور پورے مدرسہ میں بھی اول آنے پر مزید ۵/ روپے اور مندرجہ ذیل کتب کی شکل میں گراں قدر انعامات سے نواز کر آپ کی کامیابی کو سراہا گیا۔

نوٹ: یہاں یاد رہے کہ مظاہر العلوم میں اعلیٰ نمبر ۲۰ ہے

(۱) درر فوائد (۲) ہدایت القرآن (۳) بلاغ المبین (۴) معیت الٰہیہ (۵) کلمات اکابر

(۶) چھ باتیں (۷) جوامع الکلم (۸) بخاری شریف کامل (۹) جمع الفوائد۔

دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد صلاحیت میں مزید چار چاند لگانے کے لئے شوال ۱۳۸۵ھ (۱۹۶۶ عیسوی) میں مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔

(۱) بیضاوی شریف (۲) ہدایہ ثالث (۳) ورابع (۴) رسم المفتی (۵) مسلم الثبوت (۶) تفسیر مدارک اور (۷) درمختار، نیز پورے سال درس بخاری شریف میں بھی شریک ہوتے رہے، مزید برآں بخاری کی مکمل درسی تقریر احاطۂ قلم میں لے آئے، فلہ الحمد والمنۃ۔

تجویدوقراءت:

آپ نے الفاظ قرآن کریم کی صحت کی طرف بھی عنان توجہ مرکوز کی، چنانچہ اس غرض کی تکمیل کے لیے مظاہر علوم کے معروف قاری، صوتی چاشنی سے بہرہ ور، شیریں لب ولہجہ سے سرفراز جناب قاری محمد سلیمان صاحب رئیس القراء جامعہ مظاہر علوم سے تجوید وقرأت کی مشق بھی کی۔

شعبۂ افتاء میں داخلہ کا پرکیف حیرت انگیز واقعہ:

قدرت نے آپ کی ذات میں جو مخفی صلاحیت اور فطری استعداد ودیعت کر رکھی تھی وہ آفتاب نصف النہار کی طرح طلبہ واساتذہ پر بھی ظاہر وآشکارا تھی، آپ کی ذہنی وفکری برق رفتاری ہرایک کے نزدیک مسلم تھی، بایں ہمہ آپ حیات طالب علمی میں ولولہ، دلچسپی، جدوجہد، شوق ولگن، جان کاہی اور جاں فشانی کو حرز جاں بنائے رہے، اورانہیں عمر ناپائیدار کی متاع عزیز سمجھ کر کبھی ان کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ یہی وہ راز ہے جس نے آپ کو اساتذہ کی نگاہ دوربیں میں نورنظر اور مقربین کی صف اول میں لاکر کھڑا کردیا، اکابر کی

توجہات، ارشادات اورعنایتیں آپ پر ہونے لگیں، ابتداءً آپ کوافتاء کرنے کاقطعی کوئی ارادہ نہ تھا، وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے، خداوند قدوس کو آپ سے جن عظیم الشان خدمات جلیلہ کالینا مقصود تھا اس کو وہی بخوبی جانتا تھا، وہ مدبر حقیقی اس کی تدبیر غیر محسوس کئے جارہا تھا، جن کا ظہور اس عالم مثال میں اس طور پر ہوتا ہے کہ: ایک دن حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ نے آپ سے مستقبل کے لائحہ عمل کی بابت دریافت کیا: آپ نے مکمل شرح وبسط کے ساتھ منصوبۂ مستقبل کو حضرت شیخ کے حضور پیش کیا، حضرت شیخ نے سننے کے بعد مشورۃً کہا: ''میرا خیال ہے کہ آپ مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دارالعلوم دیوبند میں افتاء کرلو'' آپ جواباً یوں گویا ہوئے کہ وہاں تو داخلہ مشکل ہے، شعبۂ افتاء میں داخلہ وہاں دورۂ حدیث پڑھنے پر موقوف ہے اور میں نے وہاں دورۂ حدیث نہیں پڑھی ہے، چوں کہ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کا امر تھا، اس لیے آپ نے ماوراء عقل ہونے کے باوجود سر تسلیم خم کرلیا، اور شوال المکرّم میں دارالعلوم دیوبند پہنچ گئے، اس وقت مسند افتاء کی زینت حضرت سید مفتی مہدی حسن رحمۃ اللہ علیہ تھے، اور دارالعلوم کی تعطیلات سالانہ کے سبب حضرت مفتی صاحب کی ابھی وطن سے تشریف آوری نہیں ہوئی تھی، اس اثنا میں آپ کا معمول ہر پنج شنبہ کو حضرت شیخ کی خدمت میں حاضری دینے کا تھا، ایک مرتبہ آپ حضرت شیخ کو وضو کروارہے تھے، اچانک حضرت شیخ نے آپ کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا ''کیا تمہارا داخلہ ہوگیا؟ مجھے تمہاری بہت فکر ہے'' آپ نے جواب دیا کہ حضرت مفتی مہدی حسن صاحب اب تک تشریف نہیں لائے ہیں، آپ دعا فرمادیجئے کہ میرا داخلہ ہوجائے، فرمایا: ان شاء اللہ ہوجائے گا''۔

ان ہی ایام میں خدائے وحدہ لا شریک لہ' جو ناممکن کو ممکن، مشکل کو آسان، خاک کو کیمیا، ذرے کو پہاڑ بنا کر اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرماتا رہتا ہے' کا کرنا ایسا ہوا کہ ''ترکیسر'' (سورت گجرات) کے کچھ مہمانوں کی جماعت بغرض زیارت دارالعلوم دیوبند آمد ہوئی، آپ ان مہمانوں کی جماعت کو دارالعلوم کے مختلف شعبوں کی سیر کراتے ہوئے دارالافتاء پہنچ گئے، وہاں حضرت مفتی مہدی حسن صاحب کو جلوہ گر پایا، علیک سلیک کے بعد حضرت مفتی صاحب نے ان مہمانوں کی بابت استفسار کیا، آپ نے احوال واقعی سے مطلع فرمایا، حضرت مفتی مہدی حسن صاحب چوں کہ راندیر میں زمانۂ دراز تک خدمات انجام دے چکے تھے؛ اس لیے آپ اطراف واکناف کے احوال وکوائف سے بخوبی واقف تھے، آپ نے واردشدہ مہمانوں سے معلوم کیا کہ ترکیسر کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ مہمانوں نے عدم علم کے سبب سکوت اختیار فرمایا، تو مفتی اسماعیل صاحب نے عرض کیا: مجھے معلوم ہے، مفتی مہدی حسن صاحب نے ارشاد فرمایا: بیان کرو، مفتی صاحب بیان کرنے لگے کہ: ترکیسر کا اصلی نام ''بھیم نگر'' ہے، جب ترکیوں نے اس پر حملہ کیا اور فتح یاب ہو گئے تو اسے ''ترکوں سر'' کہا جانے لگا، گجراتی میں ''سر'' فتح کرنے کو کہتے ہیں تو ''ترکوں سر'' کا مطلب ترکوں کا فتح کیا ہوا ہو گیا، پھر کثرت استعمال کی وجہ سے ترکیسر بن گیا۔

اس جواب کو سن کر حضرت مفتی مہدی حسن صاحب کی فرحت کی انتہاء نہ رہی، آپ فرط خوشی سے عش عش کرنے لگے، اور آپ سے دریافت فرمایا: کہ آپ کون ہیں؟ اور یہاں کیوں آئے ہیں؟ (اس وقت دارالافتاء میں فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے) آپ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ: ''ہو! ہو! یہ وہی طالب علم ہیں جن کے

متعلق گفتگو ہو چکی ہے'' آپ نے عرض کیا: کہ افتاء میں داخلے کی غرض سے حاضری ہوئی ہے، یہ سنتے ہی حضرت مفتی مہدی حسن صاحب کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا: پڑھنے آئے ہو یا گھومنے، جاؤ! داخلے کی کاروائی مکمل کرو۔

شعبۂ افتاء میں خلاف قانون آپ کے داخلے کی خبر کے عام ہوتے ہی چہ میگوئیاں اور مختلف قسم کی ہفوات پھیل گئیں، بعض باتیں حضرت مفتی صاحب کے گوش گذار ہوئیں، آپ نے فرمایا: ''میں مسند افتاء پر ہوں، مجھے بھی کچھ اختیارات حاصل ہیں، میں نے اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اس کا داخلہ کیا ہے''۔

علوم باطنی کا سلسلہ:

آپ علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ معارف باطنی کی راہ کے راہ رو بھی رہے، ہمیشہ اپنے قلب کو رذائل سے مجلی و مصفی کرنے کے لیے کوشاں اور اخلاق حمیدہ و صفات جمیلہ سے متصف کرنے کے لیے سرگرداں نظر آتے، جس کا ظہور ڈابھیل کے زمانہ طالب علمی سے ہی ہونے لگا تھا، آپ علوم باطن کے جس سرچشمہ سے سیراب ہوئے وہ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ کی ذات والا صفات تھی، علوم باطن کے اس سمندر سے نہ جانے کتنے بحر مواج نکل کر موج زن ہوئے، اور کتنوں کے علوم باطنی کی تشنگی اس آستانے کی جبہ سائی کے بعد بجھی، اور کیوں نہ ہو کہ حضرت کی ذات گرامی علوم ظاہر و باطن دونوں دریاؤں کا حسین سنگم اور مجمع البحرین تھا، آپ کے خانۂ خیال میں بیعت کے سلسلہ میں کبھی کسی کا خیال نہ آیا، کیوں کہ آپ کا دل حضرت شیخ کی بے پناہ عقیدت سے معمور تھا، اسی بیعت نے آپ کی باطنی کیفیتوں میں انقلاب عظیم پیدا کیا، جس نے بزم سلوک و معرفت کے حلقہ میں آپ کی

شخصیت کو ارفع واعلی بنا دیا، چنانچہ آپ خود اس کو ایک جگہ تفصیلاً رقم فرماتے ہیں!

یہ ناچیز اپنے ڈابھیل کی طالب علمی کے زمانے سے غائبانہ معتقد ہوا، اور اس زمانہ سے حضرت اقدس سیدی ومولائی شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ سے فیض یاب ہوتا رہا، اور حضرت والا سے ہر وقت راہ نمائی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتا رہا۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں! مظاہر میں داخلے کے بعد دوسرے گجراتی طالب علموں کے ساتھ عصر کی مجلس میں شرکت کے لیے جاتا تھا، حضرت سبق پڑھا کر عصر کی نماز مدرسہ قدیم میں پڑھ کر تشریف لاتے، اس وقت خود سہارے سے چلتے تھے، کچے گھر میں استنجاء اور وضو فرما کر کچھ دیر تیل کی مالش کے بعد مجلس میں تشریف لاتے تھے، ایک دن موقع دیکھ کر میں بھی خادموں کے ساتھ چلا گیا، حضرت کی نظر پڑتے ہی پوچھا کون؟ کسی نے جواب دیا! ایک سورتی نیا طالب علم ہے، میں پنکھا جھلنے (چلانے) لگا، حضرت نے پانی نوش فرما کر مجھے دینے کے لیے ارشاد فرمایا اور دعائیں دیں، اس طرح خدمت شروع ہو گئی، اور اس کے تقریباً چھ مہینوں کے بعد حضرت سے بیعت کی درخواست کی، حضرت نے جمعہ کے دن عصر کے بعد کا وقت طے فرمایا، غالباً: ۲/ربیع الاول ۱۳۸۴ھ (۱۹۶۴ عیسوی) کو حضرت کے دست حق پرست پر اپنا ہاتھ دے دیا۔ (مولانا محمد زکریا اور ان کے خلفاء کرام: ۲۶۳/۳)۔

اس کے بعد گویا آپ اپنے شیخ پر مثل پروانہ نچھاور ہو گئے، شیخ کی ہر ادا کے مطابق اپنے کو ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کرتے، اور روز بروز (روزانہ، دن بدن) آپ راہ سلوک کو جس حسن وخوبی کے ساتھ طے کرتے رہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کا شمار حضرت کے خدام خاص میں ہونے لگا، تہجد وظہر کے اوقات میں حضرت کو وضو کروانے جانا، سلانا اور شیخ کے گھر سے مدرسہ، مدرسہ سے گھر آمد ورفت میں آپ کی معیت کا ناگزیر ہونا اس کی بین دلیل ہے؛ خلاصہ یہ کہ

آپ اپنے شیخ کی ادا و خصوصیات کے پرتو ہیں، اور آپ کی ذات شریعت و طریقت کے روئے زیبا کا عکس جمیل ہے، جو اپنی پوری دل آویزیوں کے ساتھ نمایاں ہے۔

خلافت و اجازت:

جیسا کہ ماقبل میں عرض کیا جا چکا ہے کہ آپ ڈابھیل کے زمانۂ طالب علمی ہی سے غائبانہ طور پر حضرت شیخ کی عقیدت و منقبت کے نغمہ سرا تھے، ظاہر سے زیادہ باطن کی اصلاح کے دل دادہ رہے، اب حضرت شیخ کے دامن فیض سے وابستہ ہونے کے بعد سلوک و معرفت کی راہوں کے راہی ہی نہیں بلکہ سالار کارواں اور خضر طریقت ہو گئے، ظاہر سے زیادہ باطن روشن و تابناک ہو گیا، چناں چہ اس قلیل عرصے ہی میں حضرت شیخ کو آپ پر درجۂ اعتماد و اطمینان حاصل ہو گیا، اور آپ کو نغمۂ خلافت سے نوازنے کا عزم فرمالیا، جس کو خود مفتی صاحب کی زبانی سنیے آپ تحریر فرماتے ہیں!

''سہارنپور میں ۲۹ر رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۸ء بوقت سنیچر ۴ر بج کر ۴۵ر منٹ پر بھائی الحاج ابوالحسن صاحب اچانک بلانے آئے، اور ساتھ میں مولانا احسان الحق ساکن رائے ونڈ مدرس عربیہ بھی تھے۔ ہم دونوں کو ساتھ میں بٹھا کر حضرت نے اپنے شیخ (مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ) کا عطا کردہ عمامہ اپنے سر پر رکھ کر دو عدد مصلے نکلوائے، پہلا بندہ کو اور دوسرا مولانا احسان صاحب کو دے کر اجازت مرحمت فرمائی''۔

آغاز درس و تدریس:

زمانۂ طالب علمی ہی میں حضرت شیخ آپ کے تفوق علمی اور تبحر فنی سے واقف ہو چکے تھے، آپ کی صلاحیت و صالحیت کو بھانپ چکے تھے، چنانچہ افتاء سے فراغت کے بعد حضرت شیخ

کے حسب ایماء حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ نے ۱۳۸۶ھ میں جامعہ ڈابھیل میں بحیثیت نائب مفتی آپ کا تقرر کروایا، تقرر کے بعد سے ہی آپ امور مفوضہ میں پوری دل جمعی اور جتن کے ساتھ جٹ (مصروف ومشغول ہو) گئے، کارہائے افتاء کو بحسن وخوبی انجام دینے کے ساتھ ساتھ چار کتابوں کے اسباق بھی آپ سے متعلق تھے۔ جس وقت آپ کا تقرر عمل میں آیا تھا اس وقت دار الافتاء کے منصب صدارت پر حضرت مولانا مفتی اسماعیل گورا صاحب رونق افروز تھے، حضرت آپ کے ساتھ بے پناہ محبت ومودت کا معاملہ فرماتے، حتی کہ آپ کے معتمد خاص شمار ہونے لگے، اس لیے بغیر اپنے دستخط کے بھی فتاوی صادر کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔

ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ (۱۹۷۰عیسوی) میں جب مفتی گورا صاحب راہیٔ سفر آخرت ہو گئے، اس کے بعد باقاعدہ مفتی صاحب کی صدارت انتخاب میں آئی، ہر چند کہ آپ کو اس منصب جلیل کی نہ کوئی خواہش تھی اور نہ آپ اس کے متمنی تھے؛ لیکن اپنے اکابر کی منشاء تاڑ گئے اور اپنی تمام تر خواہشات وخیالات کو ان کی منشاء کے آگے پامال ونابود کرتے ہوئے ذمہ داری کو شرف محبوبیت سے نوازا۔

حضرت شیخ کے نام ایک مکتوب گرامی میں رقم طراز ہیں:

حضرت مفتی اسماعیل گورا صاحب کے انتقال کے بعد عوام وخواص میں تو یہی مشہور ہے کہ (منصب افتاء پر) تیرا ہی تقرر ہوگا، میں واقعی حالات عرض کرتا ہوں کہ: نہ تو صدر کی حیثیت سے تقرر کا شوق ہے نہ تمنا، اور نہ تو میں نے اس کے لیے کوشش کی اور نہ کوئی سازش، اور خدا کرے آئندہ بھی ایسی حرکت سے بچا رہوں، آپ کی دعاء وتوجہ کی اشد ضرورت ہے۔

بعد ازاں آپ اپنے مقصد میں ہمہ تن مگن ہو گئے، مفتی صاحب کے صرف ایک سال ۱۳۸۹ ھ (۱۹۶۹ عیسوی) کے فتاوی کی تعداد ۱۱۵۶ تک ملتی ہے، زبانی اس کے علاوہ ہیں، یہ آپ کے اپنے مقصد سے حد درجہ لگاؤ اور غایت انہاک کی روشن دلیل ہے، ایک موقع پر آپ نے بہ زبان خویش یوں ارشاد فرمایا: جامعہ میں ۲۰/ سال قیام کے دوران ۲۰/ مفتی تیار کیے اور ۲۰/ ہزار فتاوی تحریر کیے۔

”شعبۂ تخصص فی الفقہ والافتاء“ کا قیام:

یوں تو جامعہ میں شعبۂ افتاء کا قیام زمانۂ دراز سے قبل ہی معرض وجود میں آ چکا تھا، لیکن شعبۂ ہذا سے طلبہ کے مستفید ہونے کی ہنوز کوئی منظّم شکل نہیں تھی، آپ نے اسے بھی اپنے مقصد حیات میں مندرج فرما کر اس کے قیام کی خاطر تگ و دو اور بے پناہ کدو کاوش شروع کر دی، اس موقع سے آپ کی عقابی نگاہ فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی صدر مفتی دار العلوم دیوبند پر پڑتی ہے، حضرت کو آپ نے اپنے عزائم و منصوبے سے مطلع فرما کر جامعہ میں آمد کی دعوت دی، اس طرح ۸/ شوال المکرّم ۱۳۹۶ھ مطابق ۳/ اکتوبر ۱۹۷۶ عیسوی بروز یک شنبہ شام ۴/ بجے جامعہ کی وسیع و عریض مسجد میں ایک بڑے پر کیف مجمع میں شرح عقود رسم المفتی کے درس سے اس شعبہ کا باضابطہ آغاز ہو گیا۔

۱۳۹۶ھ سے ۱۴۰۶ھ (1976 To 1986) تک کے عرصہ میں آپ کے خرمن فقاہت کے خوشہ چیں، سعادت مند، خوش نصیب علماء کی تعداد ۲۰ تک پہونچی، جو اپنے اپنے مقام پر آسمان فقہ و فتاوی کے شمش و قمر بن کر چمکے، اور دنیا نے ان کے علمی فضل و کمال کے آگے سر جھکایا، پھر اس منبع انوار کا کیا کہنا جن سے سارے آفتاب ماہتاب کے انوار مستفید ہیں، آپ کی ذات کی عبقریت و جامعیت کا اندازہ ان بادہ پیمائی کرنے والوں سے بخوبی لگایا جا

سکتا ہے، جو اس کی زندہ وجاوید منہ بولتی دلیل ہیں، مفتی صاحب کے دامن افتاء سے وابستہ رہ کر چہار دانگ عالم کو تابناک کرنے والے بادہ خواروں کے اسمائے گرامی کچھ اس طرح ہیں۔

١ مفتی عبداللہ ولی موسیٰ پٹیل کاوی ١٣٩٧ھ (١٩٧٧عیسوی)
٢ مفتی موسیٰ احمد بدات بلیشوری ١٣٩٨ھ (١٩٧٨عیسوی)
٣ مفتی یوسف محمد جی بسم اللہ ڈابھیلی ١٣٩٩ھ (١٩٧٩عیسوی)
٤ مفتی ہاشم احمد بھوجا افریقی ١٤٠٠ھ (١٩٨٠عیسوی)
٥ مرحوم مفتی شبیر احمد محمد مانکڑا بھوایوپی ١٤٠٠ھ (١٩٨٠عیسوی)
٦ مرحوم مفتی شبیر علی اسماعیل علی ویسٹ انڈیزی ١٤٠١ھ (١٩٨١عیسوی)
٧ مفتی محمد احمد قاضی بار بادوسی ١٤٠٢ھ (١٩٨٢عیسوی)
٨ مفتی ہاشم ابراہیم جناح بھٹئی ١٤٠٢ھ (١٩٨٢عیسوی)
٩ مفتی عبدالصمد ابراہیم دیسائی افریقی ١٤٠٢ھ (١٩٨٢عیسوی)
١٠ مفتی جمال الدین محمد سالار راجستھانی ١٤٠٢ھ (١٩٨٢عیسوی)
١١ مفتی اسماعیل ابراہیم منشی خان پوری ١٤٠٢ھ (١٩٨٢عیسوی)
١٢ مفتی اسماعیل ابراہیم بھانا سارودی ١٤٠٣ھ (١٩٨٣عیسوی)
١٣ مفتی یعقوب محمد منتی افریقی ١٤٠٣ھ (١٩٨٣عیسوی)
١٤ مفتی عباس حافظ داؤد بسم اللہ ڈابھیلی ١٤٠٣ھ (١٩٨٣عیسوی)
١٥ مفتی ارشد ابراہیم اونیا پیرامنی ١٤٠٣ھ (١٩٨٣عیسوی)
١٦ مفتی الیاس احمد ابراہیم دیولوی ١٤٠٤ھ (١٩٨٤عیسوی)
١٧ مفتی شبیر احمد یعقوب دیولوی ١٤٠٤ھ (١٩٨٤عیسوی)

۱۸ مفتی عبداللہ حسن علی آچھودی ۱۴۰۵ھ (۱۹۸۴عیسوی)

۱۹ مفتی لئیق احمد حافظ عبدالقیوم بھیونڈی ۱۴۰۶ھ (۱۹۸۶عیسوی)

۲۰ مفتی محمد بلال امین الدین بنگالی ۱۴۰۶ھ (۱۹۸۶عیسوی)

جامعہ ڈابھیل میں خانقاہ کا قیام:

قدرت نے آپ کو جن گونا گوں خصوصیات وکمالات سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے وہ حضرت سے تعلق رکھنے والوں پر مخفی نہیں ہیں، آپ اسلام کی مخالف طاقتوں کے لیے شمشیر بے نیام، دین کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والوں کے لیے شعلۂ جوالہ، بڑے سے بڑے صاحب منصب ومنقبت کے آگے جرأت وحق گوئی آپ کا شیوہ، معروف کا امر، منکرات سے نہی آپ کی طبیعت ثانیہ ہے، اگر مسند حدیث پر رونق افروز ہوں تو زمانے کے عدیم المثال محدث، فقہ و فتاوی کی درس گاہ میں نعمان ثانی، اور خانقاہ میں جنید وقت؛ چنانچہ جامعہ ڈابھیل کی خانقاہ کے معمار اول آپ ہی ہیں، سب سے پہلے ۱۳۹۱ھ(1971) میں شیخ الشیوخ، زبدۃ العلماء والصلحاء حضرت مولانا زکریا نور اللہ مرقدہ کے حسب ایماء رمضان کے مقدس مہینہ سے جامعہ کی مسجد میں اعتکاف کے سلسلہ کا آغاز فرمایا۔

مفتی صاحب کا انداز درس:

جامعہ ڈابھیل میں دیگر امور مفوضہ کو بحسن وخوبی انجام دینے کے ساتھ ساتھ آپ ۲۰/سال تک نہایت خوش اسلوبی اور کامل توجہ کے ساتھ تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، آپ کے علوم کے بحر بے کراں میں غوطہ زنی کرنے والے اچھی طرح آشنا ہیں کہ آپ کا انداز تفہیم غایت درجہ سبک، سہل، دل نشیں اور جاذب قلب ونظر ہوتا ہے، حقائق ومعارف سے

بھر پور تقریر، سوز و گداز میں ڈوبا ہوا انداز بیاں، رقت آمیز لب ولہجہ، اس عالم نورانی میں زبان سے نکلنے والے الفاظ ایسا معلوم ہوتا کہ ایک تیز روشنی دل کی پنہائیوں میں اجالا بکھیرتی اور پھیلاتی جارہی ہے۔

تصنیفی خدمات:

اللہ نے آپ میں تالیف وتصنیف کی عجیب قدرت ودیعت فرمائی ہے، آپ کا شمار اس میدان کے شہ سواروں میں ہے، آپ کے گہربار قلم سے متعدد کتب منصۂ شہود پر آئیں، جو عوام و خواص کے لیے بیک وقت مفید ہیں، انداز تحریر شستہ وشائستہ، زبان نہایت سہل وسلیس، باطل کے لیے سیف بے نیام، طالبین صلاح وفلاح کے لیے منبع رشد وہدایت ہیں۔

اسمائے کتب کچھ اس طرح ہیں:

(۱) مبادیات فقہ: دراصل اس کتاب کو ڈابھیل کے زمانۂ تدریس میں اس مقصد سے سپرد خامہ فرمایا کہ فقہ کے اہم اہم نکات اور خاص خاص مواد ایک جگہ فراہم ہوسکیں، بعد میں جب دیگر احباب کو علم ہوا تو وہ اسے درنایاب سمجھ کر گرویدہ ہوگئے، حتی کہ حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے پسندیدگی سے سرفراز فرما کر خود ہی تمام مراحل سے گزارا۔

(۲) اعتکاف فضائل ومسائل: جس میں معتبر ومستند کتب کے حوالوں سے اعتکاف کے فضائل ومسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

(۳) مکتوبات مرشدی کی ترتیب وتحشیہ: یہ کتاب حضرت شیخ الحدیث کے خطوط بنام حضرت مفتی صاحب کا گراں قدر مجموعہ ہے، ۴۱۶ صفحات پر مشتمل ہے، زیور طباعت سے آراستہ

ہوچکی ہے۔

(۴) تردید جماعت اسلامی: ۱۳۹۸ھ (۱۹۷۸عیسوی) میں جماعت اسلامی کا سب سے پہلا اجلاس سورت میں منعقد ہوا، جس کے بہت سے سالب ایمان زہریلے اثرات نے اسلامی فضا کو آلودہ کردیا، یہ کتاب اسی زہریلے اثرات کا تریاق ہے۔

(۵) مفید المسلمین: یہ رسالہ سرزمین برطانیہ میں ترتیب دیا گیا، جس میں زبان عربی اور انگریزی میں طریقۂ نماز اور ادعیہ ماثورہ کا ذکر ہے، بعد میں الحاج عبدالقادر رفاتی والا صاحب نے افادۂ عام وتام کی خاطر گجراتی اور ہندی قالب میں ڈھال دیا۔ **(فجزاه الله)**۔

اس کے علاوہ بھی بعض رسائل گجراتی زبان میں ہیں، مثلاً: (۶) بدعات اور اسلام، (۷) سات غلط رواج ، (۸) قربانی کے مسائل، اور (۹) برتھ کنٹرول مذہبی رو سے اور (۱۰) مکتوبات فقیہ الزمن۔

مفتی صاحب برطانیہ میں:

یہ ایک امر واقعی ہے جس سے کسی فرد بشر کو مفر نہیں کہ: تقدیر ربانی کے آگے تمام تدابیر انسانی سر تسلیم خم کیے ہوئے نظر آتی ہیں، اور دیکھتے ہی دیکھتے تقدیر تدبیر سے سبقت کر جاتی ہے، سچ جو کہا گیا اور خوب کہا: وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے، اس ذات وحدہ **لا شريك له** کو یہی منظور تھا کہ آپ کی ذات والا صفات سے ایک عالم مستفید ومحظوظ ہو؛ کیوں کہ قدرت نے آپ کو اس نیّر اعظم کے قالب میں ڈھالا ہے جس کے رخ زیبا سے پردہ ہٹتے ہی چہار دانگ عالم تابناک ومنور اور جس کی ضیا باری سے ظلمت کائنات کافور ہو جاتی ہے ہوا یہی کہ آپ کی ضیاء پاش کرنوں کی شعائیں ہند وبیرون ہند سب پر عام ہیں، **(ذلك فضل الله يعطيه من يشاء من عباده)**۔

جن دنوں آپ نے بیس سالہ خدمات کے بعد استعفا پیش کرنے کا عزم کرلیا تھا، یہ بات آپ کے متعلقین ومتوسلین کے لیے نہایت ہی اندوہ ناک والمناک خبر تھی جوان پر بجلی بن کر گری، یہ خبر رفتہ رفتہ مشہور سے مشہور تر ہوتی گئی جس کے سبب آپ کے عقیدت مندوں کے حلقوں میں کہرام مچ گیا، اور ہر طرف تأسف وتحیر، تردد و بے اطمینانی کی کالی گھٹا چھانے لگی، ان ہی غم زدہ ایام وحالات میں مقدرات مبشرات کی شکل میں دکھائی جانے لگیں؛ جوان عاشقان بے نوا کے لیے سامان دل بستگی اور اسباب اطمینان ثابت ہوئیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

آپ کے بحر ذخار سے علمی سیرابی حاصل کرنے والا، شراب معرفت کا بادہ کش، ایک خوش نصیب سعادت مند طالب علم ایک شب زیارت نبوی فداہ ابی وامی سے سرفراز ہوا، جناب عزت مآب میں یوں گویا ہوتا ہے کہ: مفتی اسماعیل سے یہاں لوگوں کو بہت فائدہ ہورہا تھا اور لوگ خوب فیض یاب ہورہے تھے، اب سنا ہے کہ وہ یہاں سے جارہے ہیں یہ سن کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ: اب ان سے دوسری جگہ کام لیا جائے گا، وہاں زیادہ ضرورت ہے۔

دوسرے ایک صاحب، جو حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کے دامن بیعت وارشاد سے وابستہ تھے، اور ڈابھیل میں سلسلۂ خانقاہی کے آغاز کے بعد حضرت شیخ نے انہیں شخصیت کی تعمیر کے لیے مفتی صاحب کے حوالے فرمادیا تھا، کا بیان ہے کہ: ان کو دیدار آقائے تاجدار نصیب ہوا، عرض گذار ہوئے کہ: مفتی اسماعیل صاحب نے ڈابھیل چھوڑ دیا، ان سے ہم لوگوں کو بہت فائدہ ہورہا تھا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک جگہ گندا نالہ بہ رہا ہے وہاں مفتی اسماعیل کو بھیجا جارہا ہے؛ تا کہ وہ گندگی بند ہو۔

قیام برطانیہ کے عہد میمنت میں خداوند قدوس نے آپ سے جو لازوال خدمات لیں، وہ ایک ناقابل فراموش حقائق ہیں، جو صفحات تاریخ میں آب زر سے رقم کیے گئے، اور کیے جاتے رہیں گے، جن سے چشم پوشی اور بے اعتنائی مرد حق شناس کے لیے لمحۂ فکریہ ہوگا۔

خدمات برطانیہ:

حضرت مفتی صاحب کا برطانیہ میں ورود مسعود ایک ابر کرم سے کم نہیں تھا، جسے دیکھ کر ہر ایک کے قلب ودماغ پر فرحت وشادبانی کا شامیانہ تن گیا، ہر طرف کی فضا زعفران زار، پر کیف اور پر لطف ہوگئی، علوم ومعرفت کے موسم بہار کی آمد آمد تھی، اور ضلالت وجہالت کی بادخزاں کی انتہاء؛ چنانچہ آپ کا رمز شناس مزاج وہاں کے احوال وکوائف سے آشنا ہوا، اور مختلف عنوان سے الگ الگ اوقات میں جدا جدا فتاویٰ صادر ہوئے، ''**بطور نمونہ از خروارے**'' (۱) بچوں کو بڑوں کی صف میں کھڑا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (۲) برطانیہ میں طلاق کا کیا حکم ہے؟ کب نافذ ہوتی ہے؟ عدت کب سے شروع ہوتی ہے؟ (۳) مردہ کو ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل کرنے کی اجازت وقباحت پر مشتمل ایک تحقیقی فقہی مقالہ، (۴) بغیر کرنٹ کے مرغی کو ذبح کرنے کا مسئلہ، (۵) ہر مہینے علماء کی مجلس کا انعقاد اور (۶) ڈاکٹروں میں تفسیر، اور (۷) اجتماعی غور وفکر کے ذریعہ امت مسلمہ کے سلگتے مسائل کی الجھتی ہوئی گتھیوں کو سلجھانے والی ''المجلس الاوربی للافتاء و البحوث'' کی رکنیت، یہ سب آپ کی فعالیت اور دینی سرگرمیوں پر شاہد عدل ہیں۔

جامعہ حسینیہ میں بحیثیت شیخ الحدیث:

بروز بدھ ۲؍رجب ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۵؍اگست ۲۰۰۷ء میں گجرات کی مشہور قدیم دینی

درسگاہ جامعہ حسینیہ راندیر کے منصب شیخ الحدیث پر جلوہ فگن حضرت مفتی اسماعیل صاحب وادی والا کی بساط زندگانی اختتام پذیر ہوئی تو ارباب انتظام نے بصد احترام آپ کو اس جلیل القدر منصب پر فائز ہونے کی دعوت دی، ان دنوں آپ برطانیہ سے اپنی خدارسیدہ والدہ کی عیادت و خدمت کے لیے ہندوستان تشریف لائے ہوئے تھے؛ جبکہ اس سال رمضان المبارک میں مدرسہ صوفی باغ کی طرف سے قائم کردہ خانقاہ میں اعتکاف بھی کیا، والدہ کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے کچھولی گاؤں چھوڑ کر راندیر کی سرزمین میں اقامت و تدریس کو اختیار کرنا آپ کو مناسب معلوم نہ ہوا، اولاً آپ تین چار مہینوں تک روزانہ کچھولی سے راندیر آمد ورفت کے ساتھ جامعہ کے گلشن تعلیم وتربیت میں بخاری شریف کا پرنور درس دیتے رہے، کچھولی گاؤں راندیر سے تقریباً ۶۰ رکلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، البتہ بروز منگل ۲۲ ر ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۹ ر جنوری ۲۰۰۸ء کو والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد مستقل راندیر میں اقامت گزیں ہوکر تشنگان علم نبوت کو سیراب کرنے لگے۔

جامعہ حسینیہ راندیر میں تشریف لانے کے بعد صحیح بخاری شریف کی دونوں جلدیں اور صحیح مسلم شریف کی پہلی جلد کی تدریس آپ سے متعلق ہے، جامعہ میں آپ کی آمد بابرکت سے پہلے افتاء کی تعلیم وتربیت کے لئے مستقل کوئی شعبہ نہیں تھا، آپ نے آکر سب سے پہلے یہ شعبہ قائم فرمایا اور پہلے سال چھ علمائے کرام کو فقہ وفتاوی میں تخصص کرا کر اس شعبہ کو جاری وساری کر دیا؛ جو تادم تحریر نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ شعبۂ افتا میں آپ شرح عقود رسم المفتی پڑھاتے اور تمرین افتا کے ذریعہ طلبائے کرام کی صلاحیت کو مہمیز کرتے ہیں۔

آپ کے مشق کرانے کا انداز بہت نرالا ہے، بے مائیگی وکم بضاعتی کے باوجود بھی طالب علم

آپ کے پاس رہ کر کچھ نہ کچھ افتا کا شعور پیدا کر ہی لیتا ہے، جامعہ میں آپ کی تشریف آوری سے جہاں بہت سے علمی و عملی میدانوں میں رونق آئی، وہیں ذکر و شغل کی بزم پر بہار بھی قابل ذکر ہے۔

روزانہ نماز فجر کے بعد آپ والا کی اقامت گاہ کے مخصوص کمرہ میں طلبہ کا ایک جم غفیر آپ کی معیت میں ذکر جہری کرنے میں مصروف نظر آتا ہے، یہ آپ کا وہ امتیازی کارنامہ ہے جو آپ سے پہلے جامعہ میں متصور نہیں تھا۔

حدیث مسلسلات:

آپ نے جامعہ میں تشریف لانے کے بعد احادیث مسلسلات پڑھانا شروع کیا، جس میں طلبۂ جامعہ کے علاوہ دوسرے مدارس کے طلبہ بھی شریک ہوتے ہیں، آخر میں شرکاءِ درس طلبہ کو اپنی مخصوص سند سے نوازتے ہیں جو آپ کو حضرت شیخ الحدیث مولینا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ سے حاصل ہے۔

بعد نماز عصر اصلاحی و علمی مجلس:

آپ نے راندیر آکر عصر کے بعد ایک اصلاحی و علمی مجلس شروع کی، جس میں طلبہ کے علاوہ شہر کے عوام بھی حاضر ہوتے ہیں، مختلف علمی سوالات کا جواب دینا، طلبہ کی دینی و اصلاحی تربیت، کارآمد نصیحت، علم کے ساتھ عمل پر ابھارنا، اکابر و اسلاف کے عبرت آموز واقعات اور ان کے سوانحی خاکے پیش کرنا آپ کی مجلس کا موضوع ہے، اس مجلس کی افادیت بہت عام ہے، اس کے فوائد ابنائے زمانہ محسوس کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کا یہ چشمۂ علم و فیض تا دیر قائم رکھے۔

فتاویٰ دینیہ اردو:

آپ نے ڈابھیل میں تدریس وصدارت شعبۂ افتاء کے زمانہ میں ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے امت مسلمہ کے فقہی، دینی اور علمی سوالات کے ایسے باوثوق واطمینان بخش مدلل ومحقق جوابات قلمبند کئے جو اہل علم حضرات اور مبتلا بہ عوام کے لئے یکساں مفید ہیں، آپ کا طرز جواب، فتویٰ نویسی کا خاص اسلوب گجرات کے اہل علم طبقہ نے پسند کیا، گجراتی زبان میں لکھے ہوئے ان چشم کشا علمی وتحقیقی جوابات کو چار جلدوں میں ''فتاویٰ دینیہ'' کے نام سے شائع کیا گیا تو اکل کوا سے اشاعت پذیر گجراتی ماہنامہ ''بیان مصطفیٰ'' اور ماہنامہ ''وہورا ویلفیر'' کے مدیر نقاد زمانہ حضرت مولانا یعقوب سریگت صاحب ندوی کی طرف سے تعریف وتوثیق کے کلمات موصول ہوئے، دیگر گجراتی زبان کے اہل علم اور مدارس کے ذمہ داران نے بھی دیکھ کر بے حد پسندیدگی کا اظہار کیا، اس مجموعہ کی افادیت کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے اردو زبان میں بھی شائع کرنے پر اصرار کیا گیا، مگر وقت کی تنگ دامانی اور دیگر اعذار وعوارض کے پیش نظر اب تک یہ مجموعہ عنبریں گجراتی ہی میں چھپتا رہا، جب ملک و بیرون ملک چاروں طرف سے اردو میں منتقل کرنے کا مطالبہ بڑھتا گیا، مثلاً: ہندوستان سے حضرت مولانا محمود شبیر صاحب بن مولانا سعید صاحب راندیری مہتمم جامعہ حسینیہ راندیر وحافظ جناب داؤد صاحب ملا مدظلہ وجناب مولانا قاری محمد علی صاحب ملا مدظلہ اور یونائیٹیڈ کنگڈم (برطانیہ) سے حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب خلیفہ ارشد حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحب جلال آبادی نور اللہ مرقدہ اور جناب مولانا مفتی یوسف صاحب ساچا صاحب اور مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری وغیرہم علم دوست حضرات نے بہت ہی زور دے کر کہا کہ: آپ کے گجراتی فتاویٰ کا مجموعہ اردو میں منتقل کر دیا جائے تو

دائرہ افادیت بڑھ جائے گا، چنانچہ ان سب ہی حضرات کی توجہ و برکت اور حوصلہ افزائی و وسائل کی فراہمی کی بدولت آج یہ گراں قدر گجراتی مجموعہ اردو زبان کے شاندار و دلنواز سانچہ میں آپ حضرات کے ہاتھوں پہونچ رہا ہے، اللہ تعالیٰ گجراتی مجموعہ کی طرح اس اردو مجموعہ کو بھی شرف قبولیت عطا فرما کر ان احباب کو بہترین بدلہ سے نوازے، جن کی تحریک اور کسی بھی طرح کی امداد پر یہ گراں مایہ، تحقیق سرا مجموعہ امت کے ایک بڑے حلقے کو پیش کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ تمام بہی خواہوں کو اپنے شایان شان بدلہ عطا فرمائے۔

کتبہ: العبد ایوب آسامی غفرلہ

۴/۳/۱۴۳۳ھ مطابق ۲۸/ جنوری ۲۰۱۲

جامعہ راندیر، ضلع سورت، گجرات۔ ہند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب العقائد

الباب الاول: ما يتعلق بالتوحيد و الايمان و الكفر و الشرك

﴿۱﴾ اسمائے حسنٰی سے متعلق

سوال: اللہ تعالیٰ کے جو ۹۹ صفاتی نام بتائے گئے ہیں ان میں ایک ''یا عظیم '' بھی ہے، تو اگر کوئی شخص یا عظیم کے ساتھ ملا کر ''یا عظیم الشان '' پڑھے تو کیا کوئی حرج ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ۱۰۱ یا ۹۹ صفاتی نام ہیں؟ بعض کتابوں میں ۱۰۱ کا تذکرہ ہے اور بعض میں ۹۹ بتایا گیا ہے، تو صحیح کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... اللہ جل شانہ کے مشہور صفاتی نام تو ۹۹ ہیں۔ لیکن غیر مشہور دوسرے بہت سے نام ہیں اور ان کی تعداد بھی مختلف ہے۔ ان ناموں کو اسمائے حسنٰی کہا جاتا ہے۔ ان کو پڑھنے کی اور ان ناموں کے ساتھ دعا کرنے کی فضیلت حدیث شریف میں وارد ہے۔ ترمذی شریف میں ان تمام ناموں کو بتایا گیا ہے۔ ان ناموں میں اپنی طرف سے کمی بیشی کرنا ممنوع ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب معارف القرآن میں تحریر فرماتے ہیں: اس کے (اسمائے حسنٰی) پکارنے (پڑھنے) کے لئے بھی ہر شخص آزاد نہیں ہے کہ جو الفاظ چاہے اختیار کر لے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں وہ الفاظ بتلا دئے ہیں جو اس کے شایان شان ہیں اور ہمیں پابند کر دیا کہ انہی الفاظ کے ساتھ اس کو پکاریں۔ اپنی تجویز سے دوسرے الفاظ نہ بدلیں۔ (۱۳۰/۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲﴾ اللہ کا نام لینے والے سے کیا مراد ہے؟

سوال: حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہ روئے زمین پر جب تک ایک بھی اللہ کا نام لینے والا باقی رہے گا اللہ تعالی اس دنیا کے نظام کو چلاتے رہیں گے۔ اور قیامت نہیں آئے گی۔ تو غیر بھی اللہ کا نام لیتے ہیں۔ وہ لوگ بھگوان، رام وغیرہ کا ورد کرتے ہیں تو کیا ان لوگوں میں سے بھی کوئی باقی رہے گا اللہ کا نام لینے والا شمار ہوگا؟

دل کی بات اللہ جانتے ہیں، کون سچے دل سے اللہ کا نام لیتا ہے اور کون ریا کاری سے اللہ کا نام لیتا ہے۔ تو آپ سے یہ گذارش ہے کہ اس کے متعلق تفصیل سے جواب دیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... سوال میں آپ نے جو حدیث شریف کا مفہوم لکھا ہے وہ صحیح ہے۔ اور وہ حدیث مسلم شریف اور مشکوۃ شریف میں موجود ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین پر کوئی بھی اللہ اللہ کہنے والا باقی ہوگا“۔ (مشکوۃ: ص: ۴۸۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کو باقی رکھنے کا مقصد عمل پیرا علمائے کرام، ذاکرین، بزرگان دین، نیز اولیاء کرام کی برکات کا ثمرہ ہے۔ اور جب زمین پر بسنے والوں میں کوئی بھی اللہ کو یاد کرنے والا اس پر ایمان لاکر اس کے حکموں پر عمل کرنے والا باقی نہ رہے گا اور سب انسان بت پرست، فاسق فاجر ہو جائیں گے تب ان لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ (مظاہر حق: ۳۶۳، مرقاۃ شرح مشکوۃ)

مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق صرف لفظ اللہ یا بھگوان کہنے والے کو اس میں شامل سمجھ لینا صحیح نہیں ہے۔ اس کے مطلب میں اللہ کو ماننے والے اور اس پر ایمان لانے والے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والے انسان مراد ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ ایک روایت میں

حضور اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتی ہیں کہ: اخیری زمانے میں اللہ تعالی ایک خوشبودار ہوا بھیجیں گے، اور جس کے دل میں رائے کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اس خوشبو کی وجہ سے اس کی موت ہو جائے گی۔ اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی نہ ہوگی وہ زندہ رہیں گے۔ اور اپنے باپ دادا کے مذہب (بت پرستی) کی طرف مرتد ہو جائیں گے۔ فقط و اللہ تعالی اعلم

﴿۳﴾ اللہ کا دیکھنا اور سننا کس نوعیت کا ہے؟

سوال: اللہ تعالی انسانوں کی طرح کے جسم سے پاک ہے، تو اللہ کا دیکھنا، کسی کام کا کرنا کلام الٰہی کا کہنا وغیرہ کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... اللہ تعالی کے انسانوں جیسے آنکھ، کان نہیں ہیں، وہ کیسے ہیں اسے کوئی نہیں جانتا، انسان اپنی محدود سمجھ سے اس غیر محدود، جسم سے پاک ذات کو نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے حدیث شریف میں ایسے خیالات ذہن میں لانے سے منع کیا گیا ہے۔ شیطان ایسے خیالات ذہن میں ڈال کر لوگوں کے ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴﴾ کیا ناپاک جگہ پر اللہ تعالی موجود ہے؟

سوال: ''ہر جگہ اللہ تعالی موجود ہے'' کا کیا مطلب ہے؟ گندی اور غلیظ جگہوں پر جیسے کہ بیت الخلاء، شراب خانہ، جسم فروشی کے بازار وغیرہ جگہوں پر کیا اللہ موجود ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... کسی بھی جگہ پر کوئی بھی کام ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں، وہ ہر جگہ پر حاضر اور ناظر ہے۔ مثلاً: ایک تھالی میں مختلف نوعیت کی کھانے کی

اشیاء رکھی ہوئی ہیں تو چیونٹی ہر ایک شی ء کا احاطہ نہیں کر سکتی، کچھ اشیاء نزدیک ہوں گی، کچھ دور، کسی کو دیکھ سکتی ہے اور کسی کو نہیں دیکھ سکتی۔ اور وہی تھالی جب انسان کے سامنے رکھی جائے تو ہر ایک چیز اس کے سامنے اور اس کے قبضہ قدرت میں ہو گی۔ تو جو نسبت چیونٹی اور تھالی کی ہے اتنی بھی نسبت ہمارے اور اللہ تعالی کی مبارک ذات کے درمیان نہیں ہے۔ صرف سمجھنے کے لئے یہ مثال ہے۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالی ہر جگہ حاضر اور ناظر ہے۔ اس کے باوجود بتقاضائے ادب یہ مناسب نہیں کہ یوں کہا جائے کہ اللہ تعالی ایسی جگہوں پر بھی موجود ہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵﴾ کیا گناہ بھی اللہ تعالی کی مرضی سے سرزد ہوتے ہیں؟

سوال: ہر کام اللہ تعالی کی مرضی سے ہی ہوتا ہے، یعنی کہ بندہ کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر بندہ سے کوئی کام ہو سکے، تو معترضین کا اعتراض یہ ہے کہ جو بھی جوا کھیلنے والے، شرابی، زانی وغیرہ ہیں اگر اللہ تعالی ہی سب کام کے کرانے والے ہیں تو ان برے افعال میں بندوں کو کیوں قصوروار سمجھا جاتا ہے؟ یعنی اس میں کام کرنے والے کا قصور کیوں سمجھا جاتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ہر ایک انسان کو اللہ تعالی نے عقل اور طاقت دے کر صحیح اور غلط دونوں راستے بتا دئے ہیں اب ہر انسان اپنی سمجھ اور طاقت سے جو کام کرتا ہے اسی کے مطابق اس پر حکم لگایا جاتا ہے۔ جیسے کہ آپ بیل گاڑی میں بیٹھے ہوں گے بعض مرتبہ بیل ہانکنے والا رسّی ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے کہ جس سے بیل اپنی مرضی کے مطابق جس طرح اور جس طرف جانا چاہے جا سکے۔ غلط طریقے سے غلط راستہ پر جانے کی صورت میں

ہنکانے والا رسّی کو کھینچ کر یا تو پٹائی کر کے صحیح کرتا ہے۔اسی طرح اللہ تعالی نے اچھے برے کاموں کے لئے ابھی ڈھیل دے رکھی ہے جس سے انسان اپنی مرضی کے مطابق (اچھے، برے کام) کرتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿٦﴾ خدا کو حاضر و ناظر نہ ماننا اور رسول کو مختار کل اور قادر مطلق ماننے والے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ خدا کو حاضر و ناظر نہیں کہنا چاہئے اور حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں، قادر مطلق و مختار کل ہیں، عالم غیب ہیں۔ ما کان و ما یکون کے مالک ہیں، علوم خمسہ کو بھی جانتے ہیں، کائنات کے ہر گوشے سے پکارنے والے کی بیک وقت ہر ایک کی پکار سنتے ہیں اور اس کی مدد کو پہونچتے ہیں بلکہ ہر ولی کی یہ صفت ہے آپ ﷺ کی ذات پاک سے ممکن ہے کہ بعض آیات قرآنی کا نسیان ہوا ہو، کوئی رسول شہید نہیں ہوا، مرید کی قبر میں پیر کا آنا، بکرا یا مرغا اولیاء اللہ کی نذر ماننا، اوران کی مزار پر ذبح کرنا، اور کرشن کنہیا کافر بیک وقت کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں اور ایسا شخص اسلام میں داخل ہے یا نہیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلما...... جو شخص اللہ تعالی کو حاضر و ناظر نہ مانے اور رسول اللہ کو حاضر و ناظر مانے رسول اللہ ﷺ کو قادر مطلق و مختار کل ما کان و یکون کے مالک مانتا ہے وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتا وہ مشرک ہے، مسلمان تو موحد ہوتا ہے، اور موحد ایک اللہ کو قادر مطلق مختار کل مانتا ہے۔ سوال میں جس امام کے ایسے عقائد ہوں ایسا شخص مسلمان موحدین کا امام نہیں ہو سکتا۔ اس کو توبہ کر کے پھر سے ایمان لانا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷﴾ نقطہ نواز کے کیا معنیٰ؟

سوال: بہت سے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نقطہ نواز ہے، تو وہ نقطہ کونسا ہے؟ کیا کبیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں؟ اور کیا اللہ کبائر کو معاف کردیتے ہیں؟ اور کیا جنت بھی مل جاتی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اخلاص اور خلوص دل سے کوئی چھوٹا یا بڑا کام کیا جائے اور اللہ کو وہ کام پسند آجائے اور اس کے بدلے میں اپنی مہربانی سے اسے بخش دے تو اسے ''نقطہ نواز'' کہتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کام اللہ کو راضی کرنے کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہی کرنے چاہئے۔ تاکہ وہ کام اللہ کو پسند آجائیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۸﴾ اللہ تعالی غفور ہیں یہ سمجھ کر گناہ نہیں کرنا چاہئے۔

سوال: یہ اخیری زمانہ ہے، دنیا کے لوگ نفس پرست ہیں، حلال وحرام میں فرق نہیں کرتے، اچھائی اور برائی کو جانتے ہیں لیکن گناہوں میں ڈوبے ہوئے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: کہ اللہ تعالی نقطہ نواز ہے۔ اور نفس کے غلام بن کر آخرت سے بے پرواہ رہتے ہیں۔ اور اللہ کی اس عطا پر بھروسہ ہے تو کیا ایسا عقیدہ رکھنے والے کی بخشش ہوجائے گی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اللہ تعالی غفور رحیم اور نقطہ نواز ہے۔ اور ایسا سمجھ کر گناہوں پر جرأت کرنا یا حرام کاموں میں ملوث رہنا شیطانی چال اور دھوکہ ہے۔ جس طرح اللہ تعالی نقطہ نواز ہے۔ اسی طرح اللہ تعالی کی دوسری صفت جبار اور قہار بھی ہے، اسے بھولنا نہیں چاہئے۔ انبیاء ورسل اور ملائکہ اللہ تعالی سے اتنا ڈرتے ہیں کہ اللہ کی ذرا بھی معصیت نہیں کرتے۔ اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم نقطہ نوازی کے چکر میں پھنس کر

گناہوں سے رکتے نہیں۔ کیا یہ شیطانی چال نہیں ہے؟ اس لئے مغفرت کی پوری امید اور گناہوں پر سخت پکڑ کا ڈر بھی رکھنا چاہئے۔ ’’اور ایمان اسی کا نام ہے‘‘۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۹﴾ رام اور رحیم دونوں الگ الگ ہیں۔

سوال: بعض مرتبہ ایسا سننے میں آتا ہے کہ رام اور رحیم ایک ہی ذات کے دو نام ہیں۔ دونوں ایک ہی ہیں۔ تو ایسا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟ اور ایسے الفاظ کا تکلم کرنا کیسا ہے؟ اس سے ایمان میں کوئی فرق آتا ہے؟ اس عقیدہ میں کتنی سچائی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اللہ تعالی کے صفاتی ناموں کی دو قسمیں ہیں: (۱) ذاتی (۲) صفاتی رحیم اللہ کا صفاتی نام ہے۔ اس وجہ سے رحیم بول کر خدا کو یاد کیا جاتا ہے۔
اور رام ایک انسان کا نام ہے۔ اس لئے رام اور رحیم دونوں ایک نہیں ہو سکتے۔ ایک خالق ہے اور دوسرا مخلوق۔ اور دونوں کا الگ ہونا ظاہر ہے۔ دونوں کو ایک سمجھنا شرک ہے۔ جو ایمان کے منافی ہے۔

﴿۱۰﴾ بتوں کے سامنے سجدہ کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال: مسلمانوں کی ایک بارات جا رہی تھی، ساتھ میں ہندو، کولی لوگ بھی شریک تھے۔ راستہ میں ایک مندر آیا، کولی لوگ زبردستی کر کے دولہے کو مندر میں لے گئے، اور وہاں بتوں کے سامنے سجدہ کروایا، اور ناریل توڑوایا۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ اس فعل کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟ (اور جو نکاح پڑھا گیا) وہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مندر میں جا کر بتوں کے سامنے سجدہ کرنا یا ناریل پھوڑنا جائز نہیں ہے، شرکیہ فعل ہے۔ اس لئے ایسا کام کرنے والوں کو سچے دل سے توبہ

کرنی ضروری ہے۔ اور آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا عزم مصمم کرنا بھی ضروری ہے۔ دلہے نے نکاح کرنے سے پہلے کلمہ پڑھ لیا ہو تو نکاح صحیح سمجھا جائے گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو دوبارہ کلمہ پڑھ کر نکاح پڑھ لیا جائے۔

کولیوں نے اتنی تو زبردستی نہ کی ہوگی؛ کہ اگر یہ کام نہ کرتا تو وہ جان لے لیتے۔ اگر جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دی ہو اور یہ شرکیہ فعل کرتے وقت اس کو دل سے ناپسند بھی ہو تو پھر سے کلمہ پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے مسلمان ہی سمجھا جائے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۱﴾ نشہ کی حالت میں بت کے سامنے جھکنا

سوال: ایک شخص شرابی ہے، نشہ کی حالت میں مندر کے سامنے یا دیوی دیوتاؤں کے سامنے جھکتا ہے، اور انکا نام لیتا ہے، اب اگر یہ شخص مرجائے تو اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے؟ مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن کیا جائے یا نہیں؟ اس کی نماز جنازہ، کفن، دفن کا کیا حکم ہے؟ وہ جب ہوش میں ہوتا ہے تب اسلام کی باتوں کا انکار نہیں کرتا بلکہ ان پر ایمان رکھتا ہے تو ایسے شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... شراب پینا حرام ہے، ایسا شخص شریعت کی رو سے فاسق وفاجر ہے۔ اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں مندروں کے سامنے جھکتا ہے، بتوں کا نام لیتا ہے، یا کفریہ الفاظ بکتا ہو، تو چونکہ اس حالت میں دماغ انسان کے قابو میں نہیں رہتا، اس لئے ان حرکتوں سے وہ کافر نہیں سمجھا جائے گا۔ بلکہ وہ فاسق وفاجر کہلائے گا۔ اس لئے جب اس کا انتقال ہو تو دوسرے مسلمانوں کی طرح اس کی بھی تکفین وتدفین ہوگی۔ لیکن اگر وہ اپنے ہوش وحواس میں اپنی سمجھ اور ہوشیاری سے ایسا کرتا ہے تو اس سے اس کا ایمان جاتا

رہتا ہے۔اور وہ مرتد سمجھا جائے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۲﴾ جھنڈے کوسلامی دینااور راشٹری گیت گانا

سوال: ہندوستان میں یوم آزادی کے موقع پر ہر اسکول کالج میں جھنڈا لہرایا جاتا ہے اور جب ''جن گن من'' یا ''جھنڈا اونچا رہے'' گیت گایا جاتا ہے تو سب اسے سلامی دیتے ہیں۔ تو مسلمانوں کے لئے اس پروگرام میں حصہ لے کر جھنڈے کو سلامی دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تفصیل سے اسکا جواب دیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جھنڈے کو سلامی دینا، اس کے سامنے جن گن من وغیرہ گیت گانے کی مذہب اسلام میں اجازت نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے سخت گناہ ہوگا۔ لیکن مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کے مطابق یہ فعل ملکی حمیت کے طور پر کیا جاتا ہے اور اس کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں اس لئے جائز ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۳﴾ سورج کی پیشانی پر لکھے گئے آٹھ ناموں کی تفصیل کیا ہے؟

سوال: ''یا اللہ! ان آٹھ ناموں کے وسیلہ سے جو سورج کی پیشانی پر لکھے گئے ہیں'' تو وہ آٹھ نام کیا کیا ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکورہ ناموں کی تفصیل ابھی تک میرے علم میں نہیں آئی۔

﴿۱۴﴾ کیا قیامت کے دن کافروں کی بخشش ہوگی؟

سوال: کیا قیامت کے دن کافروں کی بخشش ہوجائے گی؟ کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ

قیامت میں پہلے مسلمانوں کی بخشش کروائیں گے، پھر کافروں کی بخشش کروائیں گے، تو صحیح بات کیا ہے؟ اگر یہ بات سچ ہے تو اللہ نے دوزخ کیوں بنائی؟ مفصل و مدلل جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... کافر اور مشرک کی کبھی بھی بخشش نہیں ہوگی۔ ہمیشہ کے لئے جہنم کے عذاب میں مبتلاء رہیں گے۔ **ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الخ۔** (شرح عقائد، فتاویٰ دارالعلوم)

﴿۱۵﴾ مرنے کے بعد حساب، کتاب اور جنت، جہنم کا انکار کرنا

سوال: ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ ہماری حقیقی نانی رہتی ہے، انکی عمر ۷۰ سے ۸۰ برس کے درمیان ہے۔ ان کی نماز روزہ یا دین کے کسی فرض حکم کی ذرا بھی پابندی نہیں ہے۔ ان کی لڑکی کا کہنا ہے: کہ میں نے میری ماں کو پچھلے چالیس سال سے بلکہ اس سے بھی زیادہ سالوں سے جمعہ یا عید کی نماز تک پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور مزید یہ کہ میری ۳۴ سالہ زندگی میں میں نے ان کو کبھی بھی کسی بھی وقت کی نہ تو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور نہ روزہ رکھتے دیکھا ہے۔ اور یہ سچی بات ہے۔

میں اپنی پوری کوشش سے ان کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، میں اپنی نانی کو مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق سمجھاتا ہوں تو وہ کہتی ہیں: کہ مرنے کے بعد کون زندہ ہونے کا ہے؟ جنت اور اس کی نعمتوں کی باتوں کا بھی انکار کرتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر میں زندہ رہوں اور ایسی حالت میں ان کا انتقال ہو جائے تو مجھے ان کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ اس کی وضاحت فرمادیں۔ ان کی سمجھ، عقل بہت اچھی ہے۔ تندرستی بھی اچھی ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... ہر ایک بالغ مرد وعورت پر دن رات میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ اور نماز نہ پڑھنے والا فاسق فاجر کہلاتا ہے۔ لیکن جب تک نماز کی فرضیت کا انکار نہ کرے وہاں تک اسے کافر نہیں کہہ سکتے۔ اور عورتوں پر جمعہ اور عید کی نماز فرض بھی نہیں۔ جس کی وجہ سے اس کے نہ پڑھنے سے اسے کافر سمجھا جائے، یہ غلط بات ہے۔ پھر بھی مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور حساب کتاب اور جنت دوزخ وغیرہ باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کے انکار کرنے سے آدمی کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ اس لئے قطعیات دین اور ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنے سے ایمان باقی نہیں رہتا۔ ایسی حالت میں انتقال ہو جائے تو غیر مسلموں جیسا برتاؤ کرنا پڑے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۶﴾ آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) ساحر سمجھنے والے کا حکم

سوال: ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق ایک شخص کہتا ہے: کہ آپ ﷺ سحر کی مشق کرتے تھے۔ تو کیا یہ صحیح ہے؟ اور ایسا بولنے والے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ اور اس کے متعلق کیا فیصلہ کیا جائے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... آپ ﷺ کے بارے میں اوپر کے جملے کہنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اگر وہ شخص آپ ﷺ کے بارے میں ساحر ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو تو وہ مسلمان نہیں کہلائے گا۔

الباب الثانی : ما یتعلق بالأنبیاء

﴿۱۷﴾ وحی کی تفصیل

سوال: وحی کی کتنی قسمیں ہیں؟ آپ ﷺ پر وحی کس طرح آتی تھی، اس کے طریقوں کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جو احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی یا رسول پر نازل کئے جاتے ہیں ان کو وحی کہتے ہیں۔ اس کی چند قسمیں، اور اس کی صحیح کیفیت جن پر وحی اتری انہی کو معلوم ہے۔ بعض علماء نے وحی کی ۴۶ قسمیں بعض نے ۷ اور بعض نے ۴ قسمیں بیان کی ہیں۔ اور اس کی پوری تفصیل بخاری شریف میں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۸﴾ حضور ﷺ کا نسب نامہ

سوال: 'کیا حضور ﷺ طائی تھے؟ ایک مولوی صاحب کا کہنا ہے: کہ اگر آپ ﷺ کی سیرت کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ ﷺ طائی تھے۔ تو یہ حقیقت کہاں تک صحیح ہے؟ طائی کے مطلب پر بھی روشنی ڈالئے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حضور ﷺ عرب کے سب سے اعلیٰ اور مقبول قبیلہ قریش کے چشم و چراغ تھے۔ جو شخص آپ ﷺ کو طائی خاندان سے بتا رہا ہے، وہ بالکل جھوٹا اور غیر معتبر انسان ہے۔ اس کو آپ ﷺ کا نسب نامہ معلوم نہیں ہے۔ آپ ﷺ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک کا آپ ﷺ کا نسب نامہ تاریخ و سیر کی کتابوں میں مذکور ہے۔ ہندوستان میں طائی جلاہے کپڑا بننے والے کو کہتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۹﴾ کیا رحمۃ للعالمین ﷺ بددعا کر سکتے ہیں؟

سوال: آپ ﷺ کی ایک حدیث بیان کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ممبر کے پاس صحابہ کو جمع کیا۔اور تین مرتبہ آمین کہی۔تو کیا وہ ذات جو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجی گئی ہے ایسی ہلاک کرنے والی بددعا پر آمین کہہ سکتے ہیں۔

نیز آپ ﷺ کا نام لیا جائے اور درود نہ پڑھنے والے پر کیا آپ ﷺ ہلاکت کی بددعا کر سکتے ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس میں کیا حکمت ہے؟ جب کہ آپ نے پوری زندگی کفار و مشرکین کی تکلیفیں برداشت کیں، اور کبھی اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ تک نہیں لیا، سب کو آپ نے معاف کر دیا۔تو کیا آپ کا نام لینے پر جو شخص درود نہ پڑھے اس پر آپ بددعا کر سکتے ہیں؟ ایسا کیوں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... حضور ﷺ رحمۃ للعالمین تھے، اور ہیں۔اس میں کسی طرح کے شک کی گنجائش نہیں۔لیکن رحمۃ للعالمین کا مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ شک پیدا ہوا ہے۔آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں کبھی کسی سے اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا۔ خاص کر کسی کو مارا یا بددعا نہیں کی۔جیسا کہ آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ سے یہ بات بالکل واضح ہے۔لیکن جو لوگ اللہ کے نافرمان یا اللہ کے دشمن یا اللہ کے حکموں پر نہ چلنے والے تھے ان پر مجموعی طور پر بددعا اور لعنتیں کی ہیں۔جیسے کہ بے نمازی، شرابی، سود خور وغیرہ۔ اب وہ پاک ذات جس پر درود بھیجنے کے لئے خود اللہ تعالی حکم کرے اور خود اللہ تعالی بھی آپ پر سلام بھیجے اور اس نورانی ذات کے ہم پر بے انتہا احسانات بھی ہوں، تو آپ ﷺ کا نام سن کر درود پڑھنے میں بخیلی کرنے والا کہاں سے رحم کا مستحق ہو سکتا ہے؟

رمضان جیسا برکتوں والا بخشش کا مہینہ گزر جائے اور کروڑہا کروڑ لوگوں کی اس میں بخشش

ہو جائے اور یہ شخص اپنی کاہلی کی وجہ سے اپنی بخشش نہ کروا سکے تو پھر یہ بخشش کے لائق کہاں ہے؟ کامل سمجھ، عقل اور ہوش وحواس کے باوجود کوئی شخص جان بوجھ کر گڑھے میں گرے اور کسی کے روکنے پر بھی نہ رکے تو پھر اس میں کس کا قصور سمجھا جائے گا؟ گڑھے میں گرنے والے کا یا بچانے والے کا؟

درود شریف کی مقبول کتاب فضائل درود شریف پڑھتے رہو۔ دیگر علمی باتیں اور درود کی برکات بھی معلوم ہونگی۔ فقط اللہ تعالی زیادہ جاننے والے ہیں اور ہدایت دینے والے ہیں۔ اس پاک نورانی ذات بابرکت کے صدقہ طفیل میں اللہ تعالی ہمیں بھی اپنی رضامندی اور اطاعت سے نوازے۔ آمین۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۰﴾ رسولُ اللہ اور رسولِ اللہ میں کیا فرق ہے؟

سوال: رسولُ اللہ اور رسولِ اللہ میں کیا فرق ہے؟ اگر کوئی ان دونوں میں سے ایک کو دوسرے کی جگہ الٹا سیدھا پڑھ ڈالے تو کوئی حرج ہے؟ جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... رسولُ الله اور رسولِ الله میں نحوی قاعدہ کے اعتبار سے فرق ہے۔ دیگر الفاظ میں کہوں: تو پہلے میں رسولُ اللہ میں لام پر پیش ہے اور دوسرے (رسولِ اللہ) میں لام کے نیچے کسرہ ہے۔ اور قواعد نحو کی وجہ سے پیش اور زیر کا فرق ہوتا ہے۔ اس لئے الٹا سیدھا نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کبھی پڑھ دیا ہو تو حرج نہیں۔

﴿۲۱﴾ کیا یا رسول اللہ کہہ سکتے ہیں؟

سوال: یا رسولَ اللہ ﷺ نہیں کہنا چاہئے، کیونکہ یا کا مطلب حاضر و ناظر ہوتا ہے۔

لیکن قرآن شریف میں بہت سی جگہ پر یا ایھا النبی اور یا ایھا الرسول آیا ہے۔
توجب کہ یا رسول اللہ کہنا درست نہیں تو پھر قرآن میں یا ایھا النبی اور یا ایھا الرسول آیا ہے تو اس کو تو کوئی ناجائز نہیں کہتا۔ معلوم ہوا کہ جب وہ جائز ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ اس لئے بہت سے لوگ دونوں باتوں میں الجھ کر پریشان ہیں۔ آپ حضرات جواب مرحمت فرما کر اس الجھن کو دور کریں۔ اور بدعتی مولویوں کو جواب دے سکیں ایسا جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ان آیتوں میں اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو حرف ندا بڑھا کر یا ایھا النبی اور یا ایھا الرسول سے خطاب کیا ہے۔ اور یہ بات تو بالکل عیاں ہے کہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے اور تمام مخلوق اللہ کے احاطہ علم میں ہے آپ ﷺ تو کیا بلکہ کوئی بھی مخلوق آپ سے غائب یا دور نہیں۔ اس لئے اللہ کے حرف ندا بڑھا کر خطاب کرنے کو ہمارے حرف ندا بڑھانے پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔ جیسے کہ کوئی بڑا آدمی ہم کو لڑکا، بیٹا کہہ کر پکارے تو اسے دیکھ کر ہمارا بچہ بھی ہمیں لڑکا، بیٹا کہہ کر پکارے تو کیا یہ صحیح ہوگا؟ اللہ کے علاوہ کوئی بھی ذات حاضر و ناظر اور ہر جگہ پر موجود نہیں ہے۔ اس لئے غیر اللہ کے لئے ایسا عقیدہ رکھنا صحیح نہیں ہے۔ اور اس عقیدہ کے ساتھ ''یا رسول اللہ'' کہنا بھی جائز نہیں ہے۔ ایمان کے چلے جانے کا خطرہ ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۲﴾ کیا یا محمد ﷺ کہہ سکتے ہیں؟

سوال: یا محمد ﷺ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ ایسا کہنے والے کو جب منع کرتے ہیں تب وہ کہتا ہے کہ پنج سورہ میں بہت سی جگہوں پر یہ لفظ موجود ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... یا محمد ﷺ کس عقیدہ اور ارادہ سے کہا جا رہا ہے وہ پہلے

بتائیں پھر کوئی یقینی حکم بتایا جا سکتا ہے۔

مسلم گجرات فتاویٰ سنگرہ میں حضرت مفتی اسمٰعیل بسم اللہ صاحب ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ''یا'' عربی زبان میں ندا کے لئے آتا ہے۔ جو قریب یا دور کے کسی انسان کو بلانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی کوئی دور ہو یا نزدیک ہو اسے بلانا ہو یا خطاب کرنا ہو تو اس کے نام یا لقب کے آگے حرف ندا ''یا'' بڑھا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح بلانے یا آواز دینے کا مقصد اپنا کوئی کام نکلوانا یا مقصد پورا کروانا یا مدد مانگنا وغیرہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ حاضر وناظر ہے۔ اسی طرح وہ نزدیک کی یا دور کی سب پکاریں سنتا ہے۔ اس لئے ہم جب اللہ کے نام کے ساتھ ''یا'' لگاتے ہیں اور یا اللہ بولتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ تو میری مدد فرما۔

اسی طرح یا رسول اللہ بولنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم اللہ کے رسول سے مدد مانگتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی طرح اللہ کے رسول بھی ہر جگہ حاضر وناظر ہے۔ اور وہ بھی دور یا نزدیک کی ہر پکار سن سکتے ہیں۔ تو ظاہری بات ہے کہ یہ عقیدہ اسلامی نہیں ہے۔ اور غیر شرعی عقیدہ ہونے کے ساتھ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی حاضر وناظر، ایک ہی وقت میں ہر جگہ موجود نہیں ہے۔ اسی طرح اللہ کے علاوہ کوئی بھی ذات دور اور نزدیک کی پکار سننے کی طاقت نہیں رکھتی۔ یہ صفت صرف اور صرف اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ اس لئے یا رسول اللہ کہنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایسے عقیدہ کی وجہ سے اور اس کے مذکورہ مطلب کی روشنی میں یہ شرکیہ کلمہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ مدد کے لئے صرف یا اللہ کا لفظ ہی استعمال کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۳﴾ کیا یا رسول اللہ، یا محمد، یا غوث وغیرہ نعرے لگانا جائز ہے نہیں؟

سوال: بعض بھائی بہت سی مرتبہ **یا رسول اللہ** ﷺ اور **یا محمد** ﷺ کے نعرے لگاتے ہیں۔ بعض لوگ ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں کہ ایسے نعرے لگانا جائز نہیں ہے۔ اللہ کے سوا کوئی ذات حاضر و ناظر نہیں ہے نہ نبی اور نہ ہی کوئی ولی، تو جواب میں وہ کہتے ہیں کہ نماز میں التحیات پڑھتے وقت **"یا ایہا النبی"** پڑھا جاتا ہے قرآن شریف میں **یا ایھا المزمل** نازل ہوا ہے۔ تو یہ کس طرح جائز ہے؟ اس بارے میں آپس میں اختلاف ہے۔ تو آنجناب رہبری فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

ایک شخص کا کہنا ہے کہ اگر **"یا محمد، یا رسول اللہ"** کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے تو ایسے نعرے لگانا جائز ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... **"یا محمد"** یا **"یا رسول اللہ"** یا **"یا غوث"** وغیرہ کے نعرے لگانا آپ کے بتائے عقیدہ اور خیال کے مطابق جائز نہیں ہے۔ اور جو لوگ ایسے نعرے لگاتے ہیں وہ لوگ زیادہ تر اسی خیال اور عقیدہ کے پیش نظر ایسے نعرے لگاتے ہیں۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کو حاضر و ناظر سمجھنا شرک ہے۔ اور اسلامی شان کے خلاف ہے۔ تشہد یا قرآن میں جہاں اس طرح کے الفاظ ہیں ان کے پڑھنے کے وقت اس عقیدہ کی نیت یا خیال نہیں ہوتا ہے۔ اور شریعت کے بتائے ہوئے الفاظ کی ادائے گی مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے اس سے دلیل پکڑنا صحیح نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۴﴾ کیا رسولِ اللہ صحیح ہے یا رسولُ اللہ صحیح ہے؟

سوال: ہفتہ واری **اخبار وطن** کے مینیجنگ ڈائریکٹر نے ایک شخص کے پوچھے گئے سوال کے جواب میں **رسولِ اللہ** لکھا تھا، اور اس سے پہلے بھی اسی مینیجنگ ڈائریکٹر

نے اخبار وطن ہی میں اسی طرح تین مرتبہ رسولِ اللہ لکھ دیا تھا۔تو میرے دھیان دلانے پر انہوں نے بھول کو صحیح کیا تھا۔اور معذرت کی تھی۔اس سلسلہ میں اخبار وطن میں قارئین کی کولم (حصہ) میں مجھ پر سوالات کی بھرمار ہورہی ہے۔کہ رسولُ اللہ لکھو یا رسولِ اللہ لکھو سب صحیح ہے۔

وطن اخبار کا ایک قاری کہتا ہے: کہ قرآن شریف میں دیکھا جائے تو اس میں ۲۲ ویں پارے میں ۳۳ ویں سورت سورۂ احزاب میں دیکھو یہ آیت ہے: لقد کان لکم فی رسولِ اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب: ۲۱)

تو کیا اخبار وطن کے مینیجنگ ڈائریکٹر کی طرح (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ سے بھی بھول ہوئی ہے۔ دوسرا ایک لکھتا ہے: کہ بات یہاں پر ختم نہیں ہو جاتی اسی پارے کی اسی سورت کی ۴۰ ویں آیت دیکھو جس میں ہے: ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسولَ اللہ وخاتم النبیین۔ (الاحزاب: ۴۰)۔

اس میں نہ تو رسولُ اللہ ہے اور نہ ہی رسولِ اللہ اس میں رسولَ اللہ ہے تو کیا یہاں پھر اللہ تعالیٰ سے بھول ہوئی ہے؟

دوسرا ایک قاری لکھتا ہے: کہ اللہ تعالیٰ زبان کے الفاظ کو نہیں دیکھتا وہ دلوں کو دیکھتا ہے۔اور دوسرا ایک لکھتا ہے: کہ روٹی کے ساتھ ہمیں مطلب ہے ٹپ ٹپ کے ساتھ نہیں۔

اب میرا مقصد یہ تھا کہ ایک غیر مسلم نے وطن کے مینیجنگ ڈائریکٹر سے کلمہ کے متعلق سوال کیا تھا کہ اسلام کا کلمہ کس طرح پڑھا جائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِ اللّٰهِ۔ تو میں نے اس پر متنبہ کیا: کہ **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** لکھو۔آپ کو اسلام کا پہلا کلمہ صحیح طور پر ادا کرنا نہیں آتا اور مذہبی

سوال کے جواب دیتے ہو۔ یہ محترم مفتی صاحبان کا کام ہے۔اس پر وطن کے قارئین نے مذکورہ بالا طریقے سے مجھ پر قارئین کے کولم (مراسلات) میں سوالات کی بوچھار کی۔تو اس سوال کا جواب فتوے کی رو سے کیا ہونا چاہئے یہ آپ مفصل بتائیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... رسولُ الله اور رسولِ الله دونوں جملے اپنی اپنی جگہ پر صحیح ہیں۔ پہلے جملے میں رسول کے لام پر پیش ہے اور دوسرے جملے میں لام کے نیچے زیر ہے۔کلمہ پر زبر زیر پیش کب آتا ہے اور کس وجہ سے آتا ہے، اس کے جاننے کے لئے عربی کے نحو و صرف (وِیَـــاکَـرَن، Grammar) کا علم ہونا ضروری ہے۔کلمہ کے آخری حرف کی حرکت عامل کے بدلنے سے بدلتی رہتی ہے۔

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔یہی تلفظ صحیح ہے۔اس موقع پر رسول کے لفظ پر پیش کی جگہ زیر پڑھنا صحیح نہیں ہے۔اس جملے میں محمد یہ مبتدا ہے اور رسولُ الله اس کی خبر ہے اور مبتدا اور خبر دونوں پر نحوی قواعد کے مطابق پیش آتا ہے اس لئے محمد رسولُ اللہ میں رسول کے لام پر پیش ہے۔

بائیسویں پارے کی آیت جو مثال میں دی ہے اس میں رســـول کے لفظ پر زیر ہے، اور وہاں زیر پڑھنا ہی صحیح ہے۔ وہاں زبر یا پیش کا پڑھنا غلط ہے۔اس لئے کے وہاں فـــی رسولِ اللہ ہے۔اور رسولِ اللہ سے پہلے 'فی' حرف جار ہے جو مابعد والے کلمہ کے آخری حرف کو زیر دیتا ہے۔اسلئے وہاں 'فی رسولِ الله' پڑھا جائے گا۔

سوال میں سورۂ احزاب کی دوسری آیت بھی بتائی ہے جس میں رسول کے لام پر زبر پڑھا گیا ہے وہ بھی قواعد کی رو سے صحیح ہے اس لئے کہ ولکن رسولَ الله میں رسول کے لفظ سے پہلے لکن آیا ہے اور 'لکن' حرف مشبہ بالفعل ہے، اور وہ اپنے مابعد والے اسم کو

زبر دیتا ہے۔اس لئے وہاں رسولَ الله پڑھنا ضروری ہے۔
آپ نے قارئین کے جو سوالات بتائے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عربی کے نحو و صرف (وِیَاکَرَن: گرامر: Grammar) سے بالکل نابلد ہیں۔اس لئے انہوں نے ''کالے کالے سب جامون'' جیسا کام کیا ہے۔اس لئے ان کا کوئی جواب نہیں ہوسکتا۔
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۵﴾ یا نبی کہہ کر سلام بھیجنا غلط ہے

سوال: حضور ﷺ کو یا نبی سلام علیکم" کہہ کر سلام بھیجنا کیسا ہے؟ کیا درود شریف کے مقابلہ میں " یا نبی سلام علیکم' کہہ کر سلام بھیجنا افضل ہے؟ اس لئے کہ یہاں مذکورہ سلام کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔تو شرعی رو سے جو صحیح بات ہے وہ واضح فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... درود شریف کے مقابلہ میں ''یا نبی '' کے الفاظ کو زیادہ اہمیت دینا جہالت اور غلطی ہے۔ نیز حضور ﷺ ہم سے ہزاروں میل دور ہیں، ہمارے سامنے موجود نہیں ہیں۔اس لئے درود شریف اور سلام کے جتنے صیغے ہمیں سکھائے گئے ہیں اسی کے مطابق پڑھنا چاہیئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۶﴾ ایہا النبی کب کہہ سکتے ہیں؟

سوال: 'ابھی طبیعت جم جاوے تب تک درود شریف میں صرف "صلی الله علی النبی الامی' 'پڑھتا ہوں۔ مذکورہ درود شریف کی تسبیح کے ختم ہوجانے کے بعد ایک مرتبہ " السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و بر کاته "اگر پڑھ لیا جائے تو کوئی حرج تو نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... اس طرح سے نہیں پڑھنا چاہیئے۔اس لئے کہ ایہا

السنبی صرف تشہد میں ہی پڑھ سکتے ہیں۔ یا مزار مقدس پر حاضری کے وقت پڑھ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کے معنی میں حاضر کا مطلب ہے۔ اور ہم دور ہونے کی وجہ سے اسے استعمال نہیں کر سکتے۔ اگر حاضر وناظر کے عقیدہ کے بغیر پڑھا جائے تو گنجائش ہے۔ فقط و اللہ تعالی اعلم

﴿۲۷﴾ جھوٹی حدیث بیان کرنے والے نیز حضور ﷺ کو جھوٹا کہنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو تقریر میں کہتا ہے: کہ ''ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اپنے خاندان والوں کو جمع کیا اور کہا: کہ میں اپنے قرابت والوں سے جھوٹ نہیں بولتا ہوں۔ خدا کی قسم میں دوسروں سے جھوٹ بول سکتا ہوں لیکن تم سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔ میں دوسروں کو دھوکہ دے سکتا ہوں لیکن تم کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ مذکورہ جملہ قرآن اور حدیث کی رو سے بولنا کیسا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ نیز مذکورہ شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... حضور ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور نہ کبھی کسی کو دھوکہ دیا۔ نبوت ملنے سے پہلے بھی آپ اتنے سچے تھے کہ لوگ آپ کو صادق وامین کہتے تھے۔ اور نبوت ملنے کے بعد بھی کبھی کسی مخالف نے آپ کو جھوٹا کہنے کی ہمت نہیں کی۔

سوال میں لکھی ہوئی باتیں حدیث وغیرہ کی کسی کتاب میں نہیں ہیں۔ اور جو شخص یہ جملے کہتا ہے: وہ کذاب ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کا ایمان بھی باقی نہیں رہتا۔ آپ ﷺ

کے فرمان کے مطابق جو شخص بھی جان بوجھ کر جھوٹی حدیث بیان کرے تو وہ جہنمی ہے۔اس لئے ایسے شخص کو توبہ کرنا ضروری ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۸﴾ حضور ﷺ کو اپنا بھائی کہنا

سوال: عن ابی هريرةؓ ان رسول الله ﷺ اتی المقبرة فقال السلام عليكم دار قوم مؤمنين و انا ان شاء الله بكم لاحقون وددت انا قد رأينا اخواننا قالوا او لسنا اخوانك يا رسول الله قال: انتم اصحابی و اخواننا الذين لم يأتوا بعد فقالوا: كيف تعرف من لم يأت بعد من امتك يا رسول الله فقال ارأيت لو ان رجلاً له خيل غر محجلة بين ظهری خيل دهم بهم الا يعرف خيله قالوا: بلیٰ يا رسول الله قال: فانهم يأتون غرا محجلين من الوضوء و انا فرطهم على الحوض (مسلم، مشكوة: ۴۰/۱، مسلم: ۲۲۹/۲، مسند احمد: ۲۴۵/۱۷، مؤطا مالك: ۷۵/۱ نسائی: ۲۶۲/۱)

سوال کیا مذکورہ بالا حدیث کے پیش نظر حضور اکرم ﷺ کو کوئی امتی محبت وعقیدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا بھائی کہہ سکتا ہے؟ کیا نبی ﷺ کو اپنا بھائی کہنے والا شخص کافر یا واجب القتل یا کسی بھی اعتبار سے قابل ملامت ہے؟ جبکہ قرآن کریم میں سورۂ شعراء آیت نمبر ۱۰۲،۱۲۳،۱۴۲، ۱۶۱ میں خود اللہ تبارک وتعالی حضرت صالح، حضرت ہود، حضرت لوط، حضرت نوح علیہم السلام کو اپنی اپنی قوموں کا بھائی کہہ رہا ہے۔ برائے کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل ومفصل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حضور اقدس ﷺ اللہ تعالی کے بہت بڑے اور محبوب رسول ہیں، مخلوقات میں حضور اقدس ﷺ سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ ﷺ ہمارے رسول اور ہم آپ ﷺ کے امتی ہیں آپ ﷺ کی جتنی

عزت واحترام کی جائے کم ہے آپ ﷺ کی بے ادبی اپنے لئے ہلاکت ہے قرآن پاک میں آپ ﷺ کے ادب اور احترام کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے سورۂ احزاب میں اذیت پہونچانے سے سورۃ الحجرات میں حضور اقدس ﷺ کے سامنے حضور ﷺ سے زیادہ اونچی آواز سے بولنے سے سورۂ نور میں حضور اقدس ﷺ کو عام لوگوں کی طرح مخاطبت کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے لہٰذا کسی بھی طرح **قولاً و فعلاً و اعتقاداً** حضور اقدس ﷺ کی توہین سے بچنا چاہئے۔

آپ نے سوال میں جو حدیث پاک لکھی ہے وہ حدیث شریف مشکوۃ شریف میں ص:۴۰ پر مؤطا مالک میں ص:۱۰ پر مسلم شریف میں ص:۱۲۷/۱ پر ذکر کی گئی ہے۔ دوسری روایت جو حضرت عمرؓ سے عمرہ میں جاتے وقت ہے اور وہ بھی ترمذی شریف:۱۹۶/۲ مشکوۃ شریف:۱۹۵/۱ پر موجود ہے لیکن اس میں حضور اقدس ﷺ نے امتی کو بھائی کہا ہے، امتی نے حضور ﷺ کو بھائی نہیں کہا ہے۔ اس لئے استدلال صحیح نہیں۔ اخوت اور بھائی چارگی مختلف قسم کی ہوتی ہے (۱) نسبی اخوت (۲) ایک اخوت ایمانی ہوتی ہے (۳) اخوت قومی (۴) اور اخوت وطنی (۵) اخوت عملی جیسے کہ حاجی بھائی وغیرہ وغیرہ۔

اس لئے اگر کوئی شخص حضور اقدس ﷺ کو بھائی کہتا ہے تو صرف اس لفظ کے کہنے کی وجہ سے کافر یا واجب القتل یا گستاخ رسول قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ لیکن ہم آپس میں کسی کو بھائی کہتے ہیں تو اس وقت جو مساوات و برابری کا جذبہ ہوتا ہے حضور اقدس ﷺ اپنے درجہ و بزرگی کے اعتبار سے اس سے بہت بلند ہیں لہٰذا اگر کوئی کہے تو اس کو منع کیا جائے گا ،آپنے حضرت ہود، صالح علیہم السلام کے متعلق جو ذکر کیا ہے وہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے اور اللہ تعالی ان کو بھائی بتا رہے ہیں۔ اس لئے آئندہ اس قسم کے خطاب سے پرہیز کرنا

چاہئے، اور فتنہ کے زمانہ میں فتنوں کو اور ہوا نہیں دینی چاہئے۔ باقی بخاری شریف میں بھی حضرت ابوبکرؓ نے حضور اقدس ﷺ کو انا اخو کہہ کر اپنے آپ کو بھائی کہہ کر خطاب فرمایا ہے اور اس میں حضور اقدس ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ **فقال له ابو بكر انا اخوك فقال انت اخی فی دین الله الخ۔ (۷٦۰/۲)** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۹﴾ کیا کافر حضور ﷺ کی امت ہیں؟

سوال: کافر جو اللہ کی وحدانیت کے قائل نہیں اور حضور کی نبوت کے منکر ہیں وہ حضور کی امت ہیں یا نہیں؟ کیا حضور کی امت میں ان کا شمار ہوتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... امت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) امت دعوت (۲) امت اجابت۔ امت دعوت اس امت کو کہتے ہیں کہ جس قوم یا لوگوں کی طرف آپ ﷺ نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے اور اس قوم پر آپ ﷺ کی بات کا ماننا ضروری ہو۔ (چاہے انہوں نے آپ کی بات مانی ہو یا نہ مانی ہو) اور امت اجابت اس امت کو کہتے ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی بات اور دعوت کو قبول کیا اور آپ کو اللہ کا سچا رسول مانا۔ اس اعتبار سے کافروں کا شمار امت دعوت میں ہوسکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۰﴾ سب پیغمبروں کے نام کا علم ہونا ضروری نہیں

سوال: اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے۔ یہ سب پیغمبروں کے نام کیا تھے؟ قرآن شریف میں تو صرف ۲۸ یا ۲۹ پیغمبروں کے نام بتائے گئے ہیں، بقیہ ایک لاکھ تیئیس ہزار نو سو اکہتر یا بہتر پیغمبر کون تھے؟ ان کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالی نے دنیا میں جتنے بھی نبی یارسول بھیجے،ہمیں ان سب پر ایمان لانا اور انہیں سچا سمجھنا ضروری ہے۔ان سے متعلق دیگر تفصیلات کے ان کے نام کیا ہیں اور وہ کب اور کہاں بھیجے گئے؟ ان کا جاننا نہ تو فرض ہے اور نہ ہی واجب۔اور نہ ہی اس پر ایمان کا دارومدار ہے۔اور قرآن وحدیث میں ان تمام کے نام بھی بتائے نہیں گئے،اس لئے کوئی بھی آدمی ان تمام نبیوں کے نام نہیں بتا سکتا۔البتہ جن نبیوں اور رسولوں کے نام قرآن وحدیث میں بتائے گئے ہیں انہیں ان کے ناموں کے ساتھ نبی یارسول ماننا ایمان کا حصہ ہے۔اور ان کے ناموں کی فہرست بھی بتائی جاسکتی ہے۔

حدیث شریف کی بعض کتابوں میں اللہ کے سچے پیغمبروں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور دوسری روایت میں دولاکھ کی تعداد بتائی گئی ہے۔اب اللہ تعالی نے دنیا میں جہاں کہیں بھی جتنے بھی انبیاء ورسل بھیجے ان تمام کو سچا سمجھنا اور ان پر ایمان لانا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔اسی طرح جو نبی یارسول نہ ہوں اور انہوں نے نبوت یارسالت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہو انہیں اپنی عقل وسمجھ سے نبی یارسول ماننا بھی جائز نہیں ہے۔اس لئے علم کلام کے محقق حضرات کا کہنا ہے : کہ پیغمبروں یارسولوں کی تعداد کے متعلق کسی خاص عدد کا اعتقاد نہ رکھتے ہوئے اجمالی طور پر یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اللہ نے دنیا میں جتنے بھی نبی یارسول بھیجے ہیں ان تمام پر میں ایمان لاتا ہوں۔یہی اصح ہے۔ (شرح فقہ اکبر،شرح عقائد) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۱﴾ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدیؑ قرب قیامت دنیا میں آئیں گے؟

سوال: یہاں امریکہ میں کچھ لوگوں کا کہنا ہے: کہ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس نہیں آئیں گے۔اور امام مہدی بھی نہیں آئیں گے۔تو صحیح بات کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً: امام مہدی رضی اللہ عنہ کی پیدائش اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے آسمان سے اترنا اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے۔ اور احادیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ شرح فقہ اکبر ص: ۱۰۱ پر اس کی تفصیل موجود ہے۔ اس لئے اس حقیقت کا انکار کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس کے خلاف عقیدہ رکھنا گمراہی ہے۔

﴿۳۲﴾ کیا حدیث اور خلفائے راشدین کا منکر کافر اور گمراہ ہے یا نہیں؟

سوال: حدیث شریف کے منکرین اور چاروں خلفائے راشدین کے منکرین کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ ایسا انسان کافر ہے یا نہیں؟ تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حدیث شریف کا منکر اور خلفائے راشدین کا منکر گمراہ اور کافر ہے۔ اگر کوئی صاف لفظوں میں انکار نہ کرے بلکہ انکار پر کچھ توجیہ یا تاویل کرے تو اس کی تفصیل معلوم ہونے کے بعد کوئی قطعی حکم بتایا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۳﴾ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کہلائیں گے؟

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اور شریعت محمدی کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھیں گے؟ اور آپ کے امتی کہلائیں گے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے زمین پر آنا اور دجال کو قتل کرنا اور اسلامی طریقے کے مطابق حکومت چلانا اور پوری دنیا میں صرف ایک مذہب اسلام کا باقی رہنا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۴﴾ مولود کی حقیقت

سوال: مولود شریف کا کیا مطلب ہے؟ کیا مولود کی دعوت میں کھانا کھا سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... لغت میں مولود کے معنیٰ چھوٹا بچہ اور میلاد کے معنیٰ پیدائش کے دن کے ہوتے ہیں، یہ رسم دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین نے شروع کی ہے اور آج پوری دنیا میں 'کرسمس ڈے' کے نام سے چل رہی ہے، ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں بھی حضور اقدس ﷺ کی پیدائش کے دن کی عظمت کی وجہ سے پورے مہینہ کو مولود کا مہینہ کہتے ہیں، اسلامی شرعی احکام میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے، لیکن ۶۰۰ ھ کے بعد سے اس دن اور مہینہ میں طرح طرح کے طور طریقے اور نت نئی رسمیں اور جلسہ جلوس وغیرہ کرنے شروع ہوئے، اور روز افزوں اس میں ترقی ہوتی رہی اس میں جائز و ناجائز سب کام کئے جانے لگے، جو علماء دین سے مخفی نہیں، آج مولود یا میلاد کے نام سے جو کام ہو رہے ہیں حضور ﷺ اور صحابہ یا تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں ان کا کوئی وجود نہیں تھا۔ حالانکہ آج کے لوگوں سے ان لوگوں میں تقویٰ، علم، دینداری اور عشق رسول و محبت زیادہ تھی۔

اس دن جہلاء اور مبتدعین جو رسم رواج، لائٹنگ، نعت اور حضور ﷺ کی پیدائش پر منظوم کلام وغیرہ پڑھتے ہیں وہ ناجائز اور بدعت اور بے پردگی اور غلط اور ضعیف روایتیں بیان کی جاتی ہیں، ربیع الاول کا مہینہ اور تاریخ اپنی طرف سے متعین کی جاتی ہے، اس میں شریک نہ ہونے والے کو لعن طعن کیا جاتا ہے، اور صحابہ ہم سے زیادہ حضور ﷺ سے محبت رکھنے والے اور عاشق زار تھے، پھر بھی ان سے ایسی مجلسیں کرنا ثابت نہیں ہے، اس وجہ سے ان تمام وجوہ سے فقہ کی کتابوں میں اسے ناجائز اور ممنوع قرار دیا گیا ہے، اس لئے اس سے

بچنا چاہئے۔

حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کی ہر باتوں اور حالتوں کا بیان کرنا بہت ہی اچھا اور مبارک فعل ہے، اور حضور ﷺ کی ولادت، عبادت، معاملات وغیرہ ہر چیز کا بیان کرنا بہت ہی اچھا اور ثواب کا کام ہے، کوئی بھی عالم اس سے منع نہیں کرسکتا، لیکن ہم رسم ورواج کی جو پابندی کرتے ہیں اس کی وجہ سے منع کرتے ہیں۔

اگر کسی جگہ مذکورہ کوئی پابندی نہ ہو یا دوسرے رسم ورواج کو اس میں دخل نہ ہو صرف لوگوں کو بلا کر دعوت کھلائی جائے اور اس کا ثواب حضور ﷺ کی مبارک روح کو پہنچایا جائے تو یہ جائز ہے اس میں ممانعت نہیں ہے، صرف مولود کا نام ہوتا ہے، اس سے مروج مولود کی طرف دھیان جاتا ہے اس لئے اس نام سے بھی بچنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۵﴾ ”جو شخص حضور ﷺ کے نام کے لئے جانے کے وقت آنکھ پر ہاتھ نہیں پھیرتا اسے حضور سے محبت نہیں ہے“ ایسا کہنا غلط ہے۔

سوال: دیوبندی حضور ﷺ کے نام لئے جانے کے وقت آنکھوں پر ہاتھ نہیں پھیرتے اسی طرح کھڑے ہوکر صلوۃ وسلام نہیں پڑھتے۔ اس لئے وہ حضور کو نہیں مانتے۔ ایسا عقیدہ رکھنا صحیح ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جو شخص حضور ﷺ کو نہیں مانتا یا آپ سے محبت نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ حضور ﷺ کو ماننا اور حضور ﷺ سے محبت رکھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

آج کل دیوبندی کے نام سے پہچانے جانے والے مسلمان یا ان کے بزرگوں کے احوال دیکھنے سے یا ان کی سوانح عمری کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سچے عاشق رسول اور آپ

کے طریقے کی مکمل تابعداری کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ ایسے کامل مؤمنین کے متعلق یوں کہنا کہ وہ حضور کو نہیں مانتے بہت بڑا ظلم ہے۔ اللہ کے یہاں کیا جواب دو گے؟

اب رہی یہ بات کہ حضور کا نام سن کر آنکھوں پر ہاتھ پھرانا تو ایسا کرنا یا ایسا کرنے کے لئے آپ ﷺ کا کسی کو حکم دینا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ بعض بزرگان دین سے ''رَمَد'' نامی بیماری میں علاج کے لئے یہ طریقہ بتایا گیا ہے اور ایسا کوئی بیمار یہ علاج کرے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ لیکن اسے سنت سمجھنا یا حضور کی محبت کی دلیل ماننا اور جو ایسا نہ کریں ان پر لعن وطعن کرنا بالکل غلط اور غیر مناسب فعل ہے۔ بلکہ جو امر صحیح حدیث سے ثابت نہ ہو اور اسے جاہلوں نے رسماً کرنا ضروری کرلیا ہو تو اس کے خلاف کرنا شرعی تعلیم کا تقاضا اور ثواب کا کام ہے۔

یہی حکم کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کے بارے میں ہے۔ جب کوئی شخص مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو تو وہاں ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام پڑھے۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہے۔ اور آپ ﷺ وہاں موجود ہیں۔ لیکن اس جگہ سے ہزاروں میل دور رہ کر مولود پڑھنا یا سلام پڑھنا اور کھڑا ہونا اس عقیدہ کے ساتھ کہ حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں جائز نہیں۔ اس لئے کہ حضور ﷺ وہاں موجود نہیں ہے۔ ہر جگہ پر موجود ہونا یہ اللہ کی صفت ہے۔ دوسرا کوئی اس میں شریک نہیں۔ اسلام کی بنیادی تعلیم توحید اور ایک خدا کی پرستش ہے۔ اور حضور ﷺ کی تشریف آوری کے عقیدہ کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام پڑھنا اس کے خلاف ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آپ ﷺ سے جتنی محبت تھی اتنی محبت تو ہمیں آپ ﷺ سے نہیں ہے (جو ہماری بدقسمتی ہے) اس کے باوجود کسی صحابی یا تابعی سے ثابت نہیں ہے کہ وہ لوگ اس

طرح دور دراز مقامات سے مولود پڑھتے وقت کھڑے ہو کر سلام پڑھتے تھے۔اس لئے جو شخص ایسے موقع پر کھڑا نہیں ہوتا وہ صحابہ کی اتباع اور دین کے صحیح حکم پر عمل کر رہا ہے۔ایسے شخص کے متعلق ایسے الفاظ کہنا کہ وہ حضور کو نہیں مانتے بالکل غلط اور ظلم ہے۔اللہ تعالی ہر ایک کو ہدایت نصیب فرمائے۔اور آپ ﷺ سے سچی محبت اور آپ کی مکمل تابعداری نصیب فرمائے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۶﴾ حدیث شریف کا انکار کرنے والا گمراہ ہے۔

سوال: جو لوگ آپ ﷺ کی احادیث کی تعظیم نہ کریں وہ کیسے ہیں؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ حدیث کیا ہے؟ ایسی حدیثیں اور باتیں ابھی کے مولوی نئی نئی ایجاد کرتے رہتے ہیں۔تو ایسے لوگوں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ ان لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک رکھنا چاہئے۔اور انہیں کس طرح سمجھانا چاہئے؟ وہ بتائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......جس طرح قرآن کو نہ ماننے والا ایمان سے نکل جاتا ہے،اسی طرح حدیث شریف کا انکار کرنے والا بھی گمراہ ہے اور بعض صورتوں میں ایمان سے نکل جاتا ہے۔اس کے باوجود پوچھی گئی صورت میں حدیث شریف کا انکار نہیں ہے مگر جہالت کی وجہ سے کی گئی جاہلوں کی بکواس ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۷﴾ ”میں تم کو خدا کہتی ہوں“ کیا اس سے کفر لازم آتا ہے؟

سوال: میرے اور میری عورت میں آج سے دس دن پہلے کسی وجہ سے جھگڑا ہوا،اس نے مجھے خاموش کرنے کے لئے عاجزی کرتے ہوئے کہا: کہ اللہ کے لئے چپ ہو جاؤ۔پھر بھی میں خاموش نہیں ہوا،تو اسنے غصہ میں جلد بازی میں یہ کہا: کہ چپ ہو جاؤ (نعوذ باللہ) میں تم کو خدا

کہتی ہوں۔ بعد میں اس کو افسوس ہوا (میں نے بھی اس سے کہا کہ یہ تو کفریہ کلمہ ہے) تو بعد میں اس نے توبہ بھی کر لی اور فوراً کلمہ بھی پڑھ لیا۔

تو آنجناب سے مجھے پوچھنا یہ ہے: کہ ایسی حالت میں اس طرح اوپر بتائے گئے کلمے کہنے سے ایمان چلا جاتا ہے؟ اور (نعوذ باللہ) اگر ایمان چلا جائے تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس نے کلمہ تو پڑھ لیا ہے۔ کیا اب ہمیں دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا؟ ہم صاحب اولاد غریب ہیں۔ ہماری عمر چالیس سال ہے۔ تو آنجناب ذرا تکلیف اٹھا کر ہمارے لئے صحیح جواب دے کر مہربانی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دیں۔ آمین۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... عورت نے غصہ میں جو الفاظ کہے ہیں، وہ نہیں کہنے چاہئے۔ لیکن وہ الفاظ کہے ہیں تو ان الفاظ کا مطلب یہ بھی نکل سکتا ہے کہ میرے مالک، میرے شوہر جیسا کہ فیروز اللغات میں اس بارے میں تفصیل موجود ہے۔ اس لئے ایمان سے نکلنے کا یا کفر لازم آنے کا حکم لگایا نہیں جائے گا۔ اس کے باوجود تجدید ایمان اور تجدید نکاح کر لیا جائے تو اچھا اور بہتر ہے۔ اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۸﴾ ہندوستان میں نبی آئے تھے یا نہیں؟

سوال: قرآن شریف میں ہے: و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه (سوره ابراهيم: ٤) یعنی مفہوم آیت یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں ان کی ہی زبان جاننے والے نبی بھیجے۔ تو ہندوستان میں نبی بھیجے تھے یا نہیں؟ اور اگر نہیں بھیجے تھے تو کیا ہندوستان اللہ کے نقشہ میں نہیں ہے اور اللہ کا پیدا کیا ہوا ملک نہیں ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ہندوستان میں بھی اللہ نے نبی بھیجے ہوں گے۔ لیکن اس

کے معلوم ہونے کے لئے کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔اس لئے نام کے ساتھ یقینی طور پر نہیں بتایا جا سکتا کہ یہ نبی ہی تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق تو لکھا ہے کہ آپ کو جنت سے دنیا میں بھیجا گیا تو سب سے پہلے متحدہ ہندوستان سری لنکا میں اترے تھے۔ نیز ہندوستان کے بعض مقامات پر بزرگوں کے کشف سے وہاں نبیوں کی قبروں ہونا معلوم ہوا ہے۔لیکن قرآن یا حدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے۔اس لئے یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

اور رہا آپ کے سوال کرنے کا انداز اور بدکلامی ''اگر نہیں بھیجے تھے تو کیا ہندوستان اللہ کے نقشہ میں نہیں ہے اور اللہ کا پیدا کیا ہوا ملک نہیں ہے؟'' یہ شریف انسان کو زیبا دینے والے الفاظ نہیں ہیں۔ساتھ ہی آپ کے مزاج کی بھی غمازی کرتے ہیں۔

ہمیں ان کاموں میں لگنا چاہئے کہ جن میں سب سے پہلے دین کا یا تو پھر کم از کم دنیا کا کوئی فائدہ ہو۔ایسی بحث چھیڑنے سے فتنہ بڑھتا ہے۔اور اللہ تعالی مجھ سے یا تم سے یہ سوال نہیں پوچھیں گے کہ ہندوستان کے نبی کے نام کیا تھے؟ اور جو سوال پوچھے جائیں گے ہمیں ان کی تیاری میں لگنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۹﴾ کیا قرآن میں ہر نبی کا تذکرہ ہے؟

سوال: قرآن شریف کی سورہ نساء کی ۱۶۴ نمبر کی آیت و رسلا قد قصصنهم عليك من قبل و رسلا لم نقصصهم عليك۔ و كلم الله موسىٰ تكليما۔ (النساء: ١٦٤) اس آیت کا مطلب سمجھائیں۔اس آیت کا مطلب کیا یہ نہیں ہوتا کہ اے رسول آپ سے پہلے بھی ہم نے کئی رسول بھیجے جن میں سے کچھ کا تذکرہ ہم نے تمہارے سامنے کیا ہے۔اور کچھ کا نہیں کیا۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکورہ آیت کا مطلب جو آپ نے لکھا ہے وہ صحیح ہے۔ قرآن شریف کوئی تاریخ کی کتاب نہیں ہے یا کوئی نبی یا رسول کی فہرست نہیں ہے کہ اس میں ہر نبی یا رسول کا نام بتایا جائے۔ بلکہ مثال دینے کے لئے جس نبی یا رسول کی ضرورت پڑی اور اس زمانے کے لوگ جنہیں تھوڑا بہت جانتے تھے انکا ذکر کیا گیا۔ اور باقی انبیاء و رسل کا ذکر نہ کرتے ہوئے ان کو سچا سمجھنا ضروری قرار دیا گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۰﴾ آپ ﷺ کے مرض الموت اور وفات سے متعلق

سوال: آپ ﷺ کے وصال کا مختصر حال اور حقیقت بتانے کی مہربانی فرمائیں۔ اور آپ ﷺ کی جنازہ کی نماز سب سے پہلے کس نے پڑھی اور کس نے پڑھائی؟ اور کس طرح پڑھی اور کتنی پڑھی؟ اور آپ ﷺ کو کتنی مدت کے بعد دفن کیا گیا؟ یہ تفصیلات بتا کر مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... آپ ﷺ ۱۱ھ ماہ صفر المظفر بروز بدھ بیمار ہوئے۔ اور کل تیرہ دن بیمار رہے۔ جس میں اولاً سر میں درد شروع ہوا۔ پانچ دن تک آپ باری باری ہر ازواج مطہرات کے یہاں جاتے رہے۔ پیر کے روز کمزوری بڑھ گئی۔ اس لئے دوسری ازواج مطہرات کی رضامندی سے آپ حضرت عائشہؓ کے یہاں رہے۔ وفات سے پانچ دن قبل جمعرات کے دن ظہر کی نماز کے وقت آپ کو طبیعت میں کچھ افاقہ محسوس ہوا۔ تو آپ ﷺ نے غسل کیا اور حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے کندھوں پر سہارا لے کر مسجد میں نماز کے لئے تشریف لائے۔ اور بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ اور آخری تقریر کی۔ بیماری گھٹتی اور بڑھتی رہی۔ اور آخری آٹھ دن پیر سے پیر تک سخت بیمار رہے۔ انتقال سے ایک دن پہلے گھر والوں نے بیہوشی کی حالت میں آپ کو لدود کیا۔ یعنی منہ میں دوا ڈالی۔ ہوش

میں آنے کے بعد آپ ﷺ بہت ہی ناراض ہوئے۔

آپ ﷺ کی وفات کے بارے میں یہ تو یقینی بات ہے کہ وہ ربیع الاول کا مہینہ اور پیر کا دن تھا۔لیکن وہ کونسی تاریخ تھی اس میں مختلف اقوال ہیں۔ پیر کے دن طبیعت میں افاقہ تھا۔مسجد سے متصل آپ کا حجرہ تھا۔فجر کی نماز کے وقت پردہ ہٹا کر دیکھا تو سب صحابہ فجر کی نماز میں مشغول تھے۔آپ ﷺ کو یہ منظر دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی اور سکون ملا۔پھر جیسے جیسے وقت بڑھتا گیا آپ کی بیماری بھی بڑھتی گئی۔ بار بار بیہوشی طاری ہونے لگی۔ پھر سکرات کی تکلیفیں شروع ہوئیں۔آپ نے مسواک کی۔اور حضرت عائشہؓ کو سہارا لگا کر بیٹھ گئے۔نماز اور غلاموں کا خاص خیال رکھنے کے متعلق وصیت کی۔اور زوال کے بعد پیر کے دن انگلی سے اشارہ کر کے بعض کلمات پڑھے۔اور اللہ کے پاس پہنچ گئے۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ صلی اللہ علیہ و سلم۔**

بعض وجوہات کی بنا پر غسل، تکفین اور تدفین میں دیر ہوئی۔ان وجوہات میں سے ایک تو یہ کہ آپ ﷺ کی وفات ہوئی ہے ایسا صحابہ کو یقین ہی نہیں ہوتا تھا۔حضرت عمرؓ تو تلوار لے کر کھڑے ہو گئے، پھر حضرت ابو بکرؓ کے سمجھانے سے ٹھنڈے پڑے، اور منگل کے دن غسل، تکفین اور تدفین کا انتظام کیا۔آپ ﷺ کی قبر مبارک اسی حجرہ میں ہے جس میں آپ کا انتقال ہوا تھا، حضرت ابو طلحہؓ نے کھودی اور لحد بنائی۔حضرت فضل، حضرت اسامہ، حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم نے غسل دیا اور کفن پہنایا۔

تین سفید سہولی کپڑوں میں آپ کو کفن دیا گیا۔ جنازہ کے تیار ہونے میں منگل کا دن بھی ختم ہو گیا۔حجرہ چھوٹا تھا اس لئے ہر شخص نے علیحدہ علیحدہ خود ہی جنازہ کی نماز پڑھی۔ پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے پھر بچوں نے ترتیب وار جنازے کی نماز پڑھی۔نہ جماعت

ہوئی اور نہ ہی کوئی امام تھا۔آپ کے جسم اطہر کو حضرت علیؓ اور حضرت فضلؓ وغیرہ صحابہؓ نے قبر میں اتارا۔اس طرح منگل اور بدھ کی درمیانی رات کو آپ کی تدفین مکمل ہوئی

یــا رب صــل و ســلــم دائـمــاً ابـداً
عــلــی حبیبك خیــر الــخــلــق کــلـهــم

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں : **سیرت النبی** حصہ:۲،**اصح السیر، بخاری شریف، مشکوۃ شریف**۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۱﴾ نبی کے علاوہ کسی کا بھی خواب حجت شرعی نہیں ہے۔

سوال: ہمارے یہاں ایک مبلغ صاحب آئے تھے،انہوں نے ایک مرتبہ دس پندرہ آدمی کے مجمع میں میرے گھر پر کہا: کہ ایک شخص نے خواب میں اللہ کے رسول کی زیارت کی،اللہ کے رسول نے اس شخص سے کہا: کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔اس لئے کہ ڈیڑھ سال میں ایسا انقلاب آنے والا ہے کہ جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں وہ لوگ بچ جائیں گے،اور کوئی نہیں بچے گا۔تو کیا یہ بات ماننے میں آسکتی ہے؟ یعنی ان کا اشارہ تبلیغ کی طرف تھا۔تو کیا جو لوگ حال میں بڑے بڑے مدارس چلاتے ہیں اور مسجد و مدرسہ کے خادم جو دین کی خدمت کر رہے ہیں وہ کیا دینی خدمت نہیں ہے؟ اس لئے تفصیل سے جواب دے کر مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... نبی کے علاوہ کسی بھی شخص کا خواب حجت شرعی نہیں ہے، اسی طرح خواب دیکھنے والے اور خواب کی پوری تفصیل جب تک معلوم نہ ہو جائے وہاں تک کچھ بھی کہنا مناسب نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۲﴾ نبی کہاں پیدا ہوئے؟

سوال: انبیاء علیہم السلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر انبیاء آج کے مڈل ایسٹ (مشرق وسطیٰ: عربستان، عراق، سریا، جورڈن، مصر وغیرہ) ممالک ہی میں پیدا ہوئے تھے، ایسا پڑھنے اور جاننے میں آتا ہے۔ ان ممالک کے علاوہ بھی کیا دوسرے ملکوں میں نبی پیدا ہوئے ہیں؟ اور کون کون پیدا ہوئے ہیں؟ وہ بتانے کی مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ہر ملک میں اور دنیا کے ہر اہم خطہ میں اللہ تعالی نے لوگوں کی رہنمائی کے لئے انبیاء اور رسول بھیجے۔ لیکن کس کس کو بھیجا، اور کہاں کہاں بھیجا؟ اس کی صحیح تفصیلات کہیں نہیں ملتیں، اور مل بھی نہیں سکتیں۔ اور مشرق وسطیٰ کے نبیوں کا ذکر قرآن میں اس لئے ہے کہ انہیں اس زمانے کے لوگ کچھ کچھ جانتے تھے۔ اور مانتے تھے۔

﴿۴۳﴾ کیا ہندوستان میں کوئی نبی پیدا ہوا ہے؟

سوال: سورۂ فاطر کی آیت نمبر: ۲۴ میں اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ **و ان من امة الا خلا فیھا نذیر۔** اور کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں ہم نے کوئی ڈرانے والا (رسول) نہ بھیجا ہو۔ اس آیت کی روشنی میں مجھے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ہندوستان میں بھی نبی پیدا ہوئے ہیں؟ اور ہوئے ہوں تو ان کے نام کیا تھے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ہندوستان میں بھی نبی آئے ہی ہوں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے ہندوستان میں ہی اترے تھے۔ لیکن ان کے علاوہ اور کون کون نبی آئیں اس بارے میں قرآن و حدیث اور تاریخ کی کتابیں خاموش ہیں۔ اور کسی شخص کو یقینی طور پر نبی یا رسول جاننے کے لئے دلیل قطعی سے اس کا نبی یا رسول ثابت ہونا

ضروری ہے۔ جواب وحی کے منقطع ہو جانے کی وجہ سے ثابت نہیں ہوسکتا۔ اور اپنی سمجھ سے کسی کا نام اس فہرست میں بتایا نہیں جا سکتا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۴﴾ قرآن نبیوں کی کہانی کی کتاب نہیں ہے۔

سوال: اللہ تعالی نے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ مبعوث فرمائیں ہیں ایسا کتابوں میں پڑھنے میں آتا ہے۔ جب کہ نبیوں کی تاریخ میں ۶۰، ۷۰ نبیوں کے نام ملتے ہیں۔ تو باقی نبی کون تھے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... قرآن شریف یا احادیث مبارکہ میں اس بات کا التزام نہیں کیا گیا کہ ابتدائے آفرینش سے حضور ﷺ کے مبارک زمانے تک جتنے بھی نبی یا رسول آئے ہیں ان تمام کی سیرت یا حالات زندگی بتائی جائے۔ اس لئے کہ یہ کام سیرت نگاروں کا ہے۔ دینی عقائد اور اعمال بتانے کے لئے ان کی ضرورت نہیں۔ نیز قرآن و حدیث کوئی تاریخ کی کتاب نہیں ہے کہ اس میں ہر نبی کا تذکرہ ضروری ہو۔ تمثیل و تفہیم کے لئے کچھ مثالیں کافی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کچھ خاص خاص نبی اور رسولوں کا بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے اس زمانے میں جو نام مشہور تھے اور جنہیں لوگ کسی درجہ میں پہچانتے تھے انہی کا تذکرہ کیا گیا۔ اس لئے اب ہمیں اجمالی طور پر اتنا یقین رکھنا چاہئے کہ آج تک اللہ تعالی نے دنیا میں جتنے بھی نبی یا رسول بھیجے وہ سب سچے تھے اور ہم انہیں اللہ تعالی کی طرف سے بھیجا ہوا مانتے ہیں۔

قرآن شریف کی سورۂ نساء میں اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: و رسلا قد قصصناهم عليك من قبل و رسلا لم نقصصهم عليك

(النساء: ١٦٤): اور ہم نے تمہارے سامنے کچھ رسولوں کے حالات بیان کئے اور کچھ کے نہیں کئے۔ اس لئے ہمیں بھی ان نبیوں کے حالات جاننے کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے۔

﴿۴۵﴾ کیا نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی فقیر کو جھڑکا ہے؟

سوال: آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک فقیر سے کہا ''تم بار بار چیزیں مانگ کر کیوں بیچتے ہو'' تو آیت فاما الیتیم فلا تقھر (الضحی: ۹) نازل ہوئی۔ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن پاک کی تفسیر کی مشہور کتابیں جیسا کہ جلالین، مدارک، خازن، بیان القرآن وغیرہ کتابوں میں اس آیت کے شان نزول میں مذکورہ واقعہ لکھا ہوا نہیں ہے۔ اس لئے مذکورہ آیت کے نزول کے لئے جو واقعہ لکھا گیا ہے وہ غلط ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے کبھی کسی فقیر کو بھیک مانگ کر چیزیں بیچنے پر دھمکایا ہو ایسا حدیث شریف کی کسی کتاب میں ہو یہ میرے علم میں نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۶﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ملک الموت کا قصہ

سوال: ہمارے یہاں ایک مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں کہا: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کی آنکھ پر گھونسا مار کر ان کی آنکھ پھوڑ دی۔ اور یہ حدیث مشکوۃ شریف ص: ۴۹۹ پر ہونا بتلاتے ہیں۔ تو کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ اس کے متعلق رہنمائی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... سوال میں لکھی گئی حدیث صحیح ہے۔ اور بخاری شریف ۱/۴۴۸ اور مشکوۃ: ۵۰۷ پر حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کہ ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ کے پاس حاضر

ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک تھپڑ رسید کر دیا، جس سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی۔ اسی طرح اس واقعہ کی حدیث مسلم شریف میں بھی موجود ہے۔ اس لئے مولانا صاحب نے جو حدیث بیان کی ہے وہ صحیح ہے۔

آپ کے اشکال کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ جیسا کہ لمعات اور مشکوۃ کی دوسری شرحوں میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا گیا ہے: کہ بعض بے دین لوگ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تھپڑ سے فرشتہ کی آنکھ کیسے پھوٹ سکتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت انسانی شکل میں آئے تھے اور اوپر کے کلمات کہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھے کہ کوئی قاتل ہے جو قتل کے ارادے سے آیا ہے اس لئے اٹھ کر اسے تھپڑ رسید کر دیا۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ اس سے تھپڑ مارنے کی وجہ تو معلوم ہوئی لیکن فرشتہ کی آنکھ کا پھوٹنا سمجھ میں نہیں آتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی چیز دوسری کسی چیز کی صورت اپنا لیتی ہے تو اس چیز کی تمام خاصیتیں بھی اس میں سرایت کر جاتی ہیں۔ مثلاً: جنات اپنی اصلی شکل میں کتنے قد آور، طاقتور ہوتے ہیں کہ دو تین آدمیوں کو بھی اٹھا کر پٹک دیں لیکن جب سانپ بچھو کی شکل میں آتے ہیں تو ایک چپل کے دباؤ سے مر جاتے ہیں۔ اسی طرح فرشتے جب اپنی اصلی شکل میں ہوں تب تو ان کی آنکھ نہیں پھوڑی جا سکتی لیکن جب انسانی شکل میں ہوں تو ایک زوردار تھپڑ سے آنکھ پھوڑی جا سکتی ہے۔ اور وہ مر بھی سکتے ہیں۔ فقط واللہ اعلم

﴿۴۷﴾ حضرت مہدی کے والدین کا نام کیا ہوگا؟

سوال: حضرت مہدی رضی اللہ عنہ قرب قیامت دنیا میں پیدا ہوں گے، تو ان کے

ماں باپ کا نام کیا ہوگا؟ اور ان کا نام کیا ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام آمنہ، اور والد کا نام عبداللہ اور آپ کا نام محمد ہوگا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۸﴾ کیا حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا آنا ثابت ہے؟

سوال: حضرت مہدیؒ آئیں گے ایسا کچھ کسی حدیث میں ہے اور وہ کب آئیں گے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حضرت مہدی رضی اللہ عنہ قیامت سے پہلے پیدا ہوں گے اور سات سال تک اسلامی طریقہ کے مطابق حکومت کریں گے، برائی اور فساد کو ختم کر دیں گے، اور پوری دنیا کو انصاف سے بھر دیں گے، یہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ اور آپ کا نام محمد، آپ کی والدہ کا نام آمنہ اور آپ کے والد کا نام عبداللہ ہوگا، آپ مکہ تشریف لائیں گے، اور طواف ہی کی حالت میں لوگ آپ کو پہچان لیں گے، اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: ابوداؤد شریف ۲۳۲/۲۔

﴿۴۹﴾ بال مبارک کی زیارت کرنا

سوال: ربیع الاول کے مہینہ میں ہمارے یہاں بال مبارک کی زیارت سب کرتے ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ بال مبارک ہمارے نبی ﷺ کے سر مبارک کے ہیں۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ بال مبارک کی زیارت کرنا کیسا ہے؟ یہ بال مبارک حضور ﷺ کے ہیں اس کا ثبوت کیا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اگر صحیح اور مستند سند سے یہ ثابت ہو جائے کہ یہ بال مبارک حضور ﷺ ہی کے ہیں تو ان کی زیارت کرنا خوش قسمتی اور ان کا ادب لازم ہے۔ اور

ان کا دیدار کرنا سعادت مندی ہے۔اور جو بال حضور ﷺ کے نہ ہوں اور انہیں حضور ﷺ کی طرف منسوب کرنا بہت سخت وعید کا باعث ہے۔اور دھوکہ بازی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۰﴾ آپ ﷺ کا نام لیتے وقت انگوٹھوں کو بوسہ دینا

سوال: آپ ﷺ کا نام لیتے وقت انگوٹھوں کو بوسہ دینا کیسا ہے؟ (جیسا کہ تکبیر کے وقت بوسہ دیتے ہیں) حدیث کے ساتھ تفصیل سے جواب دیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حضور ﷺ کا نام سن کر درود شریف پڑھنا چاہئے۔ صرف انگوٹھوں کو آنکھوں پر لگا کر بوسہ دینا صحیح نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۱﴾ درود تاج اور دعائے قدح پڑھنا

سوال: تاج آفس کی مطبوعہ پنج سورہ جس کا نام تاج الوظائف ہے۔اس میں ایک دعا درود تاج اور دعائے قدح وغیرہ ہے۔پوچھنا یہ ہے کہ ان کے پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟ صحیح رہبری فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جو دعائیں قرآن شریف اور احادیث مبارکہ میں بتائی گئی ہیں اور جو درود احادیث میں صحابہ کرام سے منقول ہیں ان کا پڑھنا افضل اور خطرہ سے خالی ہے، انکے علاوہ دوسری دعاؤں کا پڑھنا بھی درست ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں کفریہ شرکیہ الفاظ نہ ہوں۔اور حد سے تجاوز نہ کیا گیا ہو۔اور اس کی ایسی کوئی خاص فضیلت نہ بتائی گئی ہو جو احادیث سے ثابت نہ ہو۔اگر ایسا ہو تو پھر ان دعاؤں اور درود کے پڑھنے میں ثواب کے بدلے گناہ ہوگا۔

آپ نے سوال میں جن خاص دعاؤں اور درود کے متعلق پوچھا ہے ان کی جو خاص

فضیلتیں اور ثواب بتائے گئے ہیں وہ صحیح احادیث سے ثابت نہیں ہیں۔ نیز بعض الفاظ شرک کا وہم پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے فتاویٰ رشیدیہ میں اس کے پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ: ۱۴۵) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۲﴾ مردوں اور عورتوں کو بلند آواز سے کھڑے ہوکر سلام اور مولود پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: مولود کے مہینہ میں مرد اور عورتیں " یا نبی سلام علیکم " (سلام) کھڑے ہوکر پڑھتے ہیں، تو اس طرح کھڑے ہوکر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس طرح کرنا چاہئے یا نہیں؟ کیا عورتوں کو مولود شریف زور سے پڑھنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... کھڑے ہوکر سلام پڑھنا اگر اس عقیدہ کے ساتھ ہو کہ اس وقت حضور ﷺ کی روح مبارک تشریف لاتی ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ لہذا شرعی حدود میں رہ کر پڑھنا چاہئے تو اس سے ثواب اور برکت کے ساتھ حضور ﷺ کی محبت کے حاصل ہونے کی قوی امید ہے۔ نیز عورتوں کا باآواز بلند پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کی آواز بھی فتنہ سے خالی نہیں ہے۔ ہمارے یہاں مولود پڑھنے کا جو رواج چلا آرہا ہے وہ بدعت اور ناجائز کاموں سے بھرا ہوا ہونے کی وجہ سے اسے بند کردینا چاہئے۔ فق

﴿۵۳﴾ درود شریف کہاں پڑھنا مکروہ ہے؟

سوال: مسلم گجرات فتاوی سنگرہ ۱/۵۷ پر سوال نمبر ۱۴۹ کے جواب میں لکھا ہے: کہ سات جگہوں پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ تو آپ مہربانی فرما کر وہ سات جگہیں بتائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلما: مندرجہ ذیل جگہوں پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱) اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرتے وقت (۲) پیشاب و پاخانہ کرتے وقت (۳) کسی

چیز کے بیچنے کے ارادے سے کسی کو دکھانے کے وقت (تا کہ اس سے سامنے والے کو چیز کی عمدگی معلوم ہو) (۴) ٹھوکر لگتے وقت (۵) تعجب کے وقت۔(۶) ذبح کرتے وقت (۷) چھینک آئے تب (۸) تلاوت کے درمیان حضور ﷺ کا نام مبارک آئے تب۔ (شامی: ۳۴۸/۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۴﴾ صحابہؓ کے آپ ﷺ کے پیشاب پینے کے واقعات

سوال: حال میں ایک جگہ تقریر کے دوران سنا کہ ایک صحابیہ عورت نے آپ ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا۔تو کیا یہ سچ ہے؟ پیشاب تو ناپاک ہے۔تو کیا اس کا پینا اور حرام شراب کا پینا یکساں نہیں ہے؟ حوالہ کے ساتھ پوری تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ......احادیث اور سیر کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نہیں دو صحابیہ عورت نے آپ ﷺ کا پیشاب پی لیا تھا۔خصائص کبریٰ ۲۵۲/۲ اور منہل ۹۶/۱ میں دار قطنی اور طبرانی کے حوالے سے ام ایمنؓ کی روایت ہے وہ فرماتی ہیں: کہ ’’مجھے پیاس لگی تھی، اور ایک پیالہ میں پانی تھا۔جو ناواقفیت میں میں نے پی لیا۔صبح کو حضور ﷺ نے مجھ سے کہا: کہ اس برتن میں پیشاب ہے اسے باہر پھینک دو۔میں نے کہا: خدا کی قسم وہ تو میں پی گئی۔تو آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے (چمکدار) دانت دکھائی دینے لگے۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اب کبھی تمہارے پیٹ میں درد نہیں ہوگا۔اسی طرح دوسری ایک روایت میں ہے کہ طبرانی اور بیہقی میں صحیح حدیث سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کا ایک لکڑی کا بنا ہوا پیالہ تھا جس میں رات کے وقت پیشاب کر کے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے تھے۔ایک دن پیالہ کو اس کی جگہ پر نہ دیکھ کر پوچھا تو معلوم ہوا کہ

اس میں جو پیشاب تھا وہ ام سلمہؓ کی خادمہ برہ نے پی لیا تھا۔تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: تو نے جہنم کی آگ سے پناہ حاصل کر لی۔

اس لئے آپ نے تقریر میں جو بات سنی ہے وہ صحیح ہے، اس میں شک کی کوئی بات نہیں ہے ۔ نیز حضور ﷺ کے پیشاب پسینہ اور پاخانہ کو اپنے جیسا بدبودار اور ناپاک سمجھنا ہی غلط ہے۔آپ ﷺ کے پیشاب کے پاک ہونے پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔ اسی طرح ناواقفیت میں ہو جانے کی وجہ سے کوئی حکم لگایا نہیں جا سکتا۔ (دیکھئے! شامی: ۲۱۲/۱،فیض الباری:۲۵۲/۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۵﴾ حضور ﷺ کی شان میں بنائی ہوئی قوالی کا سننا کیسا ہے؟

سوال: حضور ﷺ کی شان میں بنائی ہوئی قوالی جو ٹیپ ریکارڈ کی گئی ہوتی ہے اسے سننا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......آپ ﷺ کی تعریف والے اشعار اور نعتوں کا پڑھنا اور ان کا سننا جائز ہے، اور نورانیت کا سبب ہے اور آپ ﷺ سے محبت کی پختگی کا سبب ہے۔لیکن غلط اور ضعیف روایتوں پر مشتمل مضامین کے اشعار بنانا یا نامحرم عورتوں کی آواز میں سننا یا موسیقی کے آلات جیسے کے طبلہ، سارنگی وغیرہ کے ساتھ سننا جائز نہیں ہے حرام ہے۔اس میں سخت گناہ ہے۔آج کل کے جو قوال اشعار یا نظمیں پڑھتے ہیں ان میں موسیقی کے آلات کا استعمال ہوتا ہے اور صحیح واقعات کی حد میں نہیں رہتے۔ اس لئے ناجائز کہلائے گا۔اور حضور ﷺ سے محبت پیدا ہونے کے بدلے منافقت پیدا ہونے کا ڈر ہے۔ (درمختار) فقط واللہ تعالی اعلم

الباب الثالث : ما يتعلق بالملائكة

﴿۵۶﴾ کراماً کاتبین کون ہیں؟

سوال: کراماً کاتبین کون ہیں؟ ان میں دائیں طرف کون ہوتا ہے؟ اور بائیں طرف کون؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... کرماً کاتبین انسان کے اچھے و برے اعمال لکھنے والے دو فرشتے ہیں۔ اس میں نیکی لکھنے والا فرشتہ دائیں جانب اور بدی لکھنے والا فرشتہ بائیں جانب ہوتا ہے۔ (طحطاوی: ۱۶۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۷﴾ نوری اور ناری کے کیا معنیٰ؟

سوال: اہل سنت والجماعت کا کہنا ہے: کہ ہم نوری ہیں اور دوسرے سب فرقے ناری ہیں۔ تو ہماری سب بدعتیں بھی معاف ہو جائے گی۔ کیا ایسا دعویٰ کرنا صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ہر انسان مسلم و غیر مسلم خاکی ہے۔ یعنی اس کی پیدائش مٹی سے ہوئی ہے۔ اور فرشتے نوری ہیں یعنی ان کی پیدائش نور سے ہوئی ہے۔ اور جنات ناری ہیں یعنی ان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ سوال میں ذکر کردہ بات غلط ہے۔ اس لئے کہ اپنے یہاں الٹی گنگا بہتی ہے۔ جیسا کہ کالے حبشی کو کافور سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اسی طرح بدعتی بھی اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۸﴾ فرشتوں کے تسبیح پڑھنے کا کیا مطلب؟

سوال: فرشتے اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟ فرشتوں کا اس طرح تسبیح پڑھتے رہنا، کیا اہمیت رکھتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جس طرح انسان اللہ کی عبادت کرتا ہے اور تسبیح وغیرہ

پڑھتا ہے اسی طرح فرشتے اور دیگر مخلوقات بھی اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور تسبیح پڑھتے ہیں۔فرق صرف اتنا ہے کہ انسان اپنے نفس کی وجہ سے کبھی گناہ بھی کر لیتا ہے جب کہ فرشتوں سے اللہ کی نافرمانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۹﴾ کیا غیر قوم کے یہاں نورانی فرشتے جاتے ہیں؟

سوال: صبح میں جب مرغ بولتا ہے تو ایسا سمجھا جاتا ہے: کہ وہ نورانی فرشتوں کو دیکھ کر بولتا ہے۔یعنی انہیں آتا دیکھ کر بولتا ہے۔تو غیر قوم کے یہاں بھی صبح ہی صبح جب مرغ بولتا ہے تو کیا وہاں بھی نورانی فرشتے جاتے ہوں گے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... غیر قوم کیا خدا کی مخلوق نہیں ہے؟ اور ان کے یہاں فرشتے جاتے ہوں تو اس میں کیا اشکال ہوسکتا ہے؟

دوسری بات یہ کہ جب بھی مرغ بولتا ہے تو ہر مرتبہ فرشتوں کو دیکھ کر ہی بولتا ہے ایسا ضروری نہیں ہے۔اسی طرح رحمت، عذاب، رزق، حفاظت وغیرہ مختلف کاموں پر فرشتے مقرر ہیں یہ بھی دھیان رکھنا چاہئے۔ابوداؤد شریف وغیرہ حدیث کی کتابوں میں یہ جو لکھا گیا ہے کہ مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے فضل کا سوال کرو۔تو اس وقت اللہ سے فضل کا سوال کرنا چاہئے تاکہ فرشتے آمین کہیں اور ہماری دعا قبول ہو جائے۔ایسا نہ ہو کہ اس حدیث پر شک ہو جائے۔(ابوداؤد:۲/۶۴۰)

صبح ہی صبح مرغ کی آواز سننے پر خود ابوداؤد شریف کی حدیث میں کہا گیا ہے کہ مرغوں کو گالی نہ دو، وہ تو نماز کے لئے اٹھاتے ہیں، اس لئے ہوسکتا ہے کہ کافروں کو بھی اللہ کی عبادت کے لئے اٹھاتے ہوں۔(بذل ونووی شرح مسلم:۲/۳۵۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۰﴾ جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

سوال: سننے میں آیا ہے کہ جس گھر میں یا گھر کے صحن میں یا گھر کے پچھلے حصہ میں کتا بیٹھتا ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، کیا یہ واقعی کتاب سے ثابت ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مشکوۃ شریف ص: ۳۸۵ پر حدیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ جس گھر میں جاندار کی تصویر ہو اور جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

الباب الرابع : ما یتعلق بالکتاب و القرآن

﴿۶۱﴾ سورۂ توبہ کے شروع میں بسم اللہ کیوں نہیں ہے؟

سوال: قرآن پاک کے ۱۰ ویں پارے کی سورۂ توبہ کے شروع میں بسم اللہ شریف کیوں نہیں ہے؟ اس کا شرعاً سبب بتلانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حضور ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ کاتبین وحی صحابہ کو بلا کر اس آیت کو جس جگہ جس سورت میں لکھنا ہوتا تھا بتلا کر اس آیت کو لکھوا لیتے، لیکن یہ آیتیں جنہیں سورۂ توبہ کے نام سے جانا جاتا ہے ان کے متعلق حضور ﷺ نے کچھ ارشاد نہیں فرمایا: کہ انہیں کس سورت میں کس جگہ پر لکھنا ہے؟ اس لئے ایسا سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ بھی ایک مستقل سورت ہوگی۔

اب دوسری طرف جب ایک سورت کو دوسری سورت سے علیحدہ کرنا ہوتا تو بیچ میں بسم اللہ لکھی جاتی تھی تاکہ یہ معلوم ہو کہ دونوں سورتیں الگ الگ ہیں۔ اب سورۂ توبہ کے شروع میں بسم اللہ لکھوائی نہیں گئی جس سے ما بعد والی سورت کے ساتھ اس کا تعلق ہونا سمجھ میں آئے۔ اوپر کے دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے صحابہؓ کے زمانہ میں جب حضرت عثمانؓ نے قرآن کو جمع کیا تو اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی۔ اور اگلی سورت سے اس کو الگ بتایا گیا تاکہ دونوں سورتوں کو ایک ہی نہ سمجھ لیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۲﴾ اہل کتاب کن لوگوں کو کہتے ہیں؟

سوال: یہودی اہل کتاب کہلاتے ہیں، اہل کتاب کے کیا معنیٰ؟ اور کافر کسے کہتے ہیں؟ آج کل تو یورپ میں بھی بت پرستی ہوتی ہے تو دونوں میں کیا فرق ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اہل کتاب ان لوگوں کو کہتے ہیں جو کسی نبی یا رسول کو برحق مانتے ہوں، اور کسی آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے ہوں۔ مثلاً توریت، انجیل وغیرہ۔ اگر ہندوستان میں جس طرح کفر و شرک کے ساتھ بت پرستی ہوتی ہے اسی طرح اگر یورپ والے بھی کفر و شرک کے ساتھ بت پرستی کرتے ہوں اور عقائد میں برابر ہوں اور کچھ بھی فرق نہ ہو تو وہ مشرک اور اہل کتاب کہلائیں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۳﴾ کیا بائبل کا مطالعہ کرنا جائز ہے؟

سوال: پوسٹ کے ذریعہ "جیون پرکاش" "مَہِملا واد" ضلع کھیڈا سے بائبل کا تعلیمی کورس چلتا ہے، کل ۲۴ سبق کا تعلیمی کورس ہے۔ اسے پورا کرنے سے ایک سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ تو شرعی نقطہ نظر سے بذریعہ ڈاک کیا بائبل کا مطالعہ کرنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بائبل، انجیل اور توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے نازل کی، اس میں بہت تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے۔ سب سے زیادہ صحیح اور سچی اور مقبول کتاب قرآن شریف آج بھی ایسی ہی موجود ہے جیسی حضور ﷺ کے زمانے میں تھی تو ایسی اچھی چیز کو چھوڑ کر مسلمان بائبل کی طرف نظر کیوں کرتے ہیں؟

ایک دن حضور ﷺ کی مجلس میں حضرت عمرؓ توریت پڑھنے لگے، تو حضور ﷺ ناراض اور غصہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر ابھی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی آجائیں اور تم ان کی تابعداری کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو تو البتہ تم گمراہ ہو جاؤ۔ اور اگر وہ میری نبوت کے زمانہ کو پالیتے تو وہ بھی میری اتباع کرتے۔ (مشکوٰۃ: ۳۲)۔ تو اب اس کورس کے پڑھنے کا کیا حکم ہے وہ آپ اس جواب سے سمجھ گئے

ہوں گے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۴﴾ ختم قرآن پر شیرینی تقسیم کرنا

سوال: ماہ رمضان میں ۲۷ ویں رات کو قرآن ختم کر کے مسجد میں شیرینی تقسیم کرنے کے لئے لائی جاتی ہے۔ اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن شریف کے ختم ہونے کی خوشی میں مٹھائی یا کوئی شیرینی تقسیم کرنے کو ضروری نہ سمجھا جائے اور دوسری کوئی خلاف شرع بات نہ ہوتی ہو تو تقسیم کی جا سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۵﴾ ختم قرآن کا بہتر طریقہ کیا ہے؟

سوال: قرآن شریف روزانہ تلاوت کے طور پر پڑھتے پڑھتے ختم کریں تو سورۂ ناس کے بعد ختم قرآن کی دعا پڑھنی چاہیئے؟ یا ''مفلحون'' تک پڑھ لینے کے بعد ختم قرآن کی دعا پڑھنی چاہیئے؟ اور ''مفلحون'' تک پڑھتے وقت سورۂ فاتحہ بھی پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟ کلام پاک پڑھنے کا صحیح طریقہ بتانے کی گزارش ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن شریف ختم کرتے وقت سورۂ ناس کے بعد دعا کرنا یا الحمد اور سورۂ بقرہ شروع کر کے ''مفلحون'' تک پڑھنے کے بعد دعا کرنا دونوں درست ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ قرآن جب ختم ہوتا ہے تو شیطان خوش ہوتا ہے کہ چلو! اب یہ قرآن نہیں پڑھے گا۔ اس لئے فوراً ہی الحمد اور سورۂ بقرہ شروع کر دینی چاہیئے۔ اور ''مفلحون'' تک پڑھ کر اب دعا کرنی چاہیئے یہ طریقہ سب سے افضل ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۶﴾ قرآن میں جادو ہے، کیا ایسا کہنا کیسا ہے؟

سوال: قرآن شریف میں جادو ہے، یہ یہ اللہ کا پاک کلام ہے، ایک مولانا صاحب اس طرح کہتے ہیں: کہ قرآن میں جادو ہے، تو پوچھنا یہ ہے کہ ایسے بیہودہ ناپاک کلمات کہنے والے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ اسے کیا کہا جائے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن میں جادو ہے ایسا کہنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ ایسا کہنے والے سے پوچھنا چاہئے کہ اس کا کیا مطلب ہے؟

اور اگر مطلب ایسا ہو کہ قرآن میں جادو ہے جو سخت دل کو بھی نرم کر دیتا ہے تو ایسا کہنے سے کافر نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اس صورت میں جادو سے مراد سحر نہیں بلکہ قرآن کا معجزاتی اثر مراد ہوگا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۷﴾ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس یہ چاروں شرعی دلیلیں ہیں۔

سوال: نیچے بتائی گئی تفصیل کے مطابق موجودہ زمانہ کے اعتبار سے اور دلائل وحوالوں کی روشنی میں اس کا کیا جواب ہے؟

میں ایک کالج کا طالب علم ہوں، وہاں ایک پروفیسر ہے، جن کے ساتھ ہماری بات چیت ہوتی رہتی ہے، بات کے دوران ایک مرتبہ فلم کے بارے میں بحث ہوئی، وہ ایک سنی مسلم ہیں لیکن وہ موڈرن خیال کے ہیں، جدت پسند ہیں، وہ ہمیشہ موجودہ زمانہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کے ساتھ کہا: کہ فلم نہ دیکھنا کسی صحیح حدیث اور قرآن سے ثابت نہیں ہے۔ جو کوئی حوالہ کے ساتھ یہ ثابت کر دے گا تو میں اسی وقت سے فلم دیکھنا چھوڑ دوں گا۔ مزید یہ کہا کہ اگر فلم کے ذریعہ تمہیں پڑھایا جائے گا تو تم کہاں جاؤ گے؟

ہم بازار میں اپنے کام کے لئے جاتے ہیں تو وہاں بھی موسیقی، ڈھول، تاشے، ہارمونیم اور بازار میں پھرنے والی عورتوں کے ساتھ دھکے لگتے رہتے ہیں، ان حالات میں ہم اپنا سامان لے کر واپس آتے ہیں۔ اس وقت ایسی باتوں کو نظر انداز نہیں کرتے تو ہمارے لئے بازار جانا کیسا ہوگا؟

سینما سے اصلاح اور ترقی اور غلط اعتقاد کا دور ہونا وغیرہ ایسے فائدے ہیں جو ہم ہندو سماج میں دیکھ سکتے ہیں۔ جو ہماری قوم میں نہیں ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں: کہ فلم تو دیکھنی ہی چاہئے کیونکہ اس کے ڈائلوگ (مکالمہ، گفتگو)، ایکشن اور طنز و تفریحیہ کلام دیکھ کر صحیح و غلط پرکھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ جو انسان کی تربیت کے لئے ضروری ہے۔ یہ سوچ اسلامی نظر سے اور دلائل سے کیسی ہے؟ اس کے خلاف کوئی دلیل دے کر ہمارے طبقہ کے لوگوں کو سمجھ میں آجائے اس طرح جواب مرحمت فرمائیں۔ اسی امید کے ساتھ فقط والسلام۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... شریعت کے احکام کی بنیاد چار چیزیں ہیں: (۱) قرآن (۲) حدیث (۳) اجماع (۴) قیاس۔ ان چاروں پر شریعت کے احکام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ یعنی ان چاروں میں سے کسی ایک سے بھی حکم ثابت ہو تو اسے ہر مسلمان کو ماننا ضروری اور اس کے خلاف عمل کرنا گناہ کہلاتا ہے۔ اس لئے کسی بھی حکم کے ثبوت کے لئے صرف قرآن اور حدیث کا مطالبہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

دوسری یہ بات بھی جاننا ضروری ہے کہ شریعت اور مذہب کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان کے عقائد، افکار و کردار، اخلاق و اعمال عمدہ پیمانے کے ہوں اور انسان خود بھی چین کی زندگی گزارے اور دوسروں کو بھی چین سے جینے دے۔ اور ان مقاصد کے لئے جو چیزیں رکاوٹ بنتی ہیں یا اس راستہ سے دور کرنے والی ہیں اتنی ہی سختی سے ان سے اصولی طور پر

روکا جائے اور منع کیا جائے۔اس لئے خاص اسی چیز کے نام سے صاف حکم کہاں سے مل سکتا ہے؟ اور گر حکم بتا بھی دیا ہوتا تو لوگ اسے سمجھتے نہیں۔

مگر بنیادی طور پر قرآن پاک کی بہت سی آیتیں اس کے ثبوت میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

سورۂ لقمان میں ہے:ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم (لقمان: ٦): کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ایسی باتوں کے خریدار بنتے ہیں جو اللہ سے غفلت میں ڈالنے والی ہیں بغیر علم کے''۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک مغنیہ باندی خریدی تھی، جب کسی انسان کا میلان اسلام کی طرف دیکھتا تو وہ اپنی باندی اس کے پاس لے جاتا اور اپنی باندی سے کہتا: کہ اسے کھلا، پلا اور اچھا گانا سنا۔اور اس آدمی سے کہتا کہ محمد جس بات کی طرف بلاتا ہے اس سے یہ زیادہ اچھا ہے۔(بیان القرآن تحت تفسیر ہذہ الآیۃ)۔آگے اسی آیت میں فرمایا:''ایسے لوگوں کے لئے ذلت بھرا عذاب ہے۔''

اس آیت میں لہو ولعب اور اللہ سے غافل کرنے والی چیزوں سے اور عقائد واعمال کو خراب کرنے والی چیزوں سے منع کیا گیا ہے اور روکا گیا ہے۔

نیز غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی بتائی جانے والی یا کی جانے والی برائیوں کے لئے الگ الگ کاموں پر بہت سی صحیح حدیثوں سے بھی رہنمائی ملتی ہے۔جیسا کہ تصویر بنانا، یا بنوانا اور اس سے تفریح حاصل کرنا۔

ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضور ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ''اللہ کے یہاں سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا''۔ (مشکوۃ:۳۸۴)۔ایک مرتبہ ایک کپڑے پر جاندار کی تصویر تھی، توان کپڑوں کو آپ ﷺ

نے ناپسند فرما کر فوراً ہی وہاں سے ہٹانے کا حکم دیا۔
اور فقہاء لکھتے ہیں کہ ناجائز تصویروں کو دیکھنا اور ان سے لذت حاصل کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ تو اب محبت کے مناظر یا بے شرمی کے مناظر دیکھنا کیا حرام نہ کہلائے گا؟
دوسری بات یہ کہ اس میں آنے والے ڈائلوگ، عورتوں کی آوازیں، گانے، ناچ بھی ناجائز اور حرام ہی کہلائیں گے۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ: ہم حضور ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک شخص ملا جو کچھ اشعار گن گنا رہا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا: کہ شیطان کو پکڑو، یا یوں فرمایا: کہ شیطان کو روکو، اس لئے کہ انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ اس کا پیٹ اشعار سے بھرے۔ (مشکوٰۃ:۴۱۱)
نیز موسیقی کے آلات اور موسیقی کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا: میں موسیقی کو مٹانے آیا ہوں۔ ایک مرتبہ راستہ میں ڈھول کی آواز سن کر آپ ﷺ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال دیں، تاکہ آواز کانوں تک نہ پہنچے۔ درمختار: ۲۲۲/۵ پر حضرت ابن مسعودؓ کا فرمان نقل کیا گیا ہے: کہ: موسیقی اور اس کی آواز کا سننا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جیسے پانی سبز گھانس اگاتا ہے۔
فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ: موسیقی والے گانوں کا سننا حرام ہے۔ درمختار میں آگے لکھا ہے: کہ اسی لئے ہر انسان پر وسعت بھر اس سے بچنا اور نہ سننا ضروری ہے۔ شامی جلد: ۵ میں لکھا ہے کہ: حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر مسلمان پر لہو ولعب، ناچ گانا سننا حرام ہے۔ سننا، سنانا ہر ایک کے لئے ایک ہی حکم رکھتا ہے۔ ناچ، مذاق، کومیڈی، تالی بجانا، ستار، تنبورہ وغیرہ سب ناجائز اور مکروہ ہیں۔ اور دشمنان خدا کی عادتیں ہیں۔ اور ڈھول اور موسیقی کے آلات کا سننا حرام ہے۔ اگر اچانک کان میں اس کی آواز پڑ جائے تو معذور ہے

لیکن نہ سننا اور بچ سکے ایسی کوشش کرنا واجب ہے۔ (۲۵۳)

اور پھر تیسری خرابی اس میں اتاری جانے والی نقلیں ہیں۔ تو اس کے لئے احیاء العلوم اور شامی میں لکھا ہے کہ جس طرح غیبت زبان سے کی جاتی ہے اسی طرح نقل اتارنے سے بھی غیبت کا گناہ ہوگا۔ اور یہ تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ غیبت کے لئے قرآن شریف میں کیسے سخت الفاظ میں وعیدیں آئی ہیں۔ اور اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ نیز اس سے شہوت، بے شرمی، اور غلط خیالات و کردار کا پیدا ہونا روزانہ اخبار پڑھنے والوں پر مخفی نہیں ہے۔

اب کسی چیز میں اتنی خرابیاں ہوں تو اسلام جیسے پاکیزہ آسمانی مذہب میں اس کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے؟ کوئی ایک بیماری کا مفید علاج ہوسکتا ہے، لیکن جس میں نقصان کا غالب گمان ہی ہو تو کوئی بھی عقلمند اس دوا کو استعمال میں لانے کا مشورہ نہیں دے گا۔ جب کہ یہاں تو کسی بھی فائدہ کے بغیر دینی، اخلاقی، مالی ہر طرح سے نقصان ہی نقصان ہے۔ ذرا سی عقل رکھنے والا شخص ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔

اب آپ نے جو مثال دی ہے کہ بازار میں جاتے وقت اوپر کی مشکلات ہم برداشت کر لیتے ہیں تو اس کے لئے گزارش ہے کہ ایک حدیث میں حضور ﷺ نے اس کا علاج بتایا ہے کہ (بازاروں) اور راستوں پر بیٹھک جمانے سے بچو۔ صحابہؓ نے کہا کہ تجارت وغیرہ ضرورتوں کے لئے ہمارا بیٹھنا ضروری ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر بیٹھنا ضروری ہو تو راستے کا حق ادا کرو۔

صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! راستے کا حق کیا ہے؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: کہ: نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے اپنی نظر نیچی رکھو، تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دو،

سلام کا جواب دو، اچھی باتوں کا حکم دو، بری باتوں سے روکو، جو راستہ بھول گیا ہو اس کی رہنمائی کرو اور مظلوم کی مدد کرو۔ (مشکوۃ: ۳۹۸)

اس لئے ایسی جگہوں پر ان باتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ پھر بھی اگر انجانے میں اور ناواقفیت کی وجہ سے موسیقی کی آواز کان میں پڑ جائے یا نامحرم پر نگاہ گر جائے اور بچنے کی کوشش کے باوجود بچ نہ سکے تو اللہ سے معافی کی امید رکھنی چاہئے۔

مگر ان وجوہات کی بنا پر سینما دیکھنے کو جائز سمجھنا ایسا ہی ہے جیسے کہ ہم بیت الخلاء جاتے ہیں تو پورا احتیاط رکھتے ہیں کہ کوئی ناپاکی کا قطرہ کپڑے یا بدن پر نہ لگ جائے اور اگر بھول سے لگ جاتا ہے تو ہم فوراً اسے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کپڑے یا بدن کو دھو لیتے ہیں یہاں کوئی ایسا تو نہیں کرتا کہ ناپاکی کا قطرہ کے لگ جانے کی وجہ سے یہ سوچے کہ اب ناپاکی تو لگ ہی گئی ہے تو پورے بدن یا کپڑے پر ناپاکی کو مل دیں۔ اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ بے وقوف سمجھا جائے گا۔ یہی مثال اس مسئلہ میں بھی سمجھنی چاہئے۔

فلم سے نہ تو اصلاح ہوئی ہے اور نہ ہی مستقبل میں اصلاح ہونے کی امید ہے۔ اسی طرح اس سے غلط اور صحیح میں امتیاز کی صلاحیت کا پیدا ہونا ایسی چیزیں ہیں جن کا اختلاف آج قوم کے مصلحین بے دانگ اخباروں میں کر رہے ہیں۔ اس لئے اس پر اور کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ صرف اللہ تعالی ہی زیادہ جاننے والے ہیں اور صحیح اور درست سمجھ دینے والے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۸﴾ کتاب کی تعلیم میں قرآنی آیتوں کے پڑھنے سے پہلے تسمیہ وتعوذ کا حکم

سوال: کتاب کی تعلیم کرتے وقت قرآن شریف کی آیتیں آئیں تو ان آیتوں کو پڑھنے

سے پہلے صرف تسمیہ پڑھنی چاہئے یا تسمیہ وتعوذ دونوں پڑھنا چاہئے۔قریب قریب دو چار آیتیں ہوں تو سب کے شروع میں تعوذ وتسمیہ پڑھنا چاہئے یا ایک مرتبہ پڑھ لینا کافی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......قرآن شریف یا قرآنی آیتوں کی تلاوت کرنے کی نیت ہو تو پہلے اعوذ وبسم اللہ پڑھنا سنت ہے، لیکن تعلیم کے ارادے سے پڑھنے کے وقت تلاوت کی نیت نہیں ہوتی۔صرف دعوی ودلیل کے طور پر پڑھنا ہوتا ہے اس لئے اس وقت اگر نہ پڑھیں اور تعلیم کے شروع میں ایک مرتبہ پڑھ لیں تو کافی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۹﴾ کیا بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جز نہیں ہے؟

سوال: نماز میں بسم اللہ کو آہستہ پڑھنے کا کیوں حکم ہے؟ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے، اور اگر ہوتی تو وہ بھی جہراً پڑھی جاتی۔تو اگر وہ ایک مستقل آیت ہے تو قرآن کی ابتدا اس سے شمار کی جائے گی، یا سورۂ فاتحہ سے شمار ہوگی؟ اور کس وجہ سے نماز میں اسے سراً پڑھنے کا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے بلکہ دو سورتوں کو علیحدہ بتانے کے لئے علامت کے طور پر لکھی گئی ہے، اور ہر سورت کے شروع میں حصول برکت کے لئے پڑھی جاتی ہے۔(شامی: ۱/۳۳۰)۔اسی لئے ثنا اور تعوذ کی طرح اسے بھی سراً ہی پڑھا جاتا ہے۔حضور علیہ وسلم صلی اللہ بسم اللہ سرّاً پڑھتے تھے۔اور صحابۂ کرام کی ایک جماعت بھی اسی طرح عمل کرتی تھی۔اس لئے نماز میں بسم اللہ جہراً پڑھنا مذہب حنفی میں خلاف سنت عمل کہلائے گا۔(فتاویٰ دار العلوم: ۱)

فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۰﴾ قرآن کریم کے شروع میں گجراتی یا اردو کے دیباچہ کا قرآن کے اوپر ہونا

سوال: دیباچہ جو قرآن شریف کی ابتدا میں ترجمہ وتفسیر شروع ہونے سے پہلے لکھا جاتا ہے، جو گجراتی، اردو وغیرہ زبانوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے، تو پوچھنا یہ ہے کہ ان چیزوں کا کلام الٰہی کے اوپر ہونے سے کوئی حرج تو نہیں ہے؟ اس لئے کہ ان کے بعد قرآن شریف شروع ہوگا تو ان چیزوں کا قرآن کے اوپر ہونا لازم آئے گا تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن شریف پر قرآن کے علاوہ دیگر فنون کی کتابیں وغیرہ رکھنا قرآن کی توہین اور بے ادبی ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔ دیباچہ الگ نہیں ہوتا بلکہ ایک ہی بائیڈنگ (جلد) میں ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں بے ادبی نہ ہونے کی وجہ سے کوئی حرج نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۱﴾ قرآن شریف پر دوسری کتابوں کا رکھنا بے ادبی ہے؟

سوال: اگر اوپر والے مسئلہ کا حکم جواز کا ہے تو قرآن شریف پر پنج سورہ اور کتاب وغیرہ رکھی جاتی ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... پنج سورہ میں قرآن شریف کی سورتیں ہی ہوں تو اس کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسری کتابوں کا رکھنا ممنوع ہے اور بے ادبی ہے۔

﴿۷۲﴾ قرآن شریف کو غصہ سے پھینک دینا

سوال: ہمارے یہاں ایک شخص دوپہر کو چارپائی پر سو رہا تھا، اور چارپائی کے سر کی طرف دیوار پر ایک چھوٹا سا کباٹ (چھوٹی سی الماری) رکھا ہوا ہے، اس کباٹ کے اندر قرآن شریف، کتابیں اور ایک طرف اسکول کی کتابیں بھی رکھی جاتی ہیں۔

ایک دن اس کی لڑکی نے اس کباٹ (الماری) میں سے اسکول کی کتابیں دیکھنے کے لئے نکالیں اس وقت اندر سے سلیٹ سرک کر اس شخص کے سر پر گری، اس شخص نے غصہ سے اٹھ کر کباٹ میں جو کچھ تھا پھینکنا شروع کیا، ساتھ میں قرآن شریف اور کتابیں بھی تقریباً دس فیٹ دور پھینکی۔ اور پھر فوراً سو گیا۔ اب اسے کس طرح توبہ کرنی پڑے گی؟ اور اگر کفارہ لازم آتا ہو تو کتنا دیا جائے گا؟ اور اس کفارہ کے لئے کیا کرنا چاہئے وہ بتائیں؟

اور اگر اس کے گھر میں سے کوئی دوسرا شخص اس کے حصہ کے روزے رکھ لے یا خیرات کر کے اللہ سے معافی مانگے تو چل سکتا ہے یا نہیں؟ تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... مسئولہ صورت میں اپنی بھول پر نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کر کے مستقبل میں قرآن کا مکمل ادب و احترام کو ملحوظ رکھنے کا ارادہ کر کے اللہ سے معافی مانگنا ہی اس کا علاج ہے۔ کفارہ اس پر واجب نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۳﴾ قرآن شریف کی سات منزلوں کی کیا حقیقت ہے؟

سوال: قرآن شریف میں سات منزلیں ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... جو لوگ قرآن کی کثرت سے تلاوت کرتے ہیں ان کی سہولت کے لئے پورے قرآن شریف کو علماء کرام نے سات منزلوں پر تقسیم کر دیا ہے۔ تا کہ روزانہ ایک منزل پڑھنے کی صورت میں سات دن میں ایک قرآن کریم ختم کیا جا سکے۔ اسی ایک حصہ کو منزل کہتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۴﴾ سورۂ بقرہ کا نام سورۂ بقرہ کیوں رکھا گیا؟

سوال: سورۂ بقرہ کا نام سورۂ بقرہ کیوں رکھا گیا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... تمام سورتوں کے نام بھی اللہ تعالی ہی نے تجویز فرمائے ہیں۔اور سورۂ بقرہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کے درمیان ایک اہم واقعہ قتل کا پیش آیا تھا، جس میں گائے اور بیل کا تذکرہ ہے، جس کے لئے عربی میں لفظ ’’بقرۃ ‘‘ آتا ہے۔اس لئے مفسرین کا کہنا ہے: کہ اس واقعہ کی مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورۂ بقرہ ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۵﴾ قرآن شریف میں اللہ تعالی نے کن کن چیزوں کی قسم کھائی ہے؟

سوال: قرآن میں اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی قسم کھائی ہے، وہ قرآن کی کونسی سورۃ کی کونسی آیت میں ہے؟ اور آپ ﷺ کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اور کسی نبی یا انسان کی قسم کھائی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن پاک میں اللہ تعالی نے مختلف چیزوں کی قسم کھائی ہے۔جس میں سے پارہ ۱۴ کی سورہ حجر میں یہ آیت ہے۔ لَعُمُرُكَ...... آپ کی جان کی قسم! اسی طرح دوسری آیتوں میں حضرت آدم علیہ السلام اور انسانوں کی قسم بھی کھائی ہے۔ ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے علاوہ کسی بھی چیز کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۶﴾ مصر میں حضرت مریم علیہ السلام نے نکاح کیا تھا، کیا یہ بات صحیح ہے؟

سوال: مولانا ابوالکلام آزادؒ کی تفسیر کی کتاب میں پڑھا کہ حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد مصر میں نکاح کیا تھا؟ کیا یہ بات صحیح ہے؟ یہ حقیقت کہاں تک سچ ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد نکاح کیا تھا یا نہیں؟ اس بارے میں قرآن وحدیث خاموش ہیں، صحیح تو یہی ہے کہ آپ نے نکاح نہیں کیا تھا۔ اس کے علاوہ جو بات آپ نے لکھی ہے وہ روایت اعتبار کے لائق نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۷﴾ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کی آیت سے متعلق کچھ سوالات

سوال: وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ۔ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ۔ (البقرة: ٣٤)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ''آدم کو سجدہ کرو، فرشتوں نے سجدہ کیا، لیکن ابلیس نے سجدہ نہیں کیا کیونکہ وہ کافروں میں سے تھا۔ اس آیت کے ذیل میں چند سوالات ہیں جن کا جواب دے کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں۔

(۱) فرشتوں نے دو سجدے کیوں کئے؟ (۲) فرشتوں نے سجدے میں کون سے کلمات پڑھے؟ (۳) سجدہ کرنے کا حکم فرشتوں کو تھا تو کیا ابلیس بھی ایک فرشتہ تھا؟ (۴) کیا اللہ تعالیٰ کے حکم کی جب کوئی نافرمانی کرتا ہے تب سے اس کو کافر کہا جاتا ہے لیکن یہاں وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْن کہا گیا یعنی وہ کافروں میں سے تھا۔ تو کیا وہ پہلے سے ہی کافر تھا؟ اس کا کیا جواب ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... (۱) فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر سجدہ کیا، اور ابلیس نے اللہ کے حکم کو نہیں مانا اور اللہ کی ناراضگی اور لعنت کا حقدار بنا۔ فرشتوں نے سجدہ کر کے جب سر اٹھایا تو ابلیس پر اللہ کی لعنت برستے دیکھی تو حکم کی تعمیل کی توفیق پر پھر سجدہ میں

چلے گئے (۲) انہوں نے سجدے میں کونسے کلمات پڑھے اس کا مجھے علم نہیں ہے (۳) ابلیس فرشتہ تھا یا جن اس میں مفسرین کے دو قول ہیں: لیکن یہ بات تو طے ہے کہ اسے بھی سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا جیسا کہ جلالین، بیضاوی وغیرہ تفسیر کی کتابوں میں اس کی صراحت ہے۔ (۴) کان کا مطلب دونوں طرح کیا گیا ہے: علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ "اللہ کے علم میں وہ پہلے سے کافر تھا" اس لئے لفظ کان لائے، یہاں کان اپنے اصلی معنی میں ہے۔ جب کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیان القرآن میں لکھتے ہیں: کان یہ صار کی جگہ استعمال ہوا ہے اور کان بمعنیٰ صار کے ہے۔ یعنی عبارت یہ ہے کہ اس طرح ہے صار من الکفرین۔ کہ اللہ کی نافرمانی کر کے وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

﴿۷۸﴾ کیلنڈر پر آیتوں کا چھاپنا

سوال: ہندو یا مسلمانوں کا نیا سال جب شروع ہوتا ہے تب کچھ تاجر حضرات کی جانب سے کیلنڈر چھاپے جاتے ہیں، اس میں قرآن کریم کی آیتیں، مقامات مقدسہ کی تصاویر وغیرہ ہوتی ہیں، ایسے کیلنڈر ہندو و مسلمانوں کے گھروں میں جاتے ہیں، اور اس کی بے حرمتی بھی بہت ہوتی ہے، تو ایسے کیلنڈروں کا چھاپنا اور بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جس طرح قرآن کریم کا ادب و احترام ملحوظ رکھنا ضروری ہے، اسی طرح قرآنی آیتیں جن چیزوں پر لکھی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی ہوں ان کا بھی اتنا ہی ادب و احترام ضروری ہے۔ اس لئے اگر بے ادبی ہوتی ہو تو چھاپنا بھی گناہ ہے۔ اور بیچنے والے یا ہدیہ دینے والے کو یقین ہو کہ یہ شخص اسکا ادب ملحوظ نہیں رکھے گا تو ایسے شخص کو دینا کسی بھی طرح جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۹﴾ آیات قرآنیہ کو بے وضو ہاتھ لگانا

سوال: آپ کے مطبوعہ بیانات میں بہت ساری قرآنی آیتیں ہیں، میں بہت سی مرتبہ فرصت کے وقت ان وعظوں کو دیکھتا رہتا ہوں، لیکن قرآن شریف کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔تو وعظ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... وعظ کی کتاب یہ کوئی تفسیر کی کتاب نہیں ہے، اس میں قرآن کریم کی آیات سے زیادہ دوسری عبارتیں ہوتی ہیں، اور وعظ کی کتاب میں آیتوں کی مقدار بہت کم ہوتی ہے، اس لئے اسے بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہے، البتہ جس مقام پر آیت لکھی ہو خاص اس مقام کو بغیر وضو کے ہاتھ نہیں لگانا چاہیئے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۸۰﴾ آیات قرآنیہ کو بے وضو لکھنا

سوال: بغیر وضو کے قرآن کریم کی کوئی آیت بھی نہیں لکھی جاسکتی، تو ایک مولانا صاحب نے بتایا کہ ’’اگر بغیر وضو کے کوئی قرآنی آیت لکھنے کی ضرورت پیش آئے تو اس کاغذ کو ہاتھ لگائے بغیر جس پر قرآنی آیت لکھ رہا ہو لکھ سکتے ہیں۔تو کیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ اس میں اختلاف ہے لیکن ضرورۃً ایسا کرنے کی بھی گنجائش ہے۔(حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۸۱﴾ بوسیدہ قرآن مجید کا کیا کیا جائے؟

سوال: گھر میں جو پرانے قرآن شریف، حدیث کی کتابیں جو پرانی ہوگئی ہوں اور استفادہ کے قابل نہ رہیں تو ایسی مذہبی کتابوں کا کیا کرنا چاہیئے؟ اسی طرح اگر کوئی ایسی تفسیر والا قرآن شریف آجائے جو بالکل نیا ہو، لیکن تفسیر معتبر نہ ہو مثلاً: شیعوں کی قرآن کی تفسیر، تو

ایسے کلام پاک کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن شریف، حدیث شریف کی کتابیں یا ایسی کوئی بھی مذہبی کتاب جو بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے استفادہ کے لائق نہ رہے تو بھی اس کا ادب ختم نہیں ہوجاتا بلکہ وہ عزت کے قابل اور ادب ملحوظ رکھنے کے لائق باقی رہتی ہے، اور وسعت بھر اس کا ادب کرنا بھی ضروری ہے۔

ایسی چیزوں سے چھٹکارے کی چند صورتیں ہیں ان میں سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ پر جہاں کسی انسان یا جاندار کے قدم نہ پڑتے (گرتے) ہوں گڑھا کھود کر میت کی طرح تختے یا لکڑی لگا کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے تاکہ مٹی اوپر نہ گرے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اندھیرے کنویں میں یا ندی وغیرہ میں کسی بھاری چیز کے دباؤ کے ساتھ رکھ دئے جائیں کہ اوپر بہہ کر نہ آجائیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۸۲﴾ قرآن کریم کو بوسہ دینا اور اسے سر پر رکھنا

سوال: قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اسے چومنا اور سر پر لگانا کیسا ہے؟ ایک شخص کا کہنا ہے: کہ اس میں کافروں کے نام بھی آتے ہیں اس لئے قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے لیکن اسے چومنا یا سر پر لگانا جائز نہیں ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس کا ادب واحترام کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اس لئے تلاوت سے پہلے یا بعد میں ادب واحترام یا محبت کی وجہ سے اسے بوسہ دیا جائے تو منع نہیں ہے جائز ہے۔ حضرت عمرؓ کا احترام اور محبت کی وجہ سے بوسہ دینا ثابت ہے۔ اس لئے ایسا کہنا: کہ اس میں کافروں کے نام ہیں اس لئے

پڑھنا تو جائز ہے لیکن سر پر لگانا یا بوسہ دینا جائز نہیں ہے، بالکل غلط ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۸۳﴾ کیا دیوار پر لکھی ہوئی آیتوں کو بے وضو ہاتھ لگا سکتے ہیں؟

سوال: حضرت جناب مفتی صاحب! السلام علیکم......

قابل دریافت امر یہ ہے کہ ایک دیوار پر قرآن کی آیتیں نقش کی ہوئی ہیں، تو کیا اس دیوار کو ہاتھ لگاتے وقت باوضو ہونا ضروری ہے؟ اور اس آیت کا بغیر وضوء کے ہاتھ سے سہارا لینا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جس دیوار پر قرآن پاک کی آیتیں لکھی ہوئی ہوں یا نقش کی ہوئی ہوں تو اتنی جگہ کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا یا سہارا لگانا ناجائز ہے۔ دوسری جگہ جہاں یہ آیت لکھی ہوئی نہ ہو اسے بغیر وضوء کے ہاتھ لگا سکتے ہیں۔

(و مسه) ای القرآن و لو فی لوح او درهم او حائط لکن لا یفسخ الا من مس المکتوب (رد المحتار، باب الحیض: ۴۸۸ جلد: ۱)۔

و لا یجوز مس شیء مکتوب فیه شیء من القرآن من لوح او دراهم او غیر ذلك اذا کانت آیة تامة هکذا فی الجوهرة النیرة۔ (باب الحیض: ۳۹/۱، فتاوی عالمگیری) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۸۴﴾ جنبی کا زبانی تلاوت کرنا

سوال: کیا جنبی قرآن شریف کی سورت یا آیت زبانی پڑھ سکتا ہے؟ یا قرآن کو دیکھ کر ہاتھ لگائے بغیر پڑھ سکتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بے وضوء شخص زبانی قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے، اور

جنبی شخص جسے غسل کی حاجت ہو وہ زبانی یا ہاتھ لگائے بغیر صرف دیکھ کر یا کسی بھی طرح قرآن کی تلاوت نہیں کرسکتا، ایسی حالت میں تلاوت کرنا حرام ہے۔ (طحطاوی، شامی)
فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۸۵﴾ پچھلی صف میں کرسی پر بیٹھ کر قرآن پڑھنے والوں کی طرف آگے کی صف والوں کا پیٹھ کرنا

سوال: ہمارے یہاں قرآن خوانی کے موقع پر ایک کے پیچھے ایک کرسیاں رکھی جاتی ہیں تو کیا اس میں پیچھے کی صف میں کرسی پر بیٹھ کر جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں، ان کی طرف آگے والوں کا پیٹھ کرنا سمجھا جائے گا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ......اس طرح رکھی ہوئی کرسیوں میں بیٹھ کر تلاوت کرنے سے قرآن شریف کی طرف پیٹھ کرنا کہلائے گا جو ادب کے خلاف اور مکروہ ہے، لیکن اگر بھیڑ بھاڑ زیادہ ہو اور مجبوراً اس طرح پڑھنا پڑے تو اس طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔

﴿۸۶﴾ قرآن شریف کے وزن برابر غلہ (اناج) دینا کیسا ہے؟

سوال: ایک نابالغ لڑکے سے قرآن شریف گر گیا، اور لوگوں میں یہ اعتقاد ہے کہ قرآن شریف اگر گر جائے تو قرآن شریف کے وزن کے برابر غلہ غریبوں میں صدقہ کر دیا جائے یا وزن نہ کرے تو پانچ سیر غلہ دے دیا جائے تو اس بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ......قرآن شریف کے وزن کے برابر غلہ صدقہ کرنا (جو قرآن شریف کے گر جانے کی صورت میں) مشہور ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو منع لکھا ہے۔ توبہ و استغفار کر لینا کافی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۸۷﴾ غیر مسلم قرآنی آیتیں حفاظت سے رکھنے کے لئے طلب کریں تو کیا دی جاسکتی ہے؟

سوال: میرے ساتھ ایک ہندو بھائی ہے، انہیں ایک فقیر نے ایک چھپا ہوا کاغذ کا ٹکڑا دیا، وہ انہوں نے مجھے بتایا اس میں آیۃ الکرسی لکھی ہوئی تھی، اور وہ کاغذ فی الحال مجھے انہوں نے دیا ہے، اور مجھے کہا: کہ اس کاغذ کو جس میں آیۃ الکرسی لکھی ہوئی ہے میں اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں تو کیا وہ ہندو بھائی اس کاغذ کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکورہ ہندو بھائی آیۃ الکرسی والا پرچہ اپنے گھر میں فریم کرکے یا کسی پاک چیز میں لپیٹ کر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے۔ اور اپنے پاس بھی ایسی ہی کوئی پاک چیز میں لپیٹ کر رکھنا چاہیں تو رکھ سکتا ہے۔ اور غسل کرکے پاک ہو کر ہاتھ بھی لگا سکتا ہے۔ اس کے بغیر ہاتھ نہیں لگا سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۸۸﴾ قرآن کی تلاوت کرکے نبیوں رسولوں کو ایصال ثواب کرسکتے ہیں؟

سوال: قرآن شریف کی تلاوت کرکے حضور ﷺ سے پہلے کے انبیاء کرام کو ایصال ثواب کرسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن شریف کی تلاوت کرکے یا دوسری کوئی نفلی عبادت کا ثواب نبیوں و رسولوں اور ہر مسلمان کو ایصال ثواب کرسکتے ہیں، اہل سنت و الجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ (شامی:۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۸۹﴾ قرآن کی تلاوت کی اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

سوال: زید کی دکان میں عمر روزانہ ایک پارہ پڑھتا ہے، زید اسے ہدیۃً بخشش کے طور پر

کچھ دیتا ہے، تو اس کا لینا کیسا ہے؟ عمر مسجد میں پڑھنے کے بجائے مذکورہ دکان میں اپنی تلاوت پوری کر لیتا ہے، اور زید متعین کر دے کے ماہانہ اتنی رقم دے دوں گا تو کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن شریف کی تلاوت مسجد میں کی جائے یا گھر پر، سب جگہ جائز ہے لیکن قرآن شریف کی تلاوت کے عوض اجرت لینا جائز نہیں ہے، حرام ہے۔ اس طرح اجرت لے کر پڑھنے سے پڑھنے والے کو بھی ثواب نہیں ملتا تو جس کے ایصال ثواب کے لئے پڑھا جا رہا ہے اسے کہاں سے ثواب ملے گا؟

نیز اس طرح اجرت لے کر تلاوت کرنے سے قرآن پاک کی بے ادبی اور دین کے ذریعہ دنیا کمانا ہے، اس لئے پڑھنے والا اور پڑھانے والا دونوں گنہگار رہوں گے۔ اس لئے ایسے طریقے کو چھوڑ کر خود سے جتنا ہو سکے اتنی تلاوت کر کے ایصال ثواب کرنا چاہئے یا اگر کوئی بغیر اجرت کے اخلاص سے پڑھ کر ثواب پہنچانے والا ملے تو اس سے پڑھوانا چاہئے۔

(فتاوی خیریہ اور شامی: ۳۵/۴) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۹۰﴾ قرآن کی آیتیں یا احادیث عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں لکھنا

سوال: پمفلٹ یا پرچہ میں قرآن پاک کی آیتیں یا احادیث عربی کے علاوہ دوسری کسی زبان میں گجراتی یا انگلش میں لکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ مقصد تبلیغ ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن پاک کی آیتیں عربی میں ہی لکھنی چاہئیں کیونکہ عربی زبان کے بہت سے حروف تو دوسری زبانوں میں لکھے ہی نہیں جا سکتے اور بعض تو ہے ہی نہیں اس لئے آگے جا کر تحریف اور تبدیل کا خطرہ رہتا ہے، اس لئے فقہاء منع کرتے ہیں۔ (امداد الفتاوی جلد: ۴)

﴿۹۱﴾ تلاوت کے لئے کوئی خاص طریقہ یا رواج نہیں ہے۔

سوال: ہمارے یہاں کے لوگ رمضان کے مہینہ میں گھر پر قرآن کا دور کرتے ہیں، اور بہت سے لوگ نہیں کرتے، اور اکیسویں روزے سے مسجد میں قرآن خوانی کرواتے ہیں، اور وہ بھی سورۂ یٰسین کا ختم کرواتے ہیں تو کیا اس رواج کے مطابق عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن شریف کا پڑھنا اور پڑھانا بہت ہی اچھا اور ثواب کا کام ہے لیکن اس کے لئے اپنی طرف سے کوئی خاص رواج یا طریقہ کو لازم کر لینے سے اور جو کوئی اس کے مطابق عمل نہ کرے اس پر لعن وطعن کرنے سے وہ بدعت اور گناہ کا کام بن جاتا ہے، اس لئے ایسے طریقوں سے بچنا چاہئے۔ رمضان کے مہینہ کو قرآن کے ساتھ خاص نسبت ہے اس لئے رمضان میں زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہئے۔

﴿۹۲﴾ حصول برکت کے لئے قرآن خوانی

سوال: قرآن خوانی کب کرنا جائز ہے؟ مثلاً: شادی بیاہ کے موقع پر شادی سے ایک دن پہلے، موت کے وقت، نیا گھر بنانے کے وقت یا بن جانے کے بعد، گھر کا سلیب بھرنے کے موقع پر، نئی دکان کے افتتاح کے موقع پر وغیرہ وغیرہ۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سوال میں لکھے ہوئے موقعوں پر حصول برکت کے لئے قرآن خوانی کرنا جائز ہے، لازم اور ضروری نہیں، اگر لازم سمجھ کر کیا جائے تو بدعت اور غلط رسم میں شمار ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۹۳﴾ قرآن کریم کی تلاوت افضل ہے۔

سوال: پنج سورہ میں دعاء گنج العرش ہے، اسے پڑھنا کیسا ہے؟ اس دعا کا پڑھنا اچھا ہے یا

قرآن مجید کی تلاوت افضل ہے؟ اور اس دعا پر یقین رکھنا کیسا ہے؟ اور اس دعا کی فضیلت بھی بتائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......قرآن کریم کی تلاوت افضل ہے۔ اور دعاء گنج العرش کا ثبوت اور فضیلت معتبر کتابوں میں نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۹۴﴾ نزول قرآن کی برسی منانا

سوال: آج کل اخباروں اور ریڈیو پر یہ خبر پھیلی ہوئی ہے: کہ احمد آباد اور دہلی اور پاکستان اور عرب ممالک میں قرآن خوانی کر کے چودہ سو سالہ نزول قرآن کی چودہ ویں صدی منائی گئی۔ تو ہم نے بھی یہ طے کیا: کہ اسی نیت سے ایک دن متعین کر کے قرآن خوانی کے لئے پورے شہر کے مسلمانوں کو دعوت دی جائے، اور قرآن جیسی عظیم الشان کتاب پر علماء کرام سے بیانات سن کر اس کے بارے میں پھر سے واقفیت حاصل کریں۔ ہماری نیت یہ ہے کہ تقریباً کثرت سے قرآن خوانی ہوں گی۔ تو ایسا اجلاس کرنے میں شرعاً کوئی حرج ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......۱۴۰۰ سال کے بعد نزول قرآن کا جلسہ منانا فرض یا واجب نہیں ہے۔ تقریر کرنا اور لوگوں کو قرآن اور دین سے واقف کرنا اور کرانا تو بہت اچھی بات ہے لیکن اس کے لئے خاص اجلاس رکھنا اور کرنا یہ سب بری باتیں ہیں۔ اس لئے اگر آپ کا اجلاس سادہ اور حقیقت میں قرآن شریف کی عظمت اس سے مقصود ہو بے ادبی اور جشن میلے کی شکل نہ ہو تو اس میں حرج نہیں ہے۔ اور بعد میں رواج نہ بن جائے اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۹۵﴾ بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگانا درست نہیں ہے۔

سوال: کیا بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگا سکتے ہیں؟ اور تلاوت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن شریف کو ناپاکی کی حالت میں اسی طرح بغیر وضو کے ہاتھ لگانا یا پکڑنا جائز نہیں ہے، کوئی علیحدہ کپڑا یا ایسی ہی کوئی دوسری چیز ہو تو اس سے ہاتھ لگا سکتے ہیں یا پکڑ سکتے ہیں۔ وضو کے ساتھ تلاوت کرنا افضل ہے لیکن جب وضو نہ ہو تو قرآن شریف کو ہاتھ یا بدن کا کوئی بھی عضو لگائے بغیر صرف اندر دیکھ کر تلاوت کرنا ہو تو کر سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۹۶﴾ ادب کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنی چاہئے

سوال: اس طرح قرآن کی تلاوت کرنا کہ تالیٔ قرآن کرسی پر بیٹھا ہوا ہو اور اس کے پیروں میں چپل ہو، اور ایک پیر دوسرے پیر پر چڑھایا ہوا ہو، ایک پیر چپل کے ساتھ زمین پر رہتا ہو، اور چپل گھر میں پہننے کی چپل ہے باہر اسے استعمال نہ کرتا ہو، تو کیا اس طرح تلاوت کرنا شرعی رو سے صحیح ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن شریف کی تلاوت اس طرح کرنی چاہئے کہ جس میں قرآن شریف اور صاحب قرآن کی عظمت اور بزرگی ملحوظ رہتی ہو، اور باقی رہتی ہو۔ پیر پر پیر چڑھا کر تلاوت کرنا ادب کے خلاف ہے۔ اسی طرح چپل اگر پاک ہو تو اسے پہن کر تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن ادب کا لحاظ رکھنا بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۹۷﴾ وقف غفران، وقف لازم اور منزل کا کیا مطلب ہے؟

سوال: قرآن پاک میں وقف غفران اور وقف لازم اور وقف منزل وغیرہ لکھا ہوا ہوتا ہے

ان کا کیا مطلب ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن شریف کی تلاوت کرنے والے کی مثال ایک مسافر کی طرح ہے جو اپنے سفر کے دوران کچھ جگہوں پر ٹھہرتا ہے، کچھ جگہوں پر پڑاؤ ڈالتا ہے، اور کچھ جگہوں پر نہیں ٹھہرتا۔ اسی طرح زبانوں میں بھی ٹھہرنے کی، سانس لینے کی خاص علامتیں ہوتی ہیں: جیسے اردو میں وقف کا نشان (۔) الٹا واو (،) واوین ('' '') وغیرہ علامتیں ہیں۔ اسی طرح عربی میں بھی یہ وقف کی ایک علامت ہے جس کا حکم نیچے بتایا گیا ہے۔

وقف غفران: یہاں وقف کرنے سے مطلب صاف سمجھ میں آتا ہے اس لئے سانس توڑ دینا اچھا ہے۔

وقف لازم: یہاں ٹھہرنا ضروری ہے۔ ورنہ بعض مرتبہ مطلب کچھ کا کچھ ہو کر معنیٰ بدل جاتا ہے۔

وقف منزل: اسے وقف جبرئیل بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ وحی سناتے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہاں ٹھہرے تھے۔ اس لئے تلاوت کرنے والا بھی اگر ٹھہرنا چاہے تو ٹھہر سکتا ہے۔ اور یہی بہتر ہے۔ (جامع الوقف) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۹۸﴾ قرآن شریف کو بوسہ دینا

سوال: کلام پاک کی تلاوت کرنے سے پہلے یا بعد میں کیا کلام پاک کو بوسہ دینا یا سینہ سے لگانا جائز ہے؟ زیادہ تر لوگ کلام پاک کو ہاتھ میں لے کر اس کی جلد پر بوسہ دیتے ہیں، کیا اس طرح کرنا صحیح ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... قرآن پاک کو محبت کے جذبہ سے بوسہ دینا جائز ہے۔ اسی طرح قرآن پاک کو جس جزدان میں لپیٹا ہوا ہے اسے بوسہ دینا بھی گناہ نہیں ہے۔ لیکن اسے ضروری سمجھنا یا اس میں حد سے تجاوز کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ (امداد الفتاویٰ: ۴)
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۹۹﴾ ختم قرآن پر اجرت لینا

سوال: ایک حافظ صاحب گاؤں میں بہت سی جگہوں پر قرآن ختم کرنے جاتے ہیں، اور ختم کے بعد کچھ پانچ دس روپے انہیں مل جاتے ہیں۔ حافظ صاحب کی نیت پہلے سے پیسے لینے کی نہیں ہوتی، اور پہلے سے پیسے کی کوئی بات بھی نہیں ہوتی، پھر بھی لوگ زبردستی پیسے دیتے ہیں۔ تو کیا حافظ صاحب کو وہ پیسے لینا جائز ہے؟ اسی طرح حافظ صاحب وہ پیسے اپنے گھر خرچ میں استعمال کر سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... اجرت لے کر قرآن شریف پڑھنا جائز نہیں ہے۔ حرام ہے۔ اس طرح قرآن خوانی سے مرحوم کو ثواب بھی نہیں پہونچتا۔ اس لئے قرآن خوانی کرنے کے لئے پیسے لینا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص لینے کے لئے راضی نہ ہو لیکن دینے والا زبردستی دیتا ہو تو اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایک تو یہ کہ اس جگہ پر یہ معروف ومشہور ہو کہ ختم پڑھنے پر کچھ پیسے دئے جاتے ہیں تو ''المعروف کالمشروط'' کے قاعدہ کے تحت وہ پیسے لینے جائز نہیں ہے۔ چاہے لینے والے نے پہلے سے کوئی بات نہ کی ہو۔

(۲) دوسری قسم یہ ہے کہ اس جگہ پر اس کا کوئی رواج نہ ہو، اور ختم پر پیسے لوں گا ایسا بھی نہ

کہا ہو، دینے والے اور لینے والے کو اس مسئلہ کا گمان بھی نہ ہو، اور دینے والا اپنی مرضی سے بخشش کے طور پر دینا چاہے تو اس کا لینا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۰۰﴾ ختم قرآن پر شیرینی تقسیم کرنا

سوال: ہمارے یہاں یہ رسم ہے کہ قرآن خوانی کے لئے لوگوں کو دعوت دے کر بلایا جاتا ہے۔ اور ختم کے بعد اس میں شامل ہونے والوں کے لئے شیرینی (مثلاً:، نان کھٹائی، کیلے، کھجور وغیرہ) تقسیم کی جاتی ہے۔ تو کیا غریب انسان یہ تقسیم نہ کر سکے تو اسے گناہ ہوگا؟ اور کوئی پڑھنے والا لیتا ہے تو گنہگار ہوگا؟ اور پڑھنے والا کہتا ہے: کہ میں تو ثواب کے لئے پڑھتا ہوں اجرت کے لئے نہیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ختم قرآن کے بعد جو شیرینی تقسیم کرنے کا رواج ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اگر اسے بند کر دیا جائے تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ لیکن کوئی اپنی مرضی سے کسی بھی طرح کے عقیدہ کی خرابی یا پابندی کے بغیر اسے ضروری سمجھے بغیر شیرینی تقسیم کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لئے ایسی شیرینی لینے میں یا کھانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اگر کوئی شخص لینا نہ چاہتا ہو یا تقسیم کرنا نہ چاہتا ہو تو یہ افضل کہلائے گا۔

﴿۱۰۱﴾ تراویح پر اجرت لینا جائز نہیں ہے؟

سوال: ایک عالم صاحب رمضان میں تراویح پڑھاتے ہیں، اور قرآن شریف کے ختم ہونے سے دو دن قبل ایک آدمی کھڑا ہو کر نمازیوں میں اعلان کرتا ہے کہ مولانا نے تراویح پڑھائی ہے اس لئے ہمیں ان کے لئے کچھ چندہ کر کے دینا چاہئے۔ تو ۲۷ ویں کو چندہ کر کے وہ پیسے عالم صاحب کو دئے جاتے ہیں، تو اس طرح دینا کیسا ہے؟ اور کیا عالم صاحب کا

ان پیسوں کو لینا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... تراویح میں قرآن شریف کے سنانے یا پڑھنے کی مزدوری کے طور پر بخشش کے نام سے چندہ کر کے یا اپنے طور پر جو پیسے دیئے جاتے ہیں وہ جائز نہیں ہیں وہ اجرت ہی ہے۔

﴿۱۰۲﴾ جس ممبر کے اندر قرآن ہو اس پر بیٹھنا

سوال: یہاں مسجد میں لکڑی کا ممبر ہے، اور اس ممبر کے اندر قرآن شریف وغیرہ رکھا جاتا ہے، اس کو خطبہ کے وقت نکال لینا چاہئے یا نہیں؟ ممبر بند ہے، باہر سے ممبر میں قرآن ہے ایسا معلوم نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں مذکورہ ممبر پر بیٹھ کر جمعہ یا عید کا خطبہ یا وعظ کہنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... ممبر کے اندر کے حصہ میں قرآن شریف رکھتے ہوں تو اس ممبر پر بیٹھنا، پیر رکھنا قرآن کے ادب کے خلاف ہے۔ اس لئے خطبہ یا تقریر کے لئے اس ممبر کا استعمال کرنا ہو تو پہلے اندر سے قرآن شریف نکال کر کسی اونچی جگہ پر ادب کے ساتھ رکھ دیا جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری: ۹۴)

﴿۱۰۳﴾ نیچے کے منزل پر قرآن شریف ہو تو کیا دوسری منزل پر رہنا جائز ہے؟

سوال: یہاں انگلینڈ میں رہائشی مکان دو منزلہ ہوتے ہیں۔ اوپر کی منزل سونے کے لئے استعمال ہوتی ہے، اور نیچے کی منزل میں بیٹھک (نشست گاہ) اور مطبخ وغیرہ ہوتا ہے۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ نیچے کی منزل میں ایک کباٹ (الماری) میں قرآن شریف اور دوسری دینی کتابیں رکھی جائیں تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... قرآن شریف نیچے کی منزل میں کباٹ (الماری) میں

ہوتو اوپر کی منزل میں سونے میں بے ادبی نہیں ہے۔اس لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
(عالمگیری)

﴿۱۰۴﴾ قرآن شریف کی صندوق بیٹھک کے نیچے رکھنا

سوال: پیٹی (چھوٹا صندوق) میں یا تھیلی میں قرآن شریف ہواور بس یا ریل میں جگہ کی قلت کی بناپر تھیلی یا بیٹھک کے نیچے یا کار میں پیچھے ڈیکی میں رکھ دیں تو کیا کچھ گناہ ہوگا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ......اس طرح قرآن شریف رکھنے میں مجبوری اور حفاظت مقصود ہے،اور توہین (بے ادبی) کا خیال نہیں ہوتا اس لئے گناہ نہیں ہوگا۔(عالمگیری)۔

﴿۱۰۵﴾ قرآن شریف کے برابروزن کرکے گیہوں صدقہ کرنا

سوال: قرآن مجید کی بے ادبی کرنے سے یا ہاتھ میں سے نیچے گر جانے کی صورت میں کیا کفارہ لازم ہوگا؟ یہاں اگر کسی سے قرآن مجید گر جاتا ہے تو وہ قرآن مجید کے وزن کے برابر گیہوں یا آٹا صدقہ کرتا ہے،تو کیا شرعی رو سے یہ صحیح ہے؟ مسئلہ بتا کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ......قرآن مجید کی بے ادبی کرنا یا گرادینا گناہ اور بے برکتی کا ذریعہ ہے۔اس لئے اس کا پورا خیال رکھنا چاہئے۔لیکن اگر گر جائے تو اس کے وزن برابر گیہوں یا آٹا صدقہ کرنے کا اعتقاد بالکل غلط ہے بلکہ قرآن کو ترازو میں رکھ کر تولنا ادب کے خلاف ہے۔اس لئے اگر ایسا ہوا ہوتو توبہ کرنی چاہئے۔(امدادالفتاوی:۴)

﴿۱۰۶﴾ آیت ”واللہ سریع الحساب“ کی تفسیر

سوال: سورۂ بقرہ میں ایک آیت واللہ سریع الحساب کا عام طور پر مطلب یہ بیان کیا جاتا

ہے کہ اللہ پاک جلد حساب لینے والا ہے۔تو یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نزول قرآن کو آج ۱۴۰۰ سال ہو گئے ہیں تو ''جلد اور فوراً حساب لینے کا مطلب'' سمجھ میں نہیں آتا ؟ تو اس کا مطلب اور تفصیل بتلا کر شکوک کو دور فرمائیں، اس لئے کہ اس پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ ۱۴۰۰ سال ہو گئے پھر بھی اس حکم پر عمل ابھی تک کیوں نہیں ہوا؟ یا جلد کا معنیٰ کیا ہے؟ کتنا جلدی، کب اور کس طرح ؟ یا پھر اسی طرح سال گزرتے رہیں گے ،وغیرہ وغیرہ سوالات پیدا ہوتے ہیں تو آپ کے وسیع علم کی روشنی میں اوپر کے اشکالات کو رفع فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......آیت و الله سريع الحساب ، اللہ پاک جلد حساب لینے والا ہے، پر جو سوالات قائم کئے ہیں وہ بے بنیاد ہیں۔اس لئے کہ اس کی تفسیر اس طرح ہے:(۱) تفسیر بیضاوی (ص:۱۳۹) میں لکھا ہے: کہ بندے اور ان کی کثرت اور ان کے اعمال بہت زیادہ تعداد میں ہونے کے باوجود بہت ہی جلد (تھوڑی ہی دیر میں ،فوراً،) حساب لے لیں گے۔(۲) تفسیر جلالین (ص:۳۸) میں اوپر کی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے: کہ اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کا حساب آدھے دن میں لے لیں گے۔ (۳) تفسیر کبیر (۱۸۱/۲) میں لکھا ہے: کہ جو چیز یقینی طور پر ہونے والی ہو اس کے لئے بھی لفظ ''سـریـع'' کا استعمال ہوتا ہے۔یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ گھڑی جس میں حساب وکتاب ہونے والا ہے وہ (یقینی طور پر) قریب ہی ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۰۷﴾ مسجد میں تلاوت قرآن کا طریقہ

سوال: میں قرآن شریف بلند آواز سے پڑھتا ہوں،اور سامنے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں،اور وہ لوگ مجھے زور سے پڑھنے سے منع کرتے ہیں، میں مسجد کے اندر بیٹھ کر تلاوت کررہا ہوتا ہوں،تو

کیا مجھے آہستہ تلاوت کرنی چاہئے؟ یا ان لوگوں کو وہاں سے اٹھ کر چلے جانا چاہئے؟ وہ لوگ دنیوی باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ اور وہ لوگ جماعت خانہ کے باہر ہیں۔تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟ زور سے تلاوت کرنی چاہئے یا آہستہ سے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......نماز کے وقت میں لوگ نوافل وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں اس لئے زور سے تلاوت کرنے کو علماء نے مکروہ بتایا ہے۔ ہاں! اگر مسجد میں کوئی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ عالمگیری میں ہے کہ لوگ کام میں مشغول ہوں تو ان کے سامنے بلند آواز سے تلاوت نہیں کرنی چاہئے۔ (اس لئے کہ لوگوں کا دھیان دوسری طرف ہے) اور قرآن کے احترام میں سے یہ ہے کہ بازار میں نہ پڑھا جائے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے بتائے گئے حالات میں آہستہ تلاوت کرنی چاہئے۔

﴿۱۰۸﴾ مسجد میں روزانہ فجر بعد لاؤڈ اسپیکر میں یٰس شریف کا ختم کرنا

سوال: یہاں مسجد میں روزانہ فجر بعد لاؤڈ اسپیکر میں یٰسٓ شریف کا ختم پڑھا جاتا ہے، اس کی آواز یہاں کی بستی کے تقریباً سب ہی گھروں میں جاتی ہے، مسلمان ہوں یا ہندو کسی بھی فرقہ کے ہوں سب کے گھروں میں آواز جاتی ہے۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ یہ طریقہ اسلامی نقطۂ نظر سے صحیح ہے یا نہیں؟ اس کی تفصیل فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......فجر کی نماز کے بعد یٰسٓ شریف پڑھنا بہت ہی مبارک عمل ہے۔ اور صبح میں یٰسٓ شریف پڑھنے کی فضیلت احادیث میں کثرت سے آئی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو اسے صبح پڑھنا چاہئے۔ اور گھر میں بچوں کے پاس بھی پڑھوانا چاہئے۔ اور نہ پڑھ سکتے ہوں تو دھیان سے سن لینا چاہئے۔

جب قرآن شریف یا اس کی کوئی سورت پڑھی جائے تو اس کی آواز جہاں تک پہونچے وہاں تک ہر انسان کو اسے دھیان سے سننا واجب ہو جاتا ہے۔اب اگر کوئی اسے نہ سنے اور دوسرے کاموں میں مشغول رہے تو اس میں قرآن شریف کی اور تلاوت کی بے ادبی ہوتی ہے اور نہ سننے والا گنہگار ہوتا ہے۔

آپ نے سوال میں جو تفصیل لکھی ہے اس میں آواز دور تک پہنچتی ہے، لیکن ہر شخص اس کا احترام ملحوظ نہیں رکھ سکتا، اور دھیان سے اسے نہیں سنتا، اس لئے قرآن کی بے ادبی کرانے کا سبب پڑھنے والا بنتا ہے۔ اس لئے لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا بند کر دیا جائے اور خود پڑھنے کا اہتمام کیا جائے تا کہ تلاوت اور قرآن شریف میں دیکھنے کا دہرا اجر مل سکے۔ اور جو لوگ قرآن شریف کی تلاوت اور آواز سننے میں بے حرمتی کرتے ہیں وہ بھی بند ہو جائے۔

﴿۱۰۹﴾ تلاوت میں حروف کی ادائیگی ضروری ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص نماز کے علاوہ اور کسی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کرے اور زبان کو حرکت دئے بغیر دل ہی دل میں تلاوت کرے تو کیا اس کو قرآن کی تلاوت کرنا کہا جائے گا؟ یا صرف تصور الفاظ کہلائے گا؟ اس طرح پڑھنے والے کو تلاوت کا ثواب ملے گا.

اسی طرح کوئی شخص ورد یا وظیفہ دل میں پڑھے تو کیا وہ صحیح ہے یا نہیں؟ یا اس کے بھی حروف کا صحیح تلفظ ضروری ہے؟ جیسا کہ کوئی شخص درود شریف وغیرہ دل میں زبان کو حرکت دئے بغیر پڑھے تو کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... تلاوت یا تلفظ میں کم از کم اتنا تو ہونا ہی چاہئے کہ زبان میں حرکت ہو کر الفاظ صاف صاف ادا ہو جائیں۔ اور اپنی آواز اپنے کانوں سے سن سکیں۔

صرف دل میں پڑھنے کو تصور یا خیال کہہ سکتے ہیں۔اس لئے تلاوت یا درود شریف پڑھنے میں جو ثواب کا وعدہ ہے وہ اس طرح پڑھنے سے پڑھنا نہیں سمجھا جائے گا۔لیکن ایسے تصور اور خیالات بھی فائدے سے خالی نہیں ہیں۔(شرح وقایہ:۱۷۲،ہدایہ)ورد اور وظیفہ بھی اس طرح سے پڑھنا چاہئے کہ اپنی آواز خود سمجھ سکے اور سن سکے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۱۰﴾ پنج سورہ میں سے کون کون سی چیز پڑھنا ثابت ہے؟

سوال: پنج سورہ میں کلام پاک کی سورتوں کے علاوہ بہت ساری دعائیں اور اسمائے حسنیٰ اور اسمائے رسول ﷺ لکھے گئے ہیں۔تو پوچھنا یہ ہے کہ ان میں سے کتنی دعائیں اور کون کون سی دعائیں پڑھنا قرآن اور حدیث سے ثابت ہے؟ اور وہ سب دعاؤں کی لکھی ہوئی فضیلتیں صحیح سمجھنی چاہئے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پنج سورہ یہاں نہیں ہے۔اسی طرح مجھے علم بھی نہیں ہے کہ اس میں کیا کیا لکھا ہوا ہے؟ اس لئے اس کو دیکھنے کے بعد ہی کچھ کہا جا سکتا ہے۔ قرآن پاک کی سورتیں، اسمائے حسنیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کے نام ہوں تو پڑھ سکتے ہیں۔فقط واللہ تعالی اعلم

الباب الخامس : ما یتعلق بالآخرۃ و القیامۃ

﴿۱۱۱﴾ جنت اور دوزخ کہاں ہیں؟

سوال: جنت اور دوزخ آسمان میں ہیں یا زمین میں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جنت اور دوزخ صحیح قول کے مطابق اللہ تعالی نے پیدا کر دی ہے، اور ان کی جگہ کہاں ہیں؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والے ہیں کہ وہ کہاں ہیں؟ جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور دوزخ ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۱۲﴾ مشرکین کے نابالغ بچوں کو عذاب ہوگا یا نہیں؟

سوال: میں ایک کالج کا طالب علم ہوں، اور ایک مشکل میں پھنس گیا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مفصل جواب مرحمت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

کافر، مشرک ان کے اعمال بد کی وجہ سے جہنمی ہیں لیکن ان کے نابالغ بچے جو ابھی حد شعور کو بھی نہیں پہونچے، ان کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟ اس بارے میں ہمارا عقیدہ کیا ہونا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... کافر اور مشرک کے صغیر العمر بچے جو ابھی حد بلوغ کو نہیں پہونچے اور اس سے پہلے ان کا انتقال ہو جائے تو ان کے جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے میں حدیث شریف میں مختلف الفاظ آئے ہیں۔ علماء دین کا اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے۔ اس لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس مسئلہ میں خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔ اور دوسرے اکابر علماء کا کہنا ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے۔ اس لئے کہ

ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور خدائی احکام کی نافرمانی کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔اس لئے جہنم میں بھیجنا خدائے پاک کی رحیم و کریم ذات کے رحم کے خلاف ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۱۳﴾ قیامت کب آئے گی؟

سوال: قیامت کب آئے گی؟ حال میں ایک گجراتی رسالہ میں میں نے پڑھا کہ اب دنیا ختم ہو جائے گی، اور سنہ ۲۰۰۰ میں آفتاب اور اس کے ستاروں میں سخت ٹکر ہونے والی ہے، تو کیا یہ حقیقت صحیح ہے؟ حدیث شریف یا اسلامی تعلیم میں اس کے متعلق کوئی وضاحت ہو تو ارشاد فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اللہ تعالی کے فرمان اور حضور ﷺ کے ارشاد اور اسلامی عقائد کی روشنی میں اتنا تو طے ہے کہ قیامت ایک دن ضرور آئے گی، اور زمین آسمان، چاند، سورج سب ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائیں گے۔لیکن وہ کس سنہ کس تاریخ اور کس وقت آئے گی؟ اس کا علم خود حضور ﷺ کو بھی نہیں دیا گیا۔اللہ تعالی کے علاوہ اس کا صحیح وقت کوئی نہیں جانتا، اور ٹھیک وقت کسی نے نہیں بتایا، اور نہ کبھی بتا سکتا ہے۔

مشکوۃ شریف میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں مسلمانوں کو بنیادی چیزیں سوال و جواب کی شکل میں سکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔اس میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو جواب میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجیب سائل سے زیادہ نہیں جانتا یعنی مجھے اس کا علم نہیں۔اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا علم اللہ کے علاوہ اور کسی کو نہیں، جن میں سے ایک قیامت کے وقت کا علم ہے۔(مشکوۃ شریف:۱۱)۔البتہ قیامت سے پہلے کی چھوٹی

بڑی نشانیاں تفصیل سے بتائی گئی ہیں اور جیسے جیسے سال گزر رہے ہیں ویسے ویسے وہ نشانیاں واضح طور پر ظاہر ہورہی ہیں جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اب زیادہ وقت باقی نہیں ہے۔ اللہ تعالی ایمان کے ساتھ دنیا سے جانا نصیب فرمائے۔ آمین فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۱۴﴾ جنت کے کتنے دروازے ہیں؟

سوال: جنت کے دروازے صحیح روایت کے مطابق کتنے ہیں؟ کون کس دروازے سے داخل ہوگا؟ مختصر یہ کہ لوگ ان کے مرتبہ کے اعتبار سے کس دروازے سے داخل ہونگے؟ اس کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں، ہر شخص اپنے اعمال کے اعتبار سے ان دروازوں سے داخل ہوگا۔ حضرت ابو بکرؓ اور ان جیسے دوسرے صحابہ کو آٹھوں دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرے دروازوں کے نام اور ان سے داخل ہونے والوں کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) باب الصلوۃ: نماز کی پابندی کرنے والے اور خشوع وخضوع سے ادا کرنے والے (۲) باب الجہاد: مجاہدین (۳) باب الصدقہ: صدقہ و خیرات کرنے والے (۴) باب الریان: روزے دار (۵) باب الضحیٰ: چاشت کی نماز پڑھنے والے (۶) باب التوبہ: تائبین (۷) باب العفو: درگزر کرنے والے اور معاف کرنے والے (۸) باب الرضا: اللہ کی رضا میں راضی رہنے والے (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: مظاہر حق اور مشکوۃ شریف) فقط واللہ تعالی اعلم

الباب السادس : ما یتعلق بالقدر

﴿۱۱۵﴾ قسمت اور عمل میں کیا فرق ہے؟

سوال: آدمی کی قسمت میں جنت ودوزخ پہلے سے لکھ دی گئی ہے، کیا یہ بات سچ ہے؟ اور ایک شعر ہے جس میں عمل کو ترجیح ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

تو پھر قسمت کی بات کہاں رہی؟ ان دونوں میں سچ کیا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... ہر شخص کے لئے جنتی اور جہنمی ہونا پہلے سے لکھ دیا گیا ہے لیکن ہمیں اس کا علم نہیں ہے کہ ہمارا نام کس فہرست میں ہے؟ اس لئے ہمیں نیک اعمال میں لگے رہنا چاہئے، اور برے افعال سے بچتے رہنا چاہئے۔ عقائد قرآن وحدیث سے ثابت ہوتے ہیں۔ شاعروں کے اشعار (افکار) سے نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۱۶﴾ کیا تقدیر میں تبدیلی ہوسکتی ہے؟

سوال: کیا تقدیر میں تبدیلی ہوسکتی ہے؟ نیچے لکھی گئی حدیث کی روشنی میں اس سوال کا جواب مرحمت فرمائیں۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی چیز تقدیر کو نہیں بدل سکتی سوائے دعا کے۔ اور کوئی بھی چیز عمر کو لمبی نہیں کرسکتی سوائے نیکی کے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... انسانی علم کی رو سے تقدیر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو تقدیر مبرم یعنی اٹل فیصلہ اور دوسری کو تقدیر معلق کہتے ہیں۔ یعنی کسی چیز پر موقوف فیصلہ۔ مثلاً

فلاں شخص پر یہ تکلیف یا مصیبت آئے گی لیکن وہ دعا کرے گا تو وہ اس سے دور کردی جائے گی۔ یا اس کی عمر ۲۵ سال کی ہوگی لیکن وہ نیک کام کرے گا تو ان کی برکت سے ۲۵-۳۰ سال اور بڑھا دئے جائیں گے۔ اب یہ تقدیر ہمارے علم کی رو سے تو معلق ہی شمار ہوگی، لیکن اللہ کے علم کے حساب سے یہ تقدیر مبرم شمار ہوگی، اس لئے کہ اللہ تعالی عالم الغیب ہے، اس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، اور کون شخص کیا کرے گا اور کس وقت کیا ہوگا وہ سب اس کے علم میں ہے۔ اور مذکورہ حدیث مشکوۃ شریف میں کتاب الدعوات ص: ۱۹۵ پر حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے اور اس کے حاشیہ پر لمعات اور مرقات سے اس کی توجیہات نقل کی گئی ہیں اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی دوسری توجیہات بیان کی ہیں۔ مذکورہ حدیث میں دعا اور نیک کام کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۱۷﴾ تقدیر کی قسمیں

سوال: اللہ تعالی نے دنیا کو پیدا کرنے سے پہلے (یعنی کہ پچاس ہزار سال پہلے) اول سے اخیر تک تمام پیدا ہونے والے بندوں کی تقدیر لکھ دی ہے۔ بیشک ہمیں اس کا علم نہیں ہے کہ ہماری تقدیر میں کیا لکھا گیا ہے، اس لئے جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے چاہئے۔ تو کیا تقدیر دو قسم کی لکھی گئی ہے؟ اگر بندہ نیک عمل کرے تو اسے یہ ملے گا اور برے اعمال کرے تو اسے یہ ملے گا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... تقدیر کی جو دو قسمیں بتائی گئی ہیں ان میں سے ایک کو تقدیر مبرم یعنی اٹل فیصلہ اور دوسری کو تقدیر معلق کہتے ہیں۔ اور یہ تقدیر معلق ہمارے علم کے حساب سے ہے اور اللہ تعالی سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ عالم الغیب ہے، ماضی حال

مستقبل کی سب باتوں کا اسے علم ہے۔اس لئے اللہ کے علم کے حساب سے اللہ نے تقدیر کی دو قسمیں نہیں لکھیں،صرف ایک ہی تقدیر،تقدیر مبرم ہی لکھی ہے۔

﴿۱۱۸﴾ چودہویں صدی ہجری کا ختم ہونا اور پندرہویں صدیں ہجری کا شروع ہونا، اسلامی رو سے اس کی کیا اہمیت ہے؟

سوال: مسلمانوں کی ہجری سنہ کی چودہویں صدی تھوڑے ہی وقت میں ختم ہونے والی ہے،اس موقع پر ہمارے یہاں کے کچھ بھائیوں کا یہ ارادہ ہے کہ چودہویں صدی ہجری کے ختم پر ایک عام دعوت کی جائے جس میں بستی کے مالدار وغریب ہر ایک شخص ساتھ مل کر کھانا بنا کر عام دعوت کا ارادہ ہے۔اور اس کام کے لئے پیسوں کا چندہ کیا جائے اور للہ پیسوں کا ہی چندہ کیا جائے گا۔تو اس طرح دعوت کا پروگرام رکھنا کیسا ہے؟ اور دعوت کے وقت قرآن شریف کا ختم پڑھانے کا ارادہ ہے۔اور ۱۴۰۰ سال میں جتنے مسلمان مرحوم ہو چکے ہیں ان کو ایصال ثواب کر کے انکے لئے دعائے خیر کی جائے۔تو سوال یہ ہے کہ اس طرح کا پروگرام رکھنا کیسا ہے؟

اسلامی نقطۂ نظر سے چودہویں صدی کا ختم ہونا اور پندرہویں صدی کا شروع ہونا،کیا اس کی کوئی اہمیت ہے؟ بزرگان دین نے اس موقع کی کوئی پیشن گوئی کی ہو تو وہ بتانے کی مہربانی فرمائیں۔اخباروں سے معلوم ہوا کہ بہت سے اسلامی ممالک اور بھارت سرکار بھی چودہویں صدی منانے والے ہیں تو اس کے بارے میں شرعی رو سے آپ کی کیا رائے ہے وہ بتانے کی مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... عام دعوت کرنا،لوگوں کو کھانا کھلانا یا تلاوت کلام پاک

کر کے مرحوموں کو ایصال ثواب کرنا، کسی بھی طرح کے غلط اعتقاد یا لوازمات سے دور رہ کر صرف رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے تو وہ جائز اور ثواب کا کام ہے، لیکن چودہویں صدی ختم ہو رہی ہے اس کے منانے کے لئے یہ سب کرنا مناسب نہیں ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے صدی کا ختم ہونا یا نئے سال کا شروع ہونا یا سال کا ختم ہونا اور نئے سال کا آنا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اپنی طرف سے اہمیت دینا اور لوگوں کو اہمیت دینے پر ابھارنا یہ غیر اسلامی رواج ہے اور اسلامی طریقہ کے خلاف فعل ہے۔

اب اگر آپ کو دیکھ کر وہ جاہل مسلمان ایسے جلسے جلوس کو اسلامی حکم یا اسلامی شان سمجھ کر اپنا لیں تو ایک غلط رواج شروع کرنے کا گناہ اور ان لوگوں کو غلط کام کرنے کا گناہ آپ پر عائد ہوگا۔

پندرھویں صدی کی اسلامی نقطۂ نظر سے کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ اسی طرح واضح الفاظ میں حدیث میں بھی اس صدی سے متعلق کوئی بات نہیں ہے۔

قیامت کی یقینی تاریخ، سال یا صدی کا علم اللہ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے۔ البتہ اس کی نشانیاں حدیث شریف میں ہیں۔ اور ان نشانیوں کے مطابق ہر شخص اپنی اپنی سمجھ سے اندازہ لگاتا رہتا ہے۔ بزرگان دین کی جو پیشنگوئیاں ہوتی ہیں وہ بھی ان کی فراست اور کشف کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔ اس لئے اسے قطعیت اور یقین کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

یہ پروپیگنڈے کا زمانہ ہے، اس لئے حکومت اپنے پروپیگنڈے کے لئے نئے نئے طریقے یا اجلاس کے نام سے اپنی آواز لوگوں تک پہنچاتی ہے۔ جیسے کہ نزول قرآن کی صدی کے نام سے گذشتہ سال بہت پروپیگنڈا کیا گیا، اس لئے کوئی اسلامی نام رکھنے والا ملک کوئی کام کرے تو ہمیں اس کی پیروی کرنی ہی چاہئے، یہ صحیح نہیں ہے۔ ہمیں تو قرآن و حدیث اور فقہ میں بتائے گئے طریقوں کے مطابق جب تک قیامت آجائے تب تک عمل کرنا ہے۔ جس کی توفیق اللہ

تعالی مجھے آپ کواور ہرامتی کوعطا فرمائے۔آمین فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۱۹﴾ مکان کا سنگ بنیاد رکھنے یا افتتاح کرنے سے متعلق

سوال: بلڈنگ کی سنگ بنیاد رکھنے کے لئے کوئی افضل وقت یا دن ہوتو بتائیں،اسی طرح کوئی مکروہ وقت ہوتو اس سے واقف کریں۔سنگ بنیاد رکھنے کے لئے یا افتتاح کرنے کے لئے شرعی مسنون طریقہ کیا ہے؟ اس موقع پر کوئی مسنون دعا یا ذکر پڑھنے کا ہوتو وہ ضرور بتائیں۔

سنگ بنیاد کے موقع پر بلڈنگ کے ستون میں سونے وچاندی کا ٹکڑا یا رائج روپے کے سکے ڈالنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ تفصیل سے اس بارے میں رہنمائی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......سنگ بنیاد رکھنے کے لئے یا افتتاح کرنے کے لئے کوئی مکروہ وقت نہیں ہے اسی طرح کوئی افضل وقت بھی نہیں ہے۔اوراس کے لئے کوئی ورد بھی نہیں ہے۔شریعت میں ایسے کاموں کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔اس کے باوجود حصول برکت کے لئے کسی متقی پرہیزگار شخص سے سنگ بنیاد یا مکان کا افتتاح کرایا جائے تو منع بھی نہیں ہے،البتہ! ہراہم اور بڑے کام کواللہ کے نام سے شروع کرنا چاہئے۔اس لئے اللہ کے نام سے اورایسی کوئی آیت یا حدیث کی دعائیں ہوں تو پڑھی جاسکتی ہیں۔

سنگ بنیاد میں سونے وچاندی کے سکے ڈالنا، یا ناریل پھوڑنا، یا ایسے ہی دوسرے افعال غیر مذہبی رواج ہیں،اور غیر مذہب والوں کی اتباع میں کئے جاتے ہیں اس لئے منع ہیں۔

﴿۱۲۰﴾ کیلے یا پپیتے کا درخت بونے سے گھر میں نقصان کا عقیدہ

سوال: بہت سے لوگ مانتے ہیں کہ کیلے یا پپیتے کا درخت بونے سے گھر میں نقصان ہوتا

ہے، تو شریعت میں اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ کیا ایسا عقیدہ رکھنا صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسلمانوں کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ ہے: و القدر خیرہ و شرہ من الله تعالی۔ یعنی ہر قسم کی اچھائی اور برائی اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہوتی ہے، اس لئے اس عقیدہ کے خلاف عقیدہ رکھنا اسلام کے بنیادی عقیدہ کے خلاف عقیدہ رکھنا ہے۔

اس لئے غلط وہم کو چھوڑ کر اللہ پر بھروسہ اور ایمان رکھنا چاہئے۔ پپیتے یا کیلے کے درخت کو منحوس سمجھنا یا اس کے بارے میں غلط عقیدہ رکھنا یہ وہم کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اور اسلام ایسے غلط وہموں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۲۱﴾ ابھی آپ ہی کی بات ہو رہی تھی، آپ کی عمر لمبی ہوگی ایسا کہنا

سوال: ہم کسی شخص کی بات کر رہے ہوں، اور وہ شخص سامنے آجائے تو کہا جاتا ہے کہ ابھی آپ ہی کی بات ہو رہی تھی، آپ کی عمر لمبی ہوگی، تو کیا ایسا کہنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ایسا اعتقاد بے بنیاد اور لوگوں کی من گھڑت بات ہے۔ البتہ کسی کی عمر میں برکت یا اضافہ کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿۱۲۲﴾ قمر در عقرب کا کیا مطلب؟

سوال: قمر در عقرب کا کیا مطلب ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قمر عربی زبان میں چاند کو کہتے ہیں۔ اور عقرب کے معنی بچھو کے ہوتے ہیں۔ یعنی وہ سورج مالا جس میں چاند عقرب کے دائرے میں آجاتا ہے۔ یہ سوال علم نجوم اور علم ہیئت سے متعلق ہے فقہ سے متعلق نہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۲۳﴾ حاملہ عورت اور بچہ پر گرہن کا اثر انداز ہونا

سوال: تھوڑے دن پہلے گرہن ہوا تھا، اس بارے میں پوچھنا یہ تھا کہ گرہن کیا ہے؟ ایک مسلمان بھائی سے میں نے سنا کہ ''اگر حاملہ عورت ایسے وقت باہر نکلتی ہے تو اس پر گرہن کا اثر ہوتا ہے یا اس عورت کو جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ عیب والا (اپاہج) ہوتا ہے'' تو کیا یہ بات سچ ہے؟ اس فتوے کا جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی خیال آجائے اور وہ گمراہی سے نکل سکیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... سورج گرہن ہو یا چاند گرہن، یہ دونوں اللہ تعالی کی وحدانیت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ جو لوگ سورج کی یا چاند کی پرستش کرتے ہیں ان کے لئے یہ ایک سبق ہے، کہ تم جنہیں خدا سمجھتے ہو وہ کتنے کمزور ہیں کہ انسے ان کی روشنی لے لی جاتی ہے پھر بھی وہ کچھ نہیں کر سکتے، اس لئے صرف اسی خدائے برتر و بالاتر کی عبادت کرنی چاہئے جس کو کوئی زیر نہیں کر سکتا۔

سوال میں لکھا ہوا اعتقاد بالکل غلط ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ وہمی اور غیروں کی من گھڑت باتیں ہیں۔ اس لئے ایسا اعتقاد رکھنا بالکل درست اور صحیح نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۲۴﴾ گرگٹ مارنا جائز اور ثواب کا کام ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ گرگٹ کو مارنا کیسا ہے؟ میں نے جہاں تک سنا ہے کہ ''ایک ہی وار میں مار ڈالنے پر زیادہ ثواب ہے، دوسرے وار میں مار ڈالنے پر اس سے کم، اور تیسرے وار میں اس سے بھی کم ثواب ہے''۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تب اس نے آگ میں

پھونک ماری تھی۔

ایک مولانا صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ''ایک جاندار کو مارنا اوراس کی نسل کوختم کرنا گناہ ہے'' اوراس وقت جس گرگٹ نے پھونک ماری تھی، تو اس گرگٹ کواس وقت مارنا ثواب تھا'' لیکن اب یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک کے گناہ کے بدل اس کی پوری نسل کوختم کردیا جائے۔اس لئے آنجناب شریعت کی روشنی میں مفصل جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداًومصلیاًومسلماً...... گرگٹ کو مارنا جائز ہےاورثواب کا کام ہے۔حدیث شریف میں بھی یہی بتایا گیا ہے۔اس لئے کہ وہ ایک موذی جانور ہے۔اورانسان کا ایسا دشمن ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نارنمرود میں ڈالا گیا تب ہر جانور آپ کو بچانے کی امکان بھرسعی کررہا تھا، تب یہ گرگٹ آگ کواور دہکانے کے لئے اس میں پھونک مارکراپنی انسان دشمنی کا ثبوت دے رہا تھا۔

جاندارا گرموذی ہوجیسے کہ سانپ، بچھووغیرہ یاانسانی ضرورت کے لئے اس کی تخلیق ہوئی ہوجیسے بکرااوربکری وغیرہ، انسانی ضرورت یعنی کھانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں توان کے مارنے اورذبح کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

کسی بھی جاندارکو مارنے کی ممانعت جَیْن مذہب میں ہے۔اسلام میں نہیں ہے۔مولانا صاحب مارنے کی وجہ ''پھونک مارنا'' سمجھےاس لئے ان کواشکال ہوا۔مارنے کی وجہ انسان دشمنی ہے۔ (حیاۃ الحیوان وغیرہ)

﴿۱۲۵﴾ بدھ کے دن کومنحوس سمجھنا

سوال: لڑکی کی شادی ہونے کے بعد جب اسے اپنی ماں کے گھر بلاتے ہیں اور جب وہ

واپس اپنے سسرال جاتی ہے تب اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ وہ بدھ کا دن نہ ہو۔ اگر آنے یا جانے کا دن بدھ آتا ہو تو اسے برا فال سمجھتے ہیں۔تو کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط؟ آنجناب مہربانی فرما کر اس کا جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بدھ کے دن کو منحوس سمجھنا صحیح نہیں ہے۔اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔اس لئے ایسے وہم میں پڑنا گناہ ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۲۶﴾ ۲۷ویں رجب کو بڑی رات ماننا

سوال: ۲۷ ویں رجب کی رات کو بڑی (عبادت کی رات) رات سمجھنا، اور اس دن کا روزہ رکھنا اور اچھا کھانا بنانا، کلام پاک یا حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......ایسا کچھ ثابت نہیں ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۲۷﴾ شادی بیاہ کے موقع پر ناریل پھوڑنا

سوال: شادی کے موقع پر مسجد کے دروازے پر کیا ناریل پھوڑنا اور فاتحہ پڑھنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ناجائز اور قابل ترک فعل ہے۔دوسری قوموں میں سے مسلمانوں کا اپنایا ہوا غیر اسلامی رواج ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۲۸﴾ رسم افتتاح کے موقع پر تلک (سر پر ٹیکا) کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں ایک دکان کا افتتاح ہوا، اس میں ایک مسلمان نے غیر مسلموں کی پیشانی پر تلک (ٹیکا) لگا کر اس کا افتتاح کیا، تو پوچھنا یہ ہے کہ ایسے مسلمان قابل رسوخ شخص کا یہ عمل مناسب ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پیشانی پر تلک لگانا، یا کسی کو لگانا مناسب نہیں ہے۔

اس میں سخت گناہ (کبیرہ گناہ) ہے۔ایسے فعل سے بچنا چاہئے۔اور اگر کرلیا ہوتو سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔

﴿۱۲۹﴾ قمر در عقرب کے وقت شادی نہ کرنا، ایسا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

سوال: شادی کی تاریخ طے کرتے وقت یہاں کے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلامی اردو کیلنڈر میں جس تاریخ پر ''قمر در عقرب'' لکھا ہوا ہوتا ہے ان تاریخوں میں شادی نہیں رکھنی چاہئے۔تو یہ قمر در عقرب کیا ہے؟ اور ایسا عقیدہ رکھنا کیا اسلامی نقطۂ نظر سے صحیح ہے؟ نیز شادی کی تاریخ طے کرتے وقت شرعی رو سے اور کون کون سی باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟ اس بارے میں تفصیل سے رہنمائی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قمر عربی زبان میں چاند کو کہتے ہیں۔اور عقرب کے معنی بچھو کے ہوتے ہیں۔یعنی سورج مالا (شمسی نظام) میں چاند جب دائرۂ عقرب میں آجاتا ہے اسے نجومی لوگ قمر در عقرب کہتے ہیں۔اور اسے منحوس سمجھتے ہیں۔لیکن شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔اللہ تعالی نے کسی بھی وقت کو منحوس نہیں بنایا۔ یہ وہمی اور کافروں کے خیالات ہیں۔جس کی حضور ﷺ نے سخت الفاظ میں تردید کی ہے۔اس لئے ایسا عقیدہ نہیں رکھنا چاہئے۔فقط واللہ تعالی اعلم

الباب السابع : ما یتعلق بالصحابۃ و الاولیاء

﴿۱۳۰﴾ عشرہ مبشرہ کا کیا مطلب ہے؟ اور وہ کون کون لوگ ہیں؟

سوال: عشرہ مبشرہ میں کن کن صحابیوں کا شمار ہوتا ہے؟ اور اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کی پوری تفصیل بتانے کی مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... عربی زبان میں عشرہ کے معنی دس کے آتے ہیں، اور مبشرہ یعنی وہ شخص جسے بشارت دی گئی ہو، مطلب یہ ہے کہ دس صحابہ جنہیں ان کی زندگی ہی میں آپ ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت دے دی ہو۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:
(۱) حضرت ابوبکرؓ (۲) حضرت عمرؓ (۳) حضرت عثمانؓ (۴) حضرت علیؓ (۵) حضرت طلحہؓ (۶) حضرت زبیرؓ (۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۸) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (۹) حضرت سعید بن زیدؓ (۱۰) حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ۔ اور اس بشارت کے بعد ان کا لقب عشرۂ مبشرہ ہوگیا۔ (ترمذی، مشکوۃ شریف: ص:۵۶۶) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۳۱﴾ اولیاء اللہ کا فیض مرنے کے بعد

سوال: کیا ولی اللہ انتقال کے بعد عام لوگوں کو فیض پہنچا سکتے ہیں؟ اور اگر پہنچا سکتے ہیں تو کس طرح؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... صحیح معنوں میں فائدہ پہونچانے والی ذات صرف اللہ کی ہے۔ وہ جس سے چاہے اور جس طرح چاہے فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ اللہ کے ولی سے ان کے انتقال کے بعد فائدہ پہنچ سکتا ہے لیکن اس کے لئے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کو دھیان میں رکھنا چاہئے: اور وہ یہ ہے کہ مزارات اولیاء کاملین سے

فیض ہوتا ہے، مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز نہیں ہے، اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے، جب جانے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استعداد فیضان ہوتا ہے۔ مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر شرک کا دروازہ کھولنا ہے (فتاوی رشیدیہ ۱۰۰) عوام کو چاہئے کہ بزرگوں کے مزار پر جا کر حدیث میں بتلائی گئی دعا پڑھیں۔ **السلام علیکم یا اهل القبور انتم لنا سلف و نحن بالاثر و انا ان شاء الله بکم لاحقون و نسأل الله لنا و لکم العافية۔** اور جتنا ہو سکے قرآن شریف وغیرہ پڑھ کر ان کی روح کو ایصال ثواب کر دیں۔ اس سے بھی جتنا نصیب میں ہوگا اتنا فائدہ ضرور ملے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۳۲﴾ بیعت کا ثبوت

سوال: آج کے دور میں جو بیعت اور پیری مریدی کا رواج ہے اس کا ثبوت حضور ﷺ کے زمانہ میں تھا؟ کیا صحابہ آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... اللہ تعالی کی محبت دل میں پیدا کرنے اور حضور ﷺ کی سنتوں کے ساتھ تعلق اور عشق پیدا کرنے اور اپنے اندر کی برائیوں کو دور کرنے کے لئے، متبع سنت اور اللہ کے ولی سے بیعت کی جاتی ہے اور ان کا مرید بنا جاتا ہے۔ یہ صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ اس لئے یہ فعل شریعت کے حکم کے مطابق ہے۔ قرآن شریف کی آیتیں اور احادیث کے فرمان اس بارے میں خوب واضح ہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۳۳﴾ خلافت کسے ملنی چاہئے؟

سوال: فاسق اور فاجر جیسے اشخاص خلافت حاصل کر کے ایسا دھندا شروع کر دیتے ہیں (جو بیان بھی نہیں کئے جا سکتے) تو خلافت کسے ملنی چاہئے؟ اور وہ شخص کیسا ہونا چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جب کوئی شخص کسی اللہ کے ولی کے ہاتھ پر بیعت کر کے کبیرہ گناہوں سے بچے اور شریعت کے احکام کی پوری پابندی کرے، اور سنت کے مطابق عمل کرے، اور اللہ کو یاد کر کے ہمیشہ اس کا دھیان رکھے، جس سے اس کا دل اللہ کے نور سے روشن ہو کر اسے نسبت حاصل ہو جائے تب اسے خلافت ملتی ہے۔ فاسق اور فاجر شخص خلافت کے لائق نہیں ہوتا۔ اور ہو بھی نہیں سکتا۔ ہاں! وہ گمراہ کرنے کے لئے شیطان کا خلیفہ یا نائب بن سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۳۴﴾ کرامت دیکھ کر یا سن کر معتقد نہیں ہو جانا چاہئے۔

سوال: خواجہ دانا صاحب کی درگاہ پر (جو شہر سورت میں واقع چوک کے قاضی میدان کے پاس ہے) جب عرس ہوتا ہے، اس سے پہلے جو صندل چڑھایا جاتا ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے: کہ جب صندل راتب پڑھتے پڑھتے آتے ہے اور درگاہ کے نزدیک آجاتے ہیں تب درگاہ کے گنبد پر جو چاند تارہ ہے وہ جھک جاتا ہے، اور پنجرہ ہٹ جاتا ہے (جو وہاں پڑوس کی مسجد میں ہے) اور تالہ کھل جاتا ہے۔ تو یہ کرامت کو ماننا کہاں تک صحیح ہے؟ کیا یہ حقیقت درست ہو سکتی ہے؟ کیا ایسا ہونا ممکن ہے؟ اور اس کرامت کے انکار کرنے والے کو کچھ نقصان پہنچ سکتا ہے؟

اسی طرح جو لوگ اجمیر جاتے ہیں وہاں انہیں خواجہ صاحب کی پگڑی دی جاتی ہے، اس پگڑی میں ایک پٹہ جیسا ہوتی ہے۔ اور ایسا سمجھا جاتا ہے کہ جب بھی اور جو بھی کام آسانی سے پورا کروانا ہو اس میں کامیابی چاہتے ہو تو یہ پگڑی اپنے ساتھ ضرور رکھو۔ تو ان کا اس طرح کا کہنا اور اس کو ماننا کیسا ہے؟ اس طرح لائی گئی پگڑی کا اب کیا کیا جائے؟ وہ بھی

بتائیں تو مہربانی ہوگی۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے جو تفصیل لکھی ہے وہ سچ بھی ہے یا نہیں؟ اس کا مجھے علم نہیں ہے، شاید صرف مشہور زمانہ بات ہی ہے، اس لئے کہ اگر ایسا ہر سال ہوتا ہو تو لوگوں کو معلوم ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ مجھے بھی یہ تفصیل آپ کے بتانے سے آج معلوم ہوئی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو کرامت شریعت کے خلاف کام کرنے سے ہوتی ہو تو وہ کرامت نہیں کہلاتی، اس لئے کہ دجال تو اس سے بھی بڑی بڑی اور اس سے زیادہ حیرت کی باتیں کر کے بتائے گا۔ بے موسم برسات برسانا، مرے ہوئے کو زندہ کر دینا اور زندہ کو مرا ہوا بتائے گا۔ تو کیا ان باتوں سے وہ اس کے کہنے کے مطابق خدا ہو جائے گا؟ یا اسے خدا مانا جا سکتا ہے؟ بعض سادھو بھی (نئے نئے) کرشمے دکھاتے ہیں، تو کیا وہ بھی مقبول بارگاہ الٰہی کہلائیں گے۔ جب کہ وہ بت پرستی بھی کرتے ہیں۔

اسی لئے کتابوں میں لکھا ہے: کہ شریعت کی تابعداری اور سنت کی پیروی یہی اصل بزرگی اور تقوی اور خدا کی قربت کی نشانی ہے، اس لئے سوال میں درج باتوں سے متأثر ہو کر اس کے بارے میں زیادہ اعتقاد رکھنا یا یقین کرنا درست نہیں ہے۔

بزرگان دین اور اولیاء اللہ کی کرامتیں حق اور ثابت ہیں۔ اور ہم مانتے بھی ہیں۔ یہاں تک کہ مرنے کے بعد بھی بعض بزرگوں کی کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر اندھا اعتقاد یعنی شریعت کی دلیل کے خلاف ہو تو وہ قابل رد ہے یا قابل تأویل ہے۔

بزرگوں کے کپڑے بھی باعث برکت ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالی اپنی مرضی سے ان کی برکت سے کام بھی بنا دیتے ہیں۔ لیکن اس سے ہر کام آسانی سے ہو جاتے ہیں یا اس کی وجہ

سے اللہ تعالیٰ آسانی سے وہ کام وجود میں لانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یا وہ کپڑا آسانی سے مقصد کو پورا کرا دیتا ہے، یہ خیال اسلامی عقیدۂ توحید کے خلاف ہے۔

باقی فی الحال جو خواجہ صاحب کے نام سے کپڑا دیا جاتا ہے وہ ایک طرح کا ڈھونگ ہی ہے۔ خواجہ صاحب کا اس کپڑے کو استعمال کرنا تو دور کی بات ہے خواجہ صاحب نے اسے دیکھا بھی نہیں ہوگا۔ بطن پرست مجاوروں کا دھوکہ ہے۔ اس لئے اس سے ضرور بچنا چاہئے۔ اور اگر آپ کے پاس ہو تو اسے دفن کر دینا چاہئے۔ یہی صحیح راستہ ہے۔ راتب اور عرس کا منانا بھی خلاف شریعت فعل ہے۔ اس لئے اس کا بھی ثبوت کہاں سے ہو سکتا ہے؟ اس لئے اس میں بھی کسی طرح کا حصہ نہیں لینا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۳۵﴾ کیا یہ گرونانک کی کرامت تھی؟

سوال: کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ گرونانک (سکھوں کے گرو) مکہ گئے تھے، جب انہوں نے کعبہ شریف کی طرف پیر کئے تب ایک مسلمان نے غصہ سے ان کے پیروں کو پھرا کر کہا کہ: ''کعبہ کی طرف پیر مت کرو، اس لئے کہ یہ خدا کا گھر ہے'' جواباً اسی وقت گرونانک نے کہا کہ'': تو پھر مجھے بتاؤ کہ کس طرف خدا نہیں ہے جس طرف میں پیر کر سکوں؟''۔ غیروں کا کہنا ہے کہ وہ جوان یہ جواب سن کر حیران رہ گیا۔ تو اس بارے میں آپ صاحب مفصل جواب دیں جس سے انہیں ہم حتمی طور پر جواب دے سکیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... گرونانک کے بارے میں آپ نے جو واقعہ بیان کیا ہے وہ ناقص ہے، اللہ ہر جگہ موجود ہے، ہمارے آگے بھی اور پیچھے بھی، اوپر بھی اور نیچے بھی۔ اسی طرح جلوت میں بھی اور خلوت میں بھی۔ لیکن ادب کا تقاضا الگ ہے اور کعبہ کی طرف پیر نہ پھیلانے اور بے ادبی نہ کرنے کا حکم بھی اسی نے ہی دیا ہے۔ پھر اس کے

خلاف کرنا بندہ کے لئے کہاں سے جائز ہوسکتا ہے؟
اب دوسری طرف پیر پھیلانے پر اس طرف بھی کعبہ کا دکھائی دینا یہ کرامت کہلائے گی یا نہیں؟ (میرے اندازے سے اسی وجہ سے آپ کے ذہن میں سوال پیدا ہوا)
اب گرونانک کے بارے میں ''تذکرۃ الرشید'' میں لکھا ہے: کہ وہ اللہ اور رسول کو مانتے تھے۔ بت پرست نہیں تھے۔ (دیکھئے تذکرۃ الرشید: ۲۳۲/۲) تو اسے کرامت ماننے میں کوئی مانع نہیں ہے۔ اور آپ کسی خاص روحانی کیفیت کی حالت میں ہوں گے تب ایسا ہوا ہوگا۔ مگر اس کی وجہ سے شرعی حکم نہیں بدلتا۔
اور اگر وہ کافر یا مشرک تھے (حالانکہ ایسا نہیں ہے) تو میرے پہلے جواب کے مطابق غیر مسلم بھی مجاہدات کر کے روح کی صفائی کر کے کرتب دکھا سکتے ہیں۔ اس سے متأثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاید نظر بندی بھی ہوسکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۳۶﴾ طریقت اور حقیقت میں کیا فرق ہے؟

سوال: طریقت، حقیقت، معرفت اور شریعت کے معنی میں کیا فرق ہے؟ اس میں سے کوئی ایک بھی صفت انسان کو حاصل نہ ہو تو کیا یہ چل سکتا ہے؟ اس لئے کہ پیر اور ان کے مریدین کی بعض باتیں بسا اوقات شرک تک پہونچانے والی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ شریعت کی طرح طریقت بھی ایک دائرہ ہے۔ اور اس میں جو لگتا ہے وہی اس کو سمجھ سکتا ہے۔ تو کیا ان کا کہنا صحیح ہے؟ مختصراً یہ کہ طریقت، حقیقت، شریعت اور معرفت اسی طرح کی اور کوئی دوسری چیز بھی ہو تو اس کی تعریف بتا کر مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... طریقت، حقیقت اور معرفت یہ کچھ طریقے ہیں، جو شریعت کے دائرے سے خارج نہیں ہیں۔ جو لوگ ان طریقوں کو شریعت کے دائرے

سے خارج مانتے ہیں وہ لوگ شریعت اوراس کے طریقوں سے پورے پورے واقف نہیں ہیں۔شریعت ہی پر پورے طور پرعمل کرنے سے مذکورہ طریقوں تک پہنچا جا سکتا ہے۔

اس کی آسان مثال یہ ہے کہ کسی چیز کے حلال وحرام ہونے کے حکم کو جاننا شریعت ہے۔اور اس حکم پر پابندی سے عمل کرنا طریقت ہے۔اوراس عمل سے اللہ کی ذات وصفات کا علم حاصل ہونا حقیقت ہے۔اوراس علم کے حاصل ہو جانے کے بعد ان صفتوں کو ہمیشہ دھیان میں رکھنا اور ہر کام میں اسے نظر کے سامنے رکھنا یہ معرفت ہے۔اس تفصیل کے مطابق ان تمام چیزوں کی جڑ تو شریعت ہی ہے۔اس سے باہر جو جائے گا وہ سچے راستہ سے دور رہے گا۔ یہ مختصر تعریف ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۳۷﴾ بزرگان دین کے بارے میں جاننے کے لئے کونسی کتاب پڑھنی چاہئے؟

سوال: بزرگان دین کے بارے میں جاننے کے لئے کونسی کتاب پڑھنی چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جو کتابیں معتبر بزرگوں نے لکھی ہوں، مثلاً: سوانح قاسمی، تذکرۃ الرشید، تذکرۃ الخلیل، خودنوشت سوانح حیات، اشرف السوانح اورآپ بیتی وغیرہ۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۳۸﴾ دوسرے کے طفیل بخشش ہوجانے کی امید پر گناہ کرتے رہنا صحیح نہیں ہے۔

سوال: سلام مسنون بعد پوچھنا یہ ہے: کہ میرا ایک دوست ہے، وہ صاحب استعداد ہے، اس کے والد حافظ قرآن اور عالم باعمل ہیں، قرآن کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

تو میرے دوست نے ایک حدیث پڑھی کہ ”قرآن پرعمل کرنے والا قیامت کے دن گھر کے دس افراد کے لئے شفاعت کرے گا، چاہے وہ دس افراد فاسق وفاجر کیوں نہ ہوں۔اوران پر

جہنم واجب ہوگئی ہو‘‘۔ اب وہ شخص کھلم کھلا گناہ کبیرہ کرتا ہے، نماز روزہ وغیرہ نہیں کرتا۔ صاحب استعداد ہے لیکن زکوٰۃ نہیں دیتا، اور قربانی واجب ہونے کے باوجود ادا نہیں کرتا۔ اور حج فرض ہونے کے باوجود ادا نہیں کرتا۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس کا ایسا کہنا صحیح ہے؟ اس سوال کا جواب ’’امید‘‘ ماہنامہ اخبار میں دے کر مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ہر مسلمان کا ایمان خوف اور رضا یعنی: امید اور ڈر یہ دونوں چیزیں صحیح ہونی چاہئیں۔ یعنی اللہ کا خوف بھی پورا پورا ہونا چاہئے، اور مغفرت کی امید بھی ہونی چاہئے، جیسا کہ حضرت عمرؓ کا قول مشہور ہے کہ اگر ’’اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو جنت میں داخل کرنے کا فیصلہ فرمادیں اور صرف ایک کو جہنم میں داخل کرنے کا فیصلہ فرمادیں تو مجھے ڈر ہوگا کہیں وہ ایک آدمی میں ہی تو نہیں ہوں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو جہنم میں داخل کرنے کا فیصلہ فرمادیں اور صرف ایک شخص کو جنت میں داخل کرنے کا فیصلہ فرمادیں تو مجھے اس کریم ذات سے امید ہے کہ وہ ایک آدمی میں ہی ہوں گا‘‘۔

تو اس طرح ہر مسلمان کو اپنے چھوٹے بڑے سب گناہوں سے ڈرنا چاہئے۔ اور ساتھ ہی اللہ کی مغفرت اور رحمت سے امید بھی رکھنی چاہئے۔ صرف امید پر ہی مدار رکھنا اور گناہوں میں ملوث رہنا ایمان کی سلامتی کی علامتوں میں سے نہیں ہے۔ سوال میں درج بھائی کے قول کے متعلق پوچھا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

(۱) مذکورہ حدیث ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف وغیرہ حدیث کی کتابوں میں ہے۔ اور حضرت اقدس شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم کی کتاب فضائل قرآن میں بھی ہے۔ اس سے عامل حافظ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک کیا ہے وہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ مذکور حافظ صاحب قرآن پاک کے تمام حکموں کو اور تمام

تقاضوں کو اخلاص کے ساتھ پورے کرتے ہوں۔

(۲) اس شخص کا انتقال ایمان کی حالت پر ہوا ہو۔ اس لئے کہ قرآن پاک میں صاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ ”کفر اور شرک کو اللہ کبھی معاف نہیں کریں گے“ اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کا انتقال ایمان کی حالت پر ہوگا یا نہیں۔

(۳) تیسری چیز یہ ہے کہ دس افراد میں ہم آ جائیں گے ایسا یقین کر لینا بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ ہمارا نمبر گیارہواں یا بارہواں ہو جائے۔

مطلب یہ کہ حدیث اپنی جگہ پر بالکل صحیح ہے، لیکن اس پر بھروسہ کر کے گناہوں سے توبہ کرنے اور مغفرت کے اسباب تیار کرنے کے بجائے گناہوں کے کاموں میں ملوث نہیں رہنا چاہئے۔ اور اللہ تعالی کے ساتھ مکمل لگاؤ، محبت اور جلالت شان سے ڈر بھی ہونا چاہئے۔

﴿۱۳۹﴾ خلفائے اربعہ میں سے شہادت کسے کسے نصیب ہوئی؟

سوال: خلفائے اربعہ (۱) حضرت ابوبکرؓ (۲) حضرت عمرؓ (۳) حضرت عثمانؓ (۴) اور حضرت علیؓ ان چاروں میں سے کسے کسے شہادت کا مرتبہ ملا۔ اور ان کی قبریں کہاں ہیں؟ تفصیل سے جواب مرحمت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... (۱) حضرت ابوبکرؓ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، اور ان کی قبر حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ”گنبد خضریٰ“ میں ہے۔ ہجرت کے وقت آپ کو جس سانپ نے کاٹا تھا اس کا زہر موت کے وقت پھر ابھرا تھا جیسا کہ مشکوۃ شریف کی حدیث (ص:۵۵۶) میں اس کی وضاحت ہے۔ جس کی تشریح کرتے ہوئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ ؓ کو اللہ کے راستہ میں شہادت ملی۔ ایسی حالت میں کہ آپ ؓ حضور

ﷺ کے ساتھ ہجرت کے راستہ میں شریک سفر تھے۔(مشکوۃ شریف)

(۲) حضرت عمرؓ کو مدینہ منورہ میں فجر کی نماز پڑھاتے وقت ابولؤلؤ نام کے مجوسی نے زخمی کر دیا تھا۔جس سے آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔اور آپ کی قبر مبارک بھی ''گنبدخضریٰ'' میں ہے۔(۳) حضرت عثمانؓ کو ان کے زمانۂ خلافت میں باغیوں نے شہید کر دیا تھا۔ اور جنت البقیع میں آپ کا مزار ہے۔(۴) حضرت علیؓ کو کوفہ میں فجر کی نماز پڑھانے جاتے وقت ابن ملجم نامی شخص نے زخمی کر دیا تھا۔اوراس کی وجہ سے تین دن کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔اورکوفہ میں کسی جگہ پر آپ دفن کئے گئے ہیں۔جس کی کوئی پکی نشانی موجود نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ آپ کے چاروں خلفاء اور امت کی چاروں عظیم ہستیاں اس طرح شہادت کے مرتبہ کو پہونچی ہیں۔رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۴۰﴾ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

سوال: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ آپ کی مختصر سوانح عمری خاص کر آپ کی علمی شخصیت پر روشنی ڈالیں تو مہربانی ہوگی،اس لئے کہ آپ کے فرمان کے بارے میں کہیں کہیں انگلش میں بھی پڑھنے میں آتا ہے۔کیا آپ وقت کے امام تھے؟ کیا وہ ائمہ اربعہ کی صف میں آ سکتے ہیں؟ خلاصہ یہ ہے کہ جن کے نام کے ساتھ امام کا لفظ لگتا ہے کیا وہ اپنے وقت کے امام ہی ہوتے ہیں؟ غزالی کون سے وقت کے امام تھے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد اور آپ کے والد کا نام بھی محمد اور آپ کے دادا کا نام بھی محمد تھا۔طوس نامی جگہ میں ۴۵۰ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔آپ کے والد صاحب سوت کاتنے کا کام کرتے تھے۔اس وجہ سے آپ کا لقب

غزالی مشہور ہوا۔شافعی مذہب کے پیروکار تھے۔اورزبردست عالم تھے۔

ایک مرتبہ سفر میں رہزنوں نے آپ کے ساتھیوں کے ساتھ آپ کا بھی سامان لوٹ لیا۔جس میں آپ کی خودنوشتہ کتابیں،حواشی اور یادداشتیں تھیں۔رہزنوں کے لئے وہ بے قیمت اوران کے لئے اتنی ہی قیمتی تھیں۔اس سے آپ کو بہت رنج اورافسوس ہوا۔اس لئے آپ ان کے سردار کے پاس گئے اوراپنی کتابیں واپس کرنے کو کہا۔سردار یہ سن کر ہنسا اور مذاق اڑاتے ہوئے کہا: کہ تو کیسا عالم ہے کہ تجھ سے کتابیں چھن لی گئی تو علم سے کورا (نابلد) ہوگیا۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات نشتر کی طرح دل پر لگی۔اور پھر آپ نے ہر بات کوزبانی یادکرلیا۔ تاکہ دوسرا کوئی رہزن ان کا علم نہ لوٹ سکے۔حصول علم کے بعد آپ نے تصوف کی طرف توجہ کی۔اورسالوں تک خلوت میں رہ کر وہ دولت حاصل کر کے بہت ہی بڑے مرتبہ کو پالیا۔

آپ کی احیاء العلوم نامی کتاب بہت ہی مشہور ہے۔آپ کا انتقال پیر کے دن ۱۴ جمادی الاخری ۵۰۵ھ میں ہوا تھا۔آپ کے حالات زندگی کے بارے میں مختلف زبانوں میں بہت سی کتابیں ملتی ہیں۔

الباب الثامن ما يتعلق بالفرق

﴿۱۴۱﴾ بہائی فرقہ کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال: ایک شخص اپنے متعلق بہائی ہونے کا اقرار کرتا ہے، اور اتنا ہی نہیں وہ بہائی مذہب کا مبلغ اور داعی بھی ہے۔ اور کہتا ہے: کہ میں ۳۰۰ آدمیوں کو بہائی بنا چکا ہوں۔ اور وہ بہائی مذہب کے بانی بہاء اللہ کی کتاب ''اقدس'' زبانی سناتا ہے۔ نیز وہ یہ بھی کہتا ہے: کہ وحی کا سلسلہ جاری ہے۔ تو ایسے شخص کے لئے شریعت مقدسہ کا کیا حکم ہے؟ (۲) جو کوئی مسلمان بہائی فرقہ کے عقائد کا قائل ہو، اور عوام میں ان کی تبلیغ بھی کرتا ہو، تو کیا ایسا شخص اسلام سے خارج ہے؟ (۳) ایک مسلمان اپنے آپ کو بہائی کہتا ہے اور بہائی عقائد مانتا ہے اور ان کی تبلیغ بھی کرتا ہے تو کیا وہ شخص مرتد ہے؟ (۴) جو کوئی مسلمان مرتد ہو جاوے تو کیا اس کا اسلامی نکاح ختم ہو جاتا ہے؟ اور اس کی بیوی اسلامی نکاح کی بنیاد پر اس کے ساتھ رہ سکتی ہے؟ (۵) مرتد کے بچے کس کے ساتھ رہ سکتے ہیں؟ مرتد باپ کے ساتھ یا مسلمان ماں کے ساتھ؟ (۶) بہائی لڑکے کے ساتھ مسلمان ماں و باپ اور بھائیوں وغیرہ کو کس طرح کا تعلق رکھنا چاہئے؟ اور کیا ایک مکان میں ایک چھت کے نیچے ایک ساتھ رہنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حضور اقدس ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق مسلمانوں میں باطل فرقے پیدا ہوں گے۔ ان میں نجات یافتہ صرف ایک ہی جماعت ہوگی۔ اور اس کے لئے حدیث شریف میں ''ما انا علیہ و اصحابی'' کہہ کر تعیین کردی گئی ہے۔ مذکورہ حدیث کی رو سے اس زمانہ میں اہل سنت والجماعت کے نام سے جو جماعت ہے وہ حق پر ہے۔ اور ان کے عقائد و خیالات کی تفاصیل مع دلائل عقائد کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

آپ نے سوال میں بہائی فرقہ کا ذکر کیا ہے اور اس فرقہ کی تفصیل پوچھی ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی بنیاد پچھلی صدی میں ایران میں ہوئی تھی۔ ان کے عقائد اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں۔ اور وہ فرقہ گمراہ فرقہ ہے۔ اس لئے جو بھی شخص اہل سنت والجماعت کو چھوڑ کر ان کے عقائد ماننے لگے گا تو وہ اسلامی نظریہ سے مرتد سمجھا جائے گا۔ اور مرتد کے جو احکام فقہاء نے بیان کئے ہیں وہ اس پر جاری ہوں گے۔ یہاں جس ملک میں ہم رہتے ہیں وہاں حکومت کے اپنے قانون جاری ہیں اس لئے ہم سے اسلامی فقہی احکام پر جتنا ہو سکے اتنا عمل کرنا چاہئے۔ اور (۱) ایسے مرتد کے ساتھ تمام قسم کے تعلقات ختم کر دینے چاہئے۔ جیسا کہ حکومت کے باغی کے ساتھ ہر طرح کے تعلقات ختم کر دئے جاتے ہیں (۲) ان کی بیوی کے ساتھ نکاح کا تعلق ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے بیوی کو بھی چاہئے کہ وہ ازدواجی تعلقات کو بالکل ہی ختم کر دے (۳) بچے خیر الابوین کے قاعدہ کے تحت عورت کے پاس رہیں گے۔

نیز بہائی فرقہ کو ماننے والا اس کی تبلیغ بھی کرتا ہے تو اس کے ساتھ دوستی رکھنا یا میل جول رکھنے سے سیدھے سادے مسلمانوں کا ایمان خطرہ میں پڑ سکتا ہے اس لئے وبازدہ شخص (پھیلنے والی بیماری والے شخص) سے جس طرح اپنے آپ کو بچایا جاتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ اس سے بچنے اور بچانے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ محمودیہ ۶۶/۱۶ میں لکھا ہے کہ: "ان کے عقائد کو مان لینے کے بعد زید ایمان سے نکل چکا ہے۔ اس کا نکاح ختم ہو گیا ہے۔ اور جب کہ مرد و عورت کے درمیان خلوت صحیحہ ہو چکی ہے تو پوری مہر دینا لازم ہے۔ عورت شوہر سے بالکل علیحدہ رہے۔ اور ازدواجی تعلق بالکل نہ رکھے۔ نیز فتاویٰ حقانیہ میں لکھا ہے کہ

بہائی مذہب کا ماننے والا مرتد اور خارج عن الاسلام ہے۔(۱/۳۸۸) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۴۲﴾ شیعہ اور سنی کسے کہتے ہیں؟

سوال: میں ایک شیعہ مسلمان ہوں، اور میرے والدین بھی شیعہ مسلمان تھے، ایسا مجھے پکا یقین ہے، اس کے باوجود ہمارے محلّہ کے لوگ کہتے ہیں: کہ تم تو سنی مسلمان ہو۔ تو ہم سنی مسلمان ہیں یا شیعہ مسلمان اس کا کیا ثبوت ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... کوئی بھی شخص کس مذہب اور کس فرقہ کا متبع اور پیروکار ہے؟ اس کے لئے اس کے عقائد پر دار و مدار ہے۔ کوئی بھی شخص کسی خاندان میں پیدا ہونے سے شیعہ یا سنی نہیں ہو جاتا۔ اگر عقائد اہل سنت والجماعت کے ہوں گے تو سنی کہلائیں گے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۴۳﴾ ڈاروِن کی تھیوری (نظریہ) کی تعلیم

سوال: میری سائنس کالج کے سال اول کے تعلیمی کورس میں ایک باب پڑھایا جاتا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے: کہ ''دنیا میں سب سے پہلے چھوٹے چھوٹے جانور پیدا ہوئے، پھر آہستہ آہستہ ترقی ہوئی جن میں سے آج کا یہ انسان پیدا ہوا۔ اس قاعدہ کو ''اُتکرانتی یعنی ارتقاء'' کہا جاتا ہے۔ جب کہ اسلام کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں سے اتارا۔ میں ان دونوں باتوں کی وجہ سے بہت الجھن میں ہوں۔ اور کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں کہ یہ ''ارتقاء'' کا قاعدہ دینی نقطۂ نظر سے صحیح ہے یا نہیں؟ آپ صحیح رہبری فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... سائنس کا یہ قاعدہ صحیح نہیں ہے کہ پہلے چھوٹے چھوٹے

جانور پیدا ہوئے، پھر طبقہ وار اس میں سے انسان کی پیدائش ہوئی۔ بلکہ صحیح بات یہ ہے جو اللہ نے بذریعہ وحی بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اور حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کیا۔ اور انہیں جنت میں رکھا۔ پھر تھوڑی مدت کے بعد ان دونوں کو زمین پر اتارا۔ انہیں سے انسانوں کی نسل چلی۔ اور ہر مسلمان کا عقیدہ بھی یہی ہونا چاہئے جو قرآن سے ثابت ہے۔

اور اسکول میں سکھائی جانے والی ڈارون کی تھیوری کو غلط سمجھ کر اس کو سیکھا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی نیت کرے کہ یہ گمراہ لوگوں کی تھیوری سیکھ کر ہم اسلام کی خوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اور اگر وہ لوگ ہم پر سوال کریں تو ہم اس کا صحیح جواب دے سکتے ہیں۔ اس نیت سے اگر سیکھا جائے تو سیکھنا گناہ نہیں ہے۔ اور اگر نیت صحیح ہوگی تو ثواب بھی ملے گا۔ اور ساتھ ہی اسلامی عقیدہ میں شک نہیں آنے دینا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۴۴﴾ جماعت اسلامی اور ان کے عقائد

سوال: (۱) جماعت اسلامی کیسا ادارہ ہے، اس میں شرکت کرنا، اس کی تائید کرنا اس کی اشاعت کرنا شریعت اور علمائے دین کے اقوال کی روشنی میں کیا حکم رکھتا ہے؟ (۲) کیا اس کے رکن بننے میں کوئی حرج ہے؟ (۳) جماعت اسلامی کے عقائد کیا ہیں؟ اور ہمارے اسلاف وصحابہ کے بارے میں ان کے خیالات کیا ہیں؟ (۴) جماعت اسلامی کے پرچے، کتابیں، رسائل، اخبار رکھنا اور پڑھنا کیسا ہے؟ (۵) جماعت اسلامی کی اشاعت ہمارے دین وایمان میں کوئی رخنہ تو نہیں ڈالتا؟ ان سوالوں کا تفصیل سے جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جماعت اسلامی کے جو اصول اور پروگرام ہیں، اور ان

کے بیانات اورتقاریر جوطبع ہوکرآئی ہیں، انہیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت اور اس کے عقائدگمراہی اوردین کی تباہی اورتوہین کی طرف لے جانے والے ہیں۔اوران کے مضامین پر اعتماد یا اعتقاد رکھنے سے صحابہ، علماء اور بزرگان دین قابل اعتماد نہیں رہتے۔ مطلب یہ کہ اسلامی اصول اوراہل سنت والجماعت کے عقائد کے ساتھ بغاوت اوراختلاف سکھاتے ہیں۔اورہمارے عقائد کے مخالف ہیں۔اس لئے اس جماعت میں شرکت کرنا اس کی مدد کرنا، اشاعت کرنا قرآن شریف کی آیت **ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان ؛** ''گناہ اور برائی کے کاموں میں کسی کی مددمت کرو'' کے تحت ناجائز اورسخت گناہ کا کام ہے۔ حضرت اقدس مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ''مکتوبات'' ص:۳۹۳ پر لکھتے ہیں کہ ''ان کے افکاراورنشریات گمراہی سے بھرے ہوئے ہیں۔ان کی اشاعت بالکل نہیں کرنی چاہئے۔ میں نے بغوران کا مطالعہ کیا ہے۔اور جہاں تک میں نے سمجھا ہے وہاں تک یہ جماعت مسلمانوں کے عقائداوراصولوں کوسخت نقصان پہونچانے والی اورگمراہ کرنے والی ہے۔ اور یہ صرف میری ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ سب علماء دیوبند، سہارنپوراوردہلی وغیرہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔(۳۹۴:۲)

مودودی جماعت کی مطبوعات جن کی اشاعت کی جارہی ہے وہ ایسے مضامین سے بھری ہوئی ہیں جوتاریکی اورگمراہی پھیلانے والی ہیں۔(۳۹۲/۲)۔ان کے عقائداور پرچوں کے دندان شکن جوابات علماء حقانیین نے بہت ہی تفصیل سے دئے ہیں۔ان کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

ان کے مضامین کا انداز بہت ہی نرالا ہوتا ہے۔اس لئے ہر شخص پہلی نظر میں ان کی برائی کو نہیں پکڑسکتا۔اسی لئے ایک بزرگ نے کہا ہے: کہ جماعت اسلامی زہر قاتل کومٹھائی میں

ملا کر دیتی ہے۔ جو ایمان اور عمل کے لئے بہت ہی خراب موت لانے والی ہوتی ہے۔اس لئے اس ادارہ کی کسی بھی طرح امداد نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ بھولے بھالے مسلمانوں کو ان کے چنگل سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۴۵﴾ قرآن وحدیث کے موجود ہونے کے باوجود کیا اماموں کی تقلید ضروری ہے؟

سوال: اہل حدیث حضرات اعتراض کرتے ہیں: کہ جب قرآن وحدیث موجود ہے تو پھر اماموں کی تقلید کی کیا ضرورت ہے؟ اماموں کو کیوں درمیان میں لایا جاتا ہے؟ اور صرف حدیثوں کو کیوں نہ مانا جائے؟ اماموں کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اس لئے کہ اماموں نے اپنی اپنی رائے کے مطابق رہبری کی ہے اس لئے وہ ان کے اپنے قیاسات و اجتہادات ہیں۔خلاصہ یہ کہ احادیث کے موجود ہوتے ہوئے اماموں کی تقلید کی کیا ضرورت ہے؟ مہربانی فرما کر تفصیل سے جواب دیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......قرآن وحدیث میں جو احکام بتائے گئے ہیں ان کے مطلب اور معانی سمجھنے کے لئے جتنے علوم کی ضرورت ہے وہ ہر شخص کے پاس نہیں ہوتے۔ اس فن کے ماہرین اور کاملین امت میں بہت ہی کم ہوئے ہیں۔ایسی شخصیت کو ''مجتہد'' کہا جاتا ہے۔ جو اپنے وسیع علم کی روشنی میں اپنی نفسانی خواہش کے دخل کے بغیر اور شریعت کی بتائی ہوئی حدود میں رہ کر پیش آمدہ مسائل کے احکام مثلاً: فرض، واجب، مستحب وغیرہ بتاتے ہیں۔ان کی اس رہبری پر عمل کرنے ہی کو تقلید کہتے ہیں۔ جو آج کے ایسے جہالت والے اور فتنہ کے دور میں ایمان کی سلامتی اور دین پر عمل کرنے کی آسانی کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔

سوال میں لکھا ہے کہ اماموں نے اپنی اپنی رائے کے مطابق رہبری کی ہے، یہی اصل آپ کے سوال کی بنیاد ہے۔ لیکن ان کی رائے صرف ذاتی اور شخصی سمجھ نہیں تھی بلکہ قرآن وحدیث اور اس میں بتائے گئے اصول کی صاف سمجھ (فہم وفراست) تھی، جس طرح سرکاری قوانین میں وکیل اور جج سرکاری اصول کی تفصیل بتا کر صرف لوگوں کو صاف طور پر سمجھاتے ہیں، اور لوگوں کے لئے ان کا ماننا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن وحدیث میں احکام ہوتے ہیں اور یہ مجتہد امام انہی احکام کی تفصیل بتا کر لوگوں کو صاف طور پر سمجھ میں آجائے اس طرح بیان کرتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث ہونے کے باوجود مجتہد اماموں کے فرمان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

مزید تفصیل کے لئے **الاقتصاد فی بھجة التقلید و الاجتھاد** کا مطالعہ فرمائیں۔ اور اس کا مطالعہ اس مسئلہ کے لئے کافی مفید ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۴۶﴾ حق بات نہ ماننا اور نفسانیت پر جمے رہنا غلط بات ہے۔

سوال: جو شخص مفتیان کرام کی بات جو شریعت کی رو سے صحیح ہو اس کو معتبر نہ سمجھے، اور اپنی نفسانیت پر اڑ جائے اور ڈٹ جائے تو وہ شخص شرعی رو سے کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حق بات کو نہ ماننا اور نفسانیت پر جمے رہنا مؤمن کی شان کے خلاف ہے۔ بعض صورتوں میں اس طرح کرنے سے ایمان چلا جاتا ہے۔ اس لئے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

﴿۱۴۷﴾ اسلامی تعلیم کی اشاعت انگریزی زبان میں کرنا

سوال: میں انگریزی زبان میں اسلامی تعلیم وتبلیغ سے متعلق پرچے لکھ کر چھپواتا ہوں، اور

جمعہ مسجد میں وقتاً فوقتاً تقسیم کرتا ہوں، اور شہر کی دوسری مسجدوں میں بھی تقسیم کے لئے بھیجتا ہوں۔ اور یہاں کے انگریزی اخبار میں بھی موقع مناسب اسلامی تعلیم کے بارے میں مضمون لکھ کر چھپواتا ہوں تاکہ انگریزی زبان کے جاننے والوں کو اسلامی تعلیم معلوم ہو سکے ۔ یہاں خاص طور پر اردو زبان میں وعظ و تقریر ہوتی رہتی ہے، جس کا فائدہ اردو نہ جاننے والے افریقن مسلمان بھائی اور اصل گجراتی نوجوان حضرات کو نہیں ملتا کیونکہ انہیں اردو زبان سمجھ میں نہیں آتی ۔ وہ لوگ انگریزی زبان اچھی طرح لکھ پڑھ لیتے ہیں۔ اس لئے میں ایسے انگریزی تبلیغی پرچے انگریزی میں لکھ کر چھپوا کر تقسیم کرتا ہوں، ایسے پرچوں میں میں قرآن پاک کی آیتیں اور احادیث رسول کا ترجمہ اور مطلب لکھتا ہوں۔ اصل آیتیں اور احادیث عربی زبان میں یا انگریزی میں بھی نہیں لکھتا۔

آج سے دو ہفتے قبل میں نے ایسا ہی ایک پرچہ صلوۃ سے متعلق لکھ کر چھپوا کر جمعہ مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد تقسیم کیا تھا، جس میں نماز کی فرضیت اور اہمیت کے بارے میں قرآن پاک کی آیتیں اور احادیث کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔ اور مسلمان بھائی بہنوں کو پانچ وقت پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔

ان پرچوں کی نقلیں لڑکے تقسیم کر رہے تھے کہ اس وقت مسلم سوسائٹی کے دو عہدے داروں نے وہ پرچے چھین لئے جس کی مجھے بعد میں اطلاع ہوئی۔ اس میں سے ایک بھائی سے میں نے تحقیق کی تو اس نے مجھے بتایا: کہ ایسے مذہبی پرچوں کی بے ادبی ہوتی ہے اس لئے سوسائٹی نے یہ طے کیا ہے کہ ایسے پرچوں کی تقسیم نہ کرنے دی جائے۔ وغیرہ وغیرہ (ایسے پرچے دوسروں کی طرف سے یا سوسائٹی کی طرف سے آج تک تقسیم نہیں کئے جاتے تھے)۔ اب میرے سوالات حسب ذیل ہیں جن کے بالتفصیل جواب دینے کی مہربانی فرمائیں:

(۱) کیا ایسے مذہبی، تعلیمی، تبلیغی پرچے جس میں قرآن پاک اور احادیث کا صرف انگریزی زبان میں ترجمہ اور مطلب ہو اس کو (۱) لکھنا (۲) طبع کرنا، طبع کرانا (۳) اور تقسیم کرنا جائز، ناجائز یا گناہ ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اسلامی احکام کی تعلیم چاہے زبان سے ہو یا قلم سے اچھا اور مبارک فعل ہونے کے ساتھ مسلمانوں کے لئے ضروری بھی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''میری باتوں کو دوسروں تک پہنچاؤ چاہے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو''۔
اس لئے آپ جو انگریزی زبان میں مضمون لکھ کر چھپواتے ہو اور تقسیم کرتے ہو وہ جائز اور ثواب کا کام ہے۔ لیکن اس کے لئے کچھ باتوں کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ جو مضامین لکھیں وہ قرآن و حدیث اور اہل سنت والجماعت کے صحیح عقائد کے مطابق ہونے چاہئیں۔ اور جو لکھیں اس کا حوالہ اگر قرآن و حدیث ہو تو اس کو ساتھ میں عربی زبان میں لکھ دینا چاہئے تاکہ اگر ترجمہ میں کوئی بھول ہو تو اصل سے مراجعت کر کے اس کا صحیح مطلب سمجھا جا سکے۔ ایسے تبلیغی و تعلیمی پرچوں میں صرف ایک دو آیت یا حدیث کو ترجمہ کے طور پر پیش کر دینے کی تو اجازت ہے، منع نہیں ہے۔ لیکن حدود سے تجاوز کا خطرہ ہے اس لئے اچھا نہیں ہے۔ اسی طرح جو پرچے لوگ لے جاتے ہیں ان کا ادب رکھنا بھی ضروری ہے۔ فقط

﴿۱۴۸﴾ اسلامی پرچوں کی اشاعت روکنا

سوال: جن دو بھائیوں نے اس ''صلوۃ'' والے پرچے کی نقلیں لڑکوں کے پاس سے چھین لیں، ان کی یہ حرکت شرعی اعتبار سے کیسی ہے؟ ضروری تھی یا گناہ میں شمار ہوگی؟
اگر یہ گناہ ہے تو انہیں کیا کرنا چاہئے؟ انہیں توبہ کرنی چاہئے یا نہیں؟ کیونکہ نماز والے

پرچوں کی نقلیں انہوں نے لوگوں کے پاس جانے سے روکی ہیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جن بھائیوں نے ''صلوۃ'' والی نقلیں روکی ہیں ان سے پوچھنا چاہیئے کہ ''ان کا مقصد کیا تھا؟'' اگر صحیح معنی میں اچھی نیت سے روکی ہیں تو ثواب ملے گا۔ اور اگر ایسا نہیں ہے بلکہ ذاتی دشمنی یا کسی مفاد کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو گناہ ہوگا۔ اور اس صورت میں توبہ کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۴۹﴾ اگر سوسائٹی کے ذمہ دار اسلامی تعلیم کی اشاعت میں رکاوٹ بنیں تو؟

سوال: کیا کسی شخص یا سوسائٹی کے ذمہ داروں کو یہ حق ہے کہ اسلامی تعلیم اور تبلیغ کے کام میں رخنہ ڈالیں یا رکاوٹ بنیں؟ اور کیا ان کا ایسا کرنا جائز ہے؟ کیا وہ لوگ مسجد میں یا مسجد کے صحن میں ایسا کرنے سے کسی کو روک سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اگر کوئی شخص صحیح علم دین اور صحیح عقائد رکھتا ہو اور تعلیم و تبلیغ میں معتبر باتیں بتاتا ہو اور اس کی اس تعلیم و تبلیغ سے فتنہ فساد کا خطرہ نہ ہو تو ایسے شخص کو منع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس کی مدد کرنی چاہیئے، تاکہ لوگوں کو راہ راست پر لایا جاسکے۔

﴿۱۵۰﴾ اسلامی پرچوں کی بے ادبی ہو تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

سوال: کوئی شخص جان بوجھ کر یا بھول سے ایسے پرچوں کی بے ادبی کرے (جیسے کہ اخبار میں لکھے جانے والے انگریزی مضامین) تو اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ایسی آیتوں یا احادیث کی بے ادبی کرنا جائز نہیں ہے۔ اصل گنہگار تو وہی ہے جس نے بے ادبی کی ہے۔ لیکن لکھنے والا بھی اس کے اس فعل کے لئے سبب بنا ہے، اس لئے ذمہ داری سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اس لئے قارئین کو مطلع کردینا

چاہئے کہ اس پرچہ کی بے ادبی ہوا یسا سلوک نہ کریں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۵۱﴾ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ابوحنیفہ کیوں ہوا؟

سوال: ایک صاحب کا کہنا ہے: کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ابوحنیفہ اس لئے کہتے ہیں: کہ ان کی ایک لڑکی کا نام حنیفہ تھا، اور امام صاحب کے پاس ایک مرتبہ چند عورتیں ایک مسئلہ لے کر آئیں کہ مرد کو ایک ساتھ چار بیویاں رکھنے کی اجازت ہے تو عورت کو ایک ساتھ چار شوہر رکھنے کی اجازت کیوں نہیں ہے؟

امام صاحب اس سوال سے پریشان ہو گئے، تو آپ کی بیٹی حنیفہ نے ایسا جواب دیا جس سے وہ خاموش ہو گئیں، تب سے آپ کا لقب ابوحنیفہ مشہور ہوا۔ کیا یہ واقعہ صحیح ہے؟ یا پھر من گھڑت واقعہ ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت کے بارے میں آپ نے جو واقعہ لکھا ہے وہ بالکل غلط اور من گھڑت قصہ ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ امام صاحب کی اولاد میں کوئی لڑکی تھی یا نہیں؟ لوگوں کا کہنا ہے: کہ آپ کو حماد نامی صرف ایک لڑکا ہی تھا، اس کے علاوہ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ (دیکھیں اوجز: حصہ اول)۔ اس کے باوجود اگر تھوڑی دیر کے لئے مان لیا جائے کہ آپ کی ایک لڑکی تھی جس کا نام حنیفہ تھا، جس سے آپ کی کنیت ابوحنیفہ مشہور ہوئی تو بھی سوال میں مذکورہ واقعہ کسی معتبر کتاب میں نہیں ملتا۔ اس لئے اس قصہ کو صحیح سمجھنا جہالت ہے۔

تو پھر سوال یہ ہوتا ہے کہ امام صاحب کی کنیت ابوحنیفہ کیسے مشہور ہوئی؟ اس کی ایک وجہ تو یہ بتائی گئی ہے: کہ عراقی زبان میں حنیفہ دوات کو کہتے ہیں، اور آپ علمی بات لکھنے کے لئے قلم

ودوات ساتھ ہی رکھتے تھے، یا لکھنے میں دوات کو پاس ہی رکھتے تھے اس لئے ابوحنیفہ سے مشہور ہوئے۔اسی طرح ابوحنیفہ کا ایک مطلب مسئلہ کا جاننے والا اور مسلم کا بھی ہوتا ہے، تو آپ احکام بتانے میں اور مسائل کے معلوم کرنے میں سب سے برتر تھے اس لئے آپ ابو حنیفہ سے مشہور ہوئے، یعنی امام صاحب کی یہ کنیت ابوحنیفہ، ملت حنیفہ یعنی دین ابراہیمی و اسلامی کے سب سے بلند مقام پر ہونے کی وجہ سے آپ کو ملی۔اور اپنے نام سے زیادہ آپ اپنی کنیت سے مشہور ہوئے۔(دیکھئے!:اوجز ۱/۶/۱۷) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۵۲﴾ عالم کا وعظ مسجد میں رکھنے کے لئے کیا متولی کی اجازت ضروری ہے؟

سوال: مسجد میں عالم کا وعظ رکھنے کے لئے متولی کی اجازت لینی ضروری ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... متولی مسجد کے کاموں کا بندوبست کرنے والا اور منتظم ہوتا ہے اس لئے اس سے اجازت لینی چاہئے تا کہ وہ بھی ضروری انتظام کر سکے۔

﴿۱۵۳﴾ کیا اپنے بھائیوں کو دینی باتوں سے واقف کرنے کے لئے اخبار اور رسالہ نکال سکتے ہیں؟

سوال: آج دنیا میں مختلف قسم کے ادارے جیسے کہ سورتی سنی وہورا، میمن سماج، منصوری جماعت اور گھانچی پنچ وغیرہ۔جماعتوں میں ایک کمیٹی ہوتی ہے، جس کے منتظمین اپنے سماج کی ترقی کے کام کرتے ہیں، اپنے آدمیوں کو جماعت کے قواعد کے مطابق آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔اسی طرح ہمارے گجرات میں مختلف مقامات پر پھیلے ہوئے عرب بھائی اپنی ایک جماعت بنائیں اور وہورا بھائیوں کا ماہنامہ وہورا سماچار، میمن سماج کا ہفتہ واری میمن ویلفیر وغیرہ رسائل کی طرح اپنا ایک ماہواری رسالہ العرب نشر کریں، تو

سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ میں اپنی جماعت کا ایک گروہ بنانا اور اپنی قوم کے نام کا رسالہ نکالنا وغیرہ اس میں شرعی نقطۂ نظر سے کچھ حرج تو نہیں ہے؟

جماعت بنانے کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ ''ہمارے عرب بھائی ایک گروہ بن کر رہیں اور ایک راستہ پر رہیں، اور اپنے سماج کا اخبار نکالنے کا مقصد یہ ہے کہ اس اخبار کے ذریعہ اپنے بھائیوں کو دین کی باتوں سے واقف کریں اور سماج کے ہر کام سے واقف کریں، دوسرا کوئی مقصد یا نیت نہیں ہے، اگر اس طرح کرنے میں شرعی نقطۂ نظر سے کوئی حکم عدولی ہوتی ہو تو اس سے مطلع فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مذہب اسلام جس طرح پوری دنیا کے لئے ہے اسی طرح اس کی تعلیمات بھی کوئی زبان، خاندان، قبیلہ وغیرہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سارے لوگوں کے لئے ہیں۔ اور جن چیزوں سے وطن، خاندان، قبیلہ وغیرہ کے منحصر ارادے پیدا ہوتے ہوں ان سے منع کیا گیا ہے۔ اور ان باتوں سے مسلمانوں کو دور رکھا گیا ہے لیکن سوال میں بتائے گئے مقاصد کے لئے کوئی جماعت یا خاندان جمع ہو کر اپنے نام سے کوئی رسالہ یا اخبار نکالیں اور اس میں اوپر بتائی ہوئی خرابیاں نہ پائی جاتی ہوں تو منع نہیں ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ اور مظاہر حق) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۵۴﴾ لڑکیوں کو انگریزی کی تعلیم دلوانا

سوال: لڑکیوں کو جدید تعلیم دلوانے کے بارے میں: لڑکی کی عمر ۱۴ سے ۱۶ سال کی ہے، اس نے گجراتی کی ساتویں کلاس پوری کر لی ہے، اور اسے آگے دو سال اور تعلیم دلوانے کا ارادہ ہے تاکہ وہ روزمرہ استعمال ہونے والے انگریزی الفاظ جان سکے۔ تو پوچھنا یہ ہے

کہ مزید دوسال کی تعلیم کے لئے اسے اسکول میں داخل کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اس بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اسلام میں جس طرح مردوں کے لئے علم حاصل کرنا ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کریں۔ لیکن عورتوں کے لئے ان کے جنسی تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے شریعت میں ایک خاص حد مقرر کی گئی ہے، اس حد سے باہر نکلنا ممنوع ہے۔ اسی میں سے اجنبی مردوں کے ساتھ ملنا جلنا اور اختلاط بھی ہے۔

مسؤلہ صورت میں ہمارے یہاں ہائی اسکول کی تعلیم لینے میں مذکورہ حدود کی پابندی نہیں ہو سکتی۔ لڑکوں لڑکیوں کا آپس میں ملنا جلنا، استاذ کے سامنے آنا اور بے پردہ رہنا، اور وہاں دی جانے والی تعلیم شکوک سے خالی نہیں۔ نیز اس عمر کی لڑکیاں بالغ ہوتی ہیں، اور اس عمر میں جنسی میلان بھی غلط راستے کی طرف لے جاتا ہے۔ اس لئے جائز نہیں کہلائے گا۔ بلکہ اگر ماں باپ بھیجیں گے تو وہ بھی گناہ میں شریک ہوں گے۔

اس لئے اگر انگریزی کی تعلیم دینی ہو تو ٹیوشن کا بندوبست کر کے گھر بیٹھے دی جاسکتی ہے۔ اور ضرورت کے مطابق دوسری زبانیں بھی سکھائی جاسکتی ہیں۔ یا دوسری جگہوں کی طرح پردے کے اہتمام کے ساتھ اسکول بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ بہشتی زیور ۱/۸۵ پر حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اصلاح معاملہ بتعلیم نسواں'' عنوان کے تحت اوپر کے مسئلہ پر بہت تفصیل سے گفتگو کی ہے اسکا مطالعہ مفید رہے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۵۵﴾ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نسب نامہ

سوال: بروڈہ سے نشر ہونے والی ایک کتاب میں میں نے پڑھا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جاٹ خاندان کے تھے۔ تو کیا یہ بات صحیح ہے؟ امام صاحب کا نسب نامہ بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ عربی النسل تھے یا عجمی اس میں مؤرخین کا اختلاف ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ آپ کے آبا واجداد فارس (ایران) کے وطنی تھے۔ جو لوگ انہیں عربی کہتے ہیں وہ آپ کا نسب نامہ اس طرح بیان کرتے ہیں:

نعمان بن ثابت بن ذوتی بن یحییٰ بن زید بن اسد بن راشد انصاری۔

اور محققین آپ کو عجمی النسل بتاتے ہیں اور آپ کا نسب نامہ اس طرح بیان کرتے ہیں:

نعمان بن ثابت بن ذَوُتَا یا ذُوتا ابن ماہ۔ اس بنیاد پر آپ ایرانی النسل ہوئے۔

اور الجواہر المضیۃ میں لکھا ہے: کہ امام صاحب کے دادا کے دو نام تھے، ایک اسلام لانے سے پہلے کا نام اور دوسرا اسلام لانے کے بعد کا نام، اسلام لانے سے پہلے آپ کا نام ذَوُتی تھا اور اسلام لانے کے بعد آپ کا نام نعمان رکھا گیا تھا۔ اس لئے ذَوُتی کا مطلب جاٹ کر کے آپ کو جاٹ خاندان کا بتانا یہ بالکل غلط ہے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب کے پوتوں سے سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ میں اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان ہوں۔ ہم فارسی النسل ہیں۔ ذوتی ان کے دادا کا نام ہے۔ خاندان کا نام نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۵۶﴾ کیا اپنے امام کے مسلک کی اتباع لازمی ہے

سوال: یہاں مختلف مذہب کے لوگ رہتے ہیں، خاص کر کے عرب وہ کوئی کام کریں اور انہیں منع کیا جائے تو فوراً حدیث پیش کرتے ہیں، تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ مثلاً: نماز جنازہ غائبانہ، تو کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں ہے تو وہ لوگ غیر مقلد جیسی باتیں کرتے ہیں۔ اس طرح بہت سے مسائل میں لوگوں کے اعمال مختلف ہیں۔ تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اور کیا ایسی حدیث پر ہم عمل کر سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جس شخص میں اجتہاد کی صلاحیت نہ ہو اسے مجتہد امام کی تقلید کرنا ضروری ہے۔ اور تقلید کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے عمل یا قول پر دلیل کے مطالبہ کے بغیر عمل کرنا۔ (دستور العلماء) اس لئے ہمیں ہمارے امام کیا کہتے ہیں وہ جان کر اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ اور جو حدیث ہمارے امام کے قول کے مخالف معلوم ہو تو اس کے متعلق یہ کہا جائے گا کہ یہ حدیث ہمارے امام کو معلوم تو تھی لیکن اس کے خلاف دوسری دلیل ان کے نزدیک زیادہ راجح تھی۔ اس لئے امام صاحب نے اس حدیث کے مطابق عمل نہیں کیا، اور نہیں کروایا۔ اس لئے ہمیں ہمارے امام کے مسلک کے خلاف ان حدیثوں پر عمل نہیں کرنا چاہئے اور نہ اس کو اپنانا چاہئے۔ بلکہ امام کے قول کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ اور وہ بھی کسی نہ کسی حدیث پر عمل کرنے کے برابر ہی ہے۔

﴿۱۵۷﴾ مسلک میں والدین کی اتباع ضروری نہیں

سوال: میرے والد صاحب حنفی المسلک ہیں، اور والدہ شافعی المذہب ہے، تو مجھے کس مذہب پر عمل کرنا چاہئے؟ پہلے میں شافعی المذہب کے مطابق نماز پڑھتا تھا، اور اب بعض

لوگوں کے کہنے سے میں مذہب حنفی کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھتا ہوں، تو بہت سی مرتبہ نماز میں دعا اور رفع یدین وغیرہ کا خیال نہیں رہتا تو مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں آپ کو پورا اختیار ہے کہ آپ مذہب حنفی کے مطابق عمل کریں یا شافعی مذہب کے مطابق عمل کریں، اس میں والدین کی اتباع ضروری نہیں ہے۔ آپ کو جو مسلک دلائل کی بنیاد پر ٹھیک لگے اس کے مطابق عمل کریں۔ پھر جب ایک مسلک آپ نے اختیار کرلیا تو اس کے ہر اصول اور فروع کے مطابق ہی عمل کرنا ضروری ہوگا۔ پھر کسی مسئلہ میں بھی دوسرے مسلک پر عمل نہیں کر سکتے۔ لیکن سوال میں جیسا کہ پوچھا گیا ہے کہ بھول سے رفع یدین یا دعا وغیرہ پڑھ لیں تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (رسم المفتی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۵۸﴾ مفتیوں سے فتویٰ معلوم کرنا

سوال: ایک مولانا کہتے ہیں: کہ شرعی حکم اور فتوی ایسے لوگ پوچھتے ہیں جنھوں نے کالے دھندے کیئے ہوں، تو اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے وہ بتائیں۔ فتویٰ پوچھنا چاہیئے یا نہیں؟ فتوی تو صرف ناواقف لوگ ہی پوچھتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن شریف کا حکم ہے کہ اگر تم نہ جانتے ہو تو جاننے والوں سے پوچھو۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ جہالت کا علاج سوال کرنا ہے۔ صحابہؓ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ معلوم کرتے تھے، اس لئے اپنی جہالت دور کرنے اور شرعی مسئلہ معلوم کرنے کے لئے فتویٰ پوچھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ احادیث میں جو فضیلت آئی ہے مثلاً: علم ایک خزانہ ہے اور اس کی چابی سوال کرنا ہے، اس پر عمل ہوتا ہے، اس

لئے سوال کرنا چاہئے۔ سوال کرنے میں چار شخصوں کو ثواب ملتا ہے۔ (۱) سائل کو (۲) مجیب کو (۳) سننے والے کو (۴) ان سے محبت رکھنے والے کو۔ (احیاء العلوم: ۱)

آپ نے جس عالم کے الفاظ نقل کئے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں، یا آپ کے سمجھنے میں کوئی غلطی ہوئی ہوگی، کوئی عالم ایسا نہیں کہہ سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فصل مایتعلق بالتبلیغ و الدعوۃ

﴿١٥٩﴾ تبلیغی تقریر کا اعلان کرنا بدعت نہیں ہے۔

سوال: ہمارے گاؤں میں تبلیغی جماعت آتی رہتی ہے، اور ہر نماز کے بعد اعلان کرتی ہے کہ ''بزرگو دوستو! سنت اور نوافل کے بعد تعلیم اور بیان ہوگا، تمام حضرات تشریف رکھیں'' تو کیا اس طرح کا اعلان کرنا بدعت ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز کے بعد مذکورہ الفاظ میں اعلان کرنا گناہ نہیں ہے۔ بلکہ حدیث شریف پڑھنا اور پڑھانا تو دین کا کام ہے۔ اسی طرح بدعت کی تعریف جو فقہاء نے لکھی ہے وہ اس پر صادق نہیں آتی۔ اس لئے اسے بدعت کہنا صحیح نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿١٦٠﴾ کیا تبلیغ عالم کا کام ہے؟

سوال: ہمارے گاؤں کے پیش امام صاحب کا کہنا ہے: کہ ''تبلیغ کا کام عالموں کا ہے'' تو کیا میرے جیسے ان پڑھ کا کام نہیں ہے؟ جماعت میں بیان تو مقصود نہیں ہے، صرف چھ نمبروں پر بات کرنی ہوتی ہے، اس کے باوجود پیش امام صاحب ایسی بات کیوں کرتے ہوں گے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... عالم کا مطلب جاننے والا ہوتا ہے، اس لئے جو شخص دین کی کوئی بات جانتا ہو تو وہ شخص اس چیز کا عالم کہلائے گا۔ اب اس شخص پر ضروری ہے کہ وہ جتنا جانتا ہے اتنا دوسروں کو بھی سکھائے یا عمل کرائے، اس میں شریعت کے حکم کے خلاف کیا ہے؟ باقی دلائل و فروعات اور دیگر باتیں پوری تفصیل کے ساتھ ان کا علم نہ ہو تو دوسرے معتبر

عالم سے پوچھ کر عمل کرے۔ اور یہ کام اور اس کی تبلیغ صرف عالم ہی کر سکتے ہیں۔

﴿۱۶۱﴾ تبلیغیوں پر غلط الزام

سوال: ہمارے گاؤں کے عالم پیش امام صاحب کا تبلیغی جماعت پر کھلا الزام ہے کہ ”یہ تبلیغی جماعت والے مدرسہ بند کروانے والا کام کر رہے ہیں“ جب کہ بعض سمجھ دار لوگوں کا کہنا ہے کہ ”یہ تو ضعیف مسلمانوں کا چلتا پھرتا مدرسہ ہے“ تو کیا تبلیغی جماعت والے مدرسہ بند کروانے کو کہتے ہیں؟۔ آپ کی جو بھی رائے ہو قرآن وحدیث کی روشنی میں بتانے کی مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... تبلیغی جماعت کے بانی خود عالم، مدرس، اور مدرسہ کے بانی، مہتمم اور مدد کرنے والے تھے۔ پھر انہیں بند کرنے والا کہنا کہاں تک صحیح ہوگا؟ انہوں نے کہاں اور کونسا مدرسہ بند کیا ہے؟ بلکہ بستی بستی، محلّہ محلّہ اور گھر گھر میں دینی تعلیم جاری کی ہے۔ دین اسلام کو تازہ کیا ہے۔ تعلیم تو ان کا بنیادی مقصد ہے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ وہ بڑی عمر کے لوگوں کا چلتا پھرتا مدرسہ اور خانقاہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۶۲﴾ جہاں دعوت نہ پہنچی ہو وہاں کے لوگوں کے لئے حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ اگر کسی ملک میں کوئی بھی مسلمان نہیں ہے، یا ایسی جگہ یا ملک ہو جہاں ہدایت کی محنت لے کر جانے والا کوئی نہ پہنچا ہو تو ایسی جگہ اور ملک کے لوگوں کے لئے جنت و دوزخ کا فیصلہ کس طرح ہوگا؟ اس لئے کہ ان کے اسلام سے بالکل نابلد ہونے پر ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ بلکہ وہ لوگ کہہ سکتے ہیں: کہ ہمارے پاس کوئی دین کی دعوت لے کر پہنچا ہی نہیں، تو ایسی حالت

میں اسلامی نقطۂ نظر اور عقیدہ اور شریعت کا حکم کیا ہے؟ یہ بتا کر مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... آج کے ہمارے زمانہ میں کوئی جگہ یا بستی ایسی نہیں ہے جہاں اسلامی تعلیم اور اسلام کی موجودگی کی خبر نہ پہنچی ہو، اور اسی طرح اسلام کے بارے میں علم حاصل نہ کر سکتے ہوں۔ اس لئے ان کا یہ دعوی کے ہمیں تبلیغ یا دعوت نہیں پہنچی تھی اس لئے ہم ایمان نہیں لائے معتبر شمار نہیں ہوگا۔ لہذا اگر انہوں نے شرک کیا ہوگا تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اور اگر شاید و باید کوئی جگہ ایسی ہو کہ جہاں تک ابھی دین اسلام کی دعوت یا خبر نہ پہنچی ہو اور وہاں کے لوگ بت پرست نہ ہوں اور وحدانیت کے قائل ہوں تو ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۶۳﴾ تبلیغی جماعت کی کارکردگی

سوال: یہاں افریقہ میں تبلیغی جماعت مسلسل آتی رہتی ہے۔ جب اجتماع ہوتا ہے تب ۵۰ سے ۶۰ آدمی اپنا صندوق، بستر، کمبل، کوکا کولا کی بوتل، تھرموس، چلپچی (ہاتھ دھونے کا برتن) وغیرہ لے کر مسجد کے جماعت خانہ میں سوتے ہیں، اور مسجد میں رہتے ہیں، اور چائی، کھانا پینا وہیں کرتے ہیں، اور دنیوی باتیں بھی ہوتی ہیں، اور مسئلہ مسائل سے ناواقف لوگ اس طرح شریعت کے قانون کو توڑتے ہیں، اور فرض نماز ختم ہوتے ہی اعلان شروع کر دیتے ہیں، اور تقریر شروع کر دیتے ہیں، جب کہ پیچھے سے آنے والے بھائی ابھی نماز ہی میں ہوتے ہیں، انہیں ان باتوں سے منع کرنے کے باوجود مانتے نہیں ہیں، یہاں کے سند یافتہ علماء انہیں مسئلہ سے واقف نہیں کرتے۔

اجتماع کے بعد لوگوں پر دباؤ ڈال کر تبلیغی جماعت میں چالیس دن چار مہینہ کے لئے پردیس لے جاتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے پردیس جانے کی صورت میں ان بھائیوں کی غیر حاضری میں

ان کی عورتیں ان کی دکانیں سنبھالتی ہیں۔اور نامحرم مردوں کے ساتھ پورا دن اختلاط ہوتا رہتا ہے۔شریعت کی نظر میں ایسی کارکردگی ، طریقۂ کار کا کیا حکم ہے؟ یہ بتا کر مشکور فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......تبلیغی جماعت خالص دینی فکروں والی اور دینی اعمال والی اور بہت ہی اچھی دین کی خدمت کرنے والی جماعت ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی وسعت بھراس کی مدد کریں، اوراس میں حصہ لیں۔سنن کی پیروی اور دین کا درد یہ اس جماعت کا خاص مقصد ہے۔جماعت کے اکابر نے قرآن وحدیث اورفراست باطنی سے جواصول مقرر کیے ہیں ان کے مطابق عمل کیا جائے تو انشاءاللہ فائدہ ہی فائدہ ہوگا۔

اس جماعت میں حصہ لینے والے علماء سے زیادہ عامی اور دنیا میں مشغول حضرات ہوتے ہیں۔اس لئے سوال میں بتائے گئے کاموں کا ہونا ممکن ہے۔جاننے والے لوگوں اور علماء کے سمجھانے سے یہ خرابی دور ہوسکتی ہے۔صرف کچھ لوگوں کے ایسے کاموں کی وجہ سے پوری جماعت کو ناجائز یا شرعی طریقہ کے خلاف نہیں کہاجا سکتا۔مسجد میں مسافروں اور معتکفین کو کھانے اور پینے اورسونے کی شرعاً اجازت ہے۔ بیشک دنیوی باتیں کرنا ناجائز ہے۔(عالمگیری،شامی:۵)۔

عورت کی بے پردگی اور غیرمحرموں سے اختلاط ،خرید وفروخت وغیرہ اموراوراس چیز کا ذریعہ بننے والے مرد گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے۔ اس لئے ایسے فعل سے ضرور بچنا چاہئے۔دکان کی خبر رکھنے والا یا چلانے والا کوئی مرد نہ ہو یا عورت پردے میں رہ کر کاروبار چلاسکتی نہ ہوتو ایسے مردوں کو جماعت میں نہیں جانا چاہئے۔اور جانا ہی ہوتو جائز انتظام کر کے جانا چاہئے۔ورنہ ثواب کے بدلہ گناہ زیادہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۶۴﴾ تعلیم میں بیٹھیں یا عبادت کریں

سوال: زید کہتا ہے: کہ مسجد میں لوگ نوافل یا ذکر واذکار میں مشغول ہوں تو وعظ ونصیحت اور تعلیم نہ کرنی چاہئے، اس لئے کہ لوگوں کو خلل ہوگا، اور حقیقت یہ ہے کہ صرف دو تین افراد ہی ان کاموں میں ہوتے ہیں باقی سب تعلیم کے لئے رضا مند ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو جلدی ہوتی ہے کہ تعلیم جلدی ہو جانی چاہئے، ایک کونہ میں بیٹھ کر تعلیم کریں تو بھی انہیں خلل پڑتا ہے۔ تو اس نازک دور میں افضل کیا ہے؟ اور اس قضیہ کا فیصلہ کس طرح کیا جائے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... قرآن شریف کی تلاوت، حدیث شریف کی تعلیم، ذکر، نوافل اور تسبیح وغیرہ سب اللہ کو راضی کرنے کے ذرائع ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ بہت ہی اہم اور باعث اجر ہے۔ اس دور میں لوگ علم سے محروم ہیں، اور بعض وجوہات کی بنا پر اس کے لئے وقت نہیں دے سکتے، تو نماز سے فراغت کے بعد ان کے لئے کتابی تعلیم کی جائے تو یہ بہت ہی مستحسن کہلائے گا۔ اس وقت ایک دو آدمی عبادت میں مشغول ہوں تو انہیں اس تعلیم پر اشکال نہیں کرنا چاہئے، اور تعلیم کرنے والوں کو بھی چاہئے کہ عبادت کرنے والوں کی رعایت کرتے ہوئے زیادہ بلند آواز سے تعلیم نہ کریں یا جماعت خانہ سے دور جا کر یا باہر بیٹھ کر تعلیم کریں۔

نوٹ: تعلیم کے میں بیٹھ کر یا تعلیم کے ختم ہو جانے کے بعد اطمینان اور سکون کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق عبادت میں مشغول ہونا بہت ہی بہتر اور مفید ہے، اس لئے انہیں اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۶۵﴾ تبلیغ میں خرچ کیا جائے یا صدقہ کیا جائے؟

سوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ تبلیغی جماعت میں نکل کر تین دن، دس دن، ایک چلہ، تین چلہ لگا کر پیسوں کو برباد کرنے سے کسی یتیم، بیوہ، حاجتمند انسان کو دیدینا اچھا ہے۔ جب کہ بعضوں کا کہنا ہے کہ جماعت میں جانے کے بعد خود کی اصلاح ہوتی ہے، حلال، حرام، فرض، واجب وغیرہ کا علم ہوتا ہے۔ تو ان دونوں میں صحیح کون ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تبلیغی جماعت میں جانے سے پیسے خرچ ہوتے ہیں، اسکا انکار نہیں ہے، لیکن ایسے شخص کو ایمان، نماز، تلاوت، خدا کا خوف اور حضور ﷺ کی محبت جیسی قیمتی دولت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں پیسے خرچ کرنا اللہ کی رضا مندی میں خرچ کرنے کے برابر ہے۔ ایسوں کو مدد کرنا بھی ثواب ہے، اس لئے کہ اس میں پیسوں کا برباد کرنا کہنا صحیح نہیں ہے۔

سنیما، کوٹ، پتلون، بنگلہ، موٹر سائکل اور موج مستی میں بھی پیسے خرچ ہوتے ہیں کیا یہ پیسوں کا برباد کرنا نہیں ہے؟ اس شخص کو کہو: کہ مذکورہ چیزوں میں سے کتنی چیزوں سے پیسے بچا کر تم نے یتیموں اور مسکینوں کی امداد کی؟ یا دوسروں کے پاس کروائی؟

ہم تو یہاں تمہارے طنز و اعتراض سن کر خاموش ہو جائیں گے لیکن یاد رکھنا اللہ جل شانہ کے دربار میں بھی جواب دینا پڑے گا۔ اور وہ سب کے دل کے بھیدوں کو جانتا ہے کہ تم کس نیت سے کہہ رہے ہو؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۶۶﴾ بازار میں یا گلی کوچے میں ذکر کرنا

سوال: تیسرا اور چوتھا کلمہ کہاں پڑھنا چاہئے؟ جیسا کہ تبلیغ والے بتاتے ہیں کہ گاؤں کی

گلی کوچے یا محلّہ میں تیسرا کلمہ پڑھو، اور بازار میں چوتھا کلمہ پڑھو۔ تو اس طرح عمل کرنا کیسا ہے؟ مسنون ہے یا مستحب؟ اور اسی طرح کلمہ کے شروع میں سوم کلمہ یا چہارم کلمہ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سوم یا چہارم فارسی زبان کے الفاظ ہیں، اور ان کا مطلب تیسرا اور چوتھا کے ہوتے ہیں اس لئے ان الفاظ کے پڑھنے میں ثواب نہیں ہے۔ یہ صرف یادداشت اور گنتی کے لئے ہی ہیں اس لئے اسے نہ پڑھنا چاہئے۔

تبلیغ والے بازار میں چوتھا کلمہ پڑھنے کو کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ اس کلمہ کو پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ اسی طرح گلی کوچہ میں گشت کے وقت تیسرا کلمہ پڑھنے کو بتاتے ہیں اس میں بھی اس کا ثواب زیادہ ہے۔ اس لئے اس کا پڑھنا مستحب کے درجہ میں ہے۔ ہمیں ہر پل اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا چاہئے۔ ذکر کی فضیلت کے لئے فضائل ذکر کا مطالعہ کریں۔ دونوں کلموں کی خاص مزید فضیلتیں بھی ہیں۔

﴿۱۶۷﴾ تبلیغی جماعت میں جانا

سوال: ایک شخص تبلیغ میں جاتا ہے، تو اس کی بالغ اولاد نماز نہیں پڑھتی، وہ گھر پر ہوتا ہے تب ہی وہ نماز ادا کرتی ہیں، تو کیا مذکورہ صورت میں اس شخص کو تبلیغ میں جانا چاہئے؟ یا گھر ہی پر رہنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مذکورہ صورت میں اپنی اولاد کو تعلیم دے کر نماز کی فرضیت اور اس کی ادائے گی کا طریقہ بتا دیا تو باپ کی ذمہ داری ختم ہوگئی۔ اور اب اگر بالغ اولاد اس کے خلاف کرتی ہے تو اس کا گناہ باپ کے سر نہیں رہتا۔ اس لئے باپ اپنی

اصلاح کی نیت سے تبلیغ میں جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۶۸﴾ غیر عالم کا تقریر کرنا

سوال: ایک شخص عالم نہیں ہے تبلیغی جماعت میں جاتا ہے اور وہ اچھی طرح بیان کر سکتا ہے اور کتابیں بھی پڑھ سکتا ہے، ایسا شخص قرآن شریف کی تفسیر بھی پڑھتا ہے، اور مجمع میں بیان بھی کرتا ہے۔ تو کیا ایسا شخص قرآن کی تفسیر پڑھ سکتا ہے؟ اور مجمع میں بیان کر سکتا ہے؟ یا صرف قرآن کی تفسیر دیکھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اور مجمع میں بیان کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکورہ سوالات کے جوابات شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں سے نقل کرتا ہوں: تبلیغ اور وعظ میں فرق ہے، تبلیغ کا مطلب ہے پیغام دوسروں تک پہنچانا، دوسری بات یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا اصول ہے کہ چھ نمبر پر ہی بات کی جائے، اور اس سے ہٹ کر بات نہ کی جائے، اسی لئے پہلے لوگوں کو چھ نمبر کی مشق کرائی جاتی ہے۔ اور لوگ یہ چھ نمبر کی بات گاؤں گاؤں جا کر لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے تبلیغی لائن کا بیان ایک پیغام کے برابر ہے، اس لئے یہ بیان ہر جاننے والا کر سکتا ہے، البتہ خاص تقریر کا کرنا یہ عالموں کے ساتھ خاص ہے۔ چاہے وہ باقاعدہ پڑھ کر عالم بنا ہو، یا عالموں سے سن کر لیکن دوسری صورت میں یہ ضروری ہے کہ کسی بڑے عالم نے اسے اس کام کی اجازت بھی دی ہو۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو مسائل قرآن وحدیث سے صاف صاف ثابت ہوں تو وہ احکام ومسائل کو لوگوں تک پہنچانے میں مبلغ کا عالم ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ہر شخص بلند آواز سے کہہ سکتا ہے۔ ہاں اجتہادی مسائل کے لئے عالم کا ہونا ضروری ہے۔

﴿۱۶۹﴾ تبلیغی جماعت میں جانا

سوال: میں تبلیغی جماعت میں جاتا ہوں۔ میرے والد کے علاوہ پورا گھر مجھ سے ناراض ہے، وہ کہتے ہیں: کہ تو لوگوں کو کس لئے کہتا پھرتا ہے تجھ سے جتنی ہو سکے اتنی عبادت کرتا رہ۔ تو مجھے ان لوگوں کو کیا جواب دینا چاہیئے؟ ہمارے گاؤں میں ہر سنیچر کو گشت ہوتا ہے، رمضان کی ۲۷ ویں رات کو میرا بیان رکھا گیا تو میں نے ان لوگوں کو کہا: کہ ہم دنیا کے لئے صبح جلدی اٹھ کر نوکری کے لئے جاتے ہیں، لیکن ہم ہمارے گاؤں کی مسجد تک نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان دین کو بھول کر دنیا کمانے میں کتنا منہمک ہو گیا ہے۔ تو سامعین میں جو نوکری کرنے والے تھے اس میں سے ایک بھائی نے کہا: کہ تو نے ہماری غیبت کی ہے، تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ غیبت ہے؟ غیبت کسے کہتے ہیں؟ یہ ضرور بتائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... تبلیغی جماعت کے نام سے فی الحال جو کام چل رہا ہے وہ لوگوں کی اصلاح سے زیادہ اپنی اصلاح کے لئے ہے۔ اس لئے اس میں شرکت کرنا جائز اور درست ہے۔ جس شخص میں کوئی عیب یا برائی ہو اس کی پیٹھ پیچھے کسی بری نیت سے دوسروں کے سامنے اس عیب کو بیان کرنا، اسے غیبت کہتے ہیں۔ اور اگر وہ برائی اس شخص میں نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ غیبت کو حدیث شریف میں بہت سخت گناہ بتایا گیا ہے۔ آپ نے بیان میں جو عمومی بات بیان کی وہ غیبت نہیں ہے، اور جنہوں نے اسے غیبت سمجھا وہ ان کی جہالت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الباب التاسع : ما یتعلق بالبدعات وغیرہ

﴿۱۷۰﴾ بدعت اوراس کی قسمیں

سوال: بدعت کی ابتدا کس طرح ہوئی ؟ بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہرایک کومثال کے ساتھ سمجھائیں۔تبلیغی جماعت والے اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اسلام مذہب، اللہ تعالی نے ہم سب کے لئے بنایا ہے، اوراسی نے اس کے احکام ہمارے نبی ﷺ پر بھیجے، اورآپ نے سب احکام پوری امت تک پہنچا دیئے، کوئی بات خوشی کی ہو یا غم کی، تجارت کی ہو یا عبادت کی ایسی نہیں چھوڑی کہ جس کے احکام پورے پورے بیان نہ کر دیئے گئے ہوں۔اور قرآن وحدیث میں ہمیں حکم دیا گیا ہے: کہ جو کام جس طرح حضور ﷺ نے کیا ہے وہ کام اسی طرح ہمیں بھی کرنا ضروری ہے، اس میں اپنی مرضی سے کمی بیشی نہیں کر سکتے۔

اب اسلام جب بہت پھیل گیا، اور ہرقوم مسلمان ہونے لگی تو ان لوگوں میں اسلام سے پہلے کے جو رسم ورواج تھے وہ لوگ چھوڑ نہیں پائے، بعضوں نے چھوڑ دیئے تو عورتوں کو راضی کرنے کے لئے نئے رواج اپنائے مثلاً: شادی کے وقت پیٹھی لگانا، پھول پہنانا وغیرہ، یہ چیزیں اسلام میں نہیں تھیں تو علماء نے ان کی سخت مخالفت کی، ایسی نئی چیزیں جو دین میں نہ ہوں ان کو دین سمجھ کر ثواب کی نیت سے کیا جائے تو وہ بدعت ہے۔

بدعت کی بہتر تعریف یہ ہے کہ جو کام حضور ﷺ کے زمانہ میں اور صحابہ کے زمانہ میں نہ ہوتا ہو ایسے نئے کاموں کو دین سمجھ کر ثواب کی نیت سے کرنا۔اب آپ ہی بتائیں جن باتوں کو دین سے کوئی تعلق نہ ہو تو ان کو دین سمجھنا کہاں سے درست کہلائے گا؟ یہ تو دین میں اپنی

طرف سے کمی بیشی کہلائے گی۔اس لئے بدعتوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔جیسے کہ کوئی لڑکا ہمارے خاندان کا نہ ہواور اسے ہمارے خاندان کا بتایا جائے تو کہاں سے مانا جاسکتا ہے؟ تبلیغ والے اتباع سنت پر زور دیتے ہیں، نئے طور طریق اور اسلام میں نئی پیدا ہونے والی باتوں سے روکتے ہیں، یہ صحیح ہے،ان کی بات قابل اتباع ہے۔

بدعت کی پانچ قسمیں ہیں،اور وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) بدعت واجبہ: ایسے دلائل تلاش کرنا اور گمراہ جماعتوں کے سوالات کے صحیح جواب دینا تاکہ دوسروں کو گمراہ نہ کرسکے۔اسی طرح قرآن وحدیث سیکھنے کے لئے عربی کے قواعد کا سیکھنا۔

(۲) بدعت مندوبہ: دین کی حفاظت یا دین سیکھنے کے لئے مدرسہ اور بورڈنگ بنانا۔

(۳) بدعت مبیحہ: عمدہ عمدہ کھانے بنا کر کھانا،اعلی قسم کے لباس اور برتن استعمال کرنا۔

(۴) بدعت مکروہہ: جیسے کہ مسجد میں نقش ونگار کرنا۔

(۵) بدعت حرام: جو افعال ثابت نہ ہوں اسے دین سمجھ کر ثواب کی نیت سے کرنا۔ مثلاً : عرس،فاتحہ،زیارت،برسی،چہلم،چالیسواں،مولود وغیرہ۔

مندرجہ بالا قسموں میں یہ سب سے بری ہے۔اسی میں گناہ ہے۔اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۷۱﴾ کیا امام کے لئے عمامہ باندھنا ضروری ہے؟

سوال: فرض نماز پڑھاتے وقت کیا امام صاحب کو عمامہ باندھنا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر امام صاحب نہ باندھیں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......فقہ یا حدیث کی کسی بھی کتاب میں نماز کے لئے عمامہ کو ضروری نہیں بتایا گیا، اس لئے اگر عمامہ باندھے بغیر امام صاحب نماز پڑھائیں گے تو نماز بغیر کراہت کے صحیح ہو جائے گی۔ اگر تمام مقتدی عمامہ باندھ کر نماز پڑھتے ہوں تو اس وقت امام کو بھی عمامہ باندھ کر نماز پڑھانا بہتر کہلائے گا۔ لیکن جہاں یہ حالت نہ ہو، لوگ عمامہ نہ باندھتے ہوں اور امام کی بھی عادت نہ ہو صرف فرض نماز پڑھانے کے لئے ہی اسے باندھنا ضروری سمجھا جائے تو وہ بدعت کہلائے گا۔ (فتاوی دارالعلوم، امداد الفتاویٰ)

﴿۱۷۲﴾ ناریل اور حلوہ چڑھانا

سوال: اولیاء کرام کی منت مان کر بکرا اور حلوہ چڑھانا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......اللہ جل شانہ کے علاوہ کسی اور کی منت ماننا حرام ہے، اور اس منت میں چڑھائی گئی چیزیں بکرا، ناریل وغیرہ کھانا بھی حرام ہے۔ قرآن شریف اور شامی جلد: ا میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۷۳﴾ نظر لگنا حق ہے

سوال: شریعت مطہرہ میں نظر لگنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا ہمیں ماننا چاہئے کہ نظر لگتی ہے؟ نظر اتارنے کے لئے عورتیں چولہے پر ایک برتن میں پانی، کھلی، کنکر، جھاڑو کے سات تنکے وغیرہ ڈال کر پانی کو جوش دیتی ہیں، اور اگر پانی کا رنگ لال خون جیسا ہو جائے تو مانتی ہیں کہ اسے نظر لگی ہے، اور نظر اتارنے کے لئے پیتل کے گلاس میں کھلی، کنکر، گوبر وغیرہ بھر کر اسے پیتل کے تھالی میں اوندھا رکھ دیتی ہیں، پھر اگر گلاس ٹھالی کے ساتھ مضبوط چپک جاتا ہے اور اکھڑتا نہیں ہے تو مانتی ہیں کہ اسے نظر لگی ہے، پھر جسے نظر لگی ہو اس کے

سرہانے رکھتی ہیں تو وہ شخص اچھا ہو جاتا ہے تب ہی گلاس تھالی سے جدا ہوتا ہے، کیا اس طرح نظر اتارنا صحیح ہے؟ صحیح رہبری فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حدیث شریف میں نظر لگنا حق اور سچ بتایا گیا ہے۔ اور اس سے شفا حاصل کرنے کے لئے بعض دعائیں اور طریقے بھی بتائے گئے ہیں **مثلاً: اعوذ بکلمات اللہ التامات** والی دعا پڑھ کر اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ سوال میں مذکورہ طریقے لوگوں کے وہم اور خیالات ہیں، اس لئے ان کا اعتقاد رکھنا اچھا نہیں ہے۔

﴿۱۷۴﴾ جادو، ڈائن وغیرہ کے لئے سادھو کی بات ماننی چاہئے یا نہیں؟

سوال: ایک شخص کے یہاں گھر والے اور لڑکے وغیرہ بیمار تھے، ان کی دوا کروائی، پھر وہ (ہندو اور مسلمان) سادھو، بھووے سے عمل کروانے لگے، اور ان کی باتوں پر یقین کر کے یہ بہتان لگایا کہ اس سادھو نے جسے ڈائن کہہ کر بلایا تھا اسے کہا: کہ تو ڈائن ہے اور تو تیرے لڑکے کا کلیجہ کھا گئی ہے اب تجھے راحت ملی؟ یہ الفاظ لڑکے کے انتقال کے بعد کہے تھے، اور دونوں شخص سے مراد عورت ومرد ہیں۔ یہ بہتان جس عورت پر لگایا تھا اس کے شوہر نے جماعت کے لوگوں سے کہا: کہ ایک شخص نے میری عورت کو ڈائن کہا ہے تو اس شخص نے میری عورت پر جو بہتان لگایا اس کا صحیح نتیجہ لاؤ، ورنہ خون خرابہ ہو جائے گا۔ اور اس کی ذمہ داری جماعت کے متولیان اور عہدے داروں پر رہے گی۔ تو ہم جماعت والوں کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... سحر یعنی جادو کے علم کا موجود ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اور ایسے کام کے کرنے والے کے بارے میں حدیث شریف میں سخت الفاظ میں وعیدیں بھی آئی ہیں۔ اور بعض صورتوں میں ایمان بھی خارج ہو جاتا ہے، لیکن اس کے

لئے سادھو اور بھووے کے پاس جانا، ان کے شرکیہ عمل پر بھروسہ کرنا اور ان کی بتائی ہوئی اٹکل باتوں پر اعتماد اور یقین رکھنا بالکل جائز نہیں ہے، حرام ہے۔
مشکوۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی عراف (نجومی، بھووا) کے پاس گیا اور اس سے کوئی بات پوچھی تو اللہ تعالی اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں کرتے۔(۳۹۳)۔
اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کاہن (سادھو، بھووا) کے پاس گیا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کا یقین کیا تو وہ محمد ﷺ پر نازل کی گئی باتوں سے بری (جدا) ہے۔ (۳۹۴)۔
ایسے فعل کو شریعت میں کبیرہ گناہوں میں سے بتایا گیا ہے، جس کا سچے دل سے توبہ کرنے کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے، اور نجات بھی نہیں ہے۔ اور ایسی باتوں کو نظر کے سامنے رکھ کر کسی کے سر ڈائن کی تہمت لگانا بھی بالکل جائز نہیں، حرام ہے۔
موت وحیات سب اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں، اور اسی طرح یہ بھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی کی موت اسی طرح ہوئی ہوگی، اس لئے کلیجہ کھانا اور کہنا بھی صحیح نہیں ہے۔ اور بھووے کے کہنے پر بھروسہ کر کے ایسا بہتان لگایا ہو تو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے، اس لئے کہ ایسی چیزوں سے بعض مرتبہ ایمان بھی چلا جاتا ہے، اس لئے کلیجہ کھانا، یا ڈائن کہنا اوپر کی دلیلوں کے سہارے بالکل غلط اور جھوٹا الزام ہے، اس لئے ان کا ڈائن کہنا یا ماننا جائز نہیں ہے، بدگمانی ہے۔ جس سے مسلمانوں کو ضرور بالضرور بچنا چاہئے۔
اب کوئی شخص اگر غلط الزام لگائے تو اس کے لئے ہدایہ ۵۱۵/۲ پر لکھا ہے کہ امیر المؤمنین اس کے لئے جو سزا دینا مناسب سمجھیں وہ اپنی سمجھ سے دے سکتے ہیں، لیکن ۳۹ کوڑوں سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ اس کے لئے مسلم حکومت کا ہونا بھی ضروری ہے، جو ہمارے یہاں نہیں

ہے۔اس لئے جماعت کے سمجھ دار۔عقیل وفہیم اور جانے پہچانے عزت ومرتبہ والے لوگ اپنے رسوخ کوکام میں لاکر مناسب طریقہ سے اس سے معافی منگوا کرتوبہ کروا کرایسے کاموں سے روکنے پر قادر ہوں تو اس طرح کریں۔اورامکان بھر اچھائی کا ساتھ دیں تاکہ قیامت کے دن گنہگاروں کے ساتھ ایسے لوگ بھی خدا کی ناراضگی میں مبتلا نہ ہوجائیں۔

﴿۱۷۵﴾ دم کئے ہوئے پانی کا حکم

سوال: یہاں ایک مسلمان شخص ہے، ان کا ایسا کہنا ہے کہ انہیں ایک غیبی شخص کی طرف سے بخشش ملی ہے جس کی بنیاد پر وہ قرآن کی کوئی آیت پڑھ کر پانی پر دم کرتے ہیں تو اس سے کسی بھی بیماری سے شفا ملتی ہے۔

وہ کچھ خاص لکھے پڑھے نہیں ہیں، کسان ہیں، لیکن عوام میں انکی شہرت ہے، ہزاروں آدمیوں کی بھیڑ رہتی ہے، اوران کا دم کیا ہوا پانی پیتے ہیں بہت سوں کو فائدہ بھی ہوا ہے، اس طرح لوگ کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ہماری ضرورتوں کے لئے اور بیماری سے شفایاب ہونے کے لئے ایسا دم کیا ہوا پانی پینا کیسا ہے؟ کوئی شخص پانی لینے کے لئے ان کے پاس جائے یا انہیں اپنے پاس بلائے تو کیا کوئی حرج ہے؟ حوالہ کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... بیماری سے شفایاب ہونے کے لئے دوا کرنا سنت ہے۔اس سے شریعت میں منع نہیں کیا گیا۔حضور ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے،اور عمل بھی کرکے بتایا ہے۔اس لئے تندرستی حاصل کرنے کے لئے سنت طریقہ اپنانا چاہئے۔

باقی تعویذ، جھاڑ پھونک وغیرہ شفایاب ہونے کے طریقوں کے بارے میں سب سے پہلے یہ بات جان لیں کہ کوئی شخص اللہ ہی پر پورا بھروسہ رکھے اور تعویذ، گنڈے کا سہارا نہ لے تو

ایسے شخص کے لئے حدیث شریف میں بہت ہی فضیلت بیان کی گئی ہے جیسا کہ مشکوۃ شریف ۲/۴۵۲ پر فرمایا کہ: میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل کیا جائے گا، اور وہ، وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے تعویذ، گنڈے اور فال نہ نکلوائی ہوگی۔ اور اپنے پروردگار پر پورا بھروسہ رکھا ہوگا۔ مذکورہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے بلند مرتبہ والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اسباب کی طرف نظر نہ فرما کر اللہ تعالی کی طرف نظر فرمائی۔ اور جو شخص اللہ کی طرف سے تندرستی کی امید پر صبر کرے اور دعائیں کرتا رہے وہ بھی انہیں میں سے ایک ہے۔ لیکن جن لوگوں میں اس درجہ کا صبر اور برداشت کی طاقت نہ ہو ان کے لئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے دوا اور تعویذ وغیرہ کی اجازت دی گئی ہے، اس لئے جس طرح بیماری کا علاج دوا سے ہوتا ہے اسی طرح تعویذ، دم وغیرہ سے بھی شفا ملتی ہے۔ بعض اشخاص تعویذ وغیرہ کی ہنسی اڑاتے ہیں وہ سراسر گمراہی ہے۔ اس کے لئے کچھ حدود ہیں، ان کی مخالفت بھی مضر ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں: کہ

(۱) اللہ تعالی کے پاک نام یا اس کی صفتوں کو پڑھ کر دم کیا ہو یا قرآن شریف کی پاکیزہ آیتیں یا احادیث میں بتائی گئی دعائیں پڑھ کر دم کیا ہو (۲) عربی یا ایسی زبان کے الفاظ استعمال کئے ہوں جن کے معانی جانتا ہو (۳) اسی طرح یہ اعتقاد بھی نہ ہو کہ بیشک اسی سے اچھا ہوگا تو اس طرح جھاڑ پھونک کروانا جائز ہے۔

اب مذکورہ شخص مسلمان ہے، اور وہ کہتا ہے کہ میں قرآن شریف کی آیت پڑھ کر دم کرتا ہوں، اسی طرح وہ کوئی دوسرے شرکیہ افعال نہیں کرتا اور نہ کرنے کو کہتا ہے، اس لئے اس پانی کے پینے میں اوپر بتائی گئی تفصیل کے مطابق گنجائش ہے لیکن دوسری بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان

کی وجہ سے اس سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے جیسا کہ ان کا ایک قول کہ میری پھونک ایک میل تک اثر کرتی ہے، یہ بلا دلیل کا قول ہے۔ جس کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔
ان کا مشرکانہ طریقہ پر عوام میں سلام کی جگہ ہاتھ جوڑ کر نَمن کرنا وغیرہ اور شریعت کے بڑے بڑے حکموں کی پابندی نہ کرنا اور موجودہ فتنہ کے دور میں جب کہ لوگوں کا ایمان بہت کمزور ہے اور اس سے ایمان کے خطرہ میں پڑ جانے کا بھی امکان ہے، فاسق کو ولی اور اس کے فعل کو کرامت اور باپو کو خدا کا فرستادہ ماننے کے اعتقاد کا ثبوت ہو رہا ہے۔ اس لئے فقہ کے قاعدہ کے مطابق جس جائز کام سے گناہ میں یا حرام کام میں ملوث ہونے کا امکان پیدا ہوتا ہو ایسے جائز کاموں سے بھی روکا جائے گا، اس لئے ایسے پانی لانے سے یا پینے سے روکنا چاہیئے، تاکہ ایمان بھی سلامت رہے، اور شفا دینا نہ دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔
پانی سے ہی شفا حاصل کرنی ہو تو حدیث کے فرمان کے مطابق زم زم کے برکت والے پانی سے بڑھ کر کوئی پانی نہیں ہے، بیماری سے شفایاب ہونے کی نیت سے پیا جائے تو اس سے بھی بیماری دور ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۷۶﴾ کیا مردے آواز سن سکتے ہیں؟

سوال: قبرستان میں داخل ہو کر مردوں کو السلام علیکم یا اهل القبور کہا جاتا ہے تو کیا مردے اس سلام کو سن سکتے ہیں؟ اور اس کا جواب دیتے ہیں؟ امام صاحب کا قول یہ ہے کہ مردے سن نہیں سکتے، اگر یہ صحیح ہے تو کیا اولیاء اللہ کے بارے میں بھی یہ عقیدہ رکھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مردے سن سکتے ہیں یا نہیں؟ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے: اور یہ اختلاف خود صحابہ کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ قرآن شریف کی آیت سے ثبوت پیش کر کے منع کرتی ہیں، امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی قول

ہے۔ جب کہ بعض علماء کا قول ہے کہ مردے قبر میں سنتے ہیں، اس لئے فیصلہ کرنا مشکل ہے۔(مرقاۃ شرح مشکوۃ:۲۴۶/۴)

مردے سن سکتے ہوں یا نہ سن سکتے ہوں؟ مذکورہ سلام حدیث شریف میں قبرستان جانے سے پہلے پڑھنے کے لئے بتایا گیا ہے، اس لئے اسے پڑھنا چاہئے۔ اسی طرح یہ سلام اور مردوں پر رحمت کی دعا ہے اس لئے اگر وہ نہ بھی سنتے ہوں تو بھی اللہ تعالی اس دعا کو قبول فرما کر ان پر رحم فرمائیں گے۔ اور یہی ہمارا مقصد ہے۔ اولیاء اللہ اور دیگر مردے سب کا ایک ہی حکم ہے۔

صرف اللہ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں، اور سلام کرنے والوں کے سلام کو سنتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں اس سے متعلق واضح الفاظ موجود ہیں: **من صلی علیّ عند قبری سمعته**۔ یعنی: جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں اسے سنتا ہوں، اس لئے انبیاء کا حکم الگ ہے اس لئے کہ وہ یقینی طور پر سنتے ہیں۔(مشکوۃ:۸۷) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۷۷﴾ شرعی احکام کی حکمت جاننا ضروری نہیں ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص کہے: ''اللہ تعالی نے نماز، روزہ، صدقہ وخیرات، فطرہ داڑھی رکھنا وغیرہ کا حکم کیوں دیا؟ اور یہ سب اللہ تعالی کو کیوں چاہئے؟ تو کیا وہ شخص ایمان سے نکل جاتا ہے؟ اور کیا ان کو پھر سے کلمہ پڑھنا پڑے گا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اللہ پر ایمان رکھنے والے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمان واحکام کو دل سے مانے اور ان کے خلاف کوئی عمل نہ کرے،

چاہے اس کا مقصد، فائدہ یا دلیل سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ اور ان احکام کی مذاق کرنا یا اس میں شک کرنا یہ غیر اسلامی فعل ہے۔ اور اس کی وجہ سے بعض اوقات انسان ایمان سے نکل جاتا ہے، اس لئے سوال میں مذکورہ کلمات سے بچنا چاہئے۔ اور توبہ کر کے مستقبل میں کبھی بھی ایسے الفاظ نہیں بولنے چاہئیں۔

مذکورہ کلمات میں کفر کی بو ہے، اس کے باوجود اس کا دوسرا مطلب بھی نکل سکتا ہے کہ ان چیزوں کی عقلی دلیل کیا ہے؟ اللہ کا مقصد کیا ہے؟ یہ جاننے کا ارادہ کیا ہوگا۔ ایسے اچھے مطلب کے نکلنے کی وجہ سے دخول شک کے فائدہ کی علت کی بنا پر اس شخص کے ایمان سے خارج ہونے کا فتوی نہیں دیا جائے گا۔ ہماری عبادت یا اعمال سے اللہ کو کوئی فائدہ نہیں ہے، اچھے کام ہمارے فائدے کے لئے اور برے کاموں سے صرف ہمارا ہی نقصان ہے۔

﴿۱۷۸﴾ حمل میں ۱۸ ماہ گزارنے والے بچے کی کہانی

سوال: اس کے ساتھ حالیہ اخبار میں نشر تعجب خیز خبر کی کاپی بھیج رہا ہوں، کیا یہ خبر صحیح ہے؟ مسلمانوں کو ایسی خبر پر اعتقاد رکھنا چاہئے؟ وغیرہ باتوں کی شرعی تفصیل فرمائیں۔

حمل میں ۱۸ ماہ گزارنے والا بچہ ماں کے پیٹ میں کہتا ہے کہ دو سال کے بعد میں مکہ میں پیدا ہوں گا۔

جکارتہ: (شہر کا نام): تاریخ: ۱۱...... اپنی ماں کے پیٹ میں بولنے والے بچے کے ساتھ تھوڑے دنوں قبل سرکاری افسران اور بہت سے انڈونیشین لوگوں نے بات چیت کی تھی، کتنے ہی ملکی رپورٹروں نے بتایا کہ حمل میں ۱۸ ماہ گزارنے کا دعویٰ کرنے والے بچہ کی بات انہوں نے سنی ہے، مسلح افواج کے بلوٹین نے آج بتایا گیا کہ دو سال بعد وہ مکہ میں پیدا ہوگا۔ ایسا بچہ نے گزشتہ کل بتایا تھا۔

بچہ کی ماں زہرہ افنا سے مذہبی مسائل پر کام کرنے والے سرکاری افسران کے ساتھ دوسرے کتنے ہی افسران نے ملاقات کی تھی۔ مذہبی مسائل کے افسران کے سامنے بچہ نے کلام پاک کی آیتیں پڑھی ہے، ایسا کہا جارہا ہے، لیکن انہوں نے اس دعوے سے متعلق کسی بھی بات کا جواب دینے سے انکار کردیا تھا۔ بچہ کے والد شریف الدین نے آج اپنی رہائش گاہ پر رپورٹروں کو بتایا کہ وہ انڈونیشین، انگریزی اور جاپانی کے ساتھ دوسری بھی کئی زبانیں جانتا ہے، اس نے (بچہ نے) ابھی تک اپنی ذات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ اس کے والد نے مزید یہ بتایا کہ اسے کرشمہ ماننے والے لوگوں نے اسے روپئے تحفے تحائف دینے کی پیش کش کی تھی لیکن اس نے انہیں قبول نہیں کیا۔

شریف الدین نے کہا کہ اس کی شادی موجودہ بیوی کے ساتھ دوسال قبل ہوئی تھی، اور یہ ان کی پہلی اولاد ہوگی۔ بچہ بولتا ہے ایسا دعویٰ پہلی مرتبہ گزشتہ سال کیا گیا تھا، اوراس کے بعد ماں باپ نے ملیشیا، جاپان، پاکستان اور مغربی جرمنی کی ملاقات لی، ملیشیا میں وہ ٹنکو عبد الرحمٰن سے بھی ملے۔ جب کہ بچہ کی عمر کے دعوے کی تقویت میں ان کے پاس کوئی طبی رپورٹ نہیں ہے۔ اس کی ماں نے بتایا کہ اس کی جانچ کا ارادہ رکھنے والا کوئی بھی طبیب افسر سہارتو اور جنرل ناسوتان سے اجازت لینے کے بعد ہی جانچ کرسکتا ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حضرت عائشہؓ کی ایک روایت بیہقی میں نقل کی گئی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں دوسال سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ اسی وجہ سے ہمارے مذہب حنفیہ میں لکھا ہے کہ حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دوسال کی ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ سے سن کر ہی کہا ہوگا۔ (دیکھیں فتح القدیر، ہدایہ، سراجی وغیرہ)

اب انڈونیشیا کی جو خبر ہے وہ سچ ہے یا نہیں؟ اس میں شک ہے اس لئے کہ ارزاں شہرت کے لئے آج کے سائنسی دور میں بہت طریقوں سے عوام کو بیوقوف بنایا جا سکتا ہے۔

بعض معتبر اشخاص کا کہنا ہے کہ اس نے اپنے پیٹ میں ٹیپ ریکارڈ چھپا رکھا ہے اس لئے کسی سے ملاقات نہیں کرتی۔ اور اسی وجہ سے (پول کھل جانے کے ڈر سے) اس نے پاکستان میں یحییٰ خان سے ملاقات نہیں کی اس لئے کہ اس نے اپنے ڈاکٹر کو بتانے کے لئے کہا تھا اس لئے ایسے قصوں سے زیادہ حضور ﷺ کی بات ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

سری داچلان (مذہبی مسائل کے افسر) نے کوئی بھی رائے دینے سے کیوں انکار کیا؟ جب کہ وہ بچہ اپنی سمجھ سے بول سکتا ہے، تو اپنی ذات کیوں ظاہر نہیں کرتا؟ ان کے پاس طبی رپورٹ کیوں نہیں ہے؟ ان کی جانچ کرنے والے شخص کو افسر کی اجازت لینی کیوں ضروری ہے؟ خلاصہ اور مطلب یہ ہے کہ یہ عوام کو بیوقوف بنانے کا اور اندھے اعتقاد رکھنے والوں کو پھنسانے کا ایک حربہ ہے۔ اس لئے انتظار کرو، انشاء اللہ بھید ظاہر ہو کر رہے گا۔

اور اگر یہ بات سچ مان لی جائے تو بھی یہ بات قرآن وحدیث کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ بعض مرتبہ اللہ پاک اپنی قدرت اور طاقت کے اظہار کے لئے ایسی مثالیں ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ چار لڑکوں نے ماں کی گود میں بات کی ہے، جو احادیث سے ثابت ہے۔ اس میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں۔ اس بات کو سچ ماننے پر ایمان کا مدار ہے۔ اس لئے اس پر تو یقین کرنا ضروری ہے۔ انڈونیشیا والی بات پر ایمان لانا یا سچ سمجھنا یا جھوٹ سمجھنے پر ایمان موقوف نہیں ہے۔ اس لئے اس کے پیچھے اپنی صلاحیت برباد نہیں کرنی چاہئے۔ اور اس میں اپنا دماغ نہیں لگانا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۷۹﴾ کیا مسلمان عورت کی کوکھ سے شیطان پیدا ہوسکتا ہے؟

سوال: کیا مسلمان عورت کی کوکھ سے شیطان پیدا ہوسکتا ہے؟ یہاں ایک دو حیرت بھرے قصے ہوئے ہیں: اور وہ یہ ہیں کہ ایک مسلمان عورت کی کوکھ سے شیطان کی شکل کا بچہ پیدا ہوا، نیز ایک عورت کو اس طرح کا بچہ پیدا ہوتے ہی اس کا انتقال ہوگیا۔

تو پوچھنا یہ ہے کہ یہ حقیقت درست ہوسکتی ہے؟ اس طرح عورتوں کو ایسے بچے پیدا ہوسکتے ہیں؟ کیا اس میں کوئی مصلحت ہوتی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حدیث شریف میں جماع سے پہلے ایک دعا بتائی گئی ہے وہ دعا پڑھ کر جماع کیا جائے تو شیطان کا بالکل اثر نہیں آتا۔ جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی عورت سے جماع کا ارادہ کرے تو کہے: **اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنا**۔ یہ پڑھ کر جماع کیا جائے تو اس سے جو بچہ پیدا ہوگا اس پر شیطان کا کوئی اثر نہیں ہوگا اور شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بعض مرتبہ اس کی وجہ سے ایسا ہوجاتا ہے، اور بعض مرتبہ جنات عورتوں پر عاشق ہوکر جماع بھی کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں حمل رہ کر بچہ پیدا ہوتا ہے، اور بہت سی مرتبہ (اس بچہ کو جنم دینے والی) عورت کا انتقال ہوجاتا ہے۔ اس لئے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔

حدیث شریف میں وارد شدہ چھوٹی چھوٹی دعائیں پڑھ کر ان کی شرارت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۸۰﴾ آخری وقت میں کلمہ پڑھنے کی فضیلت

سوال: دنیا میں گمراہی کی زندگی گزار کر آخری وقت میں کلمہ نصیب ہو جائے تو کیا وہ جنتی ہو گیا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... دنیا میں گمراہی کی زندگی گزاری لیکن مرتے وقت کلمہ اور یقین کے ساتھ موت نصیب ہوئی تو اخیر میں بھی اسے جنت ملے گی ہی۔ کافرین اور مشرکین کی طرح ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں پڑے گا۔ اس کی بخشش ہو جائے گی یا اپنے اعمال بد کی سزا بھگت کر اخیر میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۸۱﴾ جھوٹی قسم کے کھانے سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا

سوال: ایک گاؤں کی مسجد میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو چاقو مار دیا، جس کا کورٹ میں کیس چلتے وقت مجرم نے کہا کہ: میں قرآن پکڑ کر کہوں گا کہ میں نے چاقو نہیں مارا۔ تو کورٹ نے اس بات کو منظور رکھا اور مسجد سے قرآن شریف کورٹ میں منگایا گیا اور پھر مجرم نے قرآن شریف اپنے ہاتھ میں پکڑ کر قسم کھائی کہ ''میں قرآن شریف کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے چاقو نہیں مارا'' اب آج وہ مارنے والا شخص سامنے والے شخص سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو فریادی نے کہا کہ ''چاقو تو نے ہی مارا ہے'' یہ پچیس لوگوں کے سامنے قبول کر کہ چاقو میں نے ہی مارا ہے، تو شرعی رو سے اس شخص نے قرآن پکڑ کر قسم کھائی ہے، تو اس طرح مارنے والے شخص کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ کلمہ پھر سے پڑھنا پڑے گا۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اس شخص نے سچ مچ چاقو مارا تھا اور اب جان بوجھ کر اس نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو شریعت کی اصطلاح میں اسے یمین غموس کہتے ہیں۔ یعنی اتنی

عظیم قسم کے وہ شخص اللہ اور قرآن کی بے عزتی کر کے گناہوں کے سمندر میں ڈوب گیا۔ اس لئے اسے سچے دل سے توبہ واستغفار کرنا ضروری ہے۔ وہاں تک گناہ معاف نہیں ہوگا۔ ایک تو مسلمان کو مارنے کا گناہ اور دوسرا جھوٹی قسم کے کھانے گناہ ہوگا، لیکن اس سے ایمان ختم نہیں ہوتا۔ اس لئے دوبارہ کلمہ پڑھنا یا ایمان لانا فرض نہیں ہے۔ (شامی وغیرہ)

﴿۱۸۲﴾ فاتحہ اور بدعت کی وضاحت

سوال: فاتحہ کیا ہے؟ فاتحہ اور دعا کے درمیان کیا فرق ہے؟

(۱) فاتحہ بہت سی مرتبہ بہت سی جگہوں پر پڑھی جاتی ہے، جیسا کہ: دستر خوان پر کھانا رکھا جائے تب ایک شخص بلند آواز سے ''الفاتحہ'' کہتا ہے، اور اس کے بعد حاضرین آہستہ دل میں قرآن شریف کی کچھ سورتیں پڑھتے ہیں اور فاتحہ ختم ہو جانے کے بعد مذکورہ شخص بلند آواز سے درود شریف پڑھتا ہے۔ اور فاتحہ کے ختم پر کھانا شروع کیا جاتا ہے۔

(۲) قبر پر کوئی ایک شخص کچھ سورتیں پڑھ کر (یعنی تلاوت قرآن کر کے) مرحوموں کو اس کا ثواب بخشتا ہے، اسے بھی یہاں لوگ فاتحہ کہتے ہیں۔

(۳) اور بعض اوقات کسی موقع پر بہت سے لوگ جمع ہو کر تلاوت قرآن کرتے ہیں، اس کے بعد امام صاحب قرآن پاک میں سے کچھ سورتیں بلند آواز سے پڑھتے ہیں، اس کے بعد بلند آواز سے الفاتحہ کہتے ہیں، اس وقت سبھی لوگ نمبر: ایک کے طریقہ پر عمل کرتے ہیں، اس طرح تلاوت قرآن کے بعد بھی فاتحہ پڑھی جاتی ہے، اسی طرح میت کی تدفین کے بعد بھی فاتحہ پڑھی جاتی ہے، تو پوچھنا یہ ہے کہ ان باتوں میں شرعی نقطۂ نظر کیا ہے؟ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......قرآن وحدیث کی تعلیم کا مطمح نظر تو یہ ہے کہ عبادت ہو یا معاشرت، خوشی کا موقع ہو یا غم کا، ہر موقع پر اللہ کے رسول کی پیروی کی جائے اور ان کے فرامین پر مکمل پابندی سے عمل کیا جائے۔ کوئی بھی نئی بات یا طریقے کو اپنی مرضی سے دین میں داخل نہ کیا جائے۔ اور دین میں کوئی کمی بیشی نہ کی جائے۔ مذہب اسلام ایک دین کامل ہونے کی وجہ سے اس میں مذکورہ رسومات کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی کامل ومکمل تبلیغ کر دی ہے اور ہر حکم کو اور قیامت تک جن حکموں کی ضرورت پڑنے والی ہے ان تمام کو بتا دیا ہے، اور اس پر عمل بھی کر کے دکھا دیا ہے۔

اور صحابہؓ نے اسے دنیا کے چپے چپے تک پھیلا دیا، ہر قوم وملک میں جا کر اسلام کی مکمل تبلیغ کر دی، پھر مجتہد ائمہ دین اور علماء ربانیین نے نبوی تعلیم کے مطابق اس میں نظر غائر کر کے چھوٹے بڑے ہر حکم کو پوری امت تک پہنچا دیا۔

اب قوم پر ضروری ہے کہ ان احکام کے مطابق عمل کر کے اللہ ورسول کی رضامندی حاصل کر کے اپنی دنیا وآخرت سنواریں، اور جو چیزیں مذہب سے ثابت نہ ہوں ان کو ترک کر کے ہمیشہ ان سے بچنے کی اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کریں۔ ان کے بارے میں بے شمار آیتیں واحادیث واقوالِ بزرگان دین موجود ہیں۔

عوام کی جہالت اور دینی علوم واحکام سے ناواقفیت کا غلط فائدہ اٹھا کر دنیا ومال کی محبت میں کچھ لوگوں نے یا دنیا طلب عالموں نے من گھڑت طریقے وضع کر کے ان کو دینی لبادہ اڑھا کر لوگوں کو اس طرف مائل کر کے کچھ درجہ کامیابی حاصل کی ہے لیکن اللہ کے سچے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث علماء ربانیین نے اپنی جان ومال اور عزت کی پرواہ کئے بغیر اس کی مخالفت کر کے قرآن وحدیث وفقہ کی مقبول ومعتبر کتابوں کے حوالوں کے ساتھ

اس کا رد کر کے صحیح راستہ بتاتے رہے ہیں۔ آج بھی اللہ کے ایسے بہت بندے موجود ہیں جو صحیح سنت کے مطابق عمل کر رہے ہیں اور دوسروں کو اس کی ترغیب و تعلیم دے رہے ہیں۔ اب ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ مذکورہ بالا دونوں راستوں میں سے صحیح راستہ کو پسند کرے اور اس کے مطابق عمل کرے۔

سوال میں جو عمل بتایا گیا ہے وہ ناجائز اور بدعت ہے۔ اس لئے کہ کسی بھی حدیث یا صحابہ کے عمل سے یہ ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے زندگی میں ایک مرتبہ بھی ایسا عمل کیا ہو؟ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ اسی طرح الحمد شریف کو ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ احد کو تین مرتبہ پڑھنا کہاں سے ثابت ہوا ہے؟

بیشک قرآن کریم کی تلاوت ثواب اور نیک کام ہے لیکن اس کے لئے اپنی طرف سے اس طرح کی پابندی اور اس کے علاوہ دوسری سورتیں پڑھنے کو برا ماننا، اسے کیا کہا جائے؟ کیا یہ دین میں اپنی طرف سے اضافہ نہیں ہے؟ اس کے ساتھ دوسری بھی بہت سی خرابیاں ہیں۔ اس لئے سمجھدار کے لئے اتنا کافی ہے۔ (مزید باتوں کے لئے دیکھئے! عزیز الفتاویٰ، امداد المفتین: ۱۷۵، ۱۹۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۸۳﴾ فاتحہ اور نیاز بدعت ہے

سوال: ایک بھائی نے مجھ سے ہر جمعرات کو فاتحہ پڑھنے کے لئے کہا ہے، اور کس طرح پڑھنا ہے وہ بھی بتایا ہے، اور وہ مشکل کشا علی اور ان کی آل واولاد کو بخشنے کے لئے کہا ہے، میں نے ایک دو مرتبہ پڑھا پھر آپ کا مشورہ لینے کا خیال ہوا، اس لئے موقوف کر دیا۔ اس فاتحہ کے ساتھ بعض چیزیں، انگور، چنے وغیرہ نیاز بھی کرنے کی ہوتی ہیں، تو اس طرح پڑھ

سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ایصال ثواب کے لئے شریعت میں کوئی خاص طریقہ یا وقت یا چیز متعین نہیں ہے، اپنی مرضی اور طاقت کے مطابق جب چاہے جتنا چاہے جو چاہے وہ اللہ کے لئے کر کے اس کا ثواب زندوں اور مردوں کو بخشا جا سکتا ہے۔ اس لئے سوال میں لکھا ہوا طریقہ یا پابندی بدعت اور ناجائز کہلائے گی۔ اسے بند کر دیا جائے۔ حضرت علیؓ چوتھے نمبر کے خلیفہ اور بہت ہی بڑے درجہ کے صحابی ہیں لیکن آپ کو مشکل کشا سمجھنا جائز نہیں ہے۔ اس کا خاص خیال رہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۸۴﴾ نماز کے بعد مصافحہ کرنا بدعت ہے؟

سوال: ایک گاؤں میں لوگ جمعہ کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہیں اور اس رواج کو ضروری سمجھتے ہیں، اور اس پر پابندی سے کاربند ہیں، تو کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز کے بعد ملاقات کرنے کا رواج بدعت ہے، اور اسے ضروری سمجھنا اور بھی خطرناک ہے، اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۸۵﴾ کیا راتب بجانا جائز ہے؟

سوال: آمنے سامنے دس انسان بیٹھ کر ہاتھ سے کھنجری بجاتے ہیں اور درمیان میں ایک شخص ڈھول بجاتا ہے اور اس میں نعتیہ کلام پڑھ کر راتب کرتے ہیں تو کیا یہ جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... راتب، ڈھول وغیرہ بجاتے ہوئے نعتیہ کلام پڑھنا شریعت کے پاکیزہ اصولوں کے خلاف یہ ایک ناجائز کام ہے۔ یہ گناہ کے کام ہیں۔

﴿۱۸۶﴾ قبر پر پھول چڑھانا گناہ ہے؟

سوال: درگاہ پر فاتحہ پڑھتے وقت کیا چادر، پھول اور صندل چڑھانا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... درگاہ پر پھول چڑھانا اسراف اور ناجائز ہے۔ اس سے درگاہ کو فائدہ نہیں ہوتا، اور چڑھانے والے کو بھی فائدہ نہیں ہوتا، بلکہ قبر کی پرستش کی مانند ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ کی لعنت میں شامل ہو جانے کا پورا خطرہ ہے۔ پھول ڈالنے کی جگہ پھول چڑھانے کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اس کو بھی سمجھنا چاہئے۔ **فقط واللہ تعالیٰ اعلم**

﴿۱۸۷﴾ ایصال ثواب کی مجلس

سوال: کسی بھی شخص کے انتقال کے بعد اس کے گھر پہلے دوسرے اور تیسرے دن قرآن شریف کے ختم کے بدلے تسبیح پڑھی جاتی ہے، اس لئے کہ ختم میں چھوٹے بچوں کے ہونے کی وجہ سے قرآن کی بے ادبی ہوتی ہے، تو مسئولہ صورت میں تسبیح پڑھوانا بہتر ہے یا قرآن مجید پڑھوانا؟ اور اس ختم کے بعد چائی ضروری سمجھ کر پلائی جاتی ہے، تو کیا یہ جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے تلاوت، تسبیح، نفل نماز، روزہ صدقہ، خیرات وغیرہ جو کچھ کیا جائے، اور اس کے لئے اپنی طرف سے کسی بھی طرح کی خاص پابندی، رسم، رواج نہ کیا جائے اور اس کا ثواب مرحومین کو بخشا جائے تو یہ جائز ہے بلکہ بہتر بھی ہے۔ چھوٹے بچوں کو پہلے سے سمجھا کر قرآن کی اہمیت بتا کر ادب ملحوظ رکھتے ہوئے قرآن مجید پڑھایا جائے تو بھی اچھا ہے۔ اس لئے کہ تسبیح سے تلاوت کا ثواب زیادہ ہے۔ دن متعین نہ کیا جائے، سہولت کے ساتھ جب چاہے پڑھا لیا جائے، اور پڑھنے کی اجرت کے طور پر چائی پلائی جاتی ہو تو اس طرح چائی پینا یا پلانا جائز نہیں ہے۔ اور

اس نیت سے پڑھنے سے ثواب بھی نہیں ملتا، چائی پلانے کو ضروری سمجھنا درست نہیں ہے، بدعت کہلائے گا، اس لئے اسے ضروری سمجھنے کا عقیدہ، ارادہ، اعتقاد لوگوں کو سمجھا کر دور کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۸۸﴾ ایصال ثواب اور اس کا طریقہ

سوال: ایک شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے اور تلاوت شروع کرنے سے پہلے نیت کرتا ہے کہ میں جتنا بھی پڑھوں اس کا ثواب فلاں کو مل جائے، تلاوت کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا موقع نہیں ملتا تو اس طریقہ سے جس کے لئے تلاوت کا ارادہ تھا اسے ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ یہ ایصال ثواب صحیح ہوا یا نہیں؟ اور دعا کا صحیح طریقہ لکھنے کی مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ایصال ثواب کے لئے کوئی خاص قاعدہ یا طریقہ شریعت میں مقرر نہیں ہے، اسی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا یا ایصال ثواب کا موقع نہ ہو تو صرف اپنے دل میں یا زبان سے اتنا کہہ دینے سے کہ "یا اللہ میں نے یہ تلاوت وغیرہ جو بھی نیک کام کیا ہے اسے قبول فرمالیجئے اور اس کا ثواب میں فلاں فلاں کو بخشنا چاہتا ہوں، آپ انہیں عطا فرما دیجئے" تو اس طرح کہنے سے بھی انہیں ثواب پہونچ جائے گا۔ (شامی ۱:)

دعا کرنے کا صحیح طریقہ جس سے دعا قبول ہونے کی زیادہ امید ہے وہ یہ ہے کہ دعا سے پہلے اللہ تعالی کی حمد وثنا کی جائے پھر درود شریف وغیرہ پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کر کے دعا مانگی جائے، درمیان میں بھی اور اخیر میں بھی درود شریف پڑھا جائے، سینہ سے اوپر ہاتھ نہ اٹھائے اور دعا مانگ لینے کے بعد ہاتھ منہ پر پھیر لئے جائیں، اور دعا کے قبول ہونے کا

پورا گمان رکھے، قبلہ کی طرف منہ کرنا بہت ہی بہتر ہے۔ (طحاوی وغیرہ)

﴿۱۸۹﴾ اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا بدعت ہے

سوال: ہر فرض نماز کے وقت مؤذن تکبیر سے پہلے بلند آواز سے درود شریف پڑھے، یہ کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً: تکبیر سے پہلے بلند آواز سے درود شریف پڑھنا بدعت اور مکروہ ہے، حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی تکبیر ہوتی تھی لیکن اس وقت میں آپ ﷺ سے یا کسی بھی صحابی سے اس طرح درود پڑھنا ثابت نہیں ہے، کس وقت اور کہاں کہاں درود شریف پڑھنا چاہئے اور کہاں کہاں نہیں پڑھنا چاہئے؟ ان تمام کی تفصیلات علماء نے بتادی ہے، اس پر عمل کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۹۰﴾ زیارت (تیجا وغیرہ) اور زیارت کا کھانا

سوال: چروتر ، ضلع: کھیڈا میں سنی وہورا لوگوں میں یہ رواج ہے کہ کسی کا انتقال ہو جائے تو ایک دن متعین کر کے زیارت رکھی جاتی ہے، اس کا دعوت نامہ لکھ کر دوسرے گاؤں میں رہتے رشتہ دار، متعلقین کو بلایا جاتا ہے، اس میں مرد وزنانہ دونوں آتے ہیں، وہ میت والے کے یہاں کھانا کھا کر واپس جاتے ہیں، اس میں لاچار، بیواؤں، یتیموں کا بالکل خیال نہیں رکھا جاتا، اور غضب تو یہ ہے کہ رمضان میں میت ہوتی ہے تو رمضان میں بھی دن میں یہ کھانا رکھا جاتا ہے، گاؤں میں ہندوؤں کی طرح مرثیہ گایا جاتا ہے، سینہ پیٹتے ہیں، علماء نے جب ایسی زیارتوں کے حرام ہونے کا فتوی دیا تو اب بعض سمجھدار حضرات زیارت کے بدلے ختم قرآن کے کاغذ لکھ کر اوپر کی رسم ادا کرتے ہیں۔

اور نئے خیالات کے حامی کھانا نہیں کھلاتے صرف غم کی مجلس کے نام سے خود نہیں لیکن

دوسروں کے پاس یا ادارہ کے نام سے جمع ہوجاتے ہیں۔تو کیا زیارت کے بدلے ختم یا مجلسِ غم کرنا کیسا ہے؟ زیارت یا ختم میں کھانا کھانا کیسا ہے؟ کیا عورتوں کو ایسی مجلس میں بھیج سکتے ہیں؟ تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......سوال میں مرحومین کے لئے ایک دن متعین کر کے زیارت کرنے کی جو حقیقت لکھی ہے اس میں بہت سی برائیاں اور خرابیاں ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں دعوتوں کے کارڈ یا کاغذ بھیجنا، اس میں اسراف نیز زیارت کا مقصد ناموری ہوتی ہے، اس لئے ایسے کام میں جو خرچ کیا جائے گا اس کا ثواب مرحومین کو کہاں سے ملے گا؟ بلکہ اسراف اور ریا کاری کا گناہ ہوگا۔

نیز یہ خرچ میت کے مال سے کیا جائے گا تو تمام وارثین کی اجازت کے بغیر کرنا جائز نہیں ہے، اور وارثین میں کوئی صغیر بچہ ہو تو اس کی اجازت کا اعتبار بھی نہیں ہے اس لئے ان کاموں میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔اور ایسی مجلسوں میں عورتوں اور مردوں کا ہجوم ایک فتنہ کا باعث ہے، اور رمضان کے مہینہ میں دن میں ایسی زیارتوں کا کھانا رکھنا حرام ہے۔ اس سے روکنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔میت پر ہنود کی طرح رونے اور سینہ پیٹنے کی حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے۔

ختم قرآن کے لئے دعوت نامہ لکھ کر دوسرے گاؤں سے رشتہ داروں کو بلانا اسی طرح مجلسِ غم میں دوسرے گاؤں کے لوگوں کو حاضر رہنے کی دعوت دینا یہ سب بھی صرف ریا کاری کے لئے ہوتا ہے، اس کا کوئی فائدہ مرحوم کو نہیں ہوتا، بلکہ اس میں بھی جو خرچ ہوتا ہے وہ آنے والوں کو ہوتا ہے، دونوں فضول ہیں، ایسی فضول اور لایعنی باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۹۱﴾ کیا نیاز حسین جائز ہے؟

سوال: محرم کے مہینہ کے شروع دنوں میں نیاز حسین کے نام سے جگہ جگہ شربت پلایا جاتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟ یہاں ایک مولانا صاحب اسے حرام بتلاتے ہیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نیاز حسین کے نام سے جو کچھ پلایا یا کھلایا جاتا ہے وہ تو حرام ہی کہلائے گا، اس لئے کہ نیاز اور نذر خدا کے علاوہ کسی مخلوق کے لئے کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ البتہ یہ کھلانا پلانا اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور اس کا ثواب دوسرے شہیدوں کو یا اور مرحومین کو بخشا جائے تو اس میں گنجائش ہے۔ اور ایسی چیزوں کے حقدار صرف محتاج ہیں، مالداروں کے لئے اس کا کھانا پینا جائز نہیں ہے۔

اس کے باوجود محرم کے شروع دنوں میں شربت وغیرہ پلانے کا جو رواج ہے اور وہ زیادہ تر نیاز حسین کے نام سے ہی ہوتا ہے، اس لئے ان دنوں میں ایسا کوئی کام نہ کرنا ہی بہتر ہے کہ جس سے دوسروں کو اس کا وہم یا شک پیدا ہو، چاہے تقسیم کرنے والے کی نیت کتنی ہی اچھی ہو، لیکن ظاہری طور پر وہ شک کو پیدا کرنے والی ہونے کی وجہ سے اس کا کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿۱۹۲﴾ رجب کے کونڈے بھرنا بدعت ہے

سوال: کچھ جگہوں پر رجب کی ۲۲ر تاریخ کو ''رجب کے کونڈے'' بھرے جاتے ہیں، جو لوگ کونڈے بھرتے ہیں وہ اس عقیدہ سے بھرتے ہیں کہ یہ حضرت جعفرؓ کے کونڈے ہیں، اور اس طرح پکا کر کھلانے سے پورا سال سکھ چین (اطمینان) سے گذرے گا، اور روزی میں اضافہ ہوگا۔ رجب کے کونڈے میں کھیر (شیر)، پوری، شیرینی اور سبزی پکائی جاتی ہے، جہاں تک امام جعفرؒ کی فاتحہ خوانی نہ ہو جائے وہاں تک وہ پکی ہوئی چیزیں نہیں کھائی جاتی،

نیز کھانے کے لئے جو دسترخوان بچھایا گیا ہو اسی پر کھانا ضروری ہوتا ہے، اور ایک برتن میں (جس میں پانی بھرا ہوا ہوتا ہے) سب کو ہاتھ دھونا ضروری ہوتا ہے، کھانا اس دسترخوان سے باہر نہیں لے جا سکتے، اور جو کھانا بچ جائے اسے (شام کو ٦ سے ٧ کے درمیان) پانی میں، ندی میں یا تالاب میں بہا دیا جاتا ہے، اور حیض والی عورتیں وہ کھانا نہیں بنا سکتی اور کھا بھی نہیں سکتی، ایسا اعتقاد لوگوں کا ہے۔

تو پوچھنا یہ ہے کہ یہ رسم اسلامی نظریہ سے کیسی ہے؟ حضرت جعفرؒ کا مختصر تعارف تحریر فرما کر رجب کے کونڈے کی کوئی اصل ہو تو بتانے کی مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... رجب کے کونڈے کے بارے میں جو عقیدہ لکھا گیا ہے وہ جملہ اسلامی اصولوں کے خلاف ہے، اور ایسا کھانا کھانا جو اللہ کے علاوہ دوسرے کسی بھی شخص پر چڑھایا گیا ہو ناجائز اور حرام ہے۔ رجب کے کونڈے کی کوئی حقیقت قرآن وحدیث اور فقہ کی کتابوں میں نہیں ہے۔ بطن پرست اور حریص لوگوں نے کھیر کھانے کے لئے بنائی ہوئی رسم ہے۔ یہ رسم اصل شیعہ لوگوں کی ہے جو ہمارے یہاں بھی مروج ہوگئی ہے۔

﴿۱۹۳﴾ غوث پاک کی نیاز

سوال: حضرت غوث پاک کے نام سے نیاز کرنا فرض، واجب یا مستحب ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... نذر، نیاز اللہ کے علاوہ کسی کی بھی کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿۱۹۴﴾ چہلم، دہائی کرنا

سوال: میت کے ایصال ثواب کے لئے چہلم، دہائی یا چالیسواں کرنا اور اس میں فاتحہ پڑھ کر پھول اور صندل سونگھنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... من گھڑت اور پیٹ پوجا کرنے کے لئے بطن پرست لوگوں کا شریعت کے اصولوں کے خلاف ایک رواج ہے۔ اس لئے حضور ﷺ کے متبعین کو اسے چھوڑ دینا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۱۹۵﴾ دفن کے بعد فاتحہ بدعت ہے؟

سوال: میت کی تدفین کے بعد کیا چالیس قدم چل کر فاتحہ پڑھنا درست ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... میت کی تدفین کے بعد وہاں کھڑے رہ کر اپنی مرضی کے مطابق جو پڑھنا چاہیں پڑھ کر ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے، لیکن چالیس قدم چل کر فاتحہ پڑھنا حضور ﷺ سے ثابت نہیں ہے، بہت سے صحابہ حضور ﷺ کے زمانہ میں دفن ہوئے لیکن کسی پر بھی فاتحہ پڑھنا یا چالیس قدم کے بعد پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

﴿۱۹۶﴾ درگاہ پر پیسے چڑھانا

سوال: عید کے دن لوگ قبرستان میں واقع درگاہ پر پیسے ڈالتے ہیں اور ایک شخص ان پیسوں کو لے لیتا ہے تو کیا یہ پیسے ڈالنا اور لینا جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... درگاہ یا ولیوں کے مزار پر ہمارے یہاں جو پیسے یا پھول وغیرہ ڈالے جاتے ہیں وہ حقیقت میں ڈالے نہیں جاتے بلکہ چڑھائے جاتے ہیں، اور ان دونوں میں فرق ہے۔ چڑھانے کی صورت میں نیت یہ ہوتی ہے کہ اس سے بزرگ خوش ہوں گے اور ہماری مراد پوری ہوگی، اور ہمیں بزرگ کے پاس خاص مرتبہ حاصل ہوگا۔ اس کا ثبوت اس طرح دیا جاسکتا ہے کہ اس طرح پیسے ڈالنے والے سے کہو کہ یہ پیسے کسی غریب ومحتاج کو دے دیں اور اس کا ثواب بزرگوں کی روح کو بخش دو تو وہ شخص اس

کے لئے راضی نہیں ہوگا، اس سے معلوم ہوا کہ حصول قربت کے لئے یہ پیسے صدقہ نہیں کئے گئے بلکہ چڑھاوا چڑھایا گیا ہے۔

اس لئے ہر وہ چیز جو اللہ تعالی کی مبارک ذات کے علاوہ کسی دوسرے کی منت ماننے یا چڑھاوے میں چڑھائی گئی ہو بالکل جائز نہیں ہے۔ حرام ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ بزرگوں کے مزار پر پیسے، چراغ، تیل وغیرہ جو چیزیں چڑھانے کے لئے لے جاتے ہیں وہ بالاتفاق باطل اور حرام ہے۔ (۱۲۸/۲)

اس لئے درگاہ پر پیسے ڈالنا ہی حرام اور معصیت ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے۔ اور اس طرح ڈالے ہوئے پیسے لینا یا استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۹۷﴾ نماز کے بعد غلافِ کعبہ کے کپڑے کو چومنا

سوال: جمعہ کی نماز کے بعد کالے رنگ کا ایک کپڑا جسے کعبہ شریف کا غلاف کہتے ہیں، اور کہتے ہیں: کہ اسے بوسہ دینے کا مقصد کعبۃ اللہ کی عظمت ظاہر کرنا ہے۔ تو اس رسم کی اصل کیا ہے؟ اور اسے بوسہ دینا کیسا ہے؟ کیا سچ مچ کعبہ شریف کے غلاف کے ٹکڑے مکہ شریف میں بکتے ہیں؟ اور اس کے کیا کیا فوائد ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... کعبہ شریف کے غلاف مکہ شریف میں بکتے ہیں یا نہیں اس کا مجھے علم نہیں ہے، لیکن ہر نماز کے بعد اسے بوسہ دینا اور اس کو رواج دینا، اسی طرح بوسہ نہ دینے والے کو برا سمجھنا یا مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۹۸﴾ درگاہ کے گلہ کے پیسوں کا مصرف

سوال: ہمارے یہاں مسجد کے صحن میں دو تین بزرگان کرام کے مزار ہیں، وہاں پہلے سے گلے

رکھے گئے ہیں، لوگ اس میں پیسے ڈالتے ہیں، وہ ہر مہینہ نکال لئے جاتے ہیں، ان پیسوں سے ہر سال بزرگوں کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی جاتی ہے باقی جو پیسے بچیں تو اس رقم سے بزرگوں کے ایصال ثواب کے لئے مسجد کی چٹائی خریدی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بزرگوں کے مزار پر گلے میں جو پیسے ڈالے جاتے ہیں اس میں پیسے ڈالنے والوں کی کیا نیت ہوتی ہے؟ جس نیت سے ڈالے ہوں گے اسی کے مطابق منتظمین اس کام میں خرچ کر سکتے ہیں۔ اس غلہ میں منت کے پیسے ہوں تو اللہ کے علاوہ کسی اور کی منت ماننا حرام ہے۔ اس لئے ایسے پیسوں کو مسجد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۱۹۹﴾ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر غلط رسم

سوال: غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور سید احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے گجرات، کوکن، اور کاٹھیاواڑ کے بڑے شہروں اور قصبوں میں مسند کی بنیاد اور نشانی ہوتی ہے۔

یہ سلسلہ کہاں سے شروع ہوا؟ اس نے مذہب کے نام سے لوگوں کو عقیدت مند بنا لیا ہے، اس میں بہت بدعتیں معلوم ہوتی ہیں، راندیر سے اس سلسلہ کی ابتداء ہوئی ہے، اور انکے نام سے پیسے، غلہ، بکرا، اور نیاز کے پیسے وصول کئے جاتے ہیں، اور ہدیہ کے نام سے بھی رقم لی جاتی ہے، انکے نام کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے۔ تھوڑا بہت پیسہ خرچ کر کے باقی پیسے خلیفہ ہضم کر جاتا ہے، تو کیا یہ اسکا حق ہے؟ شریعت و طریقت میں اس کی کیا اصل ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... غوث اعظم حضرت مولانا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اور حضرت احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ امت کے بہت ہی بڑے درجہ کے شریعت کے

پابند اور سنتوں پر مضبوطی سے عمل کرنے والے روشن دل بزرگ تھے۔ انکی تعلیم، وعظ اور کتابیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں سنت و شریعت کی پابندی کا پورا اہتمام اور بدعتوں سے بہت نفرت تھی۔ لیکن لوگوں کی انکے ساتھ محبت وعقیدت کی وجہ سے بطن پرست اور دنیا طلب لوگوں نے غلط فائدہ اٹھا کر دنیا کمانے کا ایک راستہ پیدا کرلیا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیرو کار انکے انتقال کے بعد کرتے رہے ہیں۔

عرس منانا جائز نہیں ہے، اسی طرح اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی نذر ماننا بھی جائز نہیں ہے، اس لئے نذر کے جو پیسے آتے ہیں وہ بھی حرام ہی کہلائیں گے۔ اس لئے ان کو واپس کردینا چاہئے۔ واپس نہ کر سکتے ہوں تو غریبوں محتاجوں کو دے دیا جائے۔ ان کو استعمال کرنا یا ہضم کر جانا جائز نہیں۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام کی نذر، نیاز وغیرہ کھانا بھی حرام ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۰۰﴾ محرم کا چالیسواں منانا کیسا ہے؟

سوال: کھنبھات (گجرات کے ایک شہر کا نام) میں محرم کے چالیسویں دن چالیسا کیا جاتا ہے، دسویں محرم تو سب جگہ منائی جاتی ہے، لیکن ساتھ میں یہ چالیسا بھی منایا جاتا ہے، اس دن اصل جگہ پر سے دو پہر کو سواری نکالی جاتی ہے، اس میں ایک سنوارا ہوا جنازہ چار لوگ اٹھاتے ہیں دوسرے اسے کاندھا دیتے ہیں، اور مرثیہ پڑھتے ہوئے تین گھنٹوں میں اس جگہ پر پہنچتے ہیں، وہاں کاغذ اور بانس کا ایک پتلا پہلے سے بنایا ہوا تیار ہوتا ہے، کچھ لوگ اس پتلے کو تیر مارتے ہیں تیر لگنے سے اس پتلے سے خون نکلتا ہے پہلے سے اس میں لال

رنگ کی سیال چیز بھری ہوئی ہوتی ہے، وہ نکلتی ہے۔اس لال سیال (لال رنگ) کولوگ کود کودکر ہاتھ میں لے کر چاٹتے ہیں، یہ سب کیا ہے؟ شریعت اسلامی کی رو سے کیا اس میں سے کچھ بھی مناسب ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......سوال میں بتائی گئی تفصیل اگر سچ ہےتو اس کا معصیت ہونا اور غیر اسلامی ہونا ظاہر ہے۔اس میں پوچھنے جیسی کوئی بات نہیں ہے۔ایسا کرنے والے مسلمان سخت گنہگار ہیں، ایسے کاموں کو چھوڑ کر توبہ کرنی چاہئے۔

حضور ﷺ نے تو کسی کے انتقال پر (بیوہ کے علاوہ) تین دن سے زیادہ غم منانے سے منع کیا ہے،تو حضرت حسینؓ کا غم ،جس واقعہ کو آج مسلسل ۱۳۰۰ سال سے زیادہ ہوگئے ہیں اس کے باوجود منانا کہاں سے جائز کہلائے گا؟

فقہاء حضرات حقیقی جنازے کے ساتھ مرثیہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں تو غم کا مصنوعی جنازہ بنانا اور اس پر مرثیہ پڑھنا کہاں سے جائز ہوسکتا ہے؟ تصویر اور بت بنانے کی سخت ممانعت بخاری شریف وغیرہ حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔اور پتلا بنا کر اس میں لال رنگ کی سیال چیز بھر کر تیر مار کر اس سیال کو باہر نکالنا اور چاٹنا یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟ رام نومی (ہندوؤں کا تہوار) پر ہنود جس طرح راون کا پتلا بنا کر اس کے سامنے ڈھونگ کرتے ہیں اسی کی اندھی تقلید کرتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے نیز ایسے جلوس اصل میں شیعہ لوگ نکالتے ہیں ان کی پیروی سنیوں کو نہیں کرنی چاہئے۔یہ حضرت حسینؓ کی محبت نہیں بلکہ دشمنی ہے، جو بالکل حرام اور شرک کے مساوی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۰۱﴾ میت کو قبرستان لے جاتے وقت بلند آواز سے کلمہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سوال: میت کو قبرستان لے جاتے وقت سب مل کر بلند آواز سے کلمہ پڑھیں تو کیا یہ جائز

ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......میت کو قبرستان لے جاتے وقت دل ہی دل میں اللہ کا ذکر کرنا چاہئے، اور کلمہ پڑھنا چاہئے اور جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے۔ بلند آواز سے کلمہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(مراقی الفلاح) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۰۲﴾ انتقال کی پہلی برسی پر اخبار میں میت کی تصویر دے کر اسے یادوں کا تحفہ پیش کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ زید اور ہندہ دونوں حقیقی بھائی و بہن ہیں، ہندہ اللہ پاک کی رحمت کو پہنچ جاتی ہے، تو اس کا بھائی زید اخبار میں اس کی تصویر چھپواتا ہے اور نیچے اس طرح لکھواتا ہے:

"یادوں کا تحفہ"

مرحومہ بہن ہندہ......

آج تیری پہلی برسی کے موقع پر ہمیں موت وحیات کے درمیان کا فرق معلوم ہوا، کھلتے پھول کی طرح پھیلی ہوئی تیری خوشبو ہماری زندگی کا انمول سرمایہ ہے، تیری دانشمندی، کام کا انداز، ملنساری، گھر والوں سے ہمدردی ہر پل یاد آتی ہے۔ یہ پہلی برسی کے موقع پر اشکبار آنکھوں سے تجھے یادوں کا تحفہ پیش کرتے ہیں، اور اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ تیری روح کو سکون عطا فرماوے، اور تجھے جنت نصیب کرے۔ تیرا پیارا بھائی: **زید**

پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا اس طرح مرحوم کو یاد کر کے اخبار میں اشتہار دینا جائز ہے؟ اور کیا اس طرح مرحوم کو ثواب پہنچتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......شریعت مطہرہ میں مرحومین کو یاد کرنے یا ان کو ایصال

ثواب کرنے کے خاص اصول اور طریقے متعین ہیں، ان کے مطابق عمل کرنے سے ہی مرحوم کو فائدہ پہنچتا ہے اور ان کی روح کو سکون ملتا ہے، اس لئے شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ اور اپنی طرف سے ایجاد کردہ طریقوں سے بچنا چاہئے۔ اس لئے کہ اس میں دین و دنیا دونوں کی بربادی ہے۔

سوال میں مذکور طریقہ نیا ہے، کسی بھی مسلمان نے آج تک ایسا لایعنی کام نہیں کیا ہوگا؟ اس میں عورت کی تصویر چھپوانا کہاں سے درست ہوسکتا ہے؟ عورتوں کے حدود کی پابندی اور غیر مردوں کی نظر تک سے بچانے کے لئے شریعت نے حکم دیا ہے، تاکہ شہوت پرستوں کی نظر ان پر نہ پڑے۔

تصویر بنانے، بنوانے کے لئے بخاری شریف میں بہت ہی سخت حدیث بیان کر کے دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ ان اخبار کو پڑھ کر ان کا پارسل بنایا جائے گا، وہ پیروں میں آئے گا، تو یہ بے حرمتی نہیں ہے؟ اس سے تو اتنے پیسوں کا صدقہ کر کے مرحومہ کو اس کا ثواب بخش دیا جائے تو یہ زیادہ مفید ہوگا۔ مطلب یہ کہ اوپر کا طریقہ اسلامی طریقہ، غیرت اور شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے اس سے بچنا چاہئے۔ اور اگر ایسا کرلیا ہو تو اس سے توبہ واستغفار کرنی چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۰۳﴾ دعائے ثانیہ میں درود شریف پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

سوال: جن مسجدوں میں دعائے ثانیہ ہوتی ہے وہاں امام ان اللہ سے تسلیما تک پڑھتا ہے تو کیا ہم پر درود شریف پڑھنا واجب ہوجاتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... ایک مجلس میں جب بھی حضور ﷺ کا نام نامی آئے تو

ہر مرتبہ درود شریف پڑھنا بہتر ہے، اور پوری مجلس میں ایک مرتبہ بھی درود پڑھ لیا جائے اور دوسری مرتبہ نہ پڑھا جائے تو کوئی حرج یا گناہ نہیں ہے، اس لئے دعائے ثانیہ میں اوپر کی آیت جب پڑھی جائے تو آگے پیچھے درود شریف پڑھ لیا جائے یا اس وقت اتنی آہستہ سے درود پڑھے کہ کسی کو ایسا وہم نہ ہو کہ یہ بھی دعائے ثانیہ کی بدعت میں ملوث ہے۔

﴿۲۰۴﴾ محرم کے تعزیہ کے بارے میں حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ ۱۰ر محرم کو جو تعزیہ نکالے جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ یہ رواج کب سے اور کس نے شروع کیا؟ اس میں شرکت کرنا یا مالی، جانی امداد کرنا، اس کے جلوس میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس مہینہ یا دن میں اللہ کے رسول سے کیا ثابت ہے؟ اس کا تفصیلی جواب حدیث وفقہ اور معتبر تاریخی حوالوں سے بتا کر مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... تعزیہ بنانا اور اس میں کسی بھی طرح کی مدد کرنا، جلسہ جلوس میں شرکت کرنا خلاف شریعت ناجائز اور حرام فعل ہے۔ اسی طرح چڑھاوا چڑھانا، نظر اور منت ماننا اور اس کے سامنے جھکنا، لوٹنا، لال پیلے دھاگے باندھنا وغیرہ وغیرہ شرک کرنے کے برابر ہے۔ اس لئے اس سے ایمان کے جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے ایسی بیہودہ باتوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے اور اپنی طاقت کے مطابق دوسروں کو بھی بچانا چاہئے۔ ان دنوں حدیث شریف سے حسب ذیل کام کرنے کی ترغیب آئی ہے:

(۱) نویں اور دسویں یا دسویں اور گیارہویں محرم کا روزہ رکھنا، اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

(۲) دسویں محرم کو اپنے اہل وعیال پر زیادہ خرچ کرنا، اس سے پورے سال روزی میں

برکت رہے گی۔اس لئے یہ باتیں لائق عمل ہیں اور اسلامی تعلیم کے مطابق ہیں۔

اور جو غیر اسلامی رسومات ہیں جن کا مختصر بیان جواب کے شروع میں آچکا ہے وہ رسومات اوران میں بھی خاص طور سے تعزیہ بنانے کی ابتداء ہندوستان میں ایک شیعہ بادشاہ تیمور لنگ نے کی تھی،اوراس سے پہلے ''معز ولہ'' نامی شخص جوکٹر شیعہ تھااور جس نے بغداد کی اسلامی حکومت کی جڑیں کمزور کرنے میں قائدانہ رول ادا کیا تھا اس کے عقائد عیسائیوں کے عقیدوں کی طرح تھے،اس نے سب سے پہلے گنبد جیسے تعزیئے بنا کر بازاروں میں پھیرائے تھے۔

شیعوں کا ایڈیٹر صاف لکھتا ہے کہ ہندوستان میں تعزیوں کی ابتداء ہمارے جدامجد تیمور لنگ نے کی تھی ،اور پھر دوسرے شیعہ مذہب کے بادشاہوں نے اس میں کمی زیادتی کر کے انکی پیروی کی ، مذکورہ بالا حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم کے مہینہ میں جو غیر اسلامی رسومات شروع ہوئے اس کے اصل بانی شیعہ ہی تھے۔اب سنی مسلمان خود فیصلہ کریں کہ وہ شیعہ مذہب کے پیروکار رہیں یا حضور ﷺ اور صحابہ کرام کی سنتوں اور طریقوں کو ماننے والے ہیں؟ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۰۵﴾ کیا علوانی ضرب کھیلنا جائز ہے؟

سوال: تلوار، گُرج اور علوانی اور المدد سے ضرب کرتے ہیں،تو کیا شریعت جسم پر ظلم کرنے کی اجازت دیتی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... ہلوانی، گُرج،تلوار وغیرہ کھیلنا اور اپنے بدن پر مار کر زخم کرنا کہاں سے جائز کہلائے گا؟ وہ تو ایک طرح کا کھیل کود اور لہو ولعب ہے۔اس میں بے پردہ یا

باپردہ عورتوں کا حصہ لینا، ڈھول تاشہ بجانا وغیرہ سب ناجائز اور خلاف شریعت افعال ہیں۔
حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کو مذکورہ بالا کاموں سے ذرا بھی مناسبت نہیں ہے، نہ ہی انہوں نے ایسا کیا ہے اور نہ ہی ایسا کرنے کے لئے کہا ہے۔ بلکہ فرمان خداوندی **لا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ** ''اپنے ہاتھوں اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو'' کے تحت اپنے بدن کو زخمی کرنے کا گناہ ہوگا۔ **فقط واللہ تعالیٰ اعلم**

﴿۲۰۶﴾ چلہ میں جانا بدعت نہیں ہے۔

سوال: ہمارے گاؤں کے پیش امام صاحب کا کہنا ہے کہ ''تین چلے جماعت میں جانا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے، حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تین چلے نکلنے پر پابندی تھی۔'' جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس فتنہ کے دور میں احکام خداوندی اور حضور ﷺ کی پاکیزہ سنتوں کو مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے، ایسے وقت میں تین چلے جانا بہتر ہے۔ تو شرعی حکم بتا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... ایسے پیش ائمہ جو غلط مسئلہ بتاتے ہوں اور ساتھ ہی قرآن شریف اور حدیث کا غلط حوالہ دیتے ہوں، ان سے اللہ کی پناہ!
ان سے پوچھو کہ قرآن کی کونسی آیت یا حدیث شریف کا یہ حکم ہے؟ اور کہاں لکھا ہے؟ ''حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تین چلے نکلنے کی پابندی تھی'' وہ کہاں لکھا ہے؟ وہ مسلمانوں کو دین کے نام سے دھوکہ اور فریب دے رہے ہیں۔
اصل واقعہ تاریخ اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ: ایک مرتبہ رات کو حضرت عمرؓ اپنی رعیت کی خبر گیری کے لئے نکلے، تو ایک جگہ ایک گھر میں سے ایک عورت کی آواز آرہی تھی وہ اپنے شوہر کی یاد میں کچھ اشعار گنگنا رہی تھی، جو حضرت عمرؓ نے سن لئے، تحقیق کرنے سے معلوم

ہوا کہ اس عورت کی نئی نئی شادی ہوئی ہے اور اس کا شوہر قلیل مدت ساتھ رہ کر جہاد کے لئے اسلامی لشکر کے ساتھ گیا ہوا ہے۔

حضرت عمرؓ وہاں سے آ کر سیدھے اپنی بیٹی اور ہماری ماں ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے پاس گئے اور پوچھا کہ عورت کتنے ماہ اپنے شوہر سے جدا رہ سکتی ہے؟ تو انہوں نے بتایا: چار ماہ۔ فوراً ہی حضرت عمرؓ نے یہ حکم نامہ جاری کیا کہ کوئی بھی شادی شدہ مرد چار مہینوں سے زیادہ اپنی عورت سے دور جہاد میں نہ رہے۔ واپس گھر آ کر اپنے بال بچوں سے مل لے۔ (واقعہ مختصر ذکر کیا ہے) اس سے کیا حکم معلوم ہوا؟ افریقہ، انگلینڈ وغیرہ مقامات پر کام کے لئے جانے والوں کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں؟ جو پیسے کمانے کے لئے کئی سالوں تک اپنی عورتوں سے جدا رہتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۰۷﴾ مبارک راتوں میں مولود پڑھنا

سوال: گیارہویں شریف، بارہ وفات، شب معراج، شب براءت کی راتوں میں کیا مسجد میں مولود شریف پڑھنا ضروری ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... بدعت ہے۔ حضور ﷺ کی تعلیم، پیدائش وغیرہ کا ذکر کرنا نیک کام ہے۔ لیکن خارجی پابندی اور موجودہ زمانہ میں رسم بن جانے کی وجہ سے منع کیا جاتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

﴿۲۰۸﴾ دعائے ثانیہ بدعت ہے

سوال: ہر نماز میں سنت ونوافل کے بعد دعائے ثانیہ مانگنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... دعائے ثانیہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔

بدعت ہے۔ ہر شخص جب اور جتنی چاہے دعا مانگ سکتا ہے، لیکن ایک مرتبہ فرض نماز کے بعد دعا ہو چکی پھر دوبارہ سنت ونوافل کے بعد ضروری سمجھ کر سب کامل کر دوبارہ دعا کرنا یہ بدعت ہے۔ انفرادی طور پر جتنی چاہے دعا مانگی جاسکتی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۰۹﴾ راتب کیا ہے؟

سوال: راتب کیا ہے؟ تصوف کے ساتھ اس کو کیا نسبت ہے؟ رفاعی سلسلہ کے ساتھ یہ مستی اور یہ کرتب جوڑے جاتے ہیں، وہ کہاں تک صحیح ہیں؟ اس میں گُرج مارنا اور دوسری بدنی ایذائیں راتبی اپنے اوپر کرتا ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟ اور شریعت میں اسکا کیا درجہ ہے؟

اس میں مستعمل دُف، دائرے، نقارہ کا کیا حکم ہے؟ اور سب سے زیادہ اس میں پڑھی جانے والی رفاعی بزرگوں کی شرک آمیز منقبت اور ان سے مانگی جانے والی امداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کوکن اور گجرات کے بعض خطے، بلساڑ، سورت وغیرہ میں خاص کر رفاعی سلسلہ کی راتب خوب زور وشور سے رائج ہے، آج پینتیس سالوں سے میں یہ دیکھ رہا ہوں۔

یہاں ایک بھائی پیر کے مرید ہونے کی وجہ سے راتب کے بہت شوقین ہیں، راتب کے دن اسے ایک کمرے میں بند کر دیا جاتا ہے، لیکن رات کو راتب شروع ہوتے ہی اس کے نقارہ کی آواز سنتے ہی وہ مستی میں آجاتا ہے، اور ممکن حد تک راتب میں شامل ہونے کے لئے باہر آکر مست بن جاتا ہے۔ یہ سب کیا ہے؟ اس راتب اور اس کے حال اور قال پر شرعی رو سے روشنی ڈال کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... راتب کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، اسی طرح

دینی تصوف کو بھی راتب کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہے۔ اور اس کے ساتھ حال وقال کے جو کرتب دکھائے جاتے ہیں انہیں شریعت کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہے۔ بلکہ اس میں پڑھے جانے والے شرک آمیز قصیدے اسلام کے عقیدۂ توحید کے خلاف ہوتے ہیں۔ اس کے حال اور قال کے حیرت انگیز کرتبوں سے متاثر ہو کر اس کے عقیدتمند ہونے کی اور کرتبوں کو سچائی کی دلیل اور کرامت سمجھنا غلط ہے۔

ایسے کرتب تو غیر مسلم بھی بتا سکتے ہیں۔ جیسا کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک یہودی کے ایک ایسے کرتب کے بارے میں لکھا ہے: کہ امام صاحب ایک قافلہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، اس قافلہ میں ایک یہودی بھی تھا، اسنے راستہ میں سے ایک مینڈک پکڑا، جب وہ قافلہ ایک عیسائی بستی پر سے گزرا تو اس یہودی نے ان گاؤں والوں کو وہ مینڈک بیچ دیا۔ اور یہ کہہ کر بیچا کہ یہ خنزیر ہے، تو ایک عیسائی نے ارزاں سمجھ کر اسے خرید لیا، اسے وہ مینڈک خریدتے وقت خنزیر ہی معلوم ہو رہا تھا۔

جب یہودی قیمت لے کر بستی سے باہر نکلا، تو اس مینڈک کو خریدنے والے کو وہ مینڈک ہی دکھائی دیا، تو بستی والوں نے یہودی کا پیچھا کیا، جب بستی والے قافلے کے پاس پہنچے اور یہودی کو پکڑنے کی کوشش کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ یہودی کا سر دھڑ سے جدا ہو کر زمین پر چکر لگا رہا ہے، بستی والے یہ دیکھ کر بھاگ گئے۔ اب یہودی کا سر جو دھڑ سے جدا ہو کر زمین پر چکر لگا رہا تھا وہ امام اوزاعی سے پوچھنے لگا کیا بستی والے چلے گئے؟ تو آپ نے ہاں میں جواب دیا، تو وہ سر کود کر پھر دھڑ سے چپک گیا۔ اور قافلہ کے ساتھ وہ یہودی شامل ہو گیا۔

تو کیا اس کرتب کو یہودی کی کرامت مان کر اسے بزرگ مان لیا جائے؟ یہی بات ہے کہ اسلام میں صرف کسی عجیب یا حیرت انگیز کرتب دکھانے یا کرنے سے کسی کو ولی یا پیر نہیں مانا

جاتا۔ بلکہ ایسی عجیب بات کرنے یا دکھانے والے کے عقیدہ اور اعمال اسلامی اصولوں کے موافق ہیں یا نہیں؟ وہ دیکھا جاتا ہے۔ اگر اسلامی اصولوں کے موافق اس کے عقائد و اعمال ہوں اور اس سے کوئی حیرت انگیز یا عجیب بات ظاہر ہو تو بیشک اسے کرامت کہیں گے۔

رہی یہ بات کہ راتب کے نقاروں کی آواز سن کر کسی نوجوان کا مست ہو کر حجرے سے باہر نکل جانا وغیرہ حیرت انگیز کاموں سے متاثر ہو کر راتب بجانے والوں یا اس نوجوان کی یا کسی بزرگ کی کرامت نہیں سمجھنی چاہئے۔ بعض دلکش آوازیں یا اشعار سننے سے سامعین پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے، جسکی وجہ سے وہ مست بن جاتے ہیں، اور اس مستی میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ اس سے سخت بندشیں بھی ٹوٹ جاتی ہیں، اس لئے ایسی مستی کو اسلام نے بزرگی کی علامت نہیں بتائی، بلکہ بعض اوقات ایسی مستی جانوروں میں بھی دیکھنے کو ملتی ہے، مثلاً: اونٹوں کو مست کرنے کے لئے اونٹ والے کچھ اشعار پڑھتے ہیں جسے عربی میں حدی کہتے ہیں۔ تو اس حدی کی آواز پر اونٹ مست ہو کر اپنی تھکن بھول جاتا ہے، نیز سپیرے کی بین کی آواز سن کر سانپ مست ہو کر اپنے آپ کو سپیرے کے قبضہ میں سونپ دیتا ہے، ایسی بہت سی مثالیں ہیں۔ جن سے معلوم ہوا کہ جو مستی اللہ کی محبت اور اللہ کے حکموں کی تابعداری میں نہ ہو ایسی مستیوں میں اور جانوروں کی مستیوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۱۰﴾ کھڑے کھڑے سلام پڑھنا

سوال: وعظ اور مولود شریف کے اختتام پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے سلام پڑھنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بلند آواز سے اور کھڑے ہو کر سلام پڑھنا بدعت اور ناجائز ہے۔ اس لئے کہ جس اعتقاد اور یقین کے ساتھ کھڑا ہوا جاتا ہے وہ بالکل غلط ہے۔

﴿۲۱۱﴾ دعائے ثانیہ میں درود شریف پڑھنا

سوال: ہمارے گاؤں کی مسجد میں ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازوں کے بعد دعائے ثانیہ کی جاتی ہے، اور کچھ بھائی اس میں حصہ نہیں لیتے، اس لئے کہ حضور ﷺ سے دعائے ثانیہ ثابت نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس وقت وظیفہ یا اپنی دعا مانگتے ہیں، اس دعائے ثانیہ میں اخیر میں فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور پھر پیش امام زور سے درود شریف پڑھانے کے لئے "ان اللہ و ملئکتہٗ" پڑھتے ہیں، اور مقتدی زور سے درود شریف پڑھتے ہیں، تو کیا اس وقت ہم لوگ وظیفہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے یا مسجد میں صرف بیٹھے ہوئے ہونے کی وجہ سے ہم کو درود شریف پڑھنا پڑے گا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مروجہ دعائے ثانیہ حضور ﷺ اور اسی طرح صحابہؓ اور تابعینؒ سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے اس طریقہ کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق جتنی مرتبہ چاہیں دعا مانگ سکتے ہیں۔

صورت مسؤلہ میں سراً دل میں درود شریف پڑھ لیا جائے، بلند آواز سے نہ پڑھا جائے۔ اس لئے کہ جب بھی حضور ﷺ کا ذکر مبارک آوے تو مفتیٰ بہ قول کے مطابق ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے، اس لئے اگر اس مجلس میں پہلے کسی بات پر درود شریف پڑھ لیا ہو تو امام صاحب کے اس آیت کے پڑھنے کے وقت درود شریف نہ پڑھا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بلکہ بدعت کی مخالفت کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۱۲﴾ دعائے ثانیہ کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال: بہت جگہوں پر دعائے ثانیہ مانگی جاتی ہے، اسے بدعتی حضرات ضروری سمجھ کر امام کو

دعا مانگنے پر مجبور کرتے ہیں۔ پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے خیال کے مقتدیوں کو دعائے ثانی میں حصہ لینا چاہئے یا نہیں؟

ایک شخص کا کہنا ہے کہ بدعتی حضرات پانچ نمازوں میں سے ایک دو نمازوں میں آتے ہیں، اور زیادہ تر مقتدی بدعتی نہیں ہیں۔ وہ لوگ دعائے ثانی میں حصہ نہ لیں تو پھر امام، مؤذن اور ایک دو بدعتی ہوں گے، ان لوگوں کے کم ہونے کی وجہ سے دعائے ثانی میں تقویت نہیں رہے گی۔ اس طرح لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ کام غلط ہے۔ اس لئے اگر ہم حصہ لیں گے تو اس بدعت کو تقویت ملے گی۔ اور ہمارے خیال کے لوگوں کی بھی عادت ہو جائے گی۔

دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ امام کے ساتھ دعا مانگنے میں گناہ تو نہیں ہوتا۔ تو پہلے شخص کا کہنا ہے کہ بدعت کو تقویت ملی تو گناہ کا امکان ہے، اس لئے دعائے ثانیہ میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔

اس لئے آنجناب تفصیل سے بتائیں کہ دعائے ثانیہ میں حصہ لیا جائے یا نہیں؟ کسی شخص کو اس کے بدعت ہونے کا علم ہونے کے باوجود اس میں حصہ لے تو اسے گناہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... دعائے ثانیہ اجتماعی طور پر مانگنا اور اس میں فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔ اور حضور ﷺ سے ثابت نہیں ہے، اس لئے اس طریقہ کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اسی طرح اس کام کے لئے کسی کو مجبور کر کے کرانا بہت ہی غلط بات ہے، اور جو لوگ اسے بدعت سمجھتے ہیں ان لوگوں کو اس میں ساتھ نہیں دینا چاہئے۔ اس سے بدعت کو تقویت ملے گی۔ اور تمہارے دلوں میں بدعت کی نفرت کم ہو جائے گی۔ آپ لوگ خود پابندی کے بغیر جتنی مرتبہ چاہو دعا مانگ سکتے ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۱۳﴾ فاتحہ اور دعائے ثانیہ سے متعلق

سوال: ہمارے یہاں جمعہ مسجد میں امام صاحب ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے دعا

مانگتے ہیں اور دعا کے بعد بلند آواز سے فاتحہ بولتے ہیں، تو کیا اس طرح جمع ہو کر دعا کرنا ثابت ہے؟ اور اسے روکنے کا اختیار متولی کو ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مذکورہ فعل بدعت اور قابل ترک ہے۔ قرآن و حدیث میں کہیں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اور جو کام خلاف شریعت ہو، متولیوں اور علماء کو اس سے منع کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۱۴﴾ جماعت کے وقت عمامہ باندھنا

سوال: ہمارے امام صاحب نماز پڑھاتے وقت سر پر سفید رومال باندھتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ عمامہ باندھنا چاہئے، تو کیا یہ سنت ہے؟ نہ باندھے تو کچھ گناہ ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......عمامہ یعنی صافہ باندھنا سنت ہے، وہ ہر وقت کے لئے ہے، صرف نماز کے وقت کے لئے اسے سنت یا ضروری سمجھنا درست نہیں ہے۔ اس لئے امام صاحب سے کہو کہ ۲۴ ر گھنٹے عمامہ باندھنے کی سنت کو اپنائیں۔ کچھ لوگ صرف نماز پڑھانے کے لئے عمامہ باندھنے کو ضروری قرار دیتے ہیں اس لئے اسے منع فرما کر بدعت کہا گیا ہے۔

﴿۲۱۵﴾ سلام کے جواب میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بدعت نہیں ہے

سوال: ایک شخص نے سلام کیا، دوسرے شخص نے سلام کا جواب دیا اور وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ تو سلام کرنے والے نے کہا کہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور ﷺ نے نہیں کہا ہے، اور اوپر کے الفاظ کہو گے تو بدعت کہلائے گا، اس لئے اوپر کے سوال کا جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......سلام کے جواب میں ''وعلیکم السلام'' کے ساتھ ''ورحمۃ

اللہ اور و برکاتہ‘‘ کہنا بھی جائز ہے۔ بلکہ بہتر ہے۔ اور اسکا ثبوت قرآن شریف کی آیت سے اسی طرح حدیث شریف اور فقہ کی کتابوں سے ہے اس لئے اسے بدعت کہنا صحیح نہیں ہے۔ (درمختار اور شامی: ۲۶۶/۵،)۔

مشکوۃ شریف ص: ۳۹۷ پر عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور السلام علیکم کہا، آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا، اور وہ شخص مجلس میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’دس نیکیاں‘ پھر ایک دوسرا شخص آیا اسنے سلام کے ساتھ ورحمۃ اللہ کے الفاظ بڑھائے، آپ ﷺ نے اس کو بھی جواب دیا وہ شخص مجلس میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’بیس نیکیاں‘ پھر تیسرا شخص آیا اس نے السلام علیکم کے ساتھ ورحمۃ اللہ و برکاتہ بھی کہا، آپ نے اسے بھی جواب دیا وہ شخص مجلس میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیس نیکیاں۔ (ترمذی شریف)۔ اس لئے سلام کرنے والے اور سلام کا جواب دینے والے کے لئے مذکورہ کلمات کہنا بدعت نہیں بلکہ بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۱۶﴾ محرم کے پہلے عشرہ میں گوشت کھانا حرام نہیں ہے

سوال: کیا محرم کے پہلے عشرہ یعنی ایک تاریخ سے دس تاریخ تک گوشت کھانا حرام ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جو چیزیں کھانے کی یا پینے کی حرام یا ممنوع ہیں ان تمام کی وضاحت صحیح دلائل و آیات و احادیث و فقہاء کے اقوال کے ساتھ معتبر کتابوں میں موجود ہے۔ محرم کے پہلے دس دنوں میں گوشت کھانا حرام ہونا کسی بھی معتبر کتاب میں لکھا ہوا نہیں ہے اس لئے سوال میں لکھی گئی حقیقت غلط ہے۔ ان دنوں گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے، بعض گمراہ فرقے حضرت حسینؓ کی شہادت کے غم پر کر سوگ مناتے ہیں، یہ

ان لوگوں کا عقیدہ ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے، اس لئے ایسے غلط عقیدہ پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اس کے خلاف کرنے میں ثواب بھی ملے گا۔ شرعی دلیل کے بغیر اپنی مرضی سے کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کہا جا سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۱۷﴾ کیا مچھلی کے سالن کا فاتحہ دیا جا سکتا ہے؟

سوال: مچھلی کے سالن کا فاتحہ دیا جائے تو اس میں کچھ حرج تو نہیں ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے چھوٹی یا بڑی کوئی بھی چیز کسی بھی شخص کو دی جائے یا کھلائی جائے تو اس سے ضرور ثواب ملتا ہے۔ اور یہ ثواب جسے چاہیں بخشا جا سکتا ہے۔ چاہے وہ چیز مچھلی ہو یا چنے ہوں۔ سب کے لئے ایک ہی حکم ہے لیکن اس کے لئے غلط پابندیاں جو شریعت نے نہیں لگائیں اپنی طرف سے لگانا یہ غلط بات ہے۔ اور اس غلط کام کا گناہ بھی زیادہ ہوگا۔ اس لئے ایسے غلط اور گمراہ طریقوں سے بچنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۱۸﴾ نماز کے بعد فاتحہ پڑھنا

سوال: نماز کے بعد جو فاتحہ پڑھی جاتی ہے وہ کس کی روح کو بخشی جا سکتی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز کے بعد پڑھی جانے والی فاتحہ یہ حضور ﷺ یا دوسرے صحابہ یا ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے ایسے غیر ثابت رواج کو چھوڑ دینا چاہئے۔ ایسی ہی چیزوں کو بدعت کہتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۱۹﴾ پیر سے مرادیں مانگنا جائز نہیں ہے، حرام ہے

سوال: میں نے خود ایک پیر کی درگاہ پر دیکھا ہے کہ پانچ چھ سال سے ہندو اور مسلمان

لوگ مرادوں کے لئے پڑے ہوئے ہیں، اور عورتیں سر دھنتی بھی ہیں، ایک ہندو عورت کو دیکھا تو وہ درگاہ کے پاس سر ہلا کر دھن رہی تھی اور کہہ رہی تھی، ہائی ہائی! پیر باوا مجھے چھوڑ دو، اس طرح بولا کرتی ہے۔ تو کیا پیر کی روح اس ہندو عورت کے بدن میں آتی ہے، روحیں تو علیین اور سجین میں جاتی ہیں تو وہ روح کیسے آتی ہے؟ یہ سمجھ میں نہیں آتا، اس لئے یہ کیا ماجرا ہے؟ تفصیل فرماویں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... سوال میں ذکر کردہ بات کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے، یہ غیر اسلامی بات ہے۔ ایسا اعتقاد جائز بھی نہیں ہے اور ایسا کام بھی حرام ہے۔

﴿۲۲۰﴾ خطبہ کے وقت زینہ سے اترنا یا چڑھنا بدعت ہے؟

سوال: ہمارے یہاں ایک پیش امام صاحب ہیں، وہ جمعہ کے دن ممبر پر خطبہ کے بعض کلمات پڑھ کر ایک زینہ سے اترتے ہیں، پھر کچھ کلمات پڑھ کر ایک زینہ اوپر چڑھ جاتے ہیں، تو کیا یہ کسی کتاب سے ثابت ہے؟ اگر ثابت ہو تو تفصیل فرما کر مہربانی فرماویں۔
اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر ان کے نزدیک جائز نہ ہو تو کس امام کے نزدیک جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکورہ طریقہ بدعت ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے، حضور ﷺ اسی طرح دوسرے کسی بھی بزرگان کرام یا عالم دین سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۲۱﴾ مردے کو دفن کرنے کے بعد اذان دینا کیسا ہے؟

سوال: مردے کو قبر میں دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......مردے کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا شریعت کے کسی بھی اصول ،قرآن شریف، حدیث شریف اور اجماع یا قیاس سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے اسے ناجائز اور بدعت کہا جائے گا۔ **فقط واللہ تعالی اعلم**

﴿۲۲۲﴾ عرس میں جانا کیسا ہے؟

سوال: ہمارے گاؤں کے پاس عرس ہوتا ہے، اور وہاں تبلیغی جماعت کے امیر اور دوسرے تبلیغی بھائی بھی گئے تھے،تو انکے لئے کیا حکم لاگو ہوگا ؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......عرس میں جانا جائز نہیں ہے۔اور امیر ہو یا مأمور، دونوں کے لئے ایک ہی حکم ہے۔اس لئے توبہ کرنی چاہیئے۔ **فقط واللہ تعالی اعلم**

﴿۲۲۳﴾ تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا

سوال: میت کی تدفین عمل میں آجانے کے بعد قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟ ہمارے یہاں میت کی قبر پر اذان پڑھنے کا دستور ہے،اور کہتے ہیں کہ اذان دینے سے منکر نکیر کے سوال وجواب آسان ہو جاتے ہیں، اور مردے پر سے عذاب دور کر دیتے ہیں، ایسا عقیدہ رکھنا اور قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......میت کی تدفین عمل میں آنے کے بعد قبر پر اذان دینا ناجائز اور بدعت ہے۔اور سوال میں مذکور عقیدہ بھی احکام اسلام کے خلاف ہے۔

﴿۲۲۴﴾ درگاہ پر چڑھائے گئے بکرے وغیرہ کا حکم

سوال: ایک شخص نے درگاہ پر اپنا ایک بکرا کھلا چھوڑ دیا تھا، پھر میں نے درگاہ کمیٹی والوں کو پیسے دے کر وہ بکرا خرید لیا، اب میرا ارادہ اس بکرے کی قربانی کرنے کا ہے،تو پوچھنا یہ ہے

کہ اس بکرے کی قربانی ہوسکتی ہے؟ بکرا ایک سال کا ہے، تفصیل سے جواب مرحمت فرماویں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......سب سے پہلے تو یہ جان لینا چاہئے کہ اس طرح اللہ کے علاوہ اور کسی کے نام پر بکرا وغیرہ چڑھانا درست نہیں ہے۔ ناجائز اور حرام ہے۔ اور یہ بات قرآن کے واضح ارشاد سے ثابت ہے۔ اور وہ بکرا اس درگاہ کمیٹی والوں کی ملکیت میں آیا بھی نہیں ہے، اس لئے انہیں بیچنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ اور آپ نے ان سے خریدا ہے، تو آپ کے لئے اس کی قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۲۵﴾ پیٹھی وغیرہ شادی کے رسم ورواج

سوال: شادی سے پہلے پیٹھی لگانا، اور اگر پیٹھی والا شخص باہر نکلے تو جھپٹ میں آجاتا ہے ایسا اعتقاد رکھنا، شادی کے وقت لال جوتے ہی پہننا، ہاتھ میں ناریل اور گلے میں پھولوں کا ہار پہننا وغیرہ وغیرہ باتوں کا احادیث کی روشنی میں بالتفصیل جواب مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......شادی کے وقت پیٹھی لگانا، لال جوتے ہی پہننا، ہاتھ میں ناریل یا گلے میں پھولوں کا ہار پہننا، یہ سب غیر اسلامی اور غیر قوم کی اتباع میں آئے ہوئے طریقے ہیں، انہیں چھوڑنا ضروری ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سب نے نکاح کئے لیکن کہیں بھی مذکورہ رواج ان کی زندگیوں میں ثابت نہیں، بلکہ فتح مکہ جیسے خوشی کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر کالے رنگ کا عمامہ باندھا تھا، یہ حدیث سے ثابت ہے، اس لئے کالے رنگ کو غم کی علامت سمجھ کر لال رنگ

کے جوتے پہننے کو ضروری سمجھنا بھی غلط ہے۔

﴿۲۲۶﴾ شادی کے دن کی چند رسومات

سوال: (۱) نکاح کے بعد (شادی کے دن) اگر میاں بیوی کا ایک ہی مصلیٰ پر ایک ساتھ نماز پڑھنا، پھر دوران نماز دونوں کے کپڑوں کو کسی کا باندھنا، بعد نماز کپڑے کا گرہ کھولنے کیلئے روپے وغیرہ مانگنا اور میاں بیوی سے کھانے سے پہلے یا بعد میں ہاتھ دھولانے پر دولھا سے روپے وغیرہ مانگنا' ان رسوم کا شرعی حکم کیا ہے؟ (۲) رخصتی کے بعد دلھن کا دولھا کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے دلھن کے اوپر چھتری پکڑنا اور چھتری پر پانی چھڑکنا اور اس کے سامنے ہلدی، لہسن، گھاس اور چاول وغیرہ پیش کرنا یہ کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً (۱) یہ رسم ناجائز ہے اور کافروں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے انکی مشابہت میں ہم لوگوں میں داخل ہوگئی ہے جو قابل ترک ہے۔ (۲) یہ بھی غیر اسلامی رسم ہے جو کافروں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں داخل ہوگئی ہے جو قابل ترک ہے، سنت طریقہ پر عمل کرنا چاہئے۔ حضور اقدس ﷺ، خلفاء کرامؓ اور صحابہ عظامؓ نے بھی شادیاں کی، کسی نے ایسا نہیں کیا جیسا آپ نے سوال میں لکھا ہے۔

﴿۲۲۷﴾ زیارت، چالیسا (چالیسواں) بدعت ہے؟

سوال: ہمارے گاؤں میں میت ہونے پر اس کے چوتھے دن زیارت رکھی جاتی ہے، پھر چالیسویں دن بھی اور ایک سال پر برسی رکھی جاتی ہے، اور یہ زیارت مسجد میں یا گھر میں رکھی جاتی ہے، اس بارے میں دن متعین کر کے اعلان کیا جاتا ہے، تاکہ بستی والے حاضر رہیں، اس کے بعد قرآن خوانی ہوتی ہے، قرآن خوانی کے بعد کوئی ایک شخص زیارت کے نیچے

بتائے گئے الفاظ کہتا ہے۔

لا الہ الا اللہ ، اللہ اکبر، بسم اللہ، الحمد للہ رب العالمین ، (دومرتبہ) اسی طرح سورۂ اخلاص (تین مرتبہ) سورۂ فلق (ایک مرتبہ) سورۂ ناس (ایک مرتبہ) سورۂ بقرہ **الٓمٓ** سے **مفلحون** تک اور **آیۃ الکرسی** (ایک مرتبہ) سورۂ بقرہ کا آخری رکوع پورا پڑھ کر سورۂ اخلاص اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر ختم کیا جاتا ہے۔

ابھی پڑھنا جاری ہوتا ہے کہ مسجد یا گھر سے لایا ہوا عطر ہر ایک کے ہاتھ پر لگاتے ہیں، اور ایک تھالی میں پھول اور رین کے پتے اور صندل رکھی ہوئی تھالی پھیرائی جاتی ہے، جس میں سے زیارت کے لئے آئے ہوئے لوگ انگلی پر لگا کر سونگھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کھڈی، (مصری) شکر یا میوہ تقسیم کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد فاتحہ پڑھی جاتی ہے، تو کیا اس طرح زیارت پڑھنا شرعی رو سے صحیح ہے؟ کیا یہ طریقہ شرعی اصولوں کے موافق ہے؟ اور اس طرح زیارت رکھنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ......سوال میں بتائی گئی تفصیل کے مطابق مذکورہ زیارت کو بالکل جائز نہیں کہا جا سکتا۔ اس میں اپنی مرضی کے مطابق کچھ اصول، قوانین اور پابندیاں ہیں، نیز حضور ﷺ کے مبارک زمانہ میں ایسا کوئی رواج نہ تھا۔ اس لئے مذکورہ طریقہ کے ناجائز اور بدعت سیئہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اور قابل ترک ہے۔

﴿۲۲۸﴾ غیر مسلم ڈائن سے علاج کرانا کیسا ہے؟

سوال: ابھی یہاں مختلف جگہوں پر سحر بہت ہی بڑھ گیا ہے، بعض گھروں میں سحر کا اثر ہے، جسے گجرات میں ڈائن لگی ہے' ایسا کہتے ہیں۔ جس کا عالموں کے پاس علاج کرانے کے

باوجود شفا نہیں مل رہی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ناپاک کے لئے ناپاک عامل ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔

تو یہاں ایک ہندو اس کے مذہب کے مطابق منتر سے علاج کرتا ہے، جس سے ڈائن نکل جاتی ہے، ساتھ ہی اگربتی اور کافور اور لیمو پر دم کر کے دیتا ہے، اگربتی اور کافور سلگانا ہوتا ہے، لیمو دروازہ پر لٹکانا ہوتا ہے، اور پانی اور دھاگہ پر منتر پڑھ کر دم کر کے دیتا ہے، پانی پینے کا اور گھر اور چارپائی پر چھڑکنے کا ہوتا ہے۔

اور کہتا ہے کہ اس سے دوبارہ ڈائن حملہ نہیں کرتی یا سحر گھر میں داخل نہیں ہوتا، جس پر اثر ہو، اسے کچھ کرنا نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً: پوجا وغیرہ اسے نہیں کرنی پڑتی، تو کیا ایسے علاج سے ایمان میں خرابی آئیگی؟

اسی طرح یہاں نصاریٰ اور کافر فال نکال کر بھی علاج کرتے ہیں، کیا شرعی رو سے انکے پاس علاج کرانا صحیح ہے؟ سننے میں آیا ہے کہ ایک نصرانی ساحر پر اسکا سحر پھیر دیتا ہے جسکا نتیجہ تین دن میں آجاتا ہے، اور وہ عمل وہ خود ہی کرتا ہے، تو کیا یہ کرا سکتے ہیں؟ اس لئے کہ کچھ لوگ بڑی مدت سے تڑپ رہے ہیں، اوپر کی باتوں کا تفصیل سے جواب مرحمت فرماویں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... ڈائن یا سحر کے لئے ناپاک عامل کی ضرورت ہوتی ہے ایسا کہنا تو ٹھیک نہیں ہے، حضور اقدس ﷺ کے بال مبارک پر ایک یہودی نے سحر کر دیا تھا، اس کے لئے سورۂ فلق اور سورۂ ناس (معوذتین) نازل کی گئیں، جسے پڑھتے ہی سحر کا اثر ختم ہو گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ سحر قرآن پاک اور حدیث شریف میں بتائی ہوئی دعاؤں سے بھی ختم ہو سکتا ہے۔

اب رہا آپ کے سوال کا جواب، تو وہ یہ ہے کہ: جب ہمیں کچھ کھانا، پینا یا کفریہ، شرکیہ الفاظ بولنا نہیں ہوتا ہے، تو صرف ایک علاج کے طور پر ان کے پاس عمل کروانے میں شریعت کی طرف سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ جائز ہے۔ اور اس سے ایمان میں کمی شمار نہیں ہوگی۔ (شامی ج ۱: فتاویٰ دار العلوم: ۱۲۱) اس کے باوجود لوگوں میں اس کا غلط اثر پڑنے کا ڈر ہے اس لئے اس سے بچنا زیادہ بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۲۹﴾ کیا گیارہویں شریف کا کھانا مالدار کھا سکتے ہیں؟

سوال: گیارہویں شریف کا کھانا پکایا جاتا ہے، مثلاً ایک ہی شخص بخشش دیتا ہے کہ گیارہویں شریف کا کھانا میری طرف سے بنا لینا۔ تو اللہ کے واسطے اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے پکایا جاتا ہے، تو یہ کھانا غرباء کے لئے ہے یا مالدار بھی اس میں سے کھا سکتے ہیں؟ اس لئے کہ آج کل مالداروں کو پہلے بلا کر کھانا دیا جاتا ہے، غریبوں کو پیچھے سے دیا جاتا ہے، تو مالدار یہ کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ تفصیل سے جواب دیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نذر، منت اور نیاز کی ہر چیز اللہ کے علاوہ دوسرے کسی بھی شخص کے لئے کی جاتی ہو تو وہ ناجائز اور حرام ہے۔ اس لئے ایسا کھانا کھانا یا کھلانا حرام کہلائے گا۔ جیسا کہ آج کل ہمارے یہاں بزرگوں، پیروں کے نام پر منت اور نذر کے کھانے کھلائے جاتے ہیں۔

لیکن سوال میں بتائی گئی تفصیل کے مطابق اپنی مرضی سے ایصال ثواب کے لئے کھانا پکا کر کھلایا جائے تو یہ صدقہ نافلہ میں شمار ہوگا۔ اس لئے غریبوں نے جتنا کھایا ہوگا اس کا ثواب ملے گا۔ مالداروں کو نفلی صدقہ دینے سے ثواب نہیں ملتا۔ اس لئے انہیں کھلانے کا ثواب

نہیں ملے گا۔اس لئے صرف غریبوں کو ہی کھلانا چاہئے۔
اس کے باوجود اسی مہینہ میں کھلانے کا انتظام مروجہ رسم ہونے کی وجہ سے کراہت سے خالی نہیں ہے۔اس لئے کسی بھی مہینہ یا دن کی تعیین کے بغیر اخلاص کے ساتھ ایصال ثواب کرنے میں زیادہ ثواب اور دین کے حکم کی تابعداری ہے۔ یہ خیال رکھنا چاہئے۔
فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۳۰﴾ کیا قبرستان میں فاتحہ پڑھنا بدعت ہے؟

سوال: قبرستان میں میت کو دفن کرنے کے بعد کسی جگہ ایک مرتبہ تو کسی جگہ دو مرتبہ تو کسی جگہ چار مرتبہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے،تو کسی جگہ مغفرت کی دعا کی جاتی ہے،تو صحیح بات کیا ہے؟ اور کیا پڑھنا چاہئے اس کی تفصیل فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قبرستان میں داخل ہوتے وقت قبر والوں کو سلام کرنا حدیث شریف سے ثابت ہے۔اس لئے **السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین** والی دعا پڑھنی چاہئے۔اس کے بعد سورۂ یٰسین ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشنے کی بہت ہی فضیلت بتائی گئی ہے۔ (مراقی:۳۷۵)
اسی طرح جب میت کو دفن کیا جائے تو اس کو دفن کرنے کے بعد میت کے سرہانے سورۂ بقرہ کی شروع کی آیتیں مفلحون تک پڑھنی چاہئے اور پیروں کی طرف کھڑے ہو کر سورۂ بقرہ کی اخیر کی آیتیں پڑھ لینے کے بعد مردے کے لئے مغفرت کی دعا مانگنی چاہئے۔ (شامی:۱)
اور جیسا کہ سوال میں لکھا گیا ہے کہ ایک مرتبہ یا چار مرتبہ دستور کے مطابق فاتحہ پڑھی جاتی ہے تو وہ بدعت اور قابل ترک ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۳۱﴾ دعا کے اختتام پر لا الہ پڑھنا بدعت نہیں ہے۔

سوال: دعا کے اختتام پر لا الہ الا اللہ بحق لا الہ الا اللہ پڑھنا کیسا ہے؟ بدعت تو نہیں ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... دعا کے اختتام پر لا الہ پڑھنا منع نہیں ہے۔ اور بدعت بھی نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۳۲﴾ پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ اور بعد الجمعہ قیاماً صلوۃ وسلام

سوال: ہمارے یہاں پیش امام صاحب پانچوں نمازوں کے بعد مقتدیوں سے مصافحہ کرتے ہیں، اسی طرح جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام پڑھتے ہیں اور پڑھاتے ہیں.
بزرگوں سے معلوم ہوا کہ یہ بدعت ہے، اس لئے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ہم دس بارہ مقتدی اعتراض کرتے ہیں، دوسرے مصلی ہم سے زیادہ یعنی اکثریت میں ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ کام درست ہے، بہت جگہوں پر اسی طرح ہوتا ہے، ہمارے اعتراض سے ہمیں تبلیغی خیال اور دیو بندی عقیدے والے کہتے ہیں، اور اگر ہم دوسری مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں تو گاؤں میں نا اتفاقی پیدا ہو کر دو فرقہ ہو جائیں گے ایسا اندیشہ ہے۔
کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تم تمہارے طریقہ سے کام کرو، اور وہ لوگ جس طرح کرتے ہوں اس طرح انہیں کرنے دو۔ اور تبلیغ شرک و بدعت اور گناہوں سے روکنے کے لئے ہوتی ہے۔ تم لوگ دوسری مسجد میں چلے جاؤ گے تو بدعت زیادہ ہوگی۔ اس لئے تمہیں دوسری مسجد میں نہیں جانا چاہیئے، بلکہ قصبہ کی مسجد میں ہی نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور مزید کہتے ہیں کہ اللہ دلوں کے حال جانتا ہے، اس لئے تم لوگ اس امام کے پیچھے نماز پڑھو، اور دوسری مسجد میں جانے سے فتنہ پیدا ہوگا، اور مسجد کو چھوڑ دینے کا گناہ ہوگا۔ اس لئے اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ اس

کی رہنمائی فرماویں، اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد قیاماً صلوۃ وسلام پڑھنا نہ تو حضور ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور نہ ہی تابعین کا یہ معمول تھا۔ اس لئے یہ طریقہ بدعت اور گمراہی ہے۔ ثواب کا کام نہیں ہے۔ اسے دینی کام سمجھ کر کرنے والا بدعتی، فاسق اور گنہگار ہے۔ اور فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، ایسا شخص امامت جیسے بلند مقام پر کھڑے رہنے کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے انہیں بدل کر کوئی متقی، پرہیزگار، عالم اور دیندار شخص کو امام بنانا چاہئے۔

اگر کسی جگہ ایسا شخص امام متعین ہو تو اکیلے نماز پڑھنے سے اس کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔ تاکہ جماعت کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

بسا اوقات ایسے جاہل، بدعتی اشخاص کے عقائد اور خیالات کفر اور شرک تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں، جیسا کہ سلام پڑھتے وقت آپ ﷺ کی روح مبارک حاضر ہوتی ہے، اور آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) حاضر وناظر سمجھتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسے شرکیہ عقائد کے حامل امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔ اس لئے دوسری مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی اور امام بدلنے کی تجویز کرنی چاہئے۔

اس لئے مسئولہ صورت میں امام کے عقائد شرک تک پہنچے ہوئے نہ ہوں اور آپ کے امام کو بدلنے سے مسجد میں اختلاف ہونے کا خوف ہو تو آپ کو اسی مسجد میں نماز پڑھتے رہنا چاہئے۔ اور اپنی طاقت کے مطابق اصلاح کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والا ہے اور کوششوں کو قبول کرنے والا ہے۔ (شامی وعزیز الفتاویٰ، وغیرہ)

﴿۲۳۳﴾ شرابی فاسق وفاجر ہے لیکن اس کی وجہ سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔

سوال: بعد سلام مسنون، مدعائے دل ایں کہ میرا بھائی جسکا نام......اس کی عمر ۳۰ سال ہے، اسے شراب کی عادت پڑ گئی ہے، لاکھ ترکیبیں اس سے شراب چھڑانے کے لئے کی لیکن نہ اسنے شراب چھوڑی اور نہ ہی ہم چھڑا سکے۔ اور وہ نہ تو عید کی نماز پڑھتا ہے اور نہ ہی دوسری کوئی نماز۔ کبھی کبھی نشہ کی حالت میں مندروں میں بتوں کے سامنے جھک کر دیویوں کے نام بولنے لگتا ہے۔ تو میرے بھائی کہ اس فعل سے ہماری جماعت میں کچھ سوالات پیدا ہوئے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اس کے انتقال کے بعد اسے غسل کون دیگا؟ (۲) اسے کفن کون پہنائیگا؟ دفن کون کریگا؟ (۳) اس کی جنازہ کی نماز کون پڑھیگا؟ (۴) کیا اسے قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے؟ (۵) اس کے جنازہ کو کاندھا کون دیگا؟

یہ پانچوں سوالات اس کے انتقال کے بعد پیدا ہوں گے۔ اس لئے جلدی جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

نوٹ: جب وہ ہوش میں ہوتا ہے تو اسلام کی باتوں کا انکار نہیں کرتا، اور ان پر یقین رکھتا ہے، اوپر کی باتیں نشہ کی حالت ہی میں کرتا ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......شراب پینا حرام ہے، ایسا شخص شریعت کی رو سے فاسق وفاجر ہے۔

اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں مندروں کے سامنے جھکتا ہے، اسی طرح دوسری کفریہ حرکتیں کرتا ہو، تو اس حالت میں چونکہ دماغ انسان کے قابو میں نہیں رہتا، اس لئے ان حرکتوں سے وہ کافر نہیں سمجھا جائے گا۔ بلکہ وہ فاسق وفاجر مسلمان کہلائے گا۔ اس لئے جب اسکا

انتقال ہو جائے تو دوسرے مسلمانوں کی طرح بلا شبہ اس کی بھی تجہیز و تکفین اور تدفین کرنا جائز ہے۔

انسان اپنے اختیار اور پورے ہوش وحواس میں اپنی سمجھ اور ہوشیاری سے ایسا کہتا ہے تو اس سے اس کا ایمان جاتا رہتا ہے۔ اور تب وہ مرتد سمجھا جائے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۳۴﴾ کیا قبر پر پھول چڑھانا ناجائز ہے؟

سوال: قبر پر پھول چڑھانا، عرس منانا اسی طرح عورتوں کے قبر پر جانے کے بارے میں تفصیل فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قبر پر پھول چڑھانا ناجائز، بدعت، لایعنی اور فضول خرچی میں شامل ہے۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ اتنے پیسے غریبوں کو صدقہ کر کے اسکا ثواب مرحوموں کو پہونچا دیا جائے۔

عرس کرنا بھی ناجائز اور منع ہے، اس میں دین و دنیا دونوں کی خرابی ہے جو عیاں و ظاہر ہے۔ عورتوں کے قبر پر جانے کے سلسلہ میں فقہاء نے بہت کچھ لکھا ہے، جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دین و دنیا کی خرابی نہ ہو اور مقصد عبرت حاصل کرنا ہو تو جا سکتی ہیں، ورنہ منع کیا جائے گا۔

﴿۲۳۵﴾ کیا چالیس قدم پر فاتحہ پڑھنا بدعت ہے؟

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ میت کی تدفین کے بعد چالیس قدم پر فاتحہ پڑھنا گناہ نہیں ہے، یہ تو پڑھ کر مردے کو بخش دیا جاتا ہے، اس سے میت کو فائدہ ہی ہوگا۔ تو چالیس قدم پر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... چالیس قدم پر فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔ کس چیز سے

میت کو فائدہ پہنچتا ہے؟ اور کب کرنا چاہئے؟ یہ سب تفصیل حدیث شریف میں حضور ﷺ نے بتلا دی ہے، اور اس کو فقہ کی کتابوں میں فقہاء نے بیان کر دیا ہے۔ کسی میت پر چالیس، پچاس یا اسی قدم کے بعد حضور ﷺ نے فاتحہ پڑھی ہو یا کسی صحابی نے پڑھی ہو ایسا کسی معتبر کتاب میں نہیں ہے۔ تو اب اس کو اپنی طرف سے ایک ثواب کا کام سمجھ کر کرنا، دین میں اپنی طرف سے زیادتی کرنے کے برابر ہے۔ اس لئے اسے بدعت کہا جائے گا۔ اور اس طرح کرنے سے منع کیا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۳۶﴾ تعزیہ بنانا کیسا ہے؟

سوال: تعزیہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟ تعزیہ کن وجوہات کی بنا پر جائز ہے؟ اور کن وجوہات کی بنا پر نا جائز ہے؟ شہید حضرت حسینؓ کی اسی طرح دین اسلام کی یاد میں تعزیہ بنایا جائے اور اس تعزیہ کے ساتھ کسی بدعت کا کام نہ کیا جائے، صرف تعزیہ بنایا جائے اور کسی بھی طرح کے خرافات کئے بغیر پانی میں لے جا کر ٹھنڈا کر دیا جائے تو یہ طریقہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... دسویں محرم بہت ہی فضیلت والا اور برکت والا دن ہے۔ اور اس دن کی عظمت حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے چلی آرہی ہے، اور قیامت بھی دس محرم ہی کو آئے گی ایسا کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس دن زیادہ سے زیادہ اللہ کی یاد میں مشغول ہونے کی کوشش کرنا، روزہ رکھنا اور اپنے اہل وعیال پر فراخ دلی سے خرچ کرنے سے پورے سال برکت رہتی ہے۔

حضرت امام حسینؓ کی شہادت بھی تاریخ کا ایک اہم قصہ ہے، کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جسے اس واقعہ سے دلی رنج نہ پہنچا ہو، لیکن انکی یاد میں تعزیہ بنانا، اور اس کے ساتھ ناچنا

کودنا وغیرہ اہل سنت والجماعت کے ہر عالم نے اس سے منع کیا ہے۔

ہمارے یہاں تعزیہ کا جو رواج ہے وہ رافضیوں کے طریقہ سے (کی طرف سے) آیا ہے، اور سب سے پہلے تیمور لنگ نامی بادشاہ کی شروع کی ہوئی رسم ہے۔ اس لئے یہ رسم بالکل بند کر دینی چاہئے۔ اور کسی بھی طرح سے اس میں مدد کرنا یہ سخت گناہ اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی نافرمانی اور اہل بیت کرام کا مذاق کرنے کے مترادف ہے۔

تعزیہ کے ساتھ جو منت اور نذر و نیاز کا معاملہ جہلاء کرتے ہیں اس سے ایمان کے چھین جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے صرف تعزیہ بنانا بھی جائز نہیں ہے، حرام ہے۔ اس لئے جو لوگ بھی اس کام کو بند کریں گے وہ اللہ اور اس کے رسول اور آپکے اہل بیت کی رضامندی کا سبب بنیں گے۔ یھدی اللہ لنورہ من یشاء۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۳۷﴾ عورتوں کے لئے قبرستان جانا کیسا ہے؟

سوال: محلّہ کی مسجد میں پیر صاحب امامت کرتے ہیں، ان کے خسر کا انتقال ہو گیا، ان کا مقبرہ قبرستان میں بنایا ہوا ہے، ایک مرتبہ انہوں نے محلّہ میں عورتوں میں اعلان کیا کہ میں اور میری عورت قبرستان زیارت کے لئے جانے والے ہیں، آپ لوگ بھی چلو۔ تو کیا اس طرح عورتوں کو لے کر پیر صاحب قبرستان جا سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... فی زماننا جہالت اور فتنہ کے سبب عورتوں کو قبرستان جانے سے فقہاء منع فرماتے ہیں۔ نیز غیر محرم عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کو غیر محرم مرد کے ساتھ جانا جائز نہیں ہے، اس لئے منع کرنا چاہئے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث نقل کی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ قبروں کی زیارت

کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو ایسے ہی موقع اور وقت کے لئے ہے۔(شامی: ۱/۶۰۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۳۸﴾ کیا شعلوں پر چلنا سچ ہو سکتا ہے؟

سوال: محرم میں بہت جگہوں پر لوگ شعلوں سے بھری ہوئی کھائی پر پا پیادہ پا چلتے ہیں، اور لوگوں کو اور خاص کر غیر مسلموں کو بہت تعجب ہوتا ہے، پھر ایسی باتیں کرتے ہیں کہ جو لوگ سوگ نہیں کرتے ،تعزیہ کو نہیں مانتے وہ سچے مسلمان نہیں ہیں، سچے ہوں تو شعلوں پر چل کر بتاویں۔تو انکے جواب میں ہم کیا کہیں؟ اخبار کی نقل حسب ذیل ہے:

شعلہ زن راہ پر قدم بوسی

اونا: اونا کے ۱۱رمسلمان نوجوانوں نے امام حسین اور واقعۂ کربلا پر اعتقاد رکھتے ہوئے جلتے شعلوں بھرے طویل راستہ پر پیادہ پا چل کر مذہب پر ان کا اعتقاد ظاہر کیا، تین فٹ گہری شعلوں سے بھری ہوئی اس کھائی والے راستہ پر ۱۱رنوجوان چلے، تب خواتین کی آنکھیں اشکبار اور دلوں کی دھڑکنیں تیز تھیں، اور دو معصوم بچوں نے بھی ان کے ساتھ شعلوں پر چل کر بتایا۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اسلامی تعلیمات، عقائد اور اس کی اصولی باتوں کی عمارت یقینی اور معتبر روایتوں پر تعمیر کی گئی ہے۔ اور اس کی حقانیت اتنی عیاں ہے کہ اس میں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

کسی کرشمہ کے ہونے یا کرنے پر اس کی حقانیت کا مدار نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایسے کرشمے اور چمتکار ہر وقت صحیح نہیں ہوتے۔ نظر بندی یا مجاہدہ یا اللہ کی طرف سے ڈھیل دینے سے بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے شریعت میں اس کی مختلف قسمیں مثلاً: معجزہ، کرامت،

استدراج وغیرہ بتائی گئی ہیں، اوران کا حکم بھی بتایا گیا ہے۔
قیامت سے پہلے دجال جب آئے گا، تو وہ ایسے مختلف اور مختلف قسم کے کرشمے اپنی حقانیت پر بتلائے گا کہ اسے دیکھ کر بہت سے لوگ اسے سچا جانیں گے، لیکن وہ اخیر میں گمراہی میں شمار ہوں گے۔ اس لئے شرعی تعلیم کے خلاف جو بھی کرشمہ ہو اسے تسلیم نہ کرنا ضروری ہے۔
مسئولہ صورت میں شیعہ حضرات جو شعلوں پر چل کر بتاتے ہیں وہ بھی اسی قسم سے شمار ہوگا۔ اس لئے کہ سوگ منانا یا تعزیہ بنانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔
کسی بھی شخص کے انتقال کے بعد اس کے رشتہ داروں کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ منانا، یا ماتم کرنا حدیث شریف کی رو سے منع ہے۔ صرف عورت اپنے خاوند کے انتقال کے صدمہ پر چار مہینے اور دس دن تک سوگ منا سکتی ہے۔
خلاصہ یہ کہ شعلوں پر چلنے کو اپنی حقانیت بتانا صحیح نہیں ہے۔ کیا شیعہ مذہب کا ہر شخص اس طرح چل سکتا ہے؟ بہت سے سادھوؤں کی بھی اس طرح شعلہ پر چلنے کی مثال موجود ہے۔ تو کیا وہ بھی حق پر ہیں؟ اس لئے ایسے کرشموں سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

﴿۲۳۹﴾ دل میں ارادہ کرنے سے ارادہ ہی شمار ہوگا یا نذر، منت شمار ہوگی؟

سوال: میں نے خلوص دل سے ایک جائز ارادہ کیا تھا جو اللہ بہتر جانتا ہے، میرے ارادہ کی تفصیل فرما کر مہربانی فرمائیں۔ جو نیچے دیا گیا ہے:
میں وطن خانپور سے نئی دہلی بستی نظام الدین کا ۴۵/ دن کا سفر ختم کر کے وطن خانپور آنے کے لئے احمد آباد تک آیا، احمد آباد میں اخبار میں میرے وطن کی بُری خبر سن کر میں نے دل میں ارادہ کیا کہ اگر اللہ کے حکم سے یہ خبر غلط ہوگی اور میرا گمان غلط نکلے گا تو میں کاشتکاری کی

زمین جو گوراٹ 'بھاٹا' (جگہ کا نام) میں ہے اس کا صدقہ کر کے وہ کھیت خانپور گاؤں کے مدرسہ کو دے دوں گا، مدرسہ کے منتظمین اسے اور اس سے ہونے والی آمدنی کو صدقہ کے مصرف میں استعمال کریں گے، یہ ارادہ کیا تھا۔ تو اب میرے لئے شرعی حکم کیا ہے؟ اس کی تفصیل فرماویں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسئولہ صورت میں یہ الفاظ صرف ارادہ ہی کی حد میں ہوں تو اس سے کچھ واجب نہیں ہوتا۔ لیکن منت کے طور پر اپنے اوپر زبان سے بول کر واجب کرلیا ہو تو اب وہ کھیت نذر اور منت کے حکم میں آجاتا ہے۔ اس لئے اس کی آمدنی مدرسہ میں پڑھنے والے غریب مستحق طلباء پر خرچ کی جائے گی۔ اور اس زمین کی ملکیت مدرسہ کی ہو جائے گی۔ (شامی: ۳/ ۳٦) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۴۰﴾ کسی بھی چیز کا ثواب اپنی طرف سے یقینی طور پر نہیں بتایا جاسکتا؟

سوال: ایک شخص کا کہنا ہے کہ تبلیغی جماعت کے غیر عالم امیر جب بیان کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تب فضائل میں کہتے ہیں کہ جماعت میں چل کر جو شخص ایک مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے اس کو آٹھ لاکھ سے لے کر ۴۹ کروڑ مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، اور ایک روپیہ خرچ کرنے پر آٹھ لاکھ سے لے کر ۴۹ کروڑ روپے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح جماعت میں ایک نماز کا ثواب، مسجد حرام میں ایک لاکھ اور مسجد نبوی میں ۵۰ ہزار نمازوں کے ثواب سے زیادہ آٹھ لاکھ سے لے کر ۴۹ کروڑ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ تو اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا کسی حدیث میں ایسا ثواب بتایا گیا ہے؟ یا قرآن وحدیث و اجماع وقیاس سے اس طرح ثواب ثابت ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہو تو تفصیل سے جواب مرحمت

فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... کسی بھی چیز کا ثواب یا ثواب کی مقدار اپنی طرف سے یا قیاسی انداز سے طے نہیں کی جاسکتی۔ نیز مذکورہ جماعت میں سب لوگ عالم نہیں ہوتے اس لئے افہام وتفہیم ناقص رہ جاتی ہے۔ اس لئے یہ صورت پیدا ہوسکتی ہے۔ باقی مجموعی طور پر تبلیغی جماعت دین کی حفاظت اور عوام میں جس طرح دینی شعور بیدار کر رہی ہے وہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔

اور اس جماعت پر اٹھائے جانے والے سوالات اور ان کے محقق جوابات دیکھنا ہوں تو سیدی ومولائی حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم کی کتاب **"تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور ان کے مفصل جوابات"** دیکھ لینا چاہئے۔

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں ایک لاکھ اور پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے یہ حدیث سے ثابت ہے۔ اور تبلیغ میں جہاد میں نکلنے سے جو زیادہ ثواب ملتا ہے وہ وقتی فضیلت کے اعتبار سے اتنا ثواب مل سکتا ہے۔ اخلاص، للّٰہیت، اور کام کی اہمیت کے مطابق ثواب بڑھ سکتا ہے۔ دس نیکیاں یا سات سو نیکیاں یا اس سے بھی زیادہ ہوسکتا ہے۔ اللہ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔ لینے والے میں استعداد ہونی چاہئے۔

حضرت عمران بن حصینؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: کہ جو شخص گھر رہ کر اللہ کے راستے میں خرچ بھیجے تو اسے ایک درہم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ملتا ہے۔ اور اگر خود جہاد میں نکلے تو اسے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۴۱﴾ ۲۷ ویں رجب کی شب کو بڑی رات ماننا

سوال: رجب کی ۲۷ ویں شب کو بڑی رات (عبادت کی رات) ماننا اور ۲۷ ویں رجب کو دن میں روزہ رکھنا اور اچھا کھانا پکانا یہ کلام پاک یا حدیث شریف سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... ایسا کچھ ثابت نہیں ہے۔ اسی طرح صرف اس دن کا روزہ رکھنا یا صرف اس رات شب بیداری کرنے میں کوئی خاص فضیلت یا ثواب بھی نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۴۲﴾ گیارہویں شریف، بارہ وفات، شب معراج، شب براءت میں مسجد میں مولود شریف پڑھنا

سوال: کیا گیارہویں شریف، بارۂ وفات، شب معراج، شب براءت میں مسجد میں مولود شریف پڑھنا ضروری ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... بدعت ہے۔ حضور ﷺ کی تعلیم، پیدائش وغیرہ کا ذکر کرنا ایک نیک کام ہے۔ لیکن خارجی پابندیاں اور موجودہ رسم ہونے کی وجہ سے منع کیا جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۴۳﴾ شب براءت اور دیوالی کے دن آتش بازی کرنا اور مکر سکرانتی میں پتنگ اُڑانا

سوال: شب براءت اور دیوالی کے تیوہار پر آتش بازی کرنا، اور مکر سکرانتی کے موقع پر مسلمانوں کو پتنگ چگانا اور آتش بازی کرنا وغیرہ کا کیا حکم ہے؟ اس کے لئے پیسے خرچ کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......شب براءت جیسی راتوں میں تو اللہ تعالی کی خوب یاد

اور عبادت کرنی چاہئے، اس رات میں عبادت کا ثواب دوسری راتوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور اسی طرح گناہوں کی سزا بھی سخت اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ آتش بازی اور پتنگوں میں پیسوں کا خرچ کرنا اور برباد کرنا بالکل جائز نہیں ہے۔ وہ اسراف اور فضول خرچی ہے۔ جس کی ممانعت قرآن شریف اور حدیث شریف سے ثابت ہے۔ نیز قرآن شریف میں فضول خرچی کرنے والے کو اخوان الشیاطین شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔ اسی طرح اس میں اپنی جان- مال اور وقت کی بربادی کے ساتھ دوسروں کی تکلیف کا سبب بنتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایسی چیزیں جن میں خرابیاں ہی خرابیاں ہوں ان سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔ ان میں پیسے خرچ کرنے میں یا خرچ کرنے کے لئے دینا حرام ہے۔ اور مسلمانوں کو دوسرے مذہب والوں کے تیوہار میں حصہ لینا بھی جائز نہیں ہے۔ نیز ایسے کام میں فضول خرچی کرنے سے گناہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

﴿۲۴۴﴾ استسقاء کی جدید رسم

سوال: مسلمانوں میں ایسا رواج شروع ہو گیا ہے کہ بارش کی تنگی کے وقت لڑکے، لڑکیاں اور جوان مرد بارش مانگنے کے لئے نکلتے ہیں، گھر گھر جاتے ہیں، دروازہ پر کھڑے ہو کر کچھ اشعار پڑھتے ہیں، گھر والے کچھ نہ کچھ دے دیتے ہیں، تو کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟ اور ان لوگوں کو کچھ دینا چاہئے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... شریعت نے استسقاء یعنی بارش مانگنے کا طریقہ بتایا ہے، اسی طرح نبیٔ کریم ﷺ نے بھی اس پر عمل کر کے بتایا ہے۔ اب ایسا صحیح اور مبارک

طریقہ کو چھوڑ کر جس کے قبول ہونے کی بھی زیادہ امید ہے سوال میں مذکور طریقہ کو اپنانا کہاں کی دانشمندی ہے؟ ایسے غلط طریقہ کو چھوڑ دینا چاہئے اور نبوی تعلیم والے طریقہ کے مطابق بارش طلب کرنی چاہئے۔

مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق محلّہ در محلّہ جماعت در جماعت گھوم پھر کر تال سے تال ملا کر اشعار پڑھنا، چندہ کرنا، پھر کھیچڑے وغیرہ کی ضیافت اڑانا بے فائدہ ہے۔ اس لئے اس میں تعاون نہیں کرنا چاہئے۔ اور سنت طریقہ کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۴۵﴾ کنواں یا بور کھدوانے کے لئے ہندو کو پانی دیکھنے کے لئے بلانا

سوال: ہمیں ہماری زمین پر کنواں یا بور کھدوانا ہے، اور ایک ہندو بھائی پانی دیکھنے کا کام کرتے ہیں، تو اسے بتانا کیسا ہے؟ اور سائنسی ٹکنیک سے بھی دیکھا جاتا ہے، تو اس سے معلوم کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... کنواں یا بور کروانے سے پہلے پانی نکلے گا یا نہیں یہ جاننے کے لئے کسی ماہر سے اس کی معلومات کروانی چاہئے۔ تو وہ اپنے تجربہ یا سائنسی ٹکنیک سے بتاتے ہوں تو جائز اور درست ہے۔ اللہ تعالی نے بعض جانوروں کو بھی ایسی حس دی ہے جس سے وہ زمین کے نیچے بھی پانی کی جگہ جان لیتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں ہدہد نامی پرندہ کے لئے بتایا گئی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ عقیدہ کی سلامتی کے ساتھ پانی حاصل کرنے میں سہولت رہے اس کے لئے اس طرح معلومات حاصل کرنے میں گناہ نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۴۶﴾ اولاد کی بسم اللہ کی مجلس کرنا

سوال: ہمارے گاؤں میں جب بچہ چار سال، چار مہینے اور چار دن کا ہو جاتا ہے، تو بچہ سے بسم اللہ پڑھوائی جاتی ہے، جب بچہ بسم اللہ پڑھتا ہے تب بچہ کے گھر جلسہ ہوتا ہے۔ تو بسم اللہ پڑھوانے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ اور کس طرح بسم اللہ پڑھوانی چاہئے؟ اسکا طریقہ لکھ کر ممنون فرمائیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جب بچہ پیدا ہو تو اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنی چاہئے تاکہ پہلی آواز جو بچہ کے کان کے راستہ سے دل تک پہنچے وہ اللہ کی عظمت ہو۔ پھر بچہ جب بولنا شروع کرے تو اللہ کا پاکیزہ نام سکھانا چاہئے۔ اور جب صحیح صحیح بولنے لگے تو کلمہ طیبہ سکھانا چاہئے۔ یہ شرعی تعلیم ہے۔ پھر جب وہ چار، پانچ یا چھ سال کا ہو جائے تو مذہبی تعلیم دلانے کے لئے بسم اللہ کرانی چاہئے، برکت کے لئے کسی بزرگ یا دیندار شخص کی خدمت میں لے جا کر وہاں بسم اللہ یعنی تعلیم کی ابتداء کرائیں، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ جائز ہے۔

اور سوال میں جو طریقہ لکھا گیا ہے اس کے مطابق جب بچہ چار سال چار مہینے اور چار دن کا ہو جائے تب جلسہ کرنا اور دھوم دھام کرنا یہ غلط رسومات میں سے ہے۔ اس کو ترک کرنا لازم اور ضروری ہے۔ مذکورہ رسم کی خرابی حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہشتی زیور ۶/۱۵ پر تفصیل سے بیان کی ہے۔ اسے دیکھ لینا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۴۷﴾ خط، دعوت نامہ وغیرہ کے شروع میں ۷۸۶/۹۲ لکھنا

سوال: بہت سے مسلمان خط، لفافہ یا کاغذ پر پہلے ۷۸۶/۹۲ لکھتے ہیں، اس کی کیا وجہ

ہے؟ ۷۸۶ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ ۹۲ کا مطلب کیا ہوتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بسم اللہ میں جو عربی حروف ہیں ان کے ابجد کے اعتبار سے کچھ عدد متعین کئے گئے ہیں، مثلاً: الف کا ایک، با کے دو، جیم کے تین اور دال کے چار وغیرہ۔ اس حساب سے بسم اللہ کے حروف کے عدد کی کل مجموعی تعداد ۷۸۶ ہوتی ہے۔

محمد کا حساب حسب ذیل ہے:

میم کے چالیس، حاء کے آٹھ، میم کے چالیس، اور دال کے چار کل جمع ۹۲ ہوا۔

اب رہی یہ بات کہ کاغذ یا لفافہ پر پوری بسم اللہ لکھی جائے تو اس کی بے ادبی ہونے اور یہاں وہاں پھینک دئے جانے کا ڈر ہے، اس لئے اس کے عدد لکھ دئے جاتے ہیں۔

اور بعض لوگ حضور ﷺ سے محبت کی وجہ سے آپ کے نام کا بھی عدد لکھ دیتے ہیں۔ اس لئے ۹۲ کا عدد لکھا جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۴۸﴾ منت کے بکرے کو بیچ کر دوسرا بکرا خرید کر ذبح کرنا

سوال: منت مانی تھی کہ اگر میرے یہاں صحیح سلامت اولاد ہوگی تو میں ایک بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت پکا کر اعزہ و اقرباء اسی طرح غرباء کو کھلاؤں گا۔ اس نیت سے ایک بکرا پالا تھا۔ لیکن دو تین سال گذر جانے کے بعد بھی وہ موقع نہیں آیا، اور اس بکرے کو بیچ دیا، جسکے ۱۴۰۰ (چودہ سو) روپے موصول ہوئے۔

اب اولاد پیدا ہونے کا موقع آیا ہے۔ تو اس چودہ سو روپے کا کیا کیا جائے؟ دوسرا ایک بکرا خرید لیا جائے؟ یا چودہ سو میں جتنے بکرے ملیں اتنے خرید کر ذبح کر کے کھلایا جائے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... منت مانی ہو تو شرط کے پورا ہونے کی صورت میں

اسے پورا کرنا واجب ہے۔ مسؤلہ صورت میں بکرے کو بیچ دیا گیا ہے تو دوسرا بکرا خرید کر قسم پوری کی جاسکتی ہے۔ اور زائد رقم خود استعمال میں لاسکتے ہیں۔ (شامی: ۳/۷۰)

﴿۲۴۹﴾ درگاہ پر چڑھایا ہوا منت کا بکرا خرید کر اسکا گوشت کھانا

سوال: ایک شخص نے نذر مان کر بکرا درگاہ پر چڑھایا، اب وہ بکرا مثال کے طور پر میں نے میری بہن کی شادی میں ذبح کرنے کے لئے پوری قیمت دے کر جماعت سے خرید لیا۔ اور جو بکرا درگاہ پر چڑھایا جاتا ہے وہ جماعت کا ہو جاتا ہے اس لئے میں نے جماعت کے پاس سے خریدا ہے۔ اب اس بکرے کا گوشت کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... منت ماننا یا چڑھاوا چڑھانا عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ اور عبادت اللہ کے علاوہ اور کسی کی ہو نہیں سکتی۔ کسی اور کی عبادت شرک ہے۔ اس لئے جو جانور یا چیز اللہ کے علاوہ اور کسی ولی یا بزرگ یا پیر کے مزار پر چڑھائی گئی ہو وہ ناجائز اور حرام ہے۔ اسکا گوشت کھانا بھی قرآنی حکم کے مطابق ناجائز اور حرام ہے۔ (دیکھیں سورۂ مائدہ)
جو جانور درگاہ پر منت مان کر زندہ چڑھایا گیا ہو تو اس کی ملکیت چڑھاوا چڑھانے والے کی ہی باقی رہتی ہے۔ درگاہ یا درگاہ کے متولی یا جماعت کی ملکیت نہیں ہوتی۔ اس لئے انہیں وہ جانور بیچنا اسی طرح دوسرے کسی شخص کا ان سے خریدنا جائز نہیں ہے۔ اور ایسا کرنا یہ دوسرے کی ملکیت میں دخل اندازی ہے۔ اس لئے مسؤلہ صورت میں جماعت کا بیچنا یا آپ کا خریدنا یا اس کو ذبح کر کے گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔
البتہ بکرا نذر کے طور پر چڑھانے والا سچے دل سے توبہ کر لے اور اپنی نیت درست کر لے پھر اس کو کاٹ کر یا زندہ اس جانور کو بیچے تو اب مذکورہ خرابی کے دور ہو جانے کی وجہ سے اس

جانور سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔(امداد الفتاویٰ، شامی وغیرہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۵۰﴾ مسروقہ زیورات کے حصول پر صدقہ کرنے کی منت

سوال: جس دن میرے گھر میں چوری ہوئی اس دن میں نے اور میری عورت نے یہ نیت کی تھی کہ: ہمارے یتیم کے زیورات مل جائیں تو ہم اس میں سے پانچ تولہ زیور یا اتنے زیور کی جو قیمت ہوتی ہو اتنے پاؤنڈ صدقہ کر دیں گے۔ اور پھر مجھے خیال آیا کہ میرے یتیم کا کچھ نہ جائے اسلئے میں نے اتنا کہا تھا کہ میرے یتیم کے زیورات مل جائیں تو میرے پاس فی الحال جو پانچ تولے کا زیور ہے وہ صدقہ میں دے دوں گا۔

اس کے لئے یہاں پوچھا تو یہ جواب ملا کہ جو زیورات ہیں وہ تو یتیم کے ہیں اور اس میں تمہارا کوئی حصہ نہیں ہے، اس لئے تم اس میں سے صدقہ نہیں دے سکتے۔ اور جو زیور تمہارا ہے جسکی تمنے نیت کی تھی وہ عورت کو دیا ہے اس لئے اس میں سے تم صدقہ نہیں دے سکتے، تو پوچھنا یہ ہے کہ میرے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... آپ نے سوال میں لکھا ہے کہ یتیم کا مال مل جائے تو پانچ تولہ زیور یا اس کی قیمت صدقہ کر دوں گا۔ اور بعد میں لکھا ہے کہ فی الحال میرے پاس جو زیور ہے وہ پانچ تولہ صدقہ کر دوں گا۔ اور اب آپ کو زیور مل گئے ہیں تو آپ کی نذر کے مطابق پانچ تولہ زیور یا اس کی قیمت کے برابر پاؤنڈ صدقہ کرنا واجب ہے۔

یتیم نابالغ کا زیور تو صدقہ میں نہیں دیا جا سکتا، لیکن فی الحال جو زیور آپ نے آپکی اہلیہ کو استعمال کے لئے دیا ہے اس کے مالک آپ ہی ہیں اس لئے آپکی منت صحیح ہوگئی آپ کو وہ زیور یا اس کی قیمت کے پاؤنڈ یا روپئے صدقہ کرنے ہونگے۔

نوٹ: ہمارے یہاں کے دستور کے موافق شادی کے وقت جو زیورات عورت کو دیئے جاتے ہیں اسکا مالک شوہر ہی رہتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۵۱﴾ اولیاء کرام کی منت مان کر بکرا، ناریل اور ملیدہ چڑھانا

سوال: اولیاء کرام کی منت مان کر بکرا، ناریل اور ملیدہ چڑھانا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اللہ جل شانہ کے علاوہ کسی اور کی منت ماننا حرام ہے۔ اس لئے کہ نذر اور منت ماننا ایک عبادت ہے۔ اور عبادت اللہ کے علاوہ دوسرے کسی کی نہیں کی جاسکتی۔ اور منت چڑھائی ہوئی چیز بکرا، ناریل وغیرہ کھانا ناجائز اور حرام ہے۔ قرآن شریف اور شامی حصہ اول میں بہت ہی وضاحت کے ساتھ اس کی تفصیل موجود ہے۔

﴿۲۵۲﴾ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کی منت پوری کرنا

سوال: مندرجہ مسئلہ میں شرعی نقطۂ نظر بتا کر مہربانی فرمائیں۔

کہا جاتا ہے کہ: آج سے اندازاً سو سال قبل میرے پردادا کے یہاں بچے زندہ نہیں رہتے تھے، اس لئے انہوں نے ایسی منت مانی تھی کہ ''اگر میرے بچے زندہ رہیں گے تو میں ہر سال ربیع الآخر کے ۱۱ویں چاند میں میرے بڑے بیٹے کا غوث پاک کا آستانہ کروں گا۔

اس وقت سے ہمارے خاندان میں ہر سال اس آستانہ کی رسم چلی آرہی ہے، جس میں ہوتا یہ ہے کہ: یہ سلسلہ پیڑھی در پیڑھی چلتا رہتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس کا آستانہ ہو رہا ہو اس کی اولاد میں سے پہلی اولاد (چاہے لڑکا ہو یا لڑکی) اس کا آستانہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً: میرے والد میرے دادا کی پہلی اولاد تھے اس لئے ان کا آستانہ تھا۔ اس کے بعد میں میرے والد کی پہلی اولاد میں ہوں اس لئے میرا آستانہ ہوتا تھا، اور اب میری پہلی

اولاد کا آستانہ چل رہا ہے۔اور اسی طرح مذکورہ رسم جاری رہے گی۔ ہر سال ربیع الآخر کے ۱۱ ویں چاند ملیدہ تیار کیا جاتا ہے،اور پھر محلّہ میں دعوت دی جاتی ہے۔اور مغرب کی نماز کے بعد سب جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہیں اور اس کے بعد ملیدہ تقسیم کیا جاتا ہے،اس طرح ایک اولاد کے آشیانہ کو جب ۱۱ سال ختم ہوتے ہیں تب اس کا آستانہ اتارا جاتا ہے۔اور اس وقت بہت زیادہ خرچہ کیا جاتا ہے،اور تین دن پیٹھی لگائی جاتی ہے، گیت، رنگ کیا جاتا ہے، گاؤں میں دعوت دے کر سب کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔اور پھر ۱۱ر مرتبہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے، اس وقت ۱۱ر قسم کی مختلف چیزیں رکھی جاتی ہیں، اور اس وقت شادی کی طرح تعاون (رقم) بھی رشتہ داروں کی طرف سے لکھا جاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس طرح کی منت یا رسم کیا شریعت میں جائز ہے؟ نیز اس طرح سالوں پہلے کسی کی مانی ہوئی منت اس کے وارثین کو پوری کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اور اگر یہ رسم ناجائز ہو اور مجھے اسے بند کرنا ہو تو مجھے کیا کفارہ دینا ہوگا؟

اس طرح کی رسم میرے گاؤں کے دوسرے بہت سے خاندانوں میں جاری ہے۔اس لئے شرعی مسئلہ بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ......نذر اور منت بھی عبادت ہے۔اس لئے غیر اللہ کی نذر اور منت ماننا بھی جائز نہیں ہے، حرام ہے۔اسی طرح منت کے طور پر چڑھائی ہوئی چیز کا کھانا بھی حرام ہے۔اور ایسی منت معصیت ہونے کی وجہ سے اسکا پورا کرنا بھی ضروری نہیں ہے۔

اسلئے مسؤلہ صورت میں آج سے سو سال قبل آپ کے پر دادا میں سے کسی کی حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کی مانی ہوئی منت صحیح نہیں ہے۔ایسی غلط رسم اور غلط عقیدہ کو ختم کر کے شریعت کی صحیح تعلیم کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

ایسی ناجائز رسم کے بند کرنے پر کوئی کفارہ تو لازم نہیں ہوتا، لیکن آج تک ایسی رسم پر عمل کر کے اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے ہیں اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔ اوراس رسم کو بند کرنا اور کرانا چاہئے۔ (شامی، درمختار، بحر، عالمگیری) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۵۳﴾ بزرگوں کے مزار کے غلہ میں نیاز، منت کے طور پر جمع ہوئی رقم کا مصرف

سوال: ہمارے یہاں قبرستان کی ایک جانب میں جنازہ کی نماز کے لئے ایک جماعت خانہ بنایا ہوا ہے، احاطہ کے طور پر آگے ایک دیوار تھی، لیکن مرورِ زمانہ نے اسے کمزور کر دیا، اور وہ گرگئی۔ تو اس کی تعمیر کے لئے فی الحال ہمارے پاس کوئی رقم نہیں ہے۔
تو پوچھنا یہ ہے کہ ہمارے یہاں مسجد کے احاطہ میں واقع بزرگوں کے مزار پر ایک غلہ رکھا گیا ہے، اس میں نیاز، منت کے طور پر گاؤں کے لوگ پیسے ڈالتے ہیں، وہ رقم ہمارے پاس جمع ہے۔ تو اس رقم سے مذکورہ دیوار کی تعمیر کی جاسکتی ہے؟ یا نہیں؟ اس کا تفصیل سے جواب مرحمت فرماویں۔ اس سلسلہ میں شریعت مطہرہ کا کیا فرمان ہے؟ اور اس کے علاوہ ان پیسوں کو مستقبل میں اور کہاں کہاں استعمال کیا جاسکتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... بزرگوں کے مزار پر نذرو نیاز کے نام سے کوئی بھی چیز چڑھانا جائز نہیں ہے، حرام ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی بھی نذرو نیاز ماننا جائز نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے وہ چیز **ما اهل لغير الله** میں داخل ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ کسی جانور کو ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو وہ مردار جانور کے حکم میں آجاتا ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز نہیں رہتا۔ اسی طرح غیر اللہ کے نام پر چڑھائی ہوئی چیز بھی حرام کہلاتی ہے۔

اس لئے مزاروں کے گلوں میں جو پیسے، پھول وغیرہ چیزیں چڑھائی جاتی ہیں وہ حرام ہیں۔اوراس طرح جمع ہوئی رقم کی مالک نہ درگاہ بنتی ہے، نہ درگاہ کی کمیٹی بلکہ پیسے ڈالنے والوں کی ملکیت باقی رہتی ہے۔اس لئے پیسے ڈالنے والوں کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے کام سے توبہ کریں،اور پھر وہ اسے اپنے کام میں لا سکتے ہیں۔

بہتر طریقہ تو یہ تھا کہ اللہ کے واسطے یہ پیسے غریب محتاجوں کو دے کر اس کا ثواب درگاہ کے بزرگ کو بخش دیا جاتا تو دونوں کو فائدہ ہوتا۔

مسؤلہ صورت میں پیسے ڈالنے والے شخص کون کون تھے؟ یہ معلوم نہیں ہوسکتا ہے،اس لئے یہ پیسے حرام مال کے حکم میں شمار ہوکر وہ پیسے خاص محتاجوں اور نادار غرباء کو مالک بنا کر ثواب کی نیت کے بغیر دے دئے جائیں۔اور وہ لوگ اگر محتاج ہوں تو اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں،جیسا کہ سخت مجبوری کے وقت مردہ جانور کا گوشت اپنی جان بچانے کے لئے کھا سکتے ہیں۔آئندہ ایسی حرام آمدنی جمع نہ ہو اسی طرح لوگوں کا ایمان سلامت رہے اس کے لئے یہ طریقہ بہتر ہے کہ درگاہ پر سے گلہ ہٹا لیا جائے،اور جماعتی کاروائی کے لئے چندہ کا نظم کیا جائے۔ (بحر:۲/۲۹۸، درمختار:۲/۱۲۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۵۴﴾ غیراللہ کے چڑھاوے کھانا

سوال: درگاہ یا مندر پر چڑھائی جانے والی چیزیں یا ہولی کے تیوہار پر چڑھایا ہوا ہولی کا ناریل یا اس پر رکھے ہوئے پیسے یا دوسری کوئی چیز لینا یا کھانا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکورہ چیزیں چڑھاوے کے طور پر چڑھائی جاتی ہیں، اس لئے ان کا لینا یا کھانا (یعنی اپنے کسی بھی استعمال میں لانا) ناجائز اور حرام ہے۔

﴿۲۵۵﴾ عاشورہ کے دن کربلا کے شہداء کے لئے ختم پڑھوانا

سوال: ۱۰ویں محرم کو (عاشورہ کے دن) شہدائے کربلا کے لئے ختم پڑھایا جاوے تو کیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور اگر دن تاریخ متعین کئے بغیر پڑھوایا جائے تو کیا حکم ہے؟

الجواب: بسہولت جس دن ہو سکے جانی و مالی عبادت کر کے یا کروا کر ان کا ثواب ہر مرحوم کو بخشا جا سکتا ہے لیکن اپنے طور پر غلط پابندیوں کے ساتھ یا رواجی طور پر یا دکھلاوے کے لئے کرنے سے ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے اس لئے دن و تاریخ متعین کئے بغیر اور رواجی پابندی کے بغیر ایصال ثواب کرنا اور کرانا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۵۶﴾ تعزیہ بنانا

سوال: تعزیہ بنانا، اور اس کو مختلف طور پر ماننا کہاں تک درست ہے، اور اس کا منفی جواب کس طرح ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... محرم میں تعزیہ بنانا یہ شیعوں کی جاری کی ہوئی بدعت ہے، جو ناجائز اور منع ہے۔ اس میں دیوبندی اور بریلویوں کی ایک ہی رائے ہے۔ اور اس میں شرکت کرنا گناہ ہے۔ اس لئے اس دن روزہ رکھنا چاہئے، اور بدعت و شرکیہ کاموں سے بچنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۵۷﴾ درگاہ پر جانا

سوال: کسی بھی درگاہ پر فاتحہ خوانی کے لئے جانا کیسا ہے؟ درگاہ پر جانے سے ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ کیا درگاہ پر جانا گناہ ہے؟ اگر شرک جیسا نہ ہو تو جا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور کیا درگاہ پر جانے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے؟ کسی مشہور ولی اللہ کی قبر پر جانا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... قبرستان، درگاہ یا قبروں پر جانے سے شریعت منع نہیں کرتی، بلکہ موت و آخرت کی یاد کا سبب ہونے کی وجہ سے جانا چاہئے۔ حضور اقدس ﷺ جنت البقیع اور احد کے شہداء کے مزار پر تشریف لے جاتے تھے، اور وہاں جا کر ایصال ثواب کرنا اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہئے [illegible]

﴿۲۵۸﴾ درگاہ پر پھول چڑھانا، عرس کرنا، کھانا کھانا، کھلانا وغیرہ کیسا ہے؟

سوال: ہمارے یہاں ولی اللہ کی ایک درگاہ ہے، جس کا ہر سال رجب کے ۲۶ ویں چاند عرس ہوتا ہے، اور اس سے پہلے والے دن صندل ہوتا ہے، صندل کے دن صندل کا لکڑا گھس کر ولی اللہ کے مزار پر چھڑکا جاتا ہے، اور عرس کے دن کھانا پکایا جاتا ہے، جس کا خرچ ایک ہی گھر والے دیتے ہیں۔ لیکن ثواب کی نیت سے محلّہ کے دوسرے گھر والے بھی اپنی حیثیت کے مطابق پیسے دیتے ہیں، یہ کھانا ولی اللہ کی قبر کے پاس پکایا جاتا ہے، جو ایک قبرستان میں ہے، وہاں محلّہ کے دوسرے لوگ بھی دفن ہوتے ہیں، یہ کھانا محلّہ والے اور اطراف کے گاؤں والے (سبھی مرد، عورت اور بچے) کھاتے ہیں۔ اور درگاہ پر پھول، ناریل چڑھاتے ہیں، اور اگربتی بھی سلگاتے ہیں۔ تو شرعی رو سے عرس کرنا کیسا ہے؟ کیا یہ کھانا کھانا درست ہے؟ کیا قبرستان کے احاطہ میں آگ جلا سکتے ہیں؟ اسی طرح پھول، ناریل اور اگربتی کے لئے کیا حکم ہے؟ تفصیل سے بتا کر مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... مسلمانوں کے قبرستان میں جانا یا اولیاء اللہ کے مزاروں پر جانا اور وہاں جا کر عبرت حاصل کرنا اور خود سے جتنا ہو سکے پڑھ کر ایصال ثواب کرنا بلا شبہ جائز اور درست ہے۔ حدیث میں اس کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے لئے

غلط پابندیاں اپنی طرف سے داخل کرنا یا شریعت کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرنا، ناجائز اور حرام ہے۔ اور جب ایسی حالت ہو جاوے تو جانے سے منع کرنا چاہئے۔ عرس کے نام پر قبر پر جو ہجوم کیا جاتا ہے، اور خلاف اسلام جو کام ہوتے ہیں، انہیں دیکھ کر کوئی بھی دینی علم رکھنے والا شخص اسے جائز نہیں کہہ سکتا۔

صندل کے نام پر صندل کی خوشبودار لکڑی کو گھس کر قبر کو جو غسل دیا جاتا ہے یہ بالکل فضول اور اسراف ہے۔ اس سے نہ تو صاحب قبر کو کچھ راحت پہنچتی ہے، اور نہ ہی غسل دینے والے کو، بلکہ اس وقت جو بے ادبی اور شور ہوتا ہے اس سے تو صاحب قبر کو تکلیف ہی پہنچتی ہوگی۔

حضور اقدس ﷺ سے بڑھ کر کس کا مرتبہ ہوسکتا ہے؟ اور صحابہ کرام سے زیادہ اور کسے حضور کی محبت اور قدر ہوسکتی ہے؟ لیکن انہوں نے کبھی حضور ﷺ کا عرس نہیں منایا، اور نہ ہی کبھی صندل یا گلاب کے پانی سے قبر اطہر کو غسل دیا، تو پھر دوسروں کے لئے کہاں سے گنجائش ہوسکتی ہے؟

اور کھانا جو پکایا جاتا ہے وہ اگر نیاز کا ہو تو اللہ کے علاوہ کسی اور کی نذر یا نیاز ماننا درست نہیں ہے، اس لئے اس کا کھانا بھی جائز نہیں ہے۔ اور اگر وہ کھانا نیاز کا نہ ہو اور ایصال ثواب کے لئے ہو تو اس میں سے غرباء ومساکین جو کھائیں گے اس کا ثواب ملے گا۔

اور جلسہ اور میلہ کے طور پر رواجی طریقوں سے جو کھانا پکا کر کھایا کھلایا جاتا ہے وہ غلط ہے اور اس میں ثواب بھی نہیں ملے گا۔ اور قبرستان میں آگ سلگانا بہتر نہیں ہے۔ اللہ تعالی ہر مسلمان کو نار حقیقی وحکمی سے محفوظ فرماوے۔ آمین

قبر پر پھول، ناریل چڑھانا ناجائز ہے۔ اور غیر اللہ پر چڑھاوے کے طور پر چڑھائی ہوئی چیزوں کا کھانا بھی ناجائز اور حرام ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس میں ایک نہیں چھوٹی بڑی بہت سی

خرابیاں ہیں۔اس لئے نہ تو عرس کرنا چاہئے اور نہ ہی اس میں شرکت کرنی چاہئے۔ بلکہ صلح و اتفاق کے ساتھ (ہر ممکن سعی کر کے) بند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ **فقط واللہ تعالیٰ اعلم**

﴿۲۵۹﴾ عید کے دن خطبہ کے بعد مصافحہ کرنا

سوال: عید کے دن خطبہ کے بعد جمع شدہ لوگ ہاتھ ملاتے ہیں،تو اس بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... یہ رواج شریعت کے خلاف اور بدعتوں میں سے ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے۔ **فقط واللہ تعالیٰ اعلم**

﴿۲۶۰﴾ یوم ولادت منانا اور اس میں شرکت کرنا

سوال: یہاں نیوزی لینڈ (New Zealand) میں لوگوں میں ایک طرح کا رواج ہے، جسے "برتھ ڈے" یوم ولادت کہتے ہیں۔یعنی لڑکے کی پیدائش کے بعد جب وہ ایک سال کا ہو جائے اور پھر ۱۹ سال کا ہو جائے تب برسی منائی جاتی ہے۔
اس میں یہاں کے دستور کے مطابق کیک، رکابی کی طرح بنا کر لوگوں کو دعوت دے کر کھلایا جاتا ہے۔ یہ رواج ہمارے مسلمان بھائی بھی اپناتے ہیں،اور ایسی مجلس میں شرکت کرتے ہیں۔تو کیا شریعت کے مطابق اس میں کوئی حرج ہے؟ ایسے موقع پر اسلامی تعلیم ہمیں کیا سبق دیتی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......اسلامی تعلیم میں برتھ ڈے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ ایک غیر اسلامی رواج ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو یہ رواج نہیں اپنانا چاہئے۔ بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں عقیقہ کرنا اسی طرح اسلامی طریقہ کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

انگریزوں کے یہاں کی ایسی مجلسوں میں شرکت کرنا اور کیک وغیرہ کھانے کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر اس مجلس میں ان کا کوئی مذہبی کام ہوتا ہو یا خلاف اسلام کوئی کام (ناچ، گانا) وغیرہ ہوتا ہو تو اس میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔ (درمختار و شامی: ۳۰۵/۵)

اسی طرح کیک وغیرہ پر شراب وغیرہ ڈالی جاتی ہو تو اس کا کھانا بھی جائز نہیں ہے، حرام ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو ان کی دعوت میں شرکت کرنا اور ان کے یہاں کا بنا ہوا کھانا کھانا جائز ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ اس میں حصہ لینے سے بچا جائے۔

فتاویٰ عالمگیری جلد: ۵ میں لکھا ہے کہ ضرورت ہو اور موقع مناسبت سے کھانا پڑے تو حرج نہیں ہے۔ لیکن بلا ضرورت کھانا اور اس کی عادت بنا لینا ناجائز اور مکروہ ہے۔

﴿۲۶۱﴾ ''میں ہندو دھرم کو نہیں چاہتا ہوں'' کہنے سے مردہ مسلمان سمجھا جائے گا یا نہیں؟

سوال: اگر کوئی کافر مسلمان ہونا چاہے اور کلمہ پڑھنے کیلئے مسلمانوں کے پاس جائے اور کوئی بھی مسلمان ڈر سے اس کو کلمہ نہ پڑھائے اور کافر کو مسلمان ہونا بھی ہے لیکن کلمہ پڑھنے سے پہلے کوئی ایسا کام پیش آجائے جس کی بناء پر اس کو ہمیشہ کافر رہنا پڑے گا اب اس کفر سے بچنے کیلئے کوئی زہر کھالے جس کی بناء پر اس کی موت واقع ہو جائے اور یہ کہتے ہوئے مرے کہ میں ہندو دھرم کو نہیں چاہتا ہوں، میرے اللہ مجھے مسلمان بنا دے تو ایسے شخص کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟ کافر ہے یا مسلمان؟ اگر کافر ہے تو کیوں؟ اس نے تو کفر سے بچنے کیلئے زہر کھایا ہے اور مسلمان ہے تو زہر کھانے کی بناء پر عذاب ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... اگر کوئی کافر کفر سے توبہ کرنا چاہے اور اسلام اختیار کرنا چاہے تو اسے فوراً کلمہ پڑھا کر ایمان میں داخل کرنا لازم ہے، کسی وجہ سے اس کو کلمہ نہ پڑھایا تو ایسا کرنے والے کے لئے شریعت نے بہت سخت حکم لگایا ہے، کافر قال لمسلم

اعرض علی الاسلام حتی اسلم عندك فقال اذهب الی فلان الخ (شرح فقہ اکبر)
اگر دل سے اللہ کی وحدانیت پر یقین کرلیا اور رسول للہ ﷺ کی رسالت پر یقین کرلیا اور اس کے اظہار سے پہلے اس کو موت آگئی تو وہ عند اللہ مؤمن ہوگا۔ (فتاوی محمودیہ: ۱/۱۸۷)

﴿۲۶۲﴾ گاؤں والوں کا چندہ کر کے گاؤں کی طرف سے بکرا صدقہ کرنا

سوال: السلام علیکم......صدر مفتی صاحب!
ہمارے گاؤں والے پورے گاؤں کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتے ہیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ بکرے خرید کر انہیں ذبح کر کے گاؤں کے قبرستان کے چاروں کونوں میں دفن کر دئے جائیں گے۔ تو آنجناب سے پوچھنا یہ ہے کہ شریعت میں اس کی کوئی اصل ہے؟ یہ طریقہ قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح ہے یا نہیں؟
نیز ان بکروں کو خریدنے کے لئے پورے گاؤں سے روپے چندہ کر کے جمع کئے جائیں گے ،تو شرعی رو سے صحیح طریقہ کیا ہے؟!

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......صدقہ کرنا بہت ہی اچھا اور ثواب کا کام ہے، قرآن پاک اور حدیث شریف میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے، اور صدقہ کرنے سے خدا کا غضب دور ہوتا ہے، اس لئے ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق صدقہ کرتے رہنا چاہئے، مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچنے کے لئے بھی یہ سب سے اچھا راستہ ہے۔ اس میں جتنا اخلاص ہوگا اتنی قبولیت اور فائدہ کی امید زیادہ ہے، اور جتنا رسم ورواج اور ریاء کے لئے کیا جائے گا یا اسلامی تعلیم کے خلاف ہوگا اتنا خدا کی ناراضگی کو بڑھانے والا ہوگا۔
سوال میں آپ نے لکھا ہے کہ پورے گاؤں کی طرف سے صدقہ کرنا ہے، اور اس کے لئے گاؤں والوں سے چندہ کیا جائے گا، چار بکرے لا کر ان کو ذبح کر کے قبرستان کے

چار کونوں میں دفن کر دئے جائیں گے، وغیرہ وغیرہ، یہ سب افعال اسلامی تعلیم کے خلاف اور ممنوع ہیں، اول تو اس میں ریا کاری ہے، دوسرا زبردستی چندہ کرنا اور بکرے لاکر ذبح کر کے ان کا گوشت مستحق غرباء میں تقسیم کرنے کے بجائے اسے دفن کر کے اللہ کی نعمت کی ناقدری کرنے کے برابر ہے۔ جو ناجائز ہے، اس لئے ایسی حرکتوں سے بچنا چاہئے۔

اور فتاویٰ محمودیہ میں جو لکھا ہے اس کے مطابق اول تو اپنے گناہوں اور ظلم وغیرہ سے توبہ کر کے اطاعت اور فرمانبرداری والی زندگی گزارنی چاہئے، شریعت کے احکام کی فرمانبرداری کی جائے، اور اخلاص کے ساتھ خفیہ طریقے سے صدقہ کر کے محتاجوں کی ضرورت پوری کی جائے، چندہ کر کے بکرا خرید کر دفن کر دینے سے صدقہ کیا ہوا نہیں سمجھا جائے گا، اور لوگوں کے مال، روپے اور حلال گوشت کے ضائع کرنے کا کارکنان کو گناہ ہوگا۔

اس لئے ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق اخلاص سے رقم نکالے اور اپنے یہاں جو سب سے زیادہ محتاج اور ضرورتمند ہوں انہیں مالک بنا کر دیدیا جائے یا ان لوگوں کی جو ضرورت ہو اس میں خرچ کیا جائے، بکرا ذبح کر کے گوشت محتاج غرباء کو کچا یا پکا کر تقسیم کر دیا جائے تو اس سے بھی نفلی صدقہ ادا ہو جائے گا، اور اس سے انشاء اللہ آفت اور مصیبت بھی دور ہوگی۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتاب الطهارة

﴿۲۶۳﴾ مستعمل اینٹ ڈھیلے سے دوبارہ استنجاء کرنا

سوال: استنجے کے لئے ایک مرتبہ اینٹ اور ڈھیلہ استعمال کرلیا، اب دوبارہ اسی اینٹ اور ڈھیلہ سے استنجاء کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... استنجاء پاک چیزوں سے کرنا چاہئے اس لئے ایک مرتبہ ناپاک ہوچکے ڈھیلے کو دوبارہ استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ مکتوب فی السوال طریقہ کے مطابق عمل کرنا مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۶۴﴾ استنجے میں بلوٹینگ (ٹائیلٹ) پیپر کا استعمال

سوال: استنجے کے لئے بلوٹینگ پیپر کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ کیا بلوٹینگ پیپر سے طہارت حاصل ہوتی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قضائے حاجت سے فارغ ہوکر ناپاکی دور کرنا ضروری ہے، اوراس ناپاکی کے دورکرنے کو استنجا کہتے ہیں، استنجے کا سنت اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے ڈھیلہ یا ایسی ہی کسی پاک چیز سے ناپاکی دورکر کے پھر پانی استعمال کر کے پاکی حاصل کی جائے۔ مسجد قباء کے پاس رہنے والے صحابہ اسی طرح پاکی حاصل کیا کرتے تھے، اسی وجہ سے قرآن میں انکی تعریف بیان کی گئی ہے۔ (سورۂ توبہ)

دوسرا درجہ صرف پانی سے پاکی حاصل کرنے کا ہے اور تیسرا درجہ صرف ڈھیلہ سے پاکی حاصل کرنے کا ہے، لیکن نجاست اگراس کے مخرج کے اردگرد پھیل گئی ہوتو اب صرف ڈھیلہ یا پیپر سے استنجا کرنے سے پاکی حاصل نہیں ہوگی۔ پانی سے دھونا فرض ہے۔ جیسا

کہ طحطاوی ص: ۲۷ پر اس کی وضاحت موجود ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۶۵﴾ کنیڈا میں مجبوراً ٹائلیٹ پیپر سے استنجا کرنا

سوال: یہاں کنیڈا میں بیت الخلاء میں پیپر ہوتے ہیں، اور کارخانہ میں کام کرتے وقت بول و براز کی سخت ضرورت آپڑے تو ایسے موقع پر استنجا کرنے کے لئے صرف پیپر ہی مہیا ہوتا ہے، تو ایسے حالات میں استنجے کے لئے صرف پیپر استعمال کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

پیپر ایسا ہوتا ہے جو پانی کو جذب کر لیتا ہے، کارخانہ میں پانی کی بہت تکلیف ہوتی ہے، اس لئے پیپر سے استنجا کرنا پڑتا ہے، ایسی حالت میں نماز پڑھیں تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

صبح ۸/ بجے سے شام کو ۵/ بجے تک کام کرنا پڑتا ہے، اس لئے پیشاب و پاخانہ کو روکنا پڑتا ہے، تو ایسے حالات میں پیپر سے استنجا کرلیں تو کیا کوئی حرج ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... بول و براز کے بعد پاکی حاصل کرنے کے لئے پانی کا استعمال لازم یا ضروری نہیں ہے، صرف سنت ہے۔ پانی کے علاوہ دوسری کسی چیز سے بھی اگر ناپاکی دور ہو جائے تو اس سے بھی پاکی حاصل ہو جائے گی۔

اس لئے آپ کے یہاں کنیڈا یا دوسرے مغربی ممالک میں ایسے پیپر سے استنجا کیا جائے تو پاکی حاصل ہو جائے گی۔ اور وہ پیپر خاص استنجا کے لئے ہی بنائے گئے ہوں تو ان سے استنجا کرنا مکروہ بھی نہیں کہلائے گا۔ اس لئے بلا حرج اسکا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

الباب الاول: ما یتعلق بالوضوء

﴿۲۶۶﴾ وضوء کے آداب

سوال: وضوء کے آداب کیا ہیں؟ دوران وضو بات کرنے کا حکم کیا ہے؟ قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وضوء کی سنتیں عالمگیری میں تیرہ بتائی گئی ہیں، اور مستحبات بہت تفصیل سے بتائے گئے ہیں، دوران وضوء ہر عضو کے دھونے کی دعا بھی بتلائی گئی ہے، کلمۂ شہادت، درود شریف وغیرہ پڑھتے رہنا چاہئے، سخت مجبوری یا ضرورت کے علاوہ دنیوی باتیں کرنا مکروہ بتایا گیا ہے۔(عالمگیری) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۶۷﴾ وضو کرتے وقت باتیں کرنا

سوال: ہمارے گاؤں کی مسجد میں نماز کے وقت وضو کرتے ہوئے لوگ بہت باتیں کرتے ہیں، اور بہت شور ہوتا ہے، جس سے نمازیوں کو نماز میں خلل ہوتا ہے۔تو پوچھنا یہ ہے کہ شرعی رو سے مسجد میں شور شرابہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وضو کرتے وقت دنیوی باتیں کرنا مکروہ ہے، (شامی: ۸۶) اسی طرح شور و شرابہ کرنا کہ جس سے نمازیوں کو خلل ہو اور مسجد کی بے حرمتی ہو غیر اسلامی طریقہ ہے۔اس لئے اس سے بچنا چاہئے، اور اسے چھوڑ دینا چاہئے۔

کیا کوئی شخص ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے سامنے جا کر شور کرے گا؟ تو پھر اللہ جل شانہ کے دربار کا اتنا بھی احترام مسلمان نہیں رکھ سکتے؟ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۶۸﴾ سوکر اٹھ کر سب سے پہلے ہاتھ دھونے چاہئے۔

سوال: زیادہ تر لوگ صبح اٹھ کر ہاتھ دھوئے بغیر ہی پیشاب، پاخانہ کی حاجت کو چلے جاتے ہیں، اور ایسے ہی ہاتھوں سے بذریعہ نل لوٹے میں پانی لے کر استنجا کرتے ہیں، تو کیا اس طرح استنجا کرنے سے استنجے کی پاکی میں کوئی نقص آتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... اگر ہاتھ کی انگلیوں پر کوئی نجاست دکھائی دیتی ہو تو پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔ پاک کئے بغیر لوٹے وغیرہ کے قلیل پانی میں ناپاک انگلیاں ڈال دینے سے وہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔ پھر اس پانی سے پاکی حاصل نہیں ہوگی۔

لیکن اگر ہاتھ یا انگلیوں پر ظاہری نجاست کے کوئی آثار نہ ہوں تب بھی ایسے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھو لینا مستحب اور سنت ہے۔ (شامی: ۷۵) اور اس صورت میں ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ڈال دینے سے پانی ناپاک بھی نہیں ہوگا۔ اور اس سے استنجا کرنے میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ ہاتھ دھوئے بغیر نل کھولا جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۶۹﴾ مسواک کب تک استعمال کرنا چاہئے؟

سوال: مسواک کتنا چھوٹا ہو جائے وہاں تک استعمال کرنا چاہئے؟ اور چھوٹا ہو جانے کے بعد مسواک کو کب پھینک دینا چاہئے یا دفن کرنا چاہئے؟ بعض حضرات دفن کرنے کو کہتے ہیں

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً: مسواک پکڑنے کا جو سنت طریقہ ہے اس طرح اسے پکڑا جا سکے وہاں تک اسے استعمال کرنا درست ہے۔ اس سے چھوٹا ہو جائے تو پھر بدل لینا

چاہئے۔ ’’دفن کرنے کے متعلق‘‘ کوئی روایت نظر سے گذری نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۷۰﴾ کیا مس قرآن کے لئے وضو ضروری ہے۔

سوال: کیا بے وضو قرآن کی تلاوت کرنا یا قرآن شریف کو بے وضو مس کرنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن شریف کو بے وضو مس کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن ہاتھ لگائے بغیر تلاوت کرنا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۷۱﴾ گھر سے بے وضو مسجد جانے سے ثواب ملے گا یا نہیں؟

سوال: گھر سے وضو کر کے مسجد جانے کا جو ثواب حدیث شریف اور کلام پاک میں وارد ہے وہ ثواب گھر سے بے وضو مسجد جانے پر ملے گا یا نہیں؟ اس لئے کہ آج کل ہر جگہ مسجد میں وضو کا معقول انتظام ہونے کی وجہ سے ہر شخص گھر سے بے وضو جاتا ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حدیث شریف میں گھر سے وضو کر کے مسجد نماز پڑھنے کے لئے جانے کا جو ثواب بتایا گیا ہے وہ بے وضو مسجد جانے والے کو نہیں ملے گا۔ لیکن نماز کا جو ثواب ہے وہ ملے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۷۲﴾ وضوء کے بعد دعا پڑھنا

سوال: وضو کے بعد بعض کتابوں میں یہ دعا پڑھنے کے لئے بتلائی گئی ہے: اللھم اجعلنی من التوابین و اجعلنی من المتطھرین۔ تو اس کا ترجمہ بھی بتلا دیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر یہ دعا پڑھنے کی بھی فضیلت حدیث شریف سے ثابت ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ: اے اللہ! آپ مجھے تائبین اور طاہرین میں سے بنا دیجئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۷۳﴾ بعد الوضو اور خطبہ میں شہادتین پڑھتے وقت کیا آسمان کی طرف انگلی کا اُٹھانا سنت ہے؟

سوال: بعد سلام مسنون سوال یہ ہے کہ وضو کے بعد شہادتین پڑھتے وقت آسمان کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کرنے کا کیا حکم ہے؟ اسی طرح خطیب خطبہ میں شہادتین پڑھتے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وضو کے بعد شہادتین اور دیگر دعاؤں کا پڑھنا مستحب بتلایا گیا ہے، اس وقت آسمان کی طرف دیکھنا اور کلمۂ شہادت پڑھتے وقت توحید کے عملی اظہار کے لئے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا وغیرہ ادب اور مستحب کے درجہ میں ہے، اس لئے کیا جائے تو ثواب ملے گا اور نہ کیا جائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ اسی طرح خطبہ میں شہادتین پڑھتے وقت توحید کے عملی اظہار کے لئے انگلی سے اشارہ کیا جائے تو بھی جائز ہے اور نہ کیا جائے تو بھی کچھ گناہ نہیں ہے۔

ابن عقبة بن عامر حدثه قال قال لی عمر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ من توضأ فاحسن الوضوء ثم رفع بصره الی السماء فقال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله فتحت له ثمانية ابواب الجنة۔(عمل اليوم و الليلة :)۔

(و الاتيان بالشهادة بعده)ذكر الغزنوی انه يشير بسبابته حين النظر الی السماء (طحطاوی)

و تسن الاشارة فی الصحيح و تكون بالمسبحة (مراقی الفلاح)لانه يشار بها فی التوحيد و هو تسبيح آی تنزيه عن الشركاء (طحطاوی)

حكمه: الثواب بفعله و عدم الذم علی تركه(مراقی الفلاح) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۷۴﴾ قبلہ رخ ہو کر وضو کرنا مستحب ہے۔

سوال: ہماری مسجد میں وضو کی جگہ کم ہے، اور وضوخانہ کے نل (Water pipe, Tap) مشرق کی جانب لگائے گئے ہیں لیکن اس سے وضو کرنے والوں کے چہرے قبلہ کی جانب نہیں ہوتے، تو کیا اس طرح وضوخانہ بنانا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... وضو کرتے وقت متوضی کا چہرہ قبلہ رخ ہونا مستحب ہے، اسی طرح قبلہ کی طرف پشت کر کے بیٹھنا یا وضو کرنا مکروہ نہیں ہے۔ اس لئے مشرق کی جانب وضو کے لئے جگہ بنائی جائے تو یہ جائز ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۷۵﴾ کیا بارش میں کھڑے رہنے سے وضو ہو جائے گا؟

سوال: ایک شخص بارش میں کھڑا ہو جائے یا حوض میں غوطہ لگالے جس سے اس کے پورے جسم پر پانی پہنچ جاوے، تو کیا اس سے اس کا وضو ہو جائے گا؟ اور اگر ہو گیا ہو تو کیا اس کو مسح کرنا پڑے گا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جب اعضاء وضو پر پورے طور پر پانی پہنچ گیا، تو وضو ہو گیا۔ اور سر بھی پانی سے بھیگ گیا اس لئے مسح کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن نیت نہ کرنے کی وجہ سے ثواب نہیں ملے گا۔ صرف طہارت حاصل ہو جانے کی وجہ سے اس سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور قرآن شریف کو ہاتھ بھی لگا سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۷۶﴾ برہنہ بدن کئے ہوئے وضو سے نماز پڑھنا

سوال: زید کہتا ہے کہ اگر برہنہ بدن غسل کرے تو کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ برہنہ بدن کئے ہوئے غسل کے وضو سے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......تنہائی میں اور غسل خانہ میں برہنہ بدن غسل کرنا جائز ہے۔اوراس وضو سے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿۲۷۷﴾ وضو کے وقت ستر کھلا ہوا ہوتو

سوال: ایک شخص نے صرف چڈی پہن کر وضو کیا،اور وہ چڈی اتنی اونچی تھی کہ گھٹنے بھی ڈھکے ہوئے نہیں تھے،تو کیا ایسی حالت میں وضو کرنے سے وضو معتبر ہوگا یا نہیں؟ مذکورہ شخص شافعی مذہب کا پیرو کار ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً.....ستر کھلا ہوا ہونے کی حالت میں وضو کرنا مناسب نہیں ہے،لیکن اس طرح کئے ہوئے وضو سے نماز پڑھنا درست ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۷۸﴾ اذان ہورہی ہوتو اس وقت وضو کرنا

سوال: جب مغرب کی اذان ہورہی ہو اس وقت وضو کر سکتے ہیں، یا نہیں؟ یا اذان ختم ہونے کے بعد وضو کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جب اذان ہورہی ہوتو اذان کو پوری توجہ سے سننا اور اذان کے کلمات کا جواب دینا اور وضو وغیرہ میں مشغول نہ ہونا مستحب ہے۔اس لئے کسی بھی اذان کے وقت وضو کیا جائے تو حرج یا گناہ نہیں ہے۔ (طحطاوی شرح مراقی الفلاح:۱۲۰)

﴿۲۷۹﴾ اذان ہورہی ہوتو کیا اس وقت وضو کر سکتے ہیں؟

سوال: جب اذان ہوتی ہے تو بہت سے لوگ حوض پر بیٹھے رہتے ہیں اور وضو بھی نہیں کرتے اور دوسرے لوگوں کو انتظار کرنا پڑتا ہے،تو آنجناب اس کی تفصیل فرماویں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جب اذان سنائی دیوے تو سارے کام بند کر کے

پوری توجہ سے اذان سننا اور اس کا جواب دینا مستحب ہے۔ لیکن اس مستحب پر عمل کرنے کی وجہ سے دوسرے وضو کرنے والوں کو تکلیف اور پریشانی ہوتی ہو تو اس مستحب کو چھوڑ دینا چاہئے۔ یا وضو کی جگہ خالی کر دینی چاہئے۔

﴿۲۸۰﴾ پہنے ہوئے موزوں کے ساتھ وضو کرنا

سوال: موزے پہنے ہوئے وضو کرنا اور پیر دھونے کے بدلے موزوں پر مسح کر لینا کیا یہ درست ہے؟ کیا اس طرح وضو صحیح ہو جاتا ہے؟

یہاں افریقہ میں عام طور پر سب لوگ موزے پہنتے ہیں، وضو کرتے وقت موزے اتار کر وضو کرتے ہیں، پیروں کو دھو کر پھر دوبارہ موزے پہن لیتے ہیں، لیکن ابھی ایک مولانا صاحب نے موزے اتارے بغیر مسح کر کے وضو مکمل کیا، دوسرے بھی انکی اتباع کرنے لگے۔ تو آنجناب شرعی رہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... وضو میں پیروں کو دھونے کے بدلے موزوں پر مسح کر لینا درست ہے۔ اس سے وضو مکمل ہو جاتا ہے، لیکن رائج کوٹن کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ شریعت کی طرف سے اس کی کچھ خاص شرطیں متعین ہیں مثلاً: موزے چمڑے کے ہوں، وضو اور طہارت کی حالت میں انہیں پہنا ہو وغیرہ وغیرہ۔

دوسری شرائط فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں، سوال میں یہ نہیں بتایا گیا کہ موزے کس قسم کے پہنے جاتے ہیں، فی زمانناز یادہ تر لوگ جو موزے پہنتے ہیں وہ مذکورہ شرائط کے موافق نہیں ہوتے، اس لئے ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کو نکال کر پیروں کو دھونا ضروری ہے۔ عربی میں ایسے موزوں کو خفین کہتے ہیں، جن پر مسح کرنے کے بعد پیر دھونے کی ضرورت

باقی نہیں رہتی۔ (شامی وغیرہ کتب فقہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۸۱﴾ کیا کپڑے کے موزوں پر مسح کر سکتے ہیں؟

سوال: کپڑے کے موزوں پر مسح کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اہل سنت والجماعت کے نزدیک خف یعنی موزہ پر مسح کرنا جائز ہے۔ اور حضور ﷺ اور صحابہ کرام سے اس طرح کرنا حدیث کی کتابوں سے ثابت ہے۔ لیکن اس کے لئے بعض شرائط ہیں ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

مسؤلہ صورت میں کپڑے یا سوت کے موزوں جو فی زماننا رائج ہیں ان میں یہ شرطیں نہیں پائی جاتیں ہیں، اس لئے ایسے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ''نیل المآرب فی المسح علی الجوارب'' ہے' اسے دیکھ لینا چاہئے جو فتاویٰ دارالعلوم میں شامل ہے۔

﴿۲۸۲﴾ ناک کی ہڈی سے سر کے مسح کی ابتدا کرنا

سوال: ایک شخص وضو میں سر کا مسح ناک کی ہڈی سے شروع کرتا ہے، اور پورے سر کا مسح کرتا ہے، تو اس صورت میں اس کا وضو ہوگا یا نہیں؟ ایک شخص کا کہنا ہے کہ اس کا وضو نہیں ہوا، تو صحیح رہبری فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وضو میں صرف سر کا مسح فرض ہے۔ ناک کی ہڈی سے پیشانی تک کے حصہ کو دھونا فرض ہونے کی وجہ سے وہ تو دھل جاتا ہے، اس لئے اس کا مسح کرنا فضول ہے۔ اس لئے پیشانی پر جہاں سے بال اگتے ہیں وہاں سے مسح کی ابتداء

کرے۔ جو شخص ناک کی ہڈی سے مسح شروع کرکے پورے سر کا مسح کرتا ہے تو اگر سر پر پانی کی تری لگتی ہو تو مسح صحیح ہو جائے گا، اور مسح کے صحیح ہونے سے وضو بھی صحیح ہو جائے گا۔ (شامی: ۷۶:۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۸۳﴾ کیا غسل کے ضمن میں وضو ہو گیا یا نہیں؟

سوال: غسل کرنے کے بعد نماز کے لئے الگ سے وضو کرنا ضروری ہے، یا نہیں؟ غسل کے دوران با قاعدہ وضو نہیں کیا تھا، تو کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... غسل میں وضو کے تمام اعضاء پر بھی پانی پہنچ جاتا ہے، اس لئے وضو بھی ہو جائے گا۔ اور اس وضو سے نماز وغیرہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن وضو کی نیت نہ ہونے کی وجہ سے وضو کا ثواب نہیں ملے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۸۴﴾ برہنہ بدن کئے ہوئے غسل کے وضو سے نماز پڑھنا

سوال: برہنہ حالت میں فرض، واجب یا سنت غسل کیا ہو اور پھر کپڑے پہن کر وضو کئے بغیر نماز پڑھنا چاہیں تو کیا پڑھ سکتے ہیں؟ کیا دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... مسؤلہ صورت میں دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس غسل کے وضو سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ برہنہ حالت میں وضو کرنے سے وضو ہو جاتا ہے۔ کشف ستر نواقض وضو میں سے نہیں ہے۔ اور اگر دوران نماز ستر کھل جائے اور ایک رکن کی مقدار کھلا رہے تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۸۵﴾ وضو کے بعد گالی بکے تو

سوال: کچھ لوگوں کو گالی بکنے کی عادت ہوتی ہے وہ وضو کرنے کے بعد بھی گالی بکتے ہیں

تو کیا اس سے وضو میں یا نماز میں کوئی خرابی آتی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً: اللہ تعالی نے انسان کو بغیر مانگے جو عظیم نعمتیں عطا کی ہے تو ان عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت زبان بھی ہے۔ اس لئے اسے اللہ کی رضامندی میں استعمال کر کے شکرادا کرنا چاہئے، اس سے گناہ کے کام نہیں کرنے چاہئے، یہ نعمت کی ناشکری ہے اسی لئے حدیث شریف میں اس کی حفاظت کرنے کی بہت تاکید بیان کی گئی ہے۔ مشکوۃ شریف کی ایک حدیث میں گالی دینے کو منافق کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بتایا گیا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ایسے فعل سے ضرور بچنا چاہئے۔

ہم نے جب وضو کر کے اللہ کے دربار میں حاضر ہونے کی تیاری کر لی، اور اللہ کی حفاظت میں ہم داخل ہو گئے اور ایسی حالت میں گالی دینے سے گناہ ہوگا۔ لیکن پھر بھی وضو یا نماز کی ادائے گی میں کوئی نقص نہیں آئے گا، اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ فقہاء نے گالی، غیبت، جھوٹ وغیرہ دینے کے بعد دوبارہ وضو کر لینا مستحب بتایا ہے۔ (طحطاوی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۸۶﴾ ہاتھ پر اوئل کلر (تیل والا رنگ) لگا ہوا ہو تو وضو ہوگا یا نہیں؟

سوال: ایک دن ہمارے مولانا صاحب کی ہتھیلی میں ایک طرف اور انگلیوں پر گیہوں کے دانہ کی مقدار سے تھوڑا زیادہ تین چار مقام پر اوئل کلر لگا ہوا تھا، اور ایسی حالت میں انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھائی۔

وضو کی حالت میں میری نظر پڑی تو میں نے کہا کہ ''اوئل کلر پانی سے صاف نہیں ہوتا تو اسے کیروسن سے نکالو، نہیں تو وضو نہیں ہوگا''، لیکن انہوں نے کہا کہ: نہیں! وضو ہو گیا۔ اور انہوں نے نماز پڑھائی۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ امام صاحب کے ساتھ پڑھی ہوئی ہماری وہ نماز صحیح ہوئی

یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... وضو میں جن اعضاء کا دھونا فرض ہے وہاں ایسی کوئی چیز لگی ہوئی ہو جس کے نیچے پانی نہیں پہنچ سکتا اور اسے دور بھی کیا جا سکتا ہو تو اس کے لگے ہوئے ہونے کی حالت میں وضو کرنے سے وضو نہیں ہوگا۔ اس لئے اس کلر کے نیچے پانی نہ پہنچ سکا ہو (کلر کے ثقیف ہونے کی وجہ سے) تو وضو نہیں ہوا۔ لہذا نماز دہرانی پڑے گی۔

﴿۲۸۷﴾ کیا گوبر پر چلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

سوال: گھر گوبر سے لیپا ہوا ہے، اس کے خشک ہو جانے کے بعد اس پر وضو کی حالت میں چلنے سے کیا وضو باقی رہے گا یا ٹوٹ جائے گا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... گوبر بالکل خشک ہو گیا ہو اور پانی لگنے سے پھر گیلا نہ ہوتا ہو تو ناپاک شمار نہیں ہوگا۔ اس لئے وضو کی حالت میں اس پر چلنا جائز ہے۔ اور اس پر چلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۸۸﴾ برہنہ ہونے سے اور مسّ امرأۃ بالشھوۃ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: افریقہ سے موصول ہونے والے ''اظہار حق'' کے حالیہ جریدہ میں میں نے پڑھا کہ ۱۸؍ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اس میں سے ایک پورے برہنہ ہونے سے اور عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یا پھر اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ: پورے برہنہ ہو کر عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو برائے کرم اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں؟

(۱) کیا پورے برہنہ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ (۲) عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ

لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟ (۳) پورے برہنہ ہوکر عورت کوشہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پورے برہنہ ہونے سے وضونہیں ٹوٹتا۔ نیز عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے بھی جب تک مذی نہ نکلے وضونہیں ٹوٹتا۔ البتہ برہنہ حالت میں مرد وعورت کی شرمگاہ کے مساس سے جسے مباشرت فاحشہ کہتے ہیں شیخین کے قول کے مطابق وضوٹوٹ جاتا ہے۔ (شامی: ۹۹/۱)۔ جب کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ اس حالت میں بھی جب تک مذی نہ نکلے صرف مساس سے وضونہیں ٹوٹتا۔

میرے خیال سے اظہار حق میں مباشرت فاحشہ کونواقض وضو میں سے بتایا ہوگا۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ شہوت کے ساتھ برہنہ حالت میں عورت کی شرم گاہ کے ساتھ مرد کی شرم گاہ کے مساس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ (درمختار) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۸۹﴾ پیروں کے شگاف میں مٹی بھری ہوئی ہو تو کیا وضو میں اسے دور کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

سوال: میرے پیروں میں شگاف ہے، جس میں کیچڑ وغیرہ بھر جاتا ہے، سوئی وغیرہ سے جب تک نہ نکالیں نہیں نکلتا۔ تو مجھے وضو میں کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اعضاء وضو میں کیچڑ بھر جائے تو اسے نکالنا اور دور کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس میں پانی داخل ہو جاتا ہے اور جلد تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے وضو صحیح ہو جائے گا۔ لیکن اگر موم یا آٹا بھر جائے تو نکالنا اور اندر تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔ اس لئے کہ اس کی وجہ سے جلد تک پانی پہنچ نہیں سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الباب الثانی : ما یتعلق بالمریض و المعذور

﴿۲۹۰﴾ معذور کا وضو وقتِ نماز کے نکلنے سے ٹوٹ جائے گا؟

سوال: اگر کسی شخص کو سلسل بول کی بیماری ہے، اور وہ شخص غروب آفتاب سے پہلے وضو کرے تو کیا اس وضو سے مغرب کی نماز پڑھنا صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مذکورہ شخص غروب آفتاب سے پہلے وضو کرے تو اس وضو سے مغرب کی نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ غروب آفتاب کے بعد دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے۔ اس لئے کہ معذور کا وضو وقت کے خارج ہو جانے سے ٹوٹ جاتا ہے۔

﴿۲۹۱﴾ معذور کی تعریف اور حکم

سوال: مجھے ریح کا عارضہ لاحق ہوا ہے، جو وضو کے بارے میں مجھے بہت تکلیف دیتا ہے، ہر وقت کی نماز میں بار بار ہوا خارج ہوتی ہے، اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ عام طور پر پانچوں وقت کی نماز میں ریح خارج ہوتی ہے۔ اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ بار بار وضو کرنے میں وقت ضائع ہوتا ہے۔ وضو کی بار بار کی تکلیف کے سبب مجھے بعض سنتیں اور نفلیں چھوڑ دینی پڑتی ہیں، اور کبھی کبھی ریح روک کر پڑھ لیتا ہوں، اگر چہ ایسا کرنے سے نماز مکروہ ہوتی ہے، اور صحت بھی خراب ہوتی ہے۔ لیکن بوجہ مجبوری ایسا کرنا پڑتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک دو وقت کی نماز وضو سے پڑھ بھی لیتا ہوں، لیکن زیادہ تر پانچوں وقت کی نمازوں میں بار بار وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ایک سال سے یہ تکلیف ہے۔ اس کے لئے حکیموں کا علاج، انجیکشن، گھریلو علاج وغیرہ بہت دوائیں کروائیں، لیکن کچھ افاقہ نہیں ہوتا، ذرا بھی فائدہ نہیں ہوا، اب میں بہت ہی پریشان ہوں، یہ کوئی ایک دو وقت کی نماز کا سوال نہیں ہے، اب مجھے نماز کس طرح

پڑھنی چاہئے؟ اور ساتھ ہی قرآن پاک کی تلاوت کس طرح کرنی چاہئے؟ اس بارے میں شرعی تفصیل بتا کر مشکور فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......شریعت میں معذورین کے لئے بہت ساری رخصت ہے، اور ایسی صورت میں اس عذر کے ساتھ نماز، تلاوت وغیرہ دیگر عبادتیں بھی کرے گا تو وہ صحیح ہو جائیں گی۔ لیکن معذور کون ہے اور کب ہوتا ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل تفصیل پڑھ کر سمجھ لیں، اور آپ کے لئے شریعت کی طرف سے کونسا حکم ہے وہ جان لیں۔ سوال میں وہ بات صاف نہیں بتائی گئی ہے۔

ثبوت عذر: یعنی معذور وہ شخص ہے جس پر پانچوں نمازوں میں سے کسی بھی ایک نماز کا وقت ایسا گزرے کہ وہ طہارت حاصل کر کے اس وقت کی فرض نماز پاکی کی حالت میں نہ پڑھ سکے۔

مثلاً: صبح صادق سے لے کر طلوع شمس تک کا پورا وقت ایسا گزرے کہ اس میں وہ شخص طہارت حاصل کر کے پاکی کی حالت میں فرض نماز ادا نہ کر سکے تو وہ شخص شریعت کی نظر میں معذور ہے۔ اسی طرح پانچوں نمازوں میں سے کسی بھی ایک نماز کا وقت اس حالت میں گزرے تو عذر ثابت ہو جاتا ہے۔

دوام عذر: یعنی معذور کب تک رہے گا؟ اس کا حکم یہ ہے کہ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ایک مرتبہ عذر ثابت ہو جائے پھر ہر نماز کے وقت میں کم از کم ایک مرتبہ اس عذر کا لاحق ہونا ضروری ہے۔ مثلاً: خروج ریح کی بیماری والے شخص کا ایک مرتبہ ایک نماز کے پورے وقت میں ہوا کا خروج ضروری ہے، چاہے جس وقت ہوا خارج ہو اور چاہے اس وقت وہ نماز میں نہ ہو۔

معذور کے لئے حکم یہ ہے کہ نماز کے وقت کے داخل ہونے کے بعد ایک مرتبہ وضو کر کے

جب تک وقت ختم نہ ہو اس وضو سے (بشرطیکہ دوسری کوئی وضو کو توڑنے والی چیز پیش نہ آئی ہو) جتنی چاہے نفل، تلاوت وغیرہ عبادتیں کر سکتا ہے۔ اور اس درمیان معذور کو وہ عذر لاحق ہو مثلاً: ہوا خارج ہو جائے تب بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔

انقطاع عذر: (مجبوری کا ختم ہونا) یعنی پھر جب دوبارہ ایک نماز کا مکمل وقت ایسا گزرے کہ جس میں کم از کم ایک مرتبہ بھی وہ عذر لاحق نہ ہو تو پھر تم معذور کے حکم سے نکل جاؤ گے۔ (طحطاوی، نور الایضاح اور ہدایہ وغیرہ)

مذکورہ تفصیل کے مطابق آپ اگر معذور نہ ہوں تو ہوا کے خارج ہونے سے آپ کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور روک کر نماز پڑھ لو گے تو مجبوری ہونے کی وجہ سے نماز مکروہ شمار نہیں ہوگی (انشاء اللہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۹۲﴾ ۱۰۱ سال کا معمر شخص طہارت کا خیال نہ رکھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

سوال: ایک شخص کی عمر ۱۰۱ر سال کی ہے، وہ پاک صاف نہیں رہ سکتا، تھوڑی دیر میں کپڑوں میں ہی پیشاب ہو جاتا ہے، اور پاخانہ بھی ہو جاتا ہے، ایسی حالت میں کس طرح پاک رہے؟ نماز کس طرح پڑھے؟ کبر سنی کی وجہ سے کچھ یاد بھی نہیں رہتا، یہ شخص عالم ہے، ساری عمر بچوں کو تعلیم دی، دوسرا کوئی پیشہ بھی اختیار نہیں کیا، ہم نے ان سے بھی بڑی عمر کے عالموں کو دیکھا ہے انہیں سب برابر یاد تھا، ایک کو یاد رہا اور دوسرے کو نہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ شخص سنت کے پابند بھی تھے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... بول و براز ناپاک ہیں، اس کے کپڑے یا بدن پر لگنے سے کپڑا یا بدن ناپاک ہو جائے گا۔ لہذا ان کو پاک کرنا ضروری ہے۔

اگر کبرسنی کی وجہ سے ناپاکی سے حفاظت نہ رکھ سکتے ہوں تو نماز کے وقت اتنا بدن پاک کر کے دوسرے پاک کپڑے (لنگی وغیرہ) پہن کر نماز پڑھ لینی چاہئے۔لیکن اگر شریعت کے بتائے ہوئے قاعدے کے مطابق اگر معذور کی تعریف میں داخل ہوں تو اس کا حکم الگ ہے۔

اب رہا آپ کا یہ پوچھنا کہ اس کی وجہ بتلائیں؟ تو اس کے لئے قرآن شریف کے چودہویں پارہ کی اس آیت کے مضمون پر غور فرمائیں، اللہ تعالی فرماتے ہیں: **واللہ خلقکم ثم یتوفکم و منکم من یرد الی ارذل العمر لکی لا یعلم بعد علم شیئا ان اللہ علیم قدیر۔ (النحل: ۷۰)**

اس کا مطلب یہ ہے کہ ''اللہ نے تمہیں پیدا کیا، پھر وہی تمہاری روح قبض کرتا ہے، اور تم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو ارذل عمر تک پہنچا دئے جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز کو جاننے کے بعد پھر اس سے لاعلم ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالی وسیع علم والے اور بڑی قدرت والے ہیں۔

تفسیر خازن: ۳/۱۲۵ میں لکھا ہے کہ انسان کی عمر کے چار حصے ہیں:

(۱) پہلا حصہ: پیدائش سے لے کر ۳۳/سال تک کا ہے۔ جس میں ہر چیز توانائی، علم وغیرہ میں ترقی اور اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ (۲) دوسرا حصہ: ۳۳/سال سے ۴۰/سال تک کا ہے۔ جو بھرپور جوانی اور طاقت کے دن ہیں، اس میں عقل وخرد اور دیگر کمالات درجۂ کمال کو پہنچ جاتے ہیں۔ (۳) تیسرا حصہ: کہولت کا زمانہ ہے، جو چالیس سے ساٹھ سال کا عرصہ ہے، اس عمر میں ہر طاقت میں گرہن لگ جاتا ہے، یہ زوال کا دور ہے۔ (۴) اور چوتھا حصہ: ۶۰ سے اوپر کی عمر کا ہے۔ جو شیخوخت یعنی بڑھاپے کا زمانہ ہے، یہی ارذل عمر ہے۔ اس میں انسان چھوٹے بچوں کی طرح ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں میں ایسی ارذل العمر زندگی سے بچنے کی پناہ مانگی گئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایسی حالت میں وہ ناسمجھ بچے جیسا ہوجاتا ہے۔ تفسیر بیان القرآن میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ’’ہر انسان میں اس کی حالت اور مزاج کے اختلاف سے فرق ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ بھی اللہ کے علیم اور قدیر ہونے کا ظاہری ثبوت اور علامت ہے۔ اسی لئے ہر ایک کی حالت میں بھی فرق رکھا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۹۳﴾ سلسل بول اور دائمی خروج ریح کی بیماری ہو تو کیا کرے؟

سوال: ایک شخص کو پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد قطروں کے ٹپکنے کی شکایت ہے، پیشاب سے فارغ ہوکر کھڑے ہونے کے بعد قطرے شروع ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ وضو کے لئے حوض پر آکر بیٹھ نہ جائے۔ یہ شخص پیشاب کے بعد اس جگہ پر بہت دیر تک بیٹھے رہتا ہے، اطمینان کے بعد کھڑا ہوتا ہے، پھر بھی قطرے شروع ہوجاتے ہیں، اب اس شخص کو کیا کرنا چاہئے؟ بالتفصیل جواب مرحمت فرمائیں۔ اور نماز میں ہمیشہ ہوا خارج ہوتی رہتی ہے، ایک طرح کی بیماری ہوگئی ہے، وضو کرکے نماز کے لئے آویں وہاں تک دو تین مرتبہ ہوا خارج ہوجاتی ہے، اس کی بھی وضاحت فرمادیں۔ بینوا توجروا

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وضو کرنے کے بعد پیشاب کا قطرہ نکلنے سے یا ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے اگر بیٹھ کر پڑھنے سے مذکورہ عارضہ لاحق نہ ہوتا ہو (کھڑے رہنے سے یا چلنے سے ایسا ہوتا ہو) تو اس شخص کو بیٹھ کر فرض نماز پڑھنے کی رخصت ہے۔ اس پر عمل کرنا چاہئے۔

اور اگر مذکور شخص اپنی بیماریوں کی وجہ سے معذور کی تعریف میں آتا ہو تو اس عذر کے ساتھ نماز پڑھنا بھی درست ہے۔ اس صورت میں اس عذر سے (نماز کے وقت کے دوران)

ان کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (شامی، طحطاوی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۹۴﴾ سلسل بول کا عارضہ ہو تو کیا کرے؟

سوال: مجھے سلسل بول کی بیماری ہے، اس میں مجھے تھوڑی دیر میں غیر اختیاری طور پر پیشاب ہو جاتا ہے، یا میرے جسم کو ہلکا سا دھکا بھی لگے یا ذرا سی کھانسی یا کھنکھارنے سے بھی پیشاب کے دو تین قطرے نکل جاتے ہیں۔ اس حالت میں مجھے بدن اور کپڑوں کی پاکی کس طرح رکھنی چاہیئے؟ اسی طرح وضو نماز کے بارے میں میرے لئے کیا حکم ہے؟ نماز میں بھی ذرا کھنکھارنے سے پیشاب کے قطرے نکل جاتے ہیں، تو مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پیشاب ناپاک ہے اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے چاہے جو بھی وجہ ہو۔ اور بدن یا کپڑے پر لگ جانے سے کپڑا یا بدن ناپاک ہو جاتا ہے۔ اسے پاک کئے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن اگر آپ شرعی معذور کی تعریف میں آتے ہوں تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔ معذور کے شرائط و احکام "فقہی مسائل کے عنوان" میں بہت مرتبہ لکھے جا چکے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۹۵﴾ پیشاب کے قطرہ کا شک رہتا ہو تو کیا کرے؟

سوال: کسی کو پیشاب کا قطرے نکلنے (ٹپکنے) کا شک رہتا ہے، لیکن حقیقت میں پیشاب کا قطرہ نہیں نکلا ہوتا ہے اور کبھی حقیقت میں ہوتا بھی ہے، تو ایسی صورت میں وضو کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جب تک نجاست کے نکلنے کا یقین نہ ہو وہاں تک صرف شک اور وہم ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ نجاست کا شک پیدا ہونے سے طہارت کا یقین ختم

نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۹۶﴾ مریض کا چڈی میں ٹسیو یا ٹوئلیٹ پیپر رکھنا

سوال: ایک شخص کو پیشاب کے بعد قطرے ٹپکتے ہیں، وہ شخص ٹسیو یا ٹائلیٹ پیپر (چڈی کے اندر) رکھتا ہے تا کہ کپڑے ناپاک نہ ہوں، اور ٹسیو یا ٹائلیٹ پیپر پیشاب کے قطروں کو جذب کر لیتا ہے، اور وہ شخص وضو کر کے نماز پڑھتا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکور شخص کی نماز ہوئی یا نہیں؟ اور اگر نماز نہیں ہوئی تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... پیشاب اپنے مخرج سے تجاوز کر کے اردگرد پھیلاؤ میں ایک درہم سے کم مقدار لگا ہو تو پانی سے استنجا کئے بغیر صرف وضو کر کے نماز پڑھ لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

ٹسیو اور ٹوئلیٹ پیپر سے بھی استنجا ہو سکتا ہے۔ اس لئے نماز صحیح ہو گئی لیکن نجاست ایک درہم (یعنی ہتھیلی کے اندر کا گہرائی والا حصہ،) سے زیادہ پھیل جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (طحطاوی وغیرہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۹۷﴾ عورت کو رات دن سفید پانی نکلتا رہتا ہو تو نماز ہوگی؟

سوال: میری عورت کو رات دن شرمگاہ سے سفید چکنا پانی نکلتا رہتا ہے ایسی حالت میں وہ نماز پڑھتی ہے تو کیا اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... وہ سفید پانی وضو کرنے کے بعد نکلے گا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے اسے دھو کر وہ جگہ صاف کر کے پھر نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اس سے صرف وضو ٹوٹتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا اور نہ ہی نماز معاف ہوتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۹۸﴾ نماز پڑھنے کے بعد کپڑے پر ناپاکی کا اثر معلوم ہونا

سوال: ایک شخص نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی، پھر اس نے دیکھا کہ اس کی پہنی ہوئی لنگی پر منی کے دھبے ہیں اور اسے معلوم نہیں ہے کہ یہ دھبے کب لگے؟ تو اس صورت میں اسے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں وہ لنگی رات کو پہن کر سوئے ہوں تو فجر سے نماز قضا کرنی پڑے گی۔ اور دوپہر کو پہن کر سوئے ہوں تو ظہر کی نماز قضا کرنی پڑے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ آخری مرتبہ جب بھی وہ لنگی پہن کر سوئے ہوں تب احتلام ہوا ہوگا یوں سمجھ کر قضا کرلیں۔ (درمختار، شامی: ۱/۱۴۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۹۹﴾ پیشاب کے قطرے ٹپکنے کا شک ہو تو کیا کرے؟

سوال: ۱۰، ۱۲ سال قبل میں نے پیشاب کی گانٹھ کا آپریشن کروایا تھا، الحمدللہ! پیشاب کے قطروں میں بہت ہی افاقہ ہے، لیکن ابھی بھی بیت الخلاء میں زیادہ دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے، اور اطمینان ہو جانے کے بعد اٹھتا ہوں، لیکن جب سفر میں ہوتا ہوں تب یا مسجد کے بیت الخلاء میں جانے کا وقت آتا ہے تو دوسروں کے خیال سے جلدی کرنی پڑتی ہے، اور پائجامہ پہنا ہوا ہو اور وضو کرنے بیٹھیں تو شک پیدا ہوتا ہے کہ قطرہ نکلا ہوگا؟ تو اس کا علاج کیا ہے؟ فرض نماز چھوڑ کر کپڑے بدلنے جاویں یا کیا کریں؟ تفصیل سے جواب مرحمت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... پیشاب کا قطرہ نکلنے کا یقین ہو تب وضو ٹوٹنے کا اور بدن کے ناپاک ہونے کا حکم لگایا جائے گا، صرف شک یا وہم سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الباب الثالث : ما یتعلق بالغسل

﴿۳۰۰﴾ منی نکلنے سے غسل واجب کیوں ہوتا ہے؟

سوال: ایک مولانا صاحب کا خود کا کہنا ہے کہ جب کہ پاخانہ (منی کے مقابلہ میں) بہت زیادہ ہوتا ہے، کمیت زیادہ ہوتی ہے، پھر بھی غسل واجب نہیں ہوتا، تو ذرا سی منی کے خارج ہونے سے شریعت نے غسل کیوں واجب کر دیا؟

یہ سوال بھی قابل غور ہے۔ اس لئے آنجناب سے درخواست ہے کہ آپ اپنے وسیع علم کے ذریعہ اس پہلو پر روشنی ڈالیں کہ صحیح معنی میں ان دونوں میں فرق کہاں تک درست ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حدث کے ثبوت میں نجاست کی قلت و کثرت کا ذرا بھی اعتبار نہیں ہے۔ بلکہ نجاست کی کیفیت اور محدث کی سہولت کا اعتبار ہے۔

منی جب نکلتی ہے تو بدن کے ہر حصہ کو ایک لذت اور مزہ حاصل ہوتا ہے اور پاخانہ کے وقت یہ کیفیت نہیں ہوتی، اور سائنس بھی اس بات کو مانتی ہے کہ منی کے نکلنے کے بعد پورے بدن پر ایک نہ دِکھائی دینے والی چیز چھا جاتی ہے جس کا دھونا بدن کی صحت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں کہا گیا ہے کہ: لکل شعرة جنابة ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے۔ اس لئے غسل میں ہر بال کی جڑ کو دھونا ضروری ہے۔ اور اگر پاخانہ کرنے کے بعد ہر مرتبہ غسل کو فرض کیا جاتا تو انسان تکلیف میں پڑ جاتا، اس لئے اسلام نے سب احکام ایسے بتائے ہیں جو انسان کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے سہل اور آسان ہیں۔

﴿۳۰۱﴾ روزانہ غسل کرنا منع نہیں ہے۔

سوال: ہمارا بدن پاک صاف ہو پھر بھی روزانہ غسل کرنے میں کیا شریعت کی طرف سے کوئی

ممانعت ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... بدن کے پاک ہونے کے باوجود روزانہ غسل کرنا نظافت کے لئے ہو یا دوسری کسی اچھی نیت سے ہو، شریعت اس سے منع نہیں کرتی۔ اس لئے روزانہ غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۰۲﴾ احتلام سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔

سوال: ایک شخص کو احتلام کی بیماری ہے، علاج کے باوجود بیماری اچھی نہیں ہوتی، اور احتلام کا غسل فرض ہے، وہ یہ جانتا ہے، پھر بھی بیماری کی وجہ سے وہ شخص وضو کر لیتا ہے، تو کیا غسل نہ کرے تو جائز ہے؟ مذکورہ شخص کو ہمیشہ احتلام ہوتا رہتا ہے، کبھی کبھی تو دو دو مرتبہ احتلام ہوتا ہے، دوسرا یہ کہ اس شخص کے بدن میں زیادہ ٹھنڈک کی بیماری ہے۔ اور اس کا گھر چھوٹا ہے وغیرہ وغیرہ بہت سے اعذار ہیں۔ تو مذکورہ شخص کو کیا کرنا چاہئے؟ کیا بیماری کی وجہ سے کچھ رخصت ہے؟ کیا صرف وضو کر لے تو جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... احتلام سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ اس لئے صرف وضو کرنے سے وہ فرض ادا نہیں ہوگا۔ غسل کرنا ضروری ہے۔ سوال میں مذکورہ عذر سے غسل معاف نہیں ہوتا۔

﴿۳۰۳﴾ نفاس کے بند ہوتے ہی غسل کر کے نماز شروع کر دینا ضروری ہے۔

سوال: کسی عورت کو بچہ پیدا ہوا اور چالیس دن کے اندر حیض کے بند ہو جانے کے باوجود چالیس دن تک وہ بیٹھی رہے اور روزہ اور نماز وہ نہ پڑھے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... عورت کو بچہ کے پیدا ہونے کے بعد اس راستہ سے جو

خون آتا ہے اسے حیض نہیں نفاس کہتے ہیں۔ جس کی اکثر مدت چالیس دن ہیں۔ اگر چالیس دن کے اندر ہی اندر خون بند ہو جائے تو فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دینا ضروری ہے۔ اور پاک ہو جانے کے بعد روزہ کا وقت ہو تو روزہ بھی رکھ لینا چاہئے۔ اس لئے کہ اب دونوں کا ادا کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ ہمارے یہاں یہ جو چالیس دن تک عورتیں بیٹھی رہتی ہیں، اور نماز و روزہ کا اہتمام نہیں کرتیں یہ صحیح نہیں ہے۔ اس کی اصلاح ضروری ہے۔

﴿۳۰۴﴾ منی نکلنے کا احساس ہو لیکن دیکھنے سے نہ دکھائی دے تو کیا کرنا چاہئے؟

سوال: ایک شخص روزانہ گھوڑ سواری کرتا ہے، بعض اوقات گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غسل کی حاجت ہوگئی ہے، اور جب گھوڑے پر سے اتر کر دیکھتا ہے تو کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا، اسی طرح کبھی کبھی چلتے چلتے بھی ایسا احساس ہوتا ہے تو اس بارے میں اس شخص کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... گھوڑے پر یا چلتے ہوئے منی کے نکلنے کا احساس ہو، لیکن دیکھنے سے اس جگہ پر یا کپڑے وغیرہ پر منی بالکل نکلی ہوئی دکھائی نہ دے تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ البتہ! اُس احساس کے بعد پیشاب کرتے ہوئے منی نکلے تو طرفین کے قول کے مطابق غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ (شامی، ہدایہ وغیرہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۰۵﴾ مذی کی تعریف اور حکم

سوال: ایک شخص اپنی عورت کے ساتھ دل لگی کرتا ہے، یا ہنسی مذاق کی باتیں کرتا ہے جس کے نتیجہ میں اس شخص کو کچھ چکنے قطرے نکلتے ہیں اور وہ قطرے منی کے ہیں یا مذی کے اس کی پہچان نہیں ہو سکتی، منی کے دھبے کپڑے پر سخت طرح کے ہوتے ہیں لیکن بعض مرتبہ یہ

نشانی معلوم نہیں ہوتی، لیکن کپڑے پر تری معلوم ہوتی ہے۔تو اب مجھے اس مسئلہ میں کیا کرنا چاہئے؟ اس سے غسل فرض ہوگا یا نہیں؟

اور یہ شخص اپنی عورت کے ساتھ سوتا ہے لیکن مجامعت نہیں کرتا پھر بھی اس شخص کو مذکورہ حاجت ہوتی ہے اور اسی سبب سے وہ شخص اپنی عورت کے ساتھ سونا پسند نہیں کرتا، جس کی وجہ سے اس کی عورت اس سے ناراض ہو جاتی ہے، وہ ناراض نہ ہو اس کے لئے اس کے ساتھ اس شخص کو ایسا برتاؤ رکھنا پڑتا ہے، اور ایسی حاجتیں دن میں دو تین بار اس کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے ہو جاتی ہیں تو اب اس شخص کو اس مسئلہ میں کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مذی اور منی دونوں میں فرق ہے۔

منی سفید، گاڑھی رینٹ جیسی ہوتی ہے۔اور مذی چکنی پتلی پیشاب کے رنگ کی ہوتی ہے۔

دوسرا یہ کہ منی نکلتے وقت ایک خاص لذت محسوس ہوتی ہے اور پھر خواہش باقی نہیں رہتی، اور مذی کے نکلنے کے بعد جوش ختم نہیں ہوتا، بلکہ اور بڑھتا ہے۔

لہذا اگر نکلنے والی چیز مذی ہو تو صرف اتنی جگہ کو دھو لینے سے پاکی حاصل ہو جائے گی، اور کپڑا بھی اتنا دھو لینے سے پاک ہو جائے گا۔اس میں غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال میں درج تفصیل کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذی نکلتی ہوگی۔(شامی وغیرہ)

﴿۳۰۶﴾ کیا غسل کے وقت مصنوعی دانتوں کو نکالنا ضروری ہے؟

سوال: غسل واجب میں غرغرہ کے وقت مصنوعی ایک دو دانت کا ڈھانچہ نکالنا ضروری ہے؟ جس طرح ہاتھ کی مصنوعی انگوٹھی نکال کر پانی پہنچانا ضروری ہے، تو اسی طرح کیا مصنوعی دانتوں کو بھی نکالنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مصنوعی دانتوں کے ڈھانچے کو نکال کر غسل کرنا افضل اور بہتر ہے۔لیکن اگر کوئی شخص اس کے ساتھ ہی غرغرہ کر لے تو ضرورت کی وجہ سے غسل صحیح سمجھا جائے گا۔ (فتاوی دارالعلوم جدید) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۰۷﴾ غسل کب واجب ہوتا ہے؟

سوال: ناپاک یا برے خیال آنے سے، اگر آلہ تناسل سے چکنا پانی نکلے تو اس کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے؟ یا صرف کپڑے بدل لینے چاہئے؟ اور بیداری کی حالت میں یا خواب کی حالت میں منی نکلے تو کیا غسل واجب ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... پیشاب کے مقام سے نکلنے والی تین چیزیں ہیں:

۱......منی ۲......مذی ۳......ودی

......منی کا حکم یہ ہے کہ خواب میں یا بیداری میں شہوت اور جوش کے ساتھ نکلنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے۔اور کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا بھی ناپاک ہوجاتا ہے۔

مذی بھی اسی طرح جس حالت میں نکلے اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔اور کپڑا بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔اس لئے اتنی جگہ کا دھونا ضروری ہے۔اور دھونے کے بعد پاکی حاصل ہوجائے گی۔اور اس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ مذی اور ودی دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔ (شامی، ہدایہ وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۰۸﴾ کیا میت کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

سوال: میت کو غسل دینے والا میت کو غسل دینے کے بعد جنازہ کی نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ ایک شخص کا کہنا ہے کہ غسال پر غسل واجب ہو جاتا ہے اور غسل میں مدد کرنے

والے پر بھی غسل واجب ہو جاتا ہے، تو کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... میت کو غسل دینے سے غسال پر یا غسل میں مدد کرنے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ صرف بہتر ہے کہ وہ غسل کر لیں، لہذا صرف وضو کر کے نماز پڑھیں یا پڑھائیں گے تو بھی بلا کراہت نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور جو شخص غسل کے واجب ہونے کو کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۰۹﴾ کپڑے پر تری دیکھی، تو کیا غسل واجب ہو گیا؟

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے ہمبستری کی، اور غسل کر کے سو گیا، لیکن جب وہ اٹھا تو اس نے تازہ دھبے دیکھے تو اس پر دوبارہ غسل واجب ہو گا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ نیند میں احتلام کا ہونا یاد ہے یا نہیں؟ اگر یاد ہو تو غسل کرنا واجب ہے۔ اور اگر احتلام کا ہونا یاد نہ ہو تو پھر دیکھنا چاہئے کہ وہ دھبے منی، مذی یا ودی میں سے کس کے معلوم ہوتے ہیں؟ اگر دھبے منی کے معلوم ہوں تو بھی غسل کرنا واجب ہے۔ اور مذی یا ودی کے معلوم ہوتے ہوں یا سونے سے پہلے آلہ تناسل میں جوش کی کیفیت ہو تو ایسا سمجھا جائے گا زیادہ جوش کی وجہ سے مذی نکلی ہوگی۔ پھر اس صورت میں غسل واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر یقینی طور پر معلوم نہ ہوتا ہو کہ یہ کیا چیز ہے تو پھر احتیاطاً غسل کر لینا چاہئے۔ (درمختار، شامی: ۱/۱۱۰) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۱۰﴾ جمعہ، عید اور غسل واجب کے بارے میں

سوال: کل عید ہے اور وہ عید کا دن جمعہ کا دن ہے، اس رات ایک شخص نے اپنی عورت سے جماع کیا، پھر رات میں تین چار گھنٹوں کے بعد اس شخص کو احتلام بھی ہو، اور صبح میں

عیداور جمعہ کا دن بھی ہے، تو اس شخص کو کونسا غسل کرنا چاہئے؟ (۱) صحبت کا (۲) احتلام کا (۳) عید کے دن کا (۴) جمعہ کے دن کا۔ وہ کون سا غسل ہے؟ جس سے سب غسلوں کی طرف سے ایک غسل کافی ہو جاوے۔ اس سوال کا تفصیل سے جواب دیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ایک ہی غسل سے چاروں غسل ادا ہو جائیں گے۔ علیحدہ علیحدہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نیت کے مطابق ثواب بھی چاروں غسلوں کا ملے گا۔ (ہدایہ، شامی وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۱۱﴾ نفاس سے پاک ہونے کے لئے پڑھے ہوئے پانی سے غسل کا اعتقاد غلط ہے۔

سوال: بعض مقامات پر ایسا دستور ہے کہ سوا مہینے کا غسل (نفاس سے پاکی پر) کیا جاتا ہے، تب ایک شخص پانی پڑھوا کر لاتا ہے، یا کوئی عورت پڑھ دیتی ہے پھر وہ عورت اس پانی سے غسل کرتی ہے، تو اس طرح کرنا کیسا ہے؟ اور اگر کر سکتے ہیں تو کیا پڑھنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وضع حمل کے بعد عورت کو جو خون آتا ہے اسے شریعت کی اصطلاح میں نفاس کہا جاتا ہے، جو زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک آسکتا ہے۔ اور اس کی کم سے کم مدت ایک ساعت ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس خون کے بند ہوتے ہی غسل کر لینا چاہئے، تا کہ پاکی اور طہارت حاصل ہو جاوے۔ اور اس غسل کے لئے (نفاس سے پاک ہونے کے لئے) کوئی چیز پڑھنے کی یا پڑھے ہوئے پانی سے غسل کرنے کو فرض، واجب یا مستحب قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ عام طریقہ سے جیسے دوسرے غسل کئے جاتے ہیں اسی طرح غسل کرنے سے نفاس سے پاکی حاصل ہو جائے گی۔

آپ کا بتایا ہوا دستور جو عوام میں رائج ہے جہالت اور شریعت سے لاعلمی ہے۔ اسے دور کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

الباب الرابع : ما یتعلق بالتیمم

﴿۳۱۲﴾ تیمّم کا طریقہ

سوال: تیمّم کا طریقہ بتائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......نیت کرکے پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر جھاڑ لیں، پھر پورے چہرہ پر ایک مرتبہ اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے، پھر دوسری مرتبہ اسی طرح زمین پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرا کر اس طرح مسح کریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ انگلیوں کے درمیان خلال کریں، بس تیمّم ہو گیا۔ (شامی: ۱/۱۵۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۱۳﴾ نماز جنازہ کے لئے تیمّم کرنا

سوال: جنازہ تیار ہو، تو جنبی اور بے وضو شخص تیمّم کرکے نماز میں شامل ہو جائیں تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے ولی کے علاوہ اور کوئی شخص جنبی یا بے وضو ہو اور وہ وضو اور غسل کرنے جاوے وہاں تک جنازہ کی نماز فوت ہو جانے کا امکان ہو تو تیمّم کرکے نماز میں شامل ہو سکتا ہے۔ (شامی، ۱/۱۶۱)

﴿۳۱۴﴾ تیمّم سے کپڑے پاک ہو جائیں گے؟

سوال: تیمّم سے وضو اور غسل ہو جاتا ہے، لیکن اگر بدن پر یا کپڑے پر ناپاکی لگی ہوئی ہو تو کیا وہ بھی تیمّم سے پاک ہو جائے گی؟ مثلاً: منی یا پیشاب لگی ہوئی ہو۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... غسل کے لئے پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمّم کر لینے سے

جنابت یا احتلام سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔ بدن پر لگی ہوئی نجاست پانی سے دھو کر پاک صاف کر سکتے ہوں تو کر لینا چاہیئے، اور اگر اتنے پانی پر بھی قدرت نہ ہو اور دوسرا کوئی کپڑا بھی میسر نہ ہو تو صرف تیمّم کر کے نماز پڑھ لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

کپڑے پر لگی ہوئی نجاست تیمّم سے پاک نہیں ہوتی، اسے پاک کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر اس کے علاوہ دوسرا کوئی کپڑا میسر نہ ہو تو ایسے وقت وہ کپڑا پہن کر پڑھی ہوئی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (عالمگیری:۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۱۵﴾ کیا آشوب چشم کا مریض تیمّم کر سکتا ہے؟

سوال: آشوب چشم کے مریض کے لئے تیمّم کا کیا حکم ہے؟ کیا ایسے وقت تیمّم کرنا درست ہے؟ یا وضو کرنا ضروری ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... وضو ہو یا غسل دونوں میں آنکھوں میں پانی پہنچانا فرض، واجب تو دور سنت بھی نہیں ہے۔ اس لئے جسے آشوب چشم ہو اس کے وضو کرنے کی وجہ سے کچھ نقصان نہ ہونے کے سبب اس کو تیمّم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الباب الخامس : ما یتعلق بالاشیاء الطاهر و النجس

﴿۳۱۶﴾ پیشاب ناپاک ہے اور پسینہ پاک ہے۔

سوال: پسینہ بھی پیشاب ہی کی ایک قسم ہے، تو جنہیں بار بار پسینہ آتا ہے ان کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا ان پر اس گندگی کو دور کرنے کے لئے غسل واجب ہوگا؟

مطلب یہ کہ پیشاب کرنے کے بعد اسے پاک کرنا ضروری ہے، تو سائنسی قاعدہ کے تحت پسینہ بھی پیشاب ہی ہے۔ جیسا کہ سائنس دانوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ پیشاب میں جو مادے اور نمکیات اور جو چیزیں ہیں پسینہ میں بھی وہی سب چیزیں ہیں۔ تو اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پیشاب ناپاک ہے اور پسینہ پاک ہے اس لئے پسینہ کو دھونا یا پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور شریعت نے پیشاب کو ناپاک قرار دے کر اس سے بچنے کا اور لگ جائے تو پاک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور پسینہ کو پاک کہا ہے، پسینہ چمڑی کے سوراخوں کے ذریعہ گوشت میں سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر اسے ناپاک قرار دیا جاتا تو اس سے پاکی حاصل کرنے میں اور کپڑے دھونے میں انسان حرج میں مبتلا ہو جاتا، جبکہ پیشاب بعض مرتبہ بہت ہی خراب بدبو کے ساتھ آتا ہے اور اس سے بچنا بہت آسان ہے۔ اس لئے اسے ناپاک قرار دے کر اس سے پاکی حاصل کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ پیشاب اپنے ارادہ اور اختیار سے کر سکتے ہیں، اور روک سکتے ہیں۔ اور پسینہ کے لئے اپنا ارادہ اور اختیار کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

﴿۳۱۷﴾ دم سائل ناپاک ہے۔

سوال: ایک شخص نے جانور ذبح کیا، اور اس کا خون کپڑے پر لگ گیا، تو کیا رگ کا خون ناپاک ہے یا اس کے ساتھ گوشت کا خون ناپاک ہے؟ اور لوگوں کا کہنا ہے کہ گوشت کے اوپر کا خون پاک ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ مسئلہ کی مدلل وضاحت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... ذبح کے وقت جو خون بہتا ہے وہ ناپاک ہے، اس لئے وہ اگر بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا یا بدن ناپاک ہو جائے گا۔ خون نکل جانے کے بعد جو خون رگوں میں یا گوشت میں رہ جاتا ہے وہ دم سائل نہیں ہے۔ اس لئے وہ ناپاک نہیں ہے۔ دم سائل گوشت یا کپڑے پر لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اس کو برابر دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ (درمختار: ۲۹۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۱۸﴾ بالوں کی جڑوں میں سے نکلنے والی چکنائی ناپاک ہے؟

سوال: انسان کے بدن کے کسی بھی حصہ کے بال اکھاڑے جائیں تو ان کے نیچے سفید چکنائی لگی ہوئی ہوتی ہے، تو کیا وہ پاک ہے یا ناپاک؟ اور کونسی جگہ کے بال کی چکنائی ناپاک ہے؟ سر میں یا داڑھی میں کنگی کرتے وقت جو بال نکلتے ہیں اور ان کے ساتھ جو چکنائی لگی ہوئی ہوتی ہے کیا وہ پاک ہے یا ناپاک؟ اور اگر وہ ناپاک ہو تو کیا کنگی دھونی پڑے گی؟ داڑھی وغیرہ برابر کرتے وقت جو بال گرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو چکنائی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ جس جگہ سے بال گرتے ہوں وہ جگہ پاک ہے یا ناپاک؟ اگر ایسی چکنائی والے بال کسی پانی کے برتن میں گریں تو وہ پانی پاک رہے گا یا ناپاک؟ اگر منہ دھوتے وقت بال گریں تو ہاتھ دوبارہ دھونے پڑیں گے یا نہیں؟ وضو کے بعد جس جگہ

سے بال گرے ہوں وہ جگہ دھونی پڑے گی؟ بھیگے رومال پر ایسے بال گریں تو رومال دھونا پڑے گا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... انسان کے بدن کے کسی بھی حصہ کے بال اکھاڑے جائیں تو بال کی جڑوں میں جو چکنائی لگی ہوئی ہوتی ہے وہ ناپاک ہونے کی وجہ سے وہ بال ناپاک کہلائیں گے۔ اسی طرح کنگی کرتے ہوئے جو بال جڑ کے ساتھ جھڑیں (گریں) ان میں بھی چکنائی لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے وہ بھی ناپاک کہلائیں گے۔

اور جو بال کٹائے گئے ہوں یا منڈوائے گئے ہوں ان میں وہ چکنائی نہیں ہوتی، اس لئے وہ بلاشبہ پاک ہیں۔ اب اگر یہ بال پانی میں گریں یا کنگی یا بدن پر لگیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس بارے میں فقہاء کے دو قول ہیں: لیکن دوسری روایتوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درہم کے برابر یا ناخن جتنی جگہ گھیر لے اتنی مقدار میں ہوں تو ماء قلیل میں گرنے سے وہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اور ایک دو بال کے ساتھ لگی ہوئی چکنائی بہت ہی کم مقدار میں ہونے کی وجہ سے اس سے پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ (درمختار مع الشامی: ۱/۱۳۸) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۱۹﴾ کیا پھنسی میں سے نکلنے والا پانی ناپاک ہے؟

سوال: بدن پر چھوٹی چھوٹی پھنسی ہوئی ہوں، اور پکنے سے پہلے کپڑے کے لگنے سے یا کسی وجہ سے پھٹ جائے اور اس میں سے سفید چکنا پانی نکلے، جو خون یا پیپ نہ ہو تو وہ پانی ناقض للوضو ہے یا نہیں؟ کپڑے پر اس کے لگنے سے دھبہ بھی نہیں بنتا، اس لئے وہ سائل ہے یا نہیں وہ بھی نہیں جانا جا سکتا، اس لئے برائے مہربانی وضاحت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ان پھنسیوں میں سے نکلنے والا پانی ناپاک ہے جبکہ وہ

اتنی مقدار میں ہو جائے کہ اگر ایک ہی جگہ سے ایک ساتھ نکلتا تو بہہ جاتا۔ اور اگر اتنی مقدار میں نہ ہو تو وہ ناپاک نہیں ہے۔ خواہ مخواہ وہم نہیں کرنا چاہئے۔

اور ان پھنسیوں کا پانی ایک ہی مجلس میں نہیں نکلتا، وقفہ وقفہ سے تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے، اس لئے وہ ناپاک نہیں کہلائے گا۔ (شامی وغیرہ) علامہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس طرح نکلنے والا سفید و صاف پانی ناپاک نہیں ہے جب تک کہ اس میں خون یا پیپ ملا ہوا نہ ہو۔ (طحطاوی:۵۲)۔

﴿۳۲۰﴾ کتّے کا لعاب نجس ہے۔

سوال: کتّے کے بدن یا پیروں پر ظاہری نجاست معلوم نہ ہوتی ہو ایسی حالت میں کتا جس جگہ بیٹھے یا پھرے یا سوئے وہ جگہ پاک رہے گی یا ناپاک ہو جائے گی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... صحیح قول کے مطابق کتا نجس العین نہیں ہے۔ اس لئے اگر اس کے بدن اور پیروں پر ظاہری نجاست نہ ہو تو اس کے بیٹھنے یا چلنے پھرنے سے وہ جگہ ناپاک نہیں ہوگی۔ (اس کے منہ سے نکلنے والا لعاب ناپاک ہے) (شامی:۱/۱۹۳)

﴿۳۲۱﴾ ناپاک لباس پہن کر کی ہوئی عبادت کا حکم؟

سوال: ایک شخص کو غسل کی حاجت ہوئی اس نے غسل کر کے پاک کپڑے پہنے پھر کپڑے پر منی کا دھبہ دیکھا تو اسے کھرچ کر نکال ڈالا اور کپڑا پاک کر کے پہن لیا اور اس نے کوئی اچھا کام کیا مثلاً: نماز پڑھی یا قرآن شریف کی تلاوت کی تو یہ عبادتیں قبول ہوں گی یا نہیں؟ مذی والا یا منی والا لباس پہن سکتے ہیں یا نہیں؟ نہ پہن سکتے ہوں تو اسے کس طرح پاک کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مذی کپڑے پر جس جگہ لگی ہو اتنی جگہ کو تین مرتبہ دھو کر نچوڑنے سے وہ کپڑا پاک ہو جائے گا۔ اب اس کپڑے کو پہن کر نماز تلاوت وغیرہ دیگر عبادتیں کی جاسکتی ہیں۔ اگر نجاست ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو صرف کھرچ ڈالنے سے کپڑا پاک نہیں ہوگا اور ان کپڑوں میں نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ کپڑے کو پاک کرنے کے لئے اس کا دھونا ضروری ہے۔

مذی نجاست غلیظہ ہے اس لئے ایک درہم کے برابر یا اس سے زیادہ لگی ہو تو بغیر دھوئے کپڑا پاک نہیں کہلائے گا۔ اور ایسے ناپاک کپڑے پہن کر تلاوت کرنا ادب کے خلاف ہے۔ اور اگر دوسرے کسی وقت میں وہ ناپاک کپڑا پہنا جائے تو اچھا نہیں ہے جائز تو ہے لیکن دھو کر پاک کر لینا چاہئے۔ (طحطاوی، شامی وغیرہ:۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۲۲﴾ ناپاک کپڑے گھر میں رکھ چھوڑنا

سوال: ہمبستری کے بعد عورت کی پائیجامہ یا مرد کی لنگی وغیرہ ایسے ہی (بغیر دھوئے) رکھ چھوڑنا کیسا ہے؟ غالباً ایسے وقت میں ازار یا لنگی میں ناپاکی لگتی ہی ہے۔

تو ایسی ناپاکی اور منحوس چیز کو اسی حالت میں رکھ چھوڑنا کیسا ہے؟ کیا اسی حالت میں رکھ چھوڑنے سے گھر کی برکت میں کچھ کمی آتی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......ہمبستری کے بعد کپڑے پر لگی ہوئی ناپاکی اسی وقت دور کرنا ضروری نہیں ہے، لیکن ایسے ناپاک کپڑوں کو رکھ چھوڑنا اور دنوں تک سستی کر کے نہ دھونا یا نہ دھلوانا پاکیزہ اور مطہرہ شریعت کی رو سے بھی اچھا نہیں ہے۔ پھر بھی وہ اگر گھر میں ہو تو نحوست نہیں ہے۔

یہ جواب اس وقت ہے جب کہ دوسرے پاک کپڑے پہننے کے لئے موجود ہوں تا کہ نماز وغیرہ پڑھنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ اور اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں یا سب کپڑے ناپاک ہوں اور دھونے کے لئے پانی موجود ہوتو ناپاک کپڑے رکھ چھوڑنا گناہ ہے۔

﴿۳۲۳﴾ ٹیریلین کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: ابھی ٹیریلین اور ٹیری کوٹن کپڑے نکلے ہیں، یہ کپڑے اگر ناپاک ہو جائیں تو کیا انہیں دھوکر نچوڑنا ضروری ہے؟ اور ان کپڑوں کو نچوڑنے سے انکی باہری سطح خراب ہو جاتی ہے۔ تو اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... ان کپڑوں کو اس طرح دھویا جائے کہ ان پر لگی ہوئی نجاست دھل کر دور ہو جائے یعنی اس کی بدبو اور نجاست کے ذرّات کپڑوں پر لگے ہوئے نہ رہیں، اور ان کو نچوڑنے سے وہ خراب ہو جاتے ہوں تو انہیں نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔ اوپر لکھے ہوئے طریقہ سے تین مرتبہ دھونے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۲۴﴾ کیا ڈرائی کلین کئے ہوئے کپڑے پاک ہیں؟

سوال: گرم کوٹ، پتلون یا دوسرے کپڑے پٹرول میں ڈرائی کلین کئے ہوں تو پاک ہیں یا نہیں؟ ان کپڑوں کو پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور کیا وہ نماز جائز کہلائے گی

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... پٹرول سے ڈرائی کلین کئے ہوئے کپڑے اگر پہلے سے ناپاک نہ ہوں تو ان کو پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ پٹرول ناپاک نہیں ہے۔ لیکن اگر کپڑے ناپاک ہوں تو صرف ڈرائی کلین سے وہ پاک نہیں ہوں گے انہیں دھونا ضروری ہے، ڈرائی کلین سے کپڑے صاف تو ہوتے ہیں لیکن پاک نہیں ہوتے، پاک

کرنے کے لئے انہیں دھونا ضروری ہے۔اور دھونے کے لئے اتنا پانی یا پاک سیال چیز ان کپڑوں پر ڈالنا چاہئے کہ کچھ قطرے ٹپکیں۔
اور جن کپڑوں کو نچوڑنے سے وہ خراب ہو جاتے ہوں تو انہیں پانی یا پاک سیال چیز میں بھگو کر ٹپکتا چھوڑ دینا چاہئے، جب قطرے گرنا بند ہو جائیں تو پھر دوسری اور تیسری مرتبہ اس طرح کیا جائے تب وہ کپڑے پاک ہو جائیں گے۔ اور کپڑوں میں جو نجاست مرئیہ ہو اسے پہلے دھو کر دور کر دینا چاہئے پھر پورے کپڑوں کو بھگو دیوے۔اسی طرح کپڑوں کا کچھ ہی حصہ ناپاک ہو تو اتنے ہی حصہ کو دھونا ضروری ہے۔ پورے کپڑوں کو دھونا ضروری نہیں ہے۔
پٹرول سے کپڑے دھونے سے کپڑے پاک تو ہو جائیں گے لیکن فی زمانہ ڈرائی کلین میں مشین سے جو دھویا جاتا ہے اس میں پٹرول کے ناپاک ہو جانے کے بعد اسے بدلا نہیں جاتا اس لئے کپڑے صاف تو ہو جائیں گے لیکن پاک نہیں ہوں گے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۲۵﴾ کیا انجکشن کے اسپریٹ سے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں؟

سوال: ڈاکٹر انجکشن دیتا ہے اس سے پہلے اسپریٹ لگاتا ہے اور انجکشن دینے کے بعد بھی اسپریٹ لگاتا ہے، وہ کپڑے اور بدن پر لگتا ہے تو کیا اس سے کپڑے یا بدن ناپاک ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور کپڑے یا بدن دھوئے بغیر کیا نماز ہو جائے گی؟
الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ہندوستان میں بنی ہوئی اسپریٹ، خاص کر جس کا استعمال پینے کی دواؤں میں نہیں بلکہ لگانے کے لئے یا دیگر مصارف میں استعمال ہوتا ہے وہ انگور یا کشمش یا تر یا خشک کھجور کی شراب سے بنی ہوئی نہیں ہوتی۔اس کے علاوہ دیگر

ارزاں چیزوں سے جیسے گڑ یا پھول وغیرہ سے بنی ہوئی ہوتی ہے، جس کا حکم یہ ہے کہ اسے پینا تو ناجائز ہے لیکن لگانے میں حرج نہیں ہے۔ نیز وہ مذکورہ چار چیزوں کی شراب جیسی ناپاک بھی نہیں ہے۔ اس لئے انجکشن کے وقت مستعمل اسپریٹ بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو جہاں تک ہو سکے وہاں تک اسے دھو لینا اچھا ہے تا کہ بالاتفاق اس کی نماز صحیح ہو جائے۔ اور اگر کبھی ایسا موقعہ نہیں ملا اور نماز پڑھ لی تو شیخین کے قول کے مطابق ناپاک نہیں ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۲۶﴾ مٹی کا تیل پاک ہے یا ناپاک؟

سوال: مٹی کا تیل پاک ہے یا ناپاک اگر ناپاک ہے تو پھر ایسی صورت میں کسی نے لگا کر نماز پڑھ لی تو وہ نماز قابل اعادہ ہے یا نہیں؟ اگر مٹی کا تیل ناپاک ہے تو اس کی ناپاکی کی علت کیا ہے؟ اگر مٹی کا تیل کسی دوسری چیز میں ملا کر اس کو سر میں یا بدن میں لگانے والا بنا دیا تو ایسا تیل لگا کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مٹی کا تیل، پیٹرول وغیرہ پاک ہے۔ ناپاک نہیں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۲۷﴾ کیا شیر خوار بچے کا پیشاب پاک ہے؟

سوال: کیا یہ بات صحیح ہے کہ بچہ جب چھ مہینے یا ایک سال کا ہو جاوے وہاں تک اس کا پیشاب پاک کہلاتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... یہ خیال حنفی مذہب کے خلاف ہے۔ بچہ دودھ پیتا ہو یا کھانا کھاتا ہو، لڑکا ہو یا لڑکی اس کا پیشاب ناپاک ہے۔ اور کپڑا یا بدن پر لگ جائے تو

ناپاک چیز کو پاک کرنے کا جو طریقہ ہے اسی طرح دھونا ضروری ہے۔ (شامی:۱)

﴿۳۲۸﴾ ناپاکی کے وہم سے ناپاکی کا حکم نہیں لگتا۔

سوال: ایک شخص کو شک ہوتا رہتا ہے کہ پیشاب کا قطرہ نکلا ہے دیکھتا ہے تو نہیں ہوتا اور کبھی ذرا سا دیکھتا بھی ہے تو اس شخص کے لئے وضو کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جب تک ناپاکی کے نکلنے کا یقین نہ ہو جائے تب تک صرف ناپاکی کے شک اور وہم سے ناپاکی کا حکم نہیں لگتا۔ الاشباہ میں لکھا ہے: **اليقين لا يزول بالشك**۔ یقین وہم سے ختم نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۲۹﴾ رینٹ (ناک کی ریزش) پاک ہے۔

سوال: ناک میں سے پتلی رینٹ (ریزش) جو پانی جیسی اور پیپ کے رنگ کی خود بخود نکلتی ہے تو اس سے نمازی کا وضو رہے گا یا ٹوٹ جائے گا؟ اسی طرح یہ رینٹ کسی جگہ یا کپڑے پر گرے (لگے) تو وہ جگہ یا کپڑا پاک رہے گا یا ناپاک؟ وضاحت فرماویں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ناک سے نکلنے والی رینٹ (ریزش) رقیق ہو یا ثقیف تھوک کی طرح پاک ہے۔ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور اس سے بدن یا کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۳۰﴾ کیا مردہ جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جائے گا؟

سوال: مردار حلال جانور کے چمڑے کو دباغت کے بعد اپنے استعمال میں لایا جا سکتا ہے؟ یا بیچ کر اس کی قیمت کو کس مصرف میں خرچ کرنا چاہیئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مردار جانور کا چمڑا اتار کر دباغت دینے کے بعد اس کو

استعمال میں لانا، بیچنا جائز ہے۔(ہدایہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۳۱﴾ حالت حیض میں تعلیم قرآن

سوال: حیض کی حالت میں عورت اپنے بچوں کو قرآن کریم ہاتھ لگائے بغیر اندر دیکھ کر پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ بچہ ضد کرتا ہے تو مفصل جواب مرحمت فرماویں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے، حرام ہے۔ اگر بچہ کو تعلیم کے لئے پڑھانا ضروری ہو تو پوری آیت نہ پڑھائیں صرف ایک ایک دو دو الفاظ کر کے پڑھا سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۳۲﴾ حیض سے متعلق چند سوالات

سوال: ا...... ایک لڑکی کی عمر ۲۰ (بیس) سال ہے اس کو جب سے ماہواری شروع ہوئی ہے باقاعدگی سے نہیں آتی ایک ماہ آتی ہے پھر دو تین یا چار ماہ تک نہیں آتی اس کے بارے میں کیا احکامات ہیں؟

۲...... جب حیض سے پاک ہونے کا وقت آتا ہے گدی یا Pad بالکل صاف ہوتا ہے مگر ٹشو پیپر کبھی گلابی یا براؤن سا خون آتا ہے پاکی کا وقت کا اعتبار گدی کے صاف ہونے سے کیا جائے گا یا ٹشو پیپر کے صاف ہونے سے؟

۳...... ایک عورت کو ایام شروع ہونے سے پہلے براؤن یا گلابی سا خون ۲-۳ دن آتا رہتا ہے پھر ۲-۳ دن یا ۱-۲ دن بالکل پاکی کی حالت ہو جاتی ہے اس کے بعد خون آنا شروع ہوتا ہے، ہر ماہ یہی کیفیت رہتی ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ جبکہ یہ سب کچھ دس دن کے اندر ختم ہو جاتا ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

۴......ایک عورت کو سات دن تک حیض کا خون آتا ہے پھر بالکل پاک ہو جاتی ہے دو دن کے بعد پیڈ پر ہلکا سا داغ لگ جاتا ہے اس کے لئے کیا احکامات ہیں؟

۵......ایک عورت کو شوال کی ۸/تاریخ کو حیض شروع ہوا، پہلے دس دن ہلکا سا دھبہ لگتا رہا پھر پورے ۲۰/دن خون آیا (مسلسل) اور ذوالقعدہ کی ۸/تاریخ کو ختم ہوا، اب یہ کس تاریخ کا حساب کرے؟ عادت سے بہت عرصہ پہلے اسلامی مہینہ کی ۸/تاریخ تھی مگر اب کافی عرصہ سے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے، نیز تب حیض کی عادت ۶/دن کی تھی۔

۶ ...... کسی عورت کی کوئی عادت نہیں کبھی جن دنوں میں خون آتا ہے بعد میں انہی تاریخوں میں پاکی کی حالت ہوتی ہے، یہ نظام بدلتا رہتا ہے اب وہ کون سے ایام کے اور کون سے پاکی کے دن شمار کرے؟

۷......حیض بے قاعدگی سے ہوتے ہیں کبھی ہفتہ پہلے کبھی ہفتہ بعد کبھی درمیان میں پاکی کے ۱۵/دن ہوتے ہیں اگر پندرہ دن سے کم ہوں تو کیا حکم ہوگا؟

۸......حیض شروع ہونے کے دنوں میں تقریباً 10 Pence کے برابر خون کا دھبہ ظاہر ہوتا ہے پھر دو دنوں تک کچھ نظر نہیں آتا پھر تیسرے دن دوبارہ نشان نظر آتا ہے اور پھر اس کے بعد صحیح حیض شروع ہو جاتا ہے پہلے نشان سے لیکر خون کے ختم ہونے تک کبھی نو (۹) دن لگتے ہیں مگر اکثر دس (۱۰) دن سے زیادہ ہو جاتے ہیں تو حیض کے ایام کون سے شمار کریں؟

۹...... ایام کے دنوں میں استنجاء کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیونکہ وظائف اور اذکار جاری رکھنے ہوتے ہیں مگر کئی عورتوں کو ان دنوں میں استنجاء کرنے سے بے قاعدہ حیض کی وجہ سے سرین وغیرہ میں درد اور بانجھ پن بھی ہونے کے خطرات ہوتے ہیں اس بارے میں کیا کیا

جائے؟

۱۰...... کسی عورت کو پاکی کے دنوں میں بھی Spotting ہوتی رہتی ہے، جب حیض ختم ہونے کو آتا ہے تو پتہ نہیں چلتا کہ یہ حیض کی Spotting ہے یا عادت کی تو اس صورت حال میں کیا کرے؟

۱۱...... جب بے قاعدگی سے حیض آتا ہو تو پاکی کے دنوں میں جو خون آئے گا یعنی استحاضہ اس کے وضو واستنجا اور پیڈ کے احکامات کیا ہوں گے؟ جب کہ یہ خون کپڑوں کو بھی لگ جائے؟

۱۲...... کسی لڑکی کو حیض آیا پھر ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ دوبارہ ۱۲/دن تک خون آیا اور بند ہو گیا اور اب ایک ماہ سے کچھ نہیں آرہا ہے حیض اور پاکی کے دن کون سے شمار ہوں گے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً

۱...... جب اس عورت کی عادت مقرر نہیں تو جس وقت حیض آنا شروع ہوگا اس وقت سے حائضہ قرار دی جائے گی اور اکثر مدت تک حائضہ شمار ہوگی اس لئے صورت مسئولہ میں دس دن حیض کے ہوں گے اور اس سے زائد جو ہوگا وہ استحاضہ کے حکم میں شمار ہوگا۔

۲...... جب حیض سے پاک ہونے کا وقت آتا ہے تو فقہاء جس کو بیاض خالص کہتے ہیں تو اس صورت میں حیض کا اختتام ہوگا، اب اس کے بعد وہ غسل کر کے پاک ہوگی۔ بیاض خالص کے بعد گلابی یا براؤن دھبہ دیکھا جائے تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا جس وقت کپڑا رکھے اس وقت کا اعتبار ہوگا بعد میں خشک ہو کر کلر پکڑے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

وفی التجنیس امرأۃ رات بیاضا خالصا علی الخرقۃ ما دام رطبا فاذا یبس اصفر فحکمہ حکم البیاض لان المعتبر حال الرؤیۃ لا حالۃ التغیر بعد ذالک الخ

(بحر الرائق: ۱۸۲/۱)۔

۳......عورتوں کی حیض کے اعتبار سے مختلف اقسام ہوتی ہیں، مثلاً: مبتدأہ، معتادہ، ممیّزہ، متحیرہ، اس کے لئے سب سے پہلے یہ عورت کس درجہ میں آتی ہے وہ دیکھا جائے گا، تمام اقسام کے رنگوں کو فقہاء نے حیض میں شمار کیا ہے۔

الوان الدماء ستة السواد و الحمرة و الصفرة و الكدرة و الخضرة و التربية و هی التی علی لون التراب الی ان قال و كل هذه الالوان حيض فی ايام الحيض الی ان تری البيض اه (بحر الرائق: ۱۹۲/۱) امرأة رات بياضا خالصا علی الخرقة ما دام رطب فاذا يبس اصفر فحكمه حكم البياض لان المعتبر حال الرؤية لا حالة التغير بعد ذالك اه

لہذا یہ عورت معتادہ ہے تو اس کی عادت کے دن حیض ہوں گے، مبتداہ یا متحیرہ ہے تو پورے دس دن حیض کے ہوں گے، جب پہلے ایک دو دن خون آیا پھر دو تین دن بند رہا تو یہ استحاضہ ہے پھر جب خون آنا شروع ہوا تو تین دن تک مسلسل آتا رہا تو یہ حیض ہے پھر جب بند ہوگا تو غسل وغیرہ کر کے نماز پڑھے۔

۴......عورت کو عادت کے مطابق سات دن خون آیا اور پھر ختم ہوگیا تو وہ پاک ہوگئی غسل کرے اور نماز پڑھے پھر بیاض خالص کے بعد دو دن کے بعد صرف خون کا دھبہ دکھائی دے تو اس سے وہ عورت طہر میں ہی شمار ہوگی۔

۵......اگر وہ معتادہ ہے تو اپنی عادت کے مطابق (عادت کے دن سے جتنے دن کی عادت ہے) حیض ہوگا۔

۶......مدت طہر پندرہ دن ہے اس کے بعد حیض آسکتا ہے اس عورت کو کب اور کتنے دن

خون آیا اس کے مطابق حساب کیا جائے گا۔

۷......پندرہ دن سے کم میں خون آیا تو وہ استحاضہ ہوگا۔

۸......اس کی حیض کی عادت جو ہوگی وہ حیض ہوگا۔

۹......حیض کے دنوں میں نماز تلاوت روزہ نہیں رکھ سکتی، تسبیحات، درود شریف اور دعائیں وغیرہ پڑھ سکتی ہے۔

۱۰......پاکی کے دن میں Spot پیشاب کے حکم میں ہے، دھو کر پیشاب کر کے دوسرے کام کرسکتی ہے۔

۱۱......دم مسفوح ناپاک ہے۔

۱۲......حیض سے پاک ہو کر ایک ہفتہ میں پھر خون آیا وہ استحاضہ ہے اور اب جب تک حیض کا خون نہ آئے وہاں تک پاک شمار ہوگی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۳۳﴾ مردار جانور کے چمڑے کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: گائے، بیل، بھینس مر جائے تو اس مردہ جانور کے چمڑے کو اتار سکتے ہیں یا نہیں؟ یا کسی دوسرے کے پاس اتروا سکتے ہیں؟ کیا مردہ جانور کے چمڑے کو فرخت کیا جا سکتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......گائے، بیل، بھینس اگر مر جائے تو اس کا چمڑا اتارنا یا اتروانا جائز ہے۔ اور دباغت کے بعد اپنے کام میں لا سکتے ہیں، اور فروخت بھی کر سکتے ہیں۔ دباغت سے پہلے کچا چمڑا بیچنا جائز نہیں ہے۔ محلل جانور یعنی شرعی طور پر ذبح کئے ہوئے جانور کا چمڑا گوشت کی طرح پاک ہے، دباغت سے پہلے بھی فروخت کیا جا سکتا ہے۔ (شامی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۳۴﴾ مدبوغہ چمڑے کی چیز پہن کر نماز پڑھنا

سوال: امام صاحب نماز پڑھاتے وقت جناح کیپ یا دوسری ایسی ٹوپی پہنتے ہیں جس کا استر چمڑے کا ہوتا ہے تو اس سے مقتدیوں کی نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟ اور امام کو دوسری ٹوپی پہننا ضروری ہے یا نہیں؟ اسی طرح کمر میں چمڑے کا پٹہ ہو تو اسے نکال کر ہی نماز صحیح ہوتی ہے، ایسا ہمارے ایک بھائی کا کہنا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ان کا ایسا کہنا صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... چمڑے کا پٹہ یا ٹوپی کا استر میں لگا ہوا چمڑا مدبوغہ ہو تو وہ پاک ہے۔ اس لئے ان چیزوں کے ساتھ نماز بلا کراہت صحیح ہے۔ آپ کے اس بھائی کا کہنا غلط ہے۔ (شامی:۱)

﴿۳۳۵﴾ کتے کے پالنے کے بارے میں تفصیل

سوال: کسی بھی امیر یا غریب مسلمان کے لئے کتا پالنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......شکار کے لئے یا حفاظت کے لئے امیر یا غریب دونوں کے لئے کتا پالنا جائز ہے۔ لیکن شوقیہ کتا پالنے کے متعلق حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے۔ اور مذکورہ ضرورتوں کے علاوہ کتا پالنے یا رکھنے سے روزانہ ہمارے نامۂ اعمال میں سے ایک یا دو قیرات نیکیاں کم کردی جاتی ہیں۔ (مشکوۃ شریف:۳۵۹) فقط واللہ تعالی اعلم

الباب السادس : ما يتعلق بالماء الطاهر و النجس

﴿۳۳۶﴾ حوض کی مقدار

سوال: حوض کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی کتنی ہونی چاہئے؟ کیا بیٹھنے کی نشست بھی اس مقدار میں شمار کی جائے گی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حوض کی لمبائی، چوڑائی کم از کم ۱۵ فٹ ہونی چاہئے۔ نشست ۱۵ فٹ سے باہر ہونی چاہئے۔ گہرائی کے لئے کوئی خاص حد مقرر نہیں ہے صرف اتنی گہری ہونی چاہئے کہ چلو سے پانی لیتے وقت نیچے کی زمین کھل نہ جائے۔ ضرورت کے مطابق اور گہری رکھی جاسکتی ہے۔ (شامی، کتاب الطہارت) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۳۷﴾ حوض میں مینڈک مرجائے تو کتنا پانی نکالنا ضروری ہے؟

سوال: حوض کے ایک گوشے میں مینڈک یا چوہا پھول کر پھٹ گیا ہے، دوسرا پانی اچھا ہے، مینڈک یا چوہے کو نکال کر باہر پھینک دیا ہے تو حوض کے اس گوشے سے کتنا پانی نکالنا ضروری ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اگر حوض ۱۵×۱۵ فٹ سے بڑا ہو تو اس میں چوہا یا زمین پر رہنے والے مینڈک کے مرکر پھول پھٹ جانے سے وہ حوض ناپاک نہیں ہوتا۔ اس لئے کچھ پانی نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۳۸﴾ حوض میں کتے نے منہ ڈال دیا تو

سوال: ہماری مسجد کے حوض کا پانی کتے روزانہ خراب کردیتے ہیں، روزانہ رات کو تین چار مرتبہ مل کر ہر مرتبہ ساتھ آنے والے کتوں کی تعداد شمار کی تو ۱۹ کتوں نے چار مرتبہ حوض کا پانی

خراب کیا ہے۔ تو ایسے حوض کے پانی سے وضو کرنے کا کیا حکم ہے؟ برائے کرم مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اگر حوض دہ دردہ (۱۵×۱۵ فٹ) ہو تو اس کا پانی کتے کے منہ ڈالنے سے ناپاک نہیں ہوتا، اس لئے مسؤلہ صورت میں اس حوض سے وضو کرنا صحیح ہے۔ پھر بھی ایسا بندوبست کرنا چاہئے کہ جس سے کتے اندر آکر حوض کا پانی خراب نہ کرسکیں۔

﴿۳۳۹﴾ دہ دردہ حوض میں پہلے سے ناپاکی گری تھی پھر پانی بھرا تو حوض پاک ہے یا نہیں؟

سوال: ایک خالی حوض جس کی لمبائی اور چوڑائی ۱۰×۱۰ (دہ دردہ) گز ہے، اور اس میں ناپاکی پہلے سے گری ہوئی ہے اور بعد میں اس میں پانی بھرا گیا تو وہ حوض پاک رہا یا ناپاک ہوگیا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حوض دہ دردہ تو ہے لیکن پانی سے خالی ہے اور اس حالت میں اس میں کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہے اور اسے پاک صاف کئے بغیر اس میں پانی بھرا جائے تو اس ناپاک چیز کو لگتے ہی پانی ناپاک ہو جائے گا، اور پھر جیسے جیسے پانی بھرتا رہے گا ناپاک پانی میں اضافہ ہوتا رہے گا، اس لئے سارا پانی ناپاک ہو جائے گا، اور حوض بھی ناپاک سمجھا جائے گا۔　فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۴۰﴾ حوض کے پانی کے ساتھ گندی نالی کا پانی مل جاتا ہو تو

سوال: ہمارے محلّہ کی مسجد میں حوض کا پانی برسات کے دنوں میں حوض کی نالی کے ساتھ مل جاتا ہے (جب بہت بارش ہوتی ہے) تب حوض کی نالی کا پانی بیت الخلاء کی نالی کے ساتھ مل جاتا ہے اس طرح گندا پانی حوض میں آتا ہے اور جب بارش بند ہو جاتی ہے تب گندا پانی بھی چلا جاتا ہے پانی پھر نالی میں نہیں رہتا، تو ایسے حوض کے پانی سے وضو درست ہے یا

نہیں؟ بالتفصیل جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......شرعی حوض کا پانی ماءِ کثیر میں داخل ہے، اس لئے جب تک اس حوض کے پانی کے اوصاف یعنی رنگ بو مزہ بدل نہ جائیں تب تک وہ پانی ناپاک شمار نہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۴۱﴾ کنویں میں مرغی گر کر زندہ نکل آئی

سوال: کنویں میں مرغی گر گئی اور زندہ نکل آئی تو کنویں کا پانی پاک رہا یا ناپاک ہو گیا؟ اور اگر ناپاک ہو گیا تو کتنے ڈول پانی نکالنا ضروری ہے؟ اور اگر مرغی پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو دونوں صورتوں میں کتنے ڈول پانی نکالنا ضروری ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......مرغی پر ناپاکی لگی ہو تو کنویں کا سارا پانی نکالنا ضروری ہے۔ اور اگر مرغی پر ناپاکی لگی ہوئی نہ ہو یا مرغی کے کنویں میں بیٹ نہ کرنے کا غالب گمان ہو تو صرف وہم سے کنویں کے ناپاک ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

کنواں ناپاک ہونے کی صورت میں اگر سارا پانی نکالنا ممکن نہ ہو تو ۳۰۰/ ڈول نکال دینے سے ناپاک کنواں پاک ہو جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۴۲﴾ کنویں میں پیشاب کر دیا تو

سوال: کنویں میں پانچ سال کے بچے نے پیشاب کر دیا تو اس سے کنواں ناپاک ہو گیا یا نہیں؟ اور اگر ناپاک ہو گیا تو کتنے ڈول پانی نکالنا ضروری ہے؟ اور اگر سارے کنویں کا پانی نکالنا ضروری ہو اور سارا پانی نہ نکالا جا سکتا ہو تو کتنا پانی نکالنا کفایت کرے گا؟

کنویں کا سارا پانی نکالنا ممکن نہ ہونے کی صورت میں جتنا پانی نکالنے سے سارا پانی نکالنا

سمجھا جاتا ہے اس کی آج تک تحقیق نہیں ہوئی ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... کنویں میں پیشاب کا ایک بھی قطرہ گرنے سے کنویں کا سارا پانی ناپاک سمجھا جائے گا۔ چاہے پانچ سال کے بچے کا پیشاب ہو یا اس سے کم عمر بچے کا پیشاب ہو، دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ اس سے کنویں کا سارا پانی نکالنا ضروری ہے۔

اگر کنویں میں پانی کے سوت زیادہ ہونے کی وجہ سے سارا پانی نکالنا ممکن نہ ہو تو اوّلاً دیکھ لیں کہ کنویں میں پانی کہاں تک ہے اور اس کی نشانی رکھ لیں پھر یکبارگی ایک دو گھنٹوں تک مسلسل کنویں میں سے پانی نکالا جائے پھر دیکھو کہ پانی کتنا کم ہوا، جتنا کم ہوا ہو اس کا اندازہ کر کے باقی پانی کی مقدار فی گھنٹہ متعین کی جائے اور اس کے حساب سے باقی پانی نکالا جائے۔

مثلاً: پہلی مرتبہ دیکھا تو پانی تین فٹ تھا، پھر ایک گھنٹہ مسلسل پانی نکالنے سے آدھا فٹ کم ہو گیا تو کنویں کا سارا پانی نکالنے میں چھ گھنٹے صرف ہوں گے۔ لہذا چھ گھنٹوں تک پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔

اور حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کے مطابق ۳۰۰ ڈول پانی نکال ڈالنے سے بھی کنواں پاک ہو جاتا ہے۔ (شامی، فتاوی دار العلوم) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۴۳﴾ کنویں میں جانور کے گرنے کا وقت معلوم نہ ہو تو کنواں کب سے ناپاک سمجھا جائے گا؟

سوال: ہمارے محلّہ کی مسجد کے کنویں میں ایک بلی گر کر مر گئی، جو کب گری اس کا علم نہیں ہوا، لیکن پانی میں بدبو آنے سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بلی مری ہے۔

اوراس پانی کا استعمال مسجد کے پیشاب خانہ اور بیت الخلاء میں ہوتا تھا، تو اس پانی سے جنہوں نے استنجا کیا تھا ان کی نمازیں ہوئی یا نہیں؟ اور کتنے دن کی نمازیں انہیں دہرانی پڑے گی؟ اور کنواں پاک کرنے کے لئے کتنا پانی نکالنا ضروری ہے؟ اسکی وضاحت فرماویں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ......صاحبین کے قول کے مطابق جب سے بلی کے گرنے کا علم ہوا تب سے کنواں ناپاک سمجھا جائے گا، اور معلوم ہونے سے پہلے جو پانی استعمال کیا گیا اسے ناپاک نہیں سمجھا جائے گا۔ لہذا نمازیں دہرانے کی یا کنویں سے بھرے ہوئے پانی کو پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق کنویں میں گرا ہوا جانور پھول کر پھٹ گیا ہوتو تین دن اور تین رات کی نماز دہرانی پڑے گی، اور اس پانی کو بھی پھینک دینا ضروری ہے۔

اس لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر عمل کرنے میں احتیاط ہے اور یہی بہتر ہے۔

اور صاحبین کے قول پر عمل کرنے میں سہولت ہے اور اس پر عمل کرنا جائز ہے۔

کنواں پاک کرنے کے لئے اوّلاً اس جانور کو نکال دیں پھر کنویں کا سارا پانی نکال دیں اگر سارا پانی نہ نکال سکتے ہوتو اندازہ لگائیں کہ کنویں میں کتنا پانی ہے، پھر اس اندازے کے مطابق پانی نکالیں۔

اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ۳۰۰ ڈول پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔ (شامی، طحطاوی، فتاوی دارالعلوم وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۴۴﴾ کنویں سے پاخانہ کا کنواں کتنا دور ہونا چاہئے؟

سوال: ہمارے گاؤں میں گھریلو استعمال کا کنواں ہے، اس سے تقریباً دس بارہ قدم پر پاخانہ کا کنواں بنایا گیا ہے، تو سوال یہ ہے کہ اتنے قریب پاخانہ کا کنواں ہونے سے پانی کے کنویں پر مسئلہ کی رو سے کچھ اثر ہوسکتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... پانی کے کنویں اور پاخانہ کے کنویں کے درمیان کی کوئی خاص حد فقہاء نے مقرر نہیں کی ہے۔ وہ زمین کی سختی اور نرمی سے کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان اتنی دوری ہونی چاہئے جس سے پاخانہ کے کنویں کی نجاست کا اثر پینے کے پانی پر نہ پڑے۔ (شامی: ۱/۱۷۷) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۴۵﴾ کنویں میں کوّے نے بیٹ کردی تو

سوال: ہمارے یہاں کے کنویں میں کوّے نے بیٹ کردی تو کنواں پاک رہا یا ناپاک؟ اور کتنے ڈول پانی نکالنے سے کنواں پاک ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... کنویں میں کوّے کے بیٹ کرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ اس لئے پانی نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے پرندوں سے کنویں کو بچانا بہت ہی مشکل ہے، اس لئے شریعت کی طرف سے یہ رخصت ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۴۶﴾ شراب والے برتنوں سے کنویں سے پانی نکالا تو کنواں پاک رہا یا ناپاک؟

سوال: مسجد کا ایک کنواں ہے جس سے غیر مسلم بھی پانی بھرتے ہیں وہ لوگ انکے مٹی کے برتنوں کے کنویں کی منڈیر پر رکھ کر پانی بھرتے ہیں، ان برتنوں میں وہ لوگ شراب بناتے ہیں ان برتنوں میں سے کچھ پانی کنویں میں بھی گرتا ہے تو کنویں کا پانی پاک رہا یا ناپاک ہوگیا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نجاست یا شراب لگے ہوئے برتنوں میں پانی بھرنے سے وہ پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اور ناپاک پانی کنویں میں گرنے سے کنواں بھی ناپاک ہو جائے گا۔ فقط واللہ اعلم

﴿۳۴۷﴾ پائپ لائن میں ناپاک پانی جانے کا شک ہو تو

سوال: ہمارے گاؤں میں ووٹر ورکرس (پانی کی بڑی ٹنکی) کی پائپ لائن ہے۔ اور ایک جگہ پر پائپ بڑے عرصہ سے پھٹا ہوا ہے، اور اس پائپ میں پانی جاری ہے، جہاں پائپ پھٹا ہوا ہے وہاں ایک گڑھا ہے اور پائپ سے نکلنے والا پانی اس گڑھے میں جمع ہوتا ہے اس گڑھے میں سے کتے پانی پیتے ہیں اور اس میں گرتے بھی ہیں قریب میں لوگ پاخانہ کرتے ہیں اور اس پانی سے استنجا کرتے ہیں اور جب پائپ پانی سے خالی ہو جاتی ہے تو گڑھے والا پانی پائپ میں جاتا ہے گاؤں والے وہ پانی پیتے ہیں اور اپنے ہر کام میں استعمال کرتے ہیں، تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں مذکورہ گڑھا اگر ۱۵×۱۵ فٹ سے چھوٹا ہو تو اس میں جمع شدہ پانی کتے کے پینے سے یا نجاست گرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ جیسا کہ طحطاوی: ۲۲ پر ہے۔ اور وہ ناپاک پانی کے پائپ میں اترنے سے وہ پائپ اور اس میں موجود پانی بھی ناپاک ہو جائے گا۔

اور جب وہ پانی نکل کر بہہ جائے گا یا جاری پانی سے مل جائے گا تو ماء جاری کے حکم میں آکر پاک ہو جائے گا۔ اور اگر اس گڑھے کا پانی نل میں آتا نہ ہو تب تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

گاؤں کے ووٹر ورکرس کے لئے کوئی معتمد شخص گڑھے کے پانی کے نجس ہونے کی خبر دے

تب اس پانی کو ناپاک سمجھا جائے گا۔ لیکن جب تک اس پانی کے واپس پائپ میں جانے کا یقین نہ ہو جائے تب تک صرف شک کی وجہ سے اس پائپ کے ناپاک ہونے کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔ خاص کر جب کہ سب کی دینی دنیوی ضروریات میں یہی پانی استعمال ہوتا ہے۔ (شامی، مسلم گجرات فتاویٰ سنگرہ، امداد الفتاویٰ سے ماخوذ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتاب الصلوۃ

الباب الاول : فی اوقات الصلوۃ

﴿۳۴۸﴾ صبح صادق کب ہوتی ہے؟

سوال: طلوع سے کتنے وقت قبل صبح صادق ہوتی ہے؟ صبح صادق کا وقت کس طرح متعین کیا جاتا ہے؟ حال میں فجر ۵:۴۰ کو ہوتی ہے، لیکن فجر کی اذان کبھی ۴:۴۵ تو کبھی ۵:۰۰ بجے ہوتی ہے مطلب یہ کہ مؤذن صاحب جب بیدار ہوتے ہیں تب وہ اذان دیتے ہیں، کبھی صبح صادق سے پہلے بھی اذان دیتے ہیں، تو کیا وقت سے پہلے کی اذان معتبر ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......رات کی اخیر گھڑیوں میں آسمان کے بیچ طــــولاً سفید روشنی کی ایک لکیر ظاہر ہوتی ہے، جسے صبح کاذب یعنی جھوٹی صبح کہتے ہیں، تھوڑی دیر بعد یہ صبح ختم ہو جاتی ہے اور آسمان کے عرض میں چاروں گوشوں سے ایک سفیدی نکل کر پورے آسمان میں پھیل جاتی ہے، اسے صبح صادق کہتے ہیں، اسی صبح سے فجر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اس سے قبل اذان دی جائے تو اذان معتبر نہیں ہے، صبح صادق کے بعد دوبارہ اذان دینی ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۴۹﴾ صبح صادق رات کا کونسا حصہ ہے؟

سوال: بعد سلام مسنون!

جس طرح شریعت میں دن کا آٹھواں حصہ (غروب سے پہلے) عصر کا وقت کہلاتا ہے، تو شریعت میں صبح صادق یہ رات کا کونسا حصہ کہلائے گا؟ جواب بتا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......سوال میں مذکورہ حقیقت ہر ملک کے لئے یکساں نہیں

ہے، طول البلد اور عرض البلد کے اعتبار سے (کونسا ملک کتنے طول البلد اور عرض البلد پر واقع ہے اس کے حساب سے) کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے جگہ کی تعیین کے بغیر صحیح جواب نہیں دیا جا سکتا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۵۰﴾ لندن میں وقت سحر کا آخری وقت کونسا ہے؟

سوال: محترمی و مکرمی جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم

بعد سلام مسنون! مندرجہ ذیل سوالات کا جواب شرعی حوالوں کے ساتھ دے کر مشکور فرمائیں۔

یو کے میں لاکھوں مسلمان ہندوستان پاکستان بنگلہ دیش اور عرب ممالک سے آ کر آباد ہوئے ہیں، اور اب تبلیغی تحریک کی بدولت نماز روزہ اور تراویح کی بھی اچھی پابندی ہو رہی ہے۔ مقصد تحریر یہ ہے کہ یہاں کے موسم کا کوئی اعتبار نہیں ہے، ہمیشہ آسمان پر بادل موجود رہتے ہیں، اسی طرح دوسری بھی بہت سی پریشانیاں ہیں، موسم سرما اور گرما میں بھی رات دن کا تناسب ہندوستان کے مقابلہ میں بہت ہی متفاوت رہتا ہے۔ اب ایسے حالات میں موسم گرما میں بہت سے مہینے ایسے آتے ہیں کہ جن میں پوری رات آسمان پر اجالا رہتا ہے، اور آفتاب بھی ۱۲/ڈگری سے زیادہ نیچے نہیں جاتا، اس لئے صبح صادق کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں، اب اسی عرصہ میں رمضان بھی آ رہا ہے، تو فجر اور عشاء کی نماز اور سحری کا وقت کس طرح متعین کیا جائے؟

ہمارے یہاں علماء برطانیہ اور مساجد کے ائمہ کی ایک میٹنگ بلائی گئی تھی، جس میں خوب غور و فکر کے بعد موقع محل کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہندوستان و پاکستان کے مفتیان کرام کے

فتاویٰ کو بنیاد بنا کر اتفاق رائے سے یہ طے کیا گیا کہ جن دنوں آفتاب ۱۸ ؍ڈگری سے نیچے نہیں جاتا اور پوری رات اجالا رہتا ہے تب طلوع سے سوا گھنٹہ قبل صبح صادق کا وقت سمجھا جائے، اور اس سے پہلے سحری سے فارغ ہو جائیں اور اس کے بعد فجر کی نماز پڑھی جائے۔ اور جن دنوں صبح صادق کی شرعی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں، اور صبح صادق ہوتی ہے یعنی ۱۸ ؍درجہ پر آفتاب طلوع سے پہلے آجائے، تب اسے صبح صادق سمجھا جائے۔

لہذا آنجناب سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس تفصیل کو پیش نظر رکھ کر ہماری صحیح رہنمائی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حضور اقدس ﷺ جب معراج کے لئے تشریف لے گئے، تب اولاً رات دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر اخیر میں ہماری کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے شمار میں تو پانچ کردی گئیں لیکن ثواب میں پچاس باقی رکھی گئیں۔

اب جو شخص اللہ ورسول پر ایمان ویقین رکھتا ہو اسے ان پانچوں نمازوں کو ان کے صحیح وقت پر ادا کرنا لازم اور ضروری ہے۔ ان نمازوں کا طریقہ اور وقتوں کی تفصیل بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو دن مسلسل آکر حضور ﷺ کو بتادی ہے، جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتٰباً موقوتا۔ (النساء: ۱۰۳)۔

یعنی: بیشک نماز مسلمانوں پر فرض ہے اس کے (متعینہ) وقت کے ساتھ۔ (پارہ: ۵ سورہ نساء، بیان القرآن: ۱۵۵)۔ تفسیر خازن (۱؍۴۰۰) میں اسی آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ

مکتوبۃ موقوتۃ فی اوقات محدودۃ فلا یجوز اخراجھا عن اوقاتھا علی ای حال کان الخ

یعنی: نماز فرض ہے متعینہ وقت کے اندر، لہذا کسی بھی حالت میں اس متعینہ وقت سے باہراس کو نکالنا جائز نہیں ہے۔

اسی لئے فقہاء نے اصل سبب حکم الٰہی کو اور سبب ظاہری وقت کو مقرر کیا ہے۔اس لئے جہاں بھی وقت اور اس کی علامتیں ظاہر ہونگی اس وقت اس نماز کی ادائے گی اس پر لازم ہوگی۔طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ۹۲ پر لکھا ہے کہ:

و سببها الاصلی خطاب الله تعالی الازلی ای سبب وجوب ادائها و اعلم ان عندهم وجوبا و وجوب اداء و لكل منها سبب حقيقی و سبب مجازی فالوجوب سببه الحقيقی ايجاب الله تعالی۔ فی الازل لان الموجب للاحكام هو الله تعالی وحده لكن لما كان ايجابه تعالی غائبا عنا لا نطلع عليه جعل لنا سبحانه و تعالی اسبابا مجازية ظاهرة تيسيرا علينا وهی الاوقات بدليل تجدد الوجوب بتجددها۔ الخ

اس لئے سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ عشاء اور فجر کی نماز کا وقت حدیث میں کیا بتلایا گیا ہے؟ اور فقہاء نے اس کی کیا علامتیں بیان کی ہیں؟ تاکہ مسئلہ سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔حدیث امامت جبرئیل میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ:

و صلی بی العشاء حين غاب الشفق و صلی بی الفجر حين حرم الطعام و الشراب علی الصائم۔ الخ

یعنی: آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے عشاء کی نماز ایسے وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو چکی تھی۔اور فجر کی نماز ایسے وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو چکا تھا۔(یعنی صبح صادق کے بعد)،اسی لئے فقہاء عشاء کا اول وقت بتاتے ہوئے رقم طراز ہیں:

وقت العشاء اذا غاب الشفق: یعنی: عشاء کی نماز کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب شفق غائب ہوجاتی ہے۔(ہدایہ:۱/٦٦)۔

غروب کے بعد آسمان کے مغربی افق پر ایک روشنی باقی رہتی ہے شروع میں وہ سرخ نظر آتی ہے اور اخیر میں سفید نظر آتی ہے۔اور آفتاب جب افق سے ۱۸/ڈگری سے بھی زیادہ نیچے چلا جاتا ہے تب وہ روشنی غائب ہوجاتی ہے اور بالکل تاریکی چھا جاتی ہے، سرخ روشنی کو شرعی اصطلاح میں شفق احمر اور سفید روشنی کو شفق ابیض کہتے ہیں۔ یہ دونوں طرح کی روشنیوں کے غائب ہوجانے کے بعد امام صاحب کے قول کے مطابق عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے، اور صاحبین اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق شفق احمر کے غائب ہو نے کے ساتھ ہی عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔

ہدایہ:۱/٦٦ پر ہے: **ثم الشفق هو البياض الذى فى الافق بعد الحمرة عند ابى حنيفة رحمه الله عليه و عندهما هو الحمرة و هو رواية عن ابى حنيفة و هو قول الشافعى لقوله عليه السلام (الشفق الحمرة) الخ۔**

امام صاحب کا قول احوط اور صاحبین کا قول ایسر للناس ہے، جیسا کہ مبسوط میں لکھا ہے، اور ملتقط الابحر میں صاحبین کے قول کو مفتیٰ بہ بتایا گیا ہے۔

قول الامام احوط و قولهما اوسع اى ارفق للناس (قیل وبہ یفتیٰ)(۱/۷۰)

اس لئے ان ممالک میں ضرورت کی وجہ سے شفق احمر کے غائب ہونے کے فوراً بعد عشاء اور تراویح وغیرہ پڑھنا جائز اور درست ہے۔

یہاں ایک دوسرا مسئلہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ امام صاحب کی ظاہری روایت کے مطابق شفق ابیض کے غائب ہونے کے بعد، جب کہ آفتاب کی روشنی کی تمام نشانیاں ختم ہوجائیں اور

مکمل تاریکی چھا جائے تب عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے، تو ایسے ممالک جو غیر معتدل اور ۴۵/درجہ عرض البلد سے اوپر شمال میں، نیز وہ ممالک جو جنوب کی جانب ۴۵/درجہ عرض البلد پر اور اس سے زیادہ اوپر ہیں وہاں موسم گرما (کے چند ہفتوں) میں مکمل تاریکی نہیں چھا جاتی (آتی) اس لئے وہاں کے باشندوں پر عشاء کا وقت نہیں آتا تو عشاء کے وجوب کے بارے میں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

علامہ ابن ھمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر (۱/۱۵۶) میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فقہاء کے دونوں قول نقل کئے ہیں اور لکھا ہے کہ دونوں نمازیں پڑھی جائیں گی۔ اور ان کے لئے اندازہ لگا کر وقت مقرر کیا جائے گا۔ تنویر الابصار میں اسی کو مختار کہا ہے اور ابن ہمام نے بھی اسی قول کو پسند کیا ہے۔

ومن لا یوجد عندھم وقت العشاء کما قیل یطلع الفجر قبل غیبوبة الشفق عندھم افتی البقالی بعدم الوجوب علیھم لعدم السبب، و ھو مختار صاحب الکنز کما یسقط غسل الیدین من الوضوء عن مقطوعھما من المرفقین، و انکرہ الحلوانی ثم وافقہ و افتی الامام البرھانی الکبیر بوجوبھا، و لا یرتاب متأمل فی ثبوت الفرق بین عدم محل الفرض و بین سببہ الجعلی الذی جعل علامة علی الوجوب الخفی الثابت فی نفس الامر۔ الخ (۱/۱۵٦)۔

فتاویٰ دارالعلوم جدید (۲/٦۰) میں ہے:

سوال: ''فتاویٰ محمدی مع شرح محمدی'' (مصنفہٗ: مولینا اصغر حسین صاحب (رحمہ اللہ علیہ) میں لکھا ہے: کہ بلغار ایک شہر ہے، جہاں مغرب کی نماز کے بعد شفق غروب ہوتے ہی صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے۔ اور عشاء کا وقت نہیں ہوتا۔ یہ مسئلہ صحیح ہے یا نہیں؟ کیا ان لوگوں پر عشاء کی نماز فرض نہیں ہوتی؟ اور باشندگان بلغار پر عشاء کی نماز فرض ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب تفصیل سے مع حوالاجات کے عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ایک صاحب اس مسئلہ کا صاف انکار کررہے ہیں۔

جواب: یہ مسئلہ جو فتاویٰ محمدیہ میں لکھا ہے' صحیح ہے، فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے، در مختار اور شامی جو فقہ کی قابل اعتماد کتابیں ہیں، اس میں یہ مسئلہ لکھا گیا ہے۔

نہ معلوم! وہ آدمی کیوں انکار کررہا ہے۔اگر یہ وجہ ہے انکار کی کہ بلغار ایسی جگہ نہیں ہے، تو معلوم ہونا چاہئے کہ بلغار اور ان کے چاروں طرف ایک بہت بڑا وسیع علاقہ ہے جہاں بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں یہ حالات پیش آتی ہیں۔فقہاء نے اپنے تجربوں اور اپنے مشاہدے کے بعد لکھا ہے۔اور اس کا انکار کرنا جہالت ہے۔

اب رہی یہ بات کہ جہاں عشاء کی نماز کا وقت نہیں ہوتا تو وہاں عشاء کی نماز پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ تو بعض فقہاء کا یہی کہنا ہے کہ وہاں عشاء کی نماز فرض نہیں ہے کیونکہ وہاں عشاء کی نماز کا وقت ہی نہیں ہوتا جیسا کہ' فتاویٰ محمدی' میں مولینا اصغر حسین صاحبؒ نے لکھا ہے۔ لیکن محققین فقہاء جیسے کہ ابن ہمام (رحمہ اللہ علیہ) وغیرہ فرماتے ہیں ہیں: کہ بہر حال! عشاء کی نماز کا وقت نہیں ہوتا لیکن عشاء کی نماز وہاں بھی فرض ہے۔اور ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں پر پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے۔اور ان کو ہر جگہ اور ہر وقت پڑھنا چاہئے۔جیسا کہ حدیث دجال میں آیا ہے کہ ایک دن سال بھر کا ہوگا۔

تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا: کہ ان دنوں میں نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اس دن سال بھر کی نمازیں پانچوں نمازوں کے اوقات کا اندازہ (حساب) کرکے پڑھو یعنی ہر چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں ادا کرو۔فقط

اسی طرح دوسرے ایک سوال کا جواب صفحہ ۴۴ پر ہے اس طرح ہے:

سوال: جس جگہ تین بجے سورج طلوع ہوتا ہو اور نو بجے غروب ہوتا ہو یعنی لندن میں ایسا ہوتا ہے۔ تو اس حساب اٹھارہ گھنٹے سے زیادہ وقت کا روزہ ہوتا ہے۔ اور چھ گھنٹے کی رات ہوتی ہے۔ تو مغرب کی نماز غروب آفتاب کے بعد پڑھے یا بارہ گھنٹے کے حساب سے پڑھی جائے؟ اور اسی طرح عشاء کی نماز کس طرح اور کس وقت پڑھی جائے؟

جواب: مغرب کی نماز غروب آفتاب کے بعد پڑھے اسی طرح دوسری سب نمازیں وہاں کے حساب سے پڑھی جائیں۔ فقط واللہ اعلم۔

کتبہٗ: بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ

اسی لئے محققین فقہاء کے ارشاد کے مطابق دن بھر میں پانچوں نمازیں پڑھی جائیں گی اور جہاں وقت نہ ہوتا ہو وہاں اندازہ (حساب) کیا جائے گا۔

اب رہا فجر کی نماز کا مسئلہ تو اوپر کی حدیث جبرئیل میں ایک جملہ ہے **صلی بی الفجر الخ**۔ یعنی پہلے دن فجر کی نماز صبح صادق ہوتے ہی فوراً پڑھی گئی، اس لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ

اول وقت الفجر اذا طلع الفجر الثانی و هو البیاض المعترض فی الافق (هدایه: ٦٤)۔ اور مجمع الانھر میں (ص:) لکھا ہے:

(وقت الفجر)(من طلوع الفجر الثانی) ای الصادق (و هو البیاض المعترض) ای المنتشر (فی الافق) یمنة و یسرة و هو المستضیء المسمیٰ بالصبح الصادق الخ۔

صبح دو قسم کی ہے، ایک صبح کاذب دوسری صبح صادق۔ دونوں کی علامتیں یہ ہیں:

(۱) صبح کاذب: اس روشنی کو کہتے ہیں جو رات کے اخیری حصہ میں افق کے اوپر ''جو لومڑی

کی دُم کی طرح" لمبائی میں دکھائی دیتی ہے، طولاً پھیلتی ہے۔اس کے بعد تاریکی چھا جاتی ہے وہ رات ہی کا حصہ ہے، اس سے عشاء اور سحری کا وقت نہیں بدلتا، اس میں عشا وسحری جائز ہے، انگریزی زبان میں جسے زوڈیکل لائٹ (Zodiacal Twilight) کہتے ہیں۔

(۲) صبح صادق: دوسری قسم صبح صادق ہے، یہ وہ روشنی ہے جو افق کے مشرقی کنارے پر عرضاً پھیلتی ہے یعنی دائیں- بائیں جانب پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔اور آہستہ آہستہ اس کی روشنی بڑھتی جاتی ہے اور کچھ سرخی مائل ہوتی ہے، اور گرد وغبار اور کہر سے فضا صاف ہو تو آفتاب کی روشنی کی طرح سفید ہوتی ہے۔ انگریزی زبان میں اسے فلکی یا سٹرونمیکل ٹوالائٹ (Astronomical Twilight) کہتے ہیں۔

آفتاب طلوع ہونے سے پہلے اور افق سے ۱۸ ؍ ڈگری نیچے ہوتا ہے تب یہ روشنی دکھائی دینا شروع ہوتی ہے، اور صبح صادق کی جو علامتیں فقہ کی کتابوں میں بیان کی گئی ہیں وہ تمام اس وقت ظاہر ہوتی ہیں۔اسی لئے تمام ماہرین فقہ واہل علوم ہیئت جب آفتاب ۱۸ ؍ ڈگری پر آتا ہے اس وقت کو صبح صادق کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق جن جگہوں پر ان علامتوں کا وقوع ممکن ہو یا ظاہر ہوتی ہوں وہاں ان ہی پر اعتماد کر کے ان علامتوں کے مطابق اوقات متعین کرنا لازمی اور ضروری ہے۔ایسی جگہوں پر علم ہیئت کی بتائی ہوئی باتوں کا ذرا بھی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔صرف استمداد کے لئے ان سے سہارا لیا جا سکتا ہے۔لیکن جن جگہوں پر ان نشانیوں کا دیکھنا مشکل ہو جیسا کہ یو کے میں جہاں آسمان کہر اور ابر آلود رہتا ہے، اسی طرح لائٹ کا مکمل اور زیادہ تر انتظام ہونے کی وجہ سے یا ان نشانیوں کے پہچاننے کی صحیح معرفت نہ ہونے کی وجہ سے علم ہیئت کے حساب کے مطابق احتیاط کو مدنظر رکھ کر عمل کیا جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

حضرت اقدس مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ میں ہے:
سوال: گھڑی پر اعتماد کرتے ہوئے اذان دینا چاہیئے یا آسمانی نشانیوں کو دیکھ کر؟
جواب: درحقیقت آسمانی نشانیاں ہی ہیں لیکن گھڑی کا وقت اگر برابر رکھا جارہا ہے اور نشانیاں اور گھڑی کے درمیاں کوئی خاص فرق نہ پڑتا ہو تو گھڑی پر عمل کرنا بھی جائز ہے۔ الیٰ آخرہٖ ۔(ملخص: امداد الفتاویٰ حصہ اول صفحہ۱۰۲)۔
اس لئے فی زمانناً مذکورہ تفصیل کے مطابق رصدگاہوں کے اوقات سے مدد حاصل کرنا درست ہے۔
۴۵ر ڈگری عرض البلد سے اوپر جو جگہیں جنوب یا شمال میں واقع ہیں، ان جگہوں کو غیر معتدل کہتے ہیں وہاں دن و رات کا وقت موسم کے مختلف ہونے سے بہت ہی زیادہ بدلتا رہتا ہے، نیز ان جگہوں میں عرض البلد کے بدلنے سے حالات میں تفاوت آتا ہے، یوکے ۵۰ سے ۵۸ عرض البلد کے درمیان میں واقع ہے، اوراس حصہ کو بھی غیر معتدل کہتے ہیں، اس لئے موسم سرما و گرما میں دن و رات کے وقت میں بہت ہی فرق ہوتا ہے۔ بعض جگہوں پر نماز کے وقت کی تمام نشانیاں دِکھائی دیتی ہیں اس لئے ان جگہوں پر نشانیوں کو دیکھ کر نماز وروزہ کی پابندی ضروری ہے۔ چاہے روزہ ۱۸ر گھنٹوں کا ہو یا ۸ر گھنٹوں کا۔
اور کچھ جگہوں پر موسم گرما میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ۱۸ر ڈگری سے نیچے نہیں جاتا اور پوری رات شفق ابیض باقی رہتی ہے جس کا مشاہدہ بھی کیا گیا ہے۔
علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ خود اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
اخبرنی من هو من تلك البلاد انه فی اربعینة الصیف یطلع الفجر قبل مغیب الشفق الاحمر۔ و انه فی الصوم فی مدة اللیل یاکلون فیها اما مرة واحدة او

مرتین بفاصل یسیرة قبل ظهور الفجر۔ و اخبرنی عن بعض بلاد بعیدة عنهم انه لا ظلام فیها اصلا و عن بلاد آخر انها دائمة لا نور فیها الا بالمصباح۔ الخ۔ (طحطاوی علی الدر: ۱/۲۶۱)۔

اور رصدگاہوں کے اوقات میں وضاحت کی گئی ہے کہ ۵۰ ڈگری عرض البلد پر جون و جولائی میں اور ۶۰ ڈگری عرض البلد پر اگست تک پوری رات افق پر روشنی باقی رہتی ہے، اسی طرح ۶۰/ڈگری سے اوپر ۸۰/ڈگری تک یا ۹۰/ڈگری تک ایسی جگہیں بھی آئیں گی کہ ایک طرف آفتاب غروب ہوگا اور تھوڑی ہی دیر میں پھر طلوع ہو جائے گا۔ یا ۶-۶ مہینوں تک مسلسل آفتاب طلوع رہے گا یا غروب رہے گا۔ تو ان جگہوں پر شریعت کی بتائی ہوئی علامتوں کا ظہور نہ ہو جیسا کہ مسؤلہ صورت میں انگلینڈ میں پوری رات روشنی باقی رہنے سے حدیث پاک اذا اسود الافق (یعنی مغربی افق پورا تاریک ہو جائے) جو عشاء کا وقت ہے، ثابت نہیں ہوتیں۔ اور وہ علامتیں جو آفتاب کے ۱۸/ڈگری پر آنے سے ظاہر ہوتی ہیں وہ ظاہر نہیں ہوتیں جو نماز فجر کے لئے ضروری ہیں یا سحری کے اخیری وقت کو بتلائیں تو اس حالت میں نماز و روزہ اور سحری کا وقت کس طرح متعین کیا جائے؟

اس کے لئے فقہ حنفی کی مشہور و معتمد کتاب درمختار اور اس کے حاشیہ ردالمحتار جو شامی سے مشہور ہے (حصہ اول ص ۲۴۲) میں لکھا ہے:..................

(وفاقد وقتها) کبلغار ،فان فیها یطلع الفجر قبل غروب الشفق فی اربعینیة الشتاء(مکلف بهما فیقدر لهما الخ)۔

اور اسی طرح حدیث دجال جو حدیث کی تقریباً سبھی کتابوں میں موجود ہے جس میں حضور ﷺ کا ارشاد (اقدرو لہ): یعنی اس کے لئے اندازہ کرو۔

اور اسی طرح ابن ماجہ شریف ص ۳۰۸ پر ایک حدیث ہے: حدیث دجال میں جہاں طویل ایام کا حکم بیان کیا گیا ہے وہاں اسی طرح مختصر سے مختصر ایام کا حکم بیان کیا گیا ہے۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

وآخر ایامه کالشررة یصبح احدکم علی باب المدینة فلا یبلغ بابها الآخر حتی یمسی۔ فقیل له: یا رسول الله !کیف نصلی فی تلك الایام القصار؟ قال: تقدرون فیها الصلاة کما تقدرونها فی هذه الایام الطوال ثم صلوا۔ الخ۔

مختصر یہ ہے کہ جہاں ان نمازوں کی نشانیاں نہ ہوتی ہو وہاں کے لوگ بھی نمازوں کے (ادا کرنے کے) مکلّف ہیں۔

اب رہی یہ بات کہ اندازہ کس طرح کیا جائے؟ اور اس کا طریقہ کیا ہوسکتا ہے؟

تو علامہ طحطاوی (رحمہ اللہ علیہ) درمختار کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

لان المصنف اختار التقدیرولم یبین معناه ولم ارهٗ لائمتنا ـالخ۔ (حصه اول ص ۲٦۷)۔

یعنی مصنفؒ نے اندازہ کرنے کا حکم تو بتایا لیکن انہوں نے ان کی تفصیل اور صراحت کی طرف رہنمائی نہیں کی۔ اور ہمارے ائمہ احناف میں سے بھی کسی نے اس کا خاص طریقہ مقرر کیا ہو ایسا میں نے نہیں دیکھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ تقدیر اور اندازہ تو لگایا جائے گا لیکن ہمارے فقہاء نے اس کا کوئی طریقہ لازم نہیں کیا ہے۔ لہٰذا اس طرح کے دوسرے مسائل کی طرح جن میں یقینی طور پر فیصلہ کرنا مشکل ہو وہاں تحرّی کے قواعد وضوابط اور اصولوں کے مطابق غالب گمان پر عمل کیا جائے گا۔ ہاں! شافعی حضرات رحمۃ اللہ علیہم نے اس تقدیر کی مختلف صورتیں بتائی ہیں علامہ نوویؒ مسلم

شریف کی شرح حصہ دوم ص ۴۰۱ پر تحریر کیا ہے: کہ
(واقدروا له قدرهٗ)انه اذامضی بعد طلوع الفجر قدر مایکون بینه و بین الظهر کل یوم فصلوا الظهر، ثم اذا مضی بعدهٗ قدر مایکون بینها و بین العصر فصلوا العصر،واذا مضی بعد هٰذا قدر مایکون بینها و بین المغرب فصلوا المغرب و کذا العشاء والصبح۔ الخ۔
یعنی "واقدروا له قدرهٗ"، کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد ظہر تک جو وقت عمومی طور پر رہتا ہے اتنا وقت چھوڑ کر ظہر پڑھی جائے، اور اس ظہر کے وقت سے عصر تک عمومی طور پر جو وقت رہتا ہے ان کو چھوڑ کر عصر پڑھنی چاہئے، اور عصر کے وقت سے مغرب تک جتنا وقت رہتا ہے ان کو چھوڑ کر مغرب پڑھنی جائے، اور اسی طرح عشاء اور صبح کی نماز پڑھی جائے گی۔
یہ طریقہ اور ترتیب وہاں کام آئے گی جہاں مسلسل چھ مہینے تک سورج طلوع رہتا ہے اور چھ مہینے تک غروب رہتا ہے، لیکن لندن اور اس کے اطراف میں اس طریقہ پر عمل درآمد نہیں ہوسکتا کیونکہ یہاں چوبیس گھنٹوں میں ایک مرتبہ سورج طلوع بھی ہوتا ہے اور غروب بھی ہوتا ہے۔
نیز علامہ طحطاوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی حضرات شوافع ؒ کی طرف سے دو طریقے بتائے ہیں:
الاولیٰ :ان یعتبر باقرب البلاد الیهم کما ذکره الشافعیة، فاذا کان فی اطول الایام السنة وغربة الشمس ثم طلعت بعدساعة من غروبها قبل ان یغیب الشفق الاحمر فیها ۔
فاذا کان یغیب فیها الشفق بعد ساعتین من غروب الشمس یکون مغیب

الشفق فی ھٰذہ بعد ساعة من طلوع الشمس فیھا فیصلون العشاء والوتر بعد ساعة من طلوع الشمس۔
وعلی ھٰذالقیاس الصبح اذا کان یطلع فی القریبة بعد ثلاث ساعات من غروب الشمس یصلی بعد ساعتین من طلوع الشمس فیھا۔
والثانیة : ان ینظر الی وقت العشاء فی قریبة منھا ، فاذا یکون من لیلھم فبقدر ھٰذہٖ النسبة یفعل ھٰؤلاء، فان کانت السدس، جعلنا ھٰؤلاء سدسه وقت المغرب وبقیة وقت العشاء الخ

صورت مسئلہ میں صرف رات اور صبح صادق اور سحری کی تعیین ہی کرنے کی ضرورت ہے، اس لئے اس کے متعلق غور کریں تو امام غزالی (رحمہ اللہ علیہ) نے احیاء العلوم میں لکھا ہے:
ویعرف بالقمر فی لیلتین من الشھر ،فان القمر یطلع من الفجر لیلة ستّ وعشرین ویطلع الصبح مع غروب القمر اثنی عشر من الشھر ۔ ھٰذا ھو الغالب ۔(جلد اول ص ۱۷۳) ۔

یعنی صبح صادق کا وقت دوراتوں سے پہچانا جائے گا ،اس لئے کہ ۲۶ ویں شب میں چاند صبح صادق کے ساتھ ہی طلوع ہوتا ہے اور ۱۲ ویں شب میں طلوع فجر کے وقت چاند غروب ہوتا ہے۔اور عموماً ایسا ہی ہوتا ہے۔اور بعض بروج میں تفاوت بھی ہوتا ہے۔

حضرت اقدس تھانوی (رحمہ اللہ علیہ) نے (امداد الفتاویٰ ج ا ص ۱۰۰) میں صبح صادق کے اسی قاعدے کو تحریر فرماتے ہیں کہ ’’ میں صبح کا قاعدہ بتاتا ہوں ،اس کو بھی دیکھنا پڑے گا ،قاعدہ اکثری یہ ہے کہ قمری مہینہ کی ۲۶ ویں شب کو طلوع قمر کے ساتھ صبح صادق ہوتی ہے۔اسی طرح بارہویں شب کو غروب کے ساتھ صبح صادق ہوتی ہے۔ان دوشبوں سے جس شب میں چاہیں صبح صادق کا وقت دیکھ کر گھڑی سے طلوع شمس کا فاصلہ دیکھ لیجئے۔اتنا

ہی فاصلہ اس روز غروب شمس اور ابتداء وقت عشاء میں ہوگا۔ اس کو بھی ہر مہینہ دیکھ کر ضبط کر لیجئے یعنی فجر بھی اور عشاء بھی عین اول وقت سے دس پندرہ منٹ بعد پڑھ لیا کیجئے۔ اور روزہ میں اسی قدر پہلے سحری چھوڑ دیجئے۔

نیز ایک صاف اور صریح جزئیہ اندازہ سے سحری کے متعلق (عالم گیری ج ا ص ۱۹۵) پر ہے کہ:

ولو اراد ان يتسحر بالتحرّی فله ذالك : اذا كان بحال لايمكنه مطالعة الفجر بنفسهٖ او بغيرهٖ وذكر الشيخ شمس الائمة الحلوانی ان من تسحر باكبر الرائی لابأس بهٖ اذا كان الرجل ممن لا يخفی عليه مثل ذالك ۔

نیز اس کی مکمل تائید علامہ ابن عابدین کی اس تصریح سے بھی ہوتی ہے جو شامی جلد ثانی کتاب الصوم کے (صفحہ ۱۰۶) پر موجود ہے کہ:

فی تعبير المصنف كغيرهٖ بالظن اشارة الی جواز التسحر والافطار بالتحری وقيل لايتحری فی الافطار والی ان يتسحر بقول عدل وكذا بضب الطبول:

نیز (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۷۵) پر لکھا ہے کہ: ہیئت کے قاعدے سے طلوع آفتاب کے وقت سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تک سحری کھا سکتے ہیں، اور فقہاء نے احتیاط کی ہے کہ غروب سے طلوع تک کل وقت جتنا ہے اس کو سات پر تقسیم کریں۔ چھ حصہ سحری کھا سکتے ہیں۔

حضرت اقدس تھانویؒ کے اس ارشاد پر حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے تحریر کیا ہے کہ: یہ قول تقریبی ہے تحقیقی نہیں، یہ صحیح ہے، لیکن صورت مسئولہ میں جب تحقیقی طور پر صبح صادق کا تعین دشوار ہے تو اسی تقریبی قول کو پیش نظر رکھتے ہوئے تقدیر کی جائے تو مناسب ہے۔ اس لئے کہ ہمارا مقصد تو (اقد روالہ) کی ایک صورت کو ہی تجویز کرنا ہے۔ یہی حال رات

کے ساتویں حصہ والے قول کا ہے۔
حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ (امداد الاحکام ج ا ص ۳۱۴) پر تحریر فرماتے ہیں کہ: اس صورت میں جب کہ غروب کے بعد پانچ گھنٹہ رات ہوتی ہے، لندن والوں پر مغرب، عشاء اور فجر تینوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھنی واجب ہے۔ آگے تحریر فرماتے ہیں کہ: عشاء کی نماز غروب کے ایک گھنٹہ بعد پڑھ لیا کریں، صاحبین کے مذہب پر شفق احمر کے غائب ہوجانے سے عشاء کا وقت ہوجاتا ہے اور شفق احمر غروب کے بعد ایک گھنٹہ میں غائب ہوجاتی ہے۔
اسی کتاب میں ص ۳۰۹ پر عبارات فقیہ ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ: ان عبارات سے معلوم ہوا کہ صبح صادق طلوع آفتاب سے ۱۸ درجہ پہلے ہوتی ہے، جس کی مقدار گھنٹوں کے حساب سے ایک گھنٹہ پندرہ منٹ ہوتی ہے۔ لیکن احتیاط یہ ہے کہ سحری طلوع آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ترک کردی جائے۔
حضرت اقدس مفتی یحییٰ صاحب مدظلہ العالی مفتی مظاہر العلوم سہارنپور اپنے ایک فتویٰ نمبر ۱۱۲۳ میں مملکت برطانیہ کے لئے اس قسم کے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ: صورت مسئولہ میں عشاء کی نماز مغرب کی نماز کے ایک گھنٹہ بعد پڑھنا درست ہے، نیز طلوع شمس سے سوا گھنٹہ قبل فجر کی نماز ادا کریں۔
اکابرین امت اور فقہاء کرام کے مذکورۃ الصدر ارشادات کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو جہاں جن دنوں میں پوری رات روشنی افق پر رہتی ہے اور جس جگہ حالات کے پیش نظر مشاہدہ بھی مشکل ہے کہ آسمان عموماً ابر آلود رہتا ہے، حکومت کی طرف سے روشنی کا مکمل انتظام ہے، نیز ہر ایک شخص کو صبح صادق کی معرفت اور پہچان بھی نہیں ہوتی۔ ” الضرر یزال

مهما امكن " اور الضرورات تبيح المحظورات" کے قانون کے پیش نظر مسافت سفر کی ۴۸ میل کی تحدید اور ماء کثیر کی ''دہ دردہ'' کی تعیین کی طرح ان دنوں میں صبح صادق کا وقت ساتواں حصہ مقرر کردیا جائے تو یہ اوسع للناس اور ارفق ہوگا۔

امام غزالی (رحمہ اللہ علیہ) نے احیاء العلوم میں اور حضرت اقدس تھانوی (رحمہ اللہ علیہ) نے امداد الفتاویٰ میں صبح صادق کی پہچان کے لئے جو قاعدہ بتایا ہے اسی طرح یہی فاصلہ صبح صادق اور طلوع شمس کے درمیان ہوا۔

اور حضرت اقدس تھانویؒ نے رات کے ساتویں حصہ والا جو قول لکھا ہے: اس کے حساب سے تقریباً ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایک گھنٹہ اور بطور احتیاط پندرہ منٹ کا اضافہ کرکے سوا گھنٹہ مقرر کرنے سے زیادہ تائید ہوتی ہے۔

میری اپنی رائے میں جن دنوں حقیقی صبح صادق ہوتی ہے ان دنوں میں یعنی آفتاب جب افق سے ۱۸ دگری سے زیادہ نیچے جاتا ہے ان دنوں میں تو روزہ اور نماز کے لئے اسی کا اعتبار کیا جائے اور گرمی کے ان دنوں میں جب آفتاب اتنے نیچے نہیں جاتا اور آسمان پر پوری رات روشنی رہتی ہے اس وقت (فاقدروالہ) پر عمل کرتے ہوئے رات کے سات حصے کرکے اخیری حصہ کو صبح صادق کا اندازہ کرلیا جائے۔ اور اس پر عمل کرلیا جائے تو لوگوں کے لئے بھی سہولت و آسانی رہے گی اور وقت کی تعیین میں بھی زیادہ پریشانی نہیں ہوگی۔ اور روزہ رکھنے والوں کے لئے بھی سہولت رہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ ۱۹؍محرم الحرام ۱۴۰۳ھ۔

علماء برطانیہ اور ائمہ حضرات نے بالاتفاق سوا گھنٹہ مقرر کیا وہ غیر محل میں نہیں ہے بلکہ وہاں کے لوگوں کی سہولت اور شریعت کی حدود کے بموجب ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

﴿۳۵۱﴾ زوال کا صحیح وقت

سوال: زوال کا وقت ۱۲:۲۰ سے ۱۲:۵۹ کا ہے، اس دوران کیا نفل نماز، پنج سورہ یا تلاوت قرآن کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وہ تین اوقات میں جن میں ہر قسم کی نماز پڑھنا ممنوع ہے اس میں سے ایک استواء یعنی ٹھیک دوپہر کا وقت ہے جب آفتاب بالکل سر پر ہوتا ہے اور سایہ گھٹنا بڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ یہ وقت صرف دو یا تین منٹ کا ہوتا ہے، سوال میں لکھنے کے مطابق ۳۹ منٹ کا نہیں ہوتا۔ احتیاط کے طور پر پانچ منٹ سمجھنا چاہئے، لہذا اتنے وقت میں کوئی بھی نماز نفل ہو یا فرض پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اور تلاوت کرنا یا پنج سورہ پڑھنا یا دوسرے اوراد پڑھنا منع نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۵۲﴾ زوال کی کتنی دیر بعد نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: زوال کی کتنی دیر بعد نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ہمارے یہاں ۱۲:۵۵ زوال کا وقت ہے تو ۱:۰۰ بجے اذان دے کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جب آفتاب ٹھیک سر پر آجائے اور سایہ گھٹنا بڑھنا بند ہو جائے اسے استواء کہتے ہیں اس وقت کوئی بھی نماز پڑھنا حدیث شریف کے حکم کے مطابق ناجائز ہے۔ یہ وقت بہت ہی کم مقدار کا ہے، استواء سے پہلے یا بعد کا وقت مکروہ نہیں ہے، لیکن ہمیں صحیح وقت کا علم نہیں رہتا اس لئے استواء سے دو تین منٹ قبل اور دو تین منٹ بعد احتیاط کے طور پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

مسؤلہ صورت میں ۱۲:۵۵ کا استواء ہے (جسے زوال بھی کہتے ہیں) تو ایک بجے اذان دیکر

نماز پڑھنا بلاشبہ جائز اور درست ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۵۳﴾ ظہر کی نماز میں کتنی تاخیر درست ہے؟

سوال: یہاں موسم گرما میں غروب آفتاب ۹:۰۰ بجے کا ہے، اور طلوع ۵:۳۰ بجے کا ہے، اور عصر کا وقت حنفی مذہب کے مطابق ۶:۴۵ کو ہوتا ہے، تو ظہر کی نماز کتنے بجے تک پڑھ سکتے ہیں؟ جواب بتا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......ظہر کی نماز کا وقت زوال یعنی آفتاب، استواء کے بعد جب مغرب کی طرف ڈھلنے لگتا ہے تب سے شروع ہوتا ہے۔ اور ہر چیز کا سایہ، سایہ اصلی کے علاوہ دو چند ہو جائے تب تک رہتا ہے۔ اور یہ وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اس لئے عصر کے وقت کے شروع ہونے تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے، پھر بھی اختلاف سے بچنے کے لئے ایک مثل سے قبل ظہر پڑھ لینی چاہئے۔ اور یہی بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۵۴﴾ جمعہ کے دن زوال کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سوال: کیا زوال کے وقت کوئی نماز پڑھ سکتے ہیں؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ صرف جمعہ کے دن زوال کے وقت نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......استواء یعنی جب آفتاب بالکل سر پر ہو، اور سایہ گھٹنا بڑھنا بند ہو جائے تب کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اور جو لوگ جمعہ کے دن اس وقت نماز پڑھنے کو جائز بتلاتے ہیں ان کا قول صحیح نہیں ہے۔ اس لئے جمعہ کے دن بھی اس وقت کوئی بھی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۵۵﴾ عصر کی نماز کا وقت کب تک رہتا ہے؟

سوال: یہاں افریقہ میں عصر کا وقت موسم گرمی اور سردی میں بدلتا رہتا ہے، مغرب کا وقت بھی غروب کے وقت کے بدلنے کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ قابل دریافت امر یہ ہے کہ عصر کی نماز ۵:۳۰ کو ہوتی ہو تو عصر کا وقت کب تک رہتا ہے اور مغرب کا وقت کب تک رہتا ہے؟ مغرب سات بجے پڑھتے ہیں، اور عشاء کی نماز ۸:۴۵ کو ہوتی ہے، تو کیا یہ ٹھیک ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں عصر کا مستحب وقت سات بجنے میں ۱۵، ۲۰ منٹ کم (۶:۴۰ سے ۶:۴۵) تک رہتا ہے۔ پھر سات بجے تک آفتاب کی روشنی کم ہونے لگتی ہے، اور سات بجے تک بھی عصر کا وقت رہتا ہے، لیکن یہ آخری وقت مکروہ وقت شمار ہوتا ہے۔ مغرب کی نماز سات بجے ہوتی ہو تو آٹھ بج کر تیس منٹ پر (۸:۳۰ بجے) عشاء کی اذان دے کر ۸:۴۵ کو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وقت ہو جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۵۶﴾ عصر کی نماز کا وقت

سوال: عصر کی نماز ادا کرنے کا بہتر وقت کب سے کب تک کا ہے؟ مکروہ وقت کتنی منٹ کا ہے؟ آفتاب غروب ہونے کو پانچ - سات منٹ باقی ہوں تب ادا کی ہوئی عصر کی نماز صحیح سمجھی جائے گی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... عصر کی نماز کا وقت، ہر چیز کا سایہ اس کے سایہ اصلی کے علاوہ دو مثل ہو جائے تب سے شروع ہوتا ہے۔ اور جب تک آفتاب کی روشنی پھیکی نہ پڑ جائے تب تک عصر کی نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔

پھر جب آفتاب کی روشنی اتنی کم ہو جائے کہ اس کی طرف آنکھ ملا کر دیکھنا آسان ہو جائے تب سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت عصر کی نماز کے لئے مکروہ ہے۔ عامۃً ایسا وقت ۲۰/منٹ تک کا ہوتا ہے، لیکن موسم اور جگہ کے حساب سے یہ وقت کم وبیش ہوتا رہتا ہے۔
غروب آفتاب کے پانچ - دس منٹ پہلے اسی دن کی عصر کی نماز پڑھی جائے تو نماز صحیح ہو جائے گی۔ (شامی، درمختار) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۵۷﴾ عصر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے نفل پڑھنا

سوال: عصر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے یا جماعت ہونے سے پہلے تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... عصر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے ہر طرح کی نفل نماز پڑھنا درست ہے۔ عصر کی فرض نماز پڑھنے کے بعد نفل پڑھنا منع ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۵۸﴾ عصر، مغرب اور عشاء کا وقت شرعی نقطہ نظر سے

سوال: ۳۰ نومبر کو دن ۸/ گھنٹے اور ۲۴/ منٹ کا ہوتا ہے، اس دن ۷:۵۲ کو آفتاب طلوع ہوتا ہے، اور شام ۴:۰۶ کو غروب ہوتا ہے، اس حساب سے آدھا دن ۱۱:۵۸ کو (زوال) ہوتا ہے، اسی طرح اس دن دن کے آٹھویں حصہ کے حساب سے عصر کا وقت شام ۳:۰۵ کو ہوتا ہے، اس حساب سے عشاء کا وقت (رات کا آٹھواں حصہ) رات ۶:۰۵ کو ہوتا ہے۔
تو پوچھنا یہ ہے کہ اوپر بتائی گئی وقت کی تفصیل صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مفتیٰ بہ قول کے مطابق غروب آفتاب کے بعد آسمان پر جو سرخی (شفق احمر) باقی رہتی ہے اس کے غائب ہونے کے ساتھ مغرب کا وقت ختم ہو جاتا

ہے اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، لہذا آپ کے یہاں شفق احمر کب غائب ہوتی ہے یہ معلوم کر کے عشاء کا وقت طے کیا جائے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۵۹﴾ عصر کی نماز وقت مکروہ سے پہلے ادا کر لینی چاہئے۔

سوال: ایک مسجد میں تجارت و کاروبار کرنے والے مصلی حضرات عصر کی نماز کا وقت اپنی سہولت کے مطابق مغرب کی نماز سے ۲۰-۲۵ منٹ پہلے کا رکھتے ہیں، تو کیا مندرجہ بالا وقت پر عصر کی نماز کی جماعت کرنا جائز ہے؟ اسی طرح ہر نماز کی جماعت اس کے وقت کے ختم ہونے سے کتنی منٹ پہلے کرنی چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... عصر کی نماز کے وقت میں تفصیل یہ ہے کہ غروب سے قبل آفتاب کی روشنی پھیکی ہو کر پیلی ہو جائے تب سے عصر کی نماز کا مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اور ہمارے یہاں کے موسم کے حساب سے غروب سے ۱۵-۲۰ منٹ پہلے یہ وقت شروع ہوتا ہے، لہذا اس وقت سے اتنی دیر پہلے نماز پڑھنی چاہئے کہ اگر کبھی اس نماز کو دہرانے کی ضرورت پیش آ جائے تو وقت مکروہ سے پہلے اسے دہرائی جا سکے۔ (شامی وغیرہ)

﴿۳۶۰﴾ مغرب کی نماز کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے؟

سوال: مغرب کا وقت کب ہوتا ہے؟ ہمیں یقین ہے کہ غروب ۵:۴۸ کو ہوتا ہے، کیا پھر بھی تین چار منٹ تاخیر کرنی چاہئے؟ ہمارے مولانا صاحب کا کہنا ہے کہ غروب کے بعد بھی تین منٹوں کی تاخیر کر کے اذان دینی چاہئے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جب آفتاب غروب ہو جائے تب سے مغرب کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، (مراقی الفلاح: ۱۴۰) جب یقینی طور پر آفتاب کے غروب ہونے کا

علم ہوگیا تو اب تاخیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، فوراً اذان دے کر نماز پڑھ لینی چاہئے۔ اس لئے کہ مغرب کی نماز میں تعجیل مستحب ہے۔ دوتین منٹ انتظار کرنے کے لئے جو کہا گیا ہے وہ بھی اس لئے کہا گیا ہے تاکہ غروب آفتاب کا مکمل یقین ہوجائے۔ (طحطاوی:۱۰۸)

﴿۳۶۱﴾ مغرب کی نماز کا اخیری وقت

سوال: مغرب کی نماز کی سات رکعتیں کب تک ادا ہوسکتی ہیں؟ یعنی مغرب کا وقت کب تک رہتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... آفتاب غروب ہوتے ہی مغرب کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور شفق ابیض کے غائب ہونے تک باقی رہتا ہے۔ موسم اور جگہ کے اعتبار سے وقت کم وبیش ہوتا رہتا ہے۔

حضرت مفتی بسم اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق ایک گھنٹہ ۳۸ ؍منٹ سے زیادہ اور ایک گھنٹہ ۲۱ ؍منٹ سے کم نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۶۲﴾ افطاری کے سبب تکبیر تحریمہ کا فوت ہوجانا

سوال: افطاری کر کے مسجد جاتا ہوں تو ایک رکعت فوت ہوجاتی ہے تو میں گھر ہی پر بچوں کو جمع کر کے جماعت سے نماز پڑھ لیتا ہوں تو اس طرح کرنے میں جماعت کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... مسجد جا کر جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے، اس لئے گھر پر بچوں کے ساتھ جماعت نہ کرتے ہوئے مسجد جا کر جماعت سے نماز پڑھنی چاہئے۔ اور افطاری سے جلد فارغ ہوجانا اپنے اختیار میں ہے، پھر بھی اگر رکعت فوت

ہوتی ہو تو بھی مسجد کی جماعت میں شریک ہونے میں زیادہ ثواب ہے۔ نماز کے لئے آنے جانے کا ثواب، اعتکاف اور بڑی جماعت کا ثواب اور مسجد میں ایک نماز ادا کرنے سے ۲۷/ نمازوں کا ثواب ملتا ہے، جو گھر میں تکبیر تحریمہ اور جماعت کے ساتھ پڑھنے کے باوجود نہیں ملے گا۔ باقی گھر میں بچوں کے ساتھ جماعت کر کے نماز پڑھنے سے جماعت کا ثواب تو مل ہی جائے گا۔ (مراقی الفلاح) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۶۳﴾ عشاء کی نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

سوال: مسلم گجرات فتاویٰ سنگرہ کے اخیر میں خاص- خاص فتاویٰ ہیں، جن میں عشاء کی نماز کا ٹائم ٹیبل بھی دیا ہے، کیا یہ صرف انڈیا کے لئے ہے؟ یا ٹرینیڈاڈ میں بھی چل سکتا ہے؟ غروب کے کتنے گھنٹوں کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... غروب کے بعد شفق ابیض کے ختم ہوتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور یہ وقت موسم اور جگہ کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے، مسلم گجرات میں جو ٹائم ٹیبل دیا ہے وہ صرف انڈیا کے لئے ہے، ٹرینیڈاڈ میں وہ وقت نہیں چلے گا۔ فق

﴿۳۶۴﴾ عشاء کی نماز کا وقت

سوال: عشاء کے وقت کے بارے میں کچھ بھائیوں کا کہنا ہے کہ صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک جتنا وقت ہوتا ہے اتنا ہی وقت غروب کے بعد سے عشاء کے وقت کا ہوتا ہے۔ یعنی ۳۰/ نومبر کو صبح صادق ۶:۳۱ کا ہے، اور طلوع ۷:۵۲ کا ہے تو اس حساب سے دونوں کے بیچ کا وقت ۱/ گھنٹہ ۲۱/ منٹ کا ہوا۔ اسی وقت کو غروب آفتاب کے بعد جوڑ دینے سے عشاء کا وقت معلوم ہو جائے گا۔ یعنی اسی دن کا غروب ۴:۰۶ کا ہے تو اس میں ۱/ گھنٹہ

۲۱ / منٹ جوڑ دیں تو وقت ۲۷ : ۵ کا ہوتا ہے، لہذا یہ وقت عشاء کا ہوا، تو کیا اس طرح شمار کرنا صحیح ہے؟ یا رات کے آٹھویں حصہ کے حساب سے ۰۵ : ٦ بجے کا ہوتا ہے اسے عشاء کا وقت سمجھنا چاہئے؟ ان دونوں میں صحیح کیا ہے؟ شرعی مسئلہ بتا کر مشکور فرمائیں۔

اس کے بعد جس طرح ۱۵-۱٦ نومبر کو دن ۸ / گھنٹوں کا ہوتا ہے اسی طرح جولائی میں دن بڑا ہو جاتا ہے، اور رات چھوٹی ہو جاتی ہے، (جولائی کے مہینہ میں رات سات - آٹھ گھنٹوں کی اور دن ۱٦-۱۷ گھنٹوں کا ہو جاتا ہے، یہ آپ کی اطلاع کے لئے ہے)۔ جولائی کے مہینہ میں رات کے آٹھویں حصہ کے مطابق عشاء کا وقت ۰۹ : ۱۰ منٹ پر ہوتا ہے۔

اور کچھ بھائیوں کا کہنا ہے کہ رات کا آٹھواں حصہ نہ کیا جائے، بلکہ ان دنوں میں جولائی میں صبح صادق ۳۹ : ۳ کو ہوتا ہے اور طلوع آفتاب ۲۸ : ۵ کا ہے، تو دونوں کے درمیان کا وقت ۴۵ : ۱ منٹ کا ہوا، اور اس دن غروب کا وقت ۰۳ : ۹ کا ہے اس میں (۰۳ : ۹ میں) ۴۵ : ۱ کا اضافہ کیا جائے تو وقت ہوا ۴۸ : ۱۰ کا، جو عشاء کا وقت ہے۔ تو کونسا حساب شرعی رو سے صحیح ہے، جواب بتا کر مشکور فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... اصول ہیئت کے ماہرین کے کہنے کے مطابق سوال میں بتائی گئی تفصیل صحیح ہے، اس لئے آپ کے یہاں ۲۷ : ۵ کو عشاء کا وقت ہو جائے گا۔ پھر بھی محکمہ موسمیات کے کسی ماہر سے بات - چیت کر لینا بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳٦۵﴾ رات کو ۱۲ / بجے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا

سوال: عشاء کی نماز رات ۱۲ / بجے کے بعد پڑھنا مکروہ ہے، تو کیا یہ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟ اور عشاء کی نماز صبح صادق سے پانچ - سات منٹ قبل پڑھی جائے تو وہ قضاء سمجھی

جائے گی یا ادا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... شفق ابیض کے ختم ہونے کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق تک عشاء کا وقت رہتا ہے، لہذا اس درمیان جب بھی عشاء کی نماز پڑھی جائے گی ادا کہلائے گی، عشاء کی نماز کا وقت ہوتے ہی تہائی رات تک پڑھ لینی چاہئے، یہ مستحب وقت ہے، اور آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی: ۱/۳۸۰) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۶۶﴾ عرب ممالک میں عصر اور عشاء کی نماز کا وقت شافعی مذہب کے مطابق ہے۔

سوال: ایسا معلوم ہوا ہے کہ مکہ شریف اور مدینہ شریف میں عصر کی نماز کا وقت حنفی مذہب کے مطابق نہیں ہوتا، اس وقت وہیں امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا بہتر ہے، اس لئے کہ منفرداً نماز پڑھنے میں جماعت کے ثواب سے محرومی ہے، اور دوسری جماعت کرنا وہاں کی سلطنت میں معتبر نہیں ہے، تو مذکورہ حالات میں کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... عرب ممالک میں عصر کی نماز اور عشاء کی نماز شافعی مذہب کے مطابق پڑھی جاتی ہے، لیکن احناف میں بھی صاحبین کے قول کے مطابق ان اوقات میں نماز کا وقت ہوجاتا ہے، اس لئے ہم احناف بھی سوال میں بتائی گئی حقیقت کے مد نظر ان اوقات میں جماعت سے نماز پڑھیں گے تو بلا شبہ نماز صحیح ہوجائے گی۔ ایسے حالات میں منفرداً نماز نہ پڑھی جائے۔ (شامی: ۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۶۷﴾ حضور ﷺ کی فجر کی نماز کی قضا کے بارے میں

سوال: ایک مولانا صاحب نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ: ایک مرتبہ حضور ﷺ کی آنکھ

فجر کی نماز کے لئے نہیں کھلی، آپ سو رہے، یہاں تک کہ نماز قضا ہوگئی، اور آفتاب کی گرمی سے اٹھے پھر قضا نماز ادا کی، تو کیا یہ حقیقت صحیح ہے؟ ہمارے علم کے مطابق تو پیغمبروں سے بھول نہیں ہوسکتی، اگر یہ بھول ہوئی ہو تو بھول کی وجہ تفصیل سے بتانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حضور ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تھے، اور رات بہت دیر تک چلتے رہے، آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک بڑی جماعت بھی تھی، ایک جگہ تھوڑی دیر آرام کے ارادے سے رک گئے، اور حضرت بلالؓ کو صبح کے وقت اٹھا دینے کی ذمہ داری سپرد کی، اس لئے آپ ﷺ آرام کرتے ہی سو گئے، اور حضرت بلالؓ کو بھی نیند آ گئی، یہاں تک کہ سورج نکل گیا، اور اس کی شعاؤں کی تیزی سے سب سے پہلے آپ ﷺ بیدار ہوئے، اور فجر کی نماز قضا ہوگئی۔ پھر تھوڑی دور چل کر قافلے والوں کے ساتھ اذان اور اقامت کہہ کر فجر کی نماز کی قضا پڑھی۔ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے۔ حدیث کی کتابیں جیسا کہ بخاری شریف، مشکوۃ شریف وغیرہ میں اور فقہ کی ہر معتبر کتاب میں یہ واقعہ موجود ہے، اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

اب یہ سوال باقی رہتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ تو اس میں بہت سی حکمتیں اور فائدے ہیں جو حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوسکتے ہیں، اسی طرح قضا نماز کے وقت سنت نبوی کیا ہے؟ اس کا بھی عملی نمونہ اس سے معلوم ہوا، اس میں شریعت کی پوری تکمیل بھی ہے جو مخفی نہیں، ہر نبی گناہ سے معصوم ہوتا ہے، لیکن بھول چوک انسان کی طبیعت کا اثر ہے، جس سے نبی بھی محفوظ نہیں ہے، جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اخیر تک بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۶۸﴾ فجر کی قضا اور اشراق کب پڑھیں؟

سوال: ہر موسم میں طلوع کی کتنی دیر بعد فجر کی فرض نماز کی قضا اور اشراق پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... آفتاب طلوع ہونے کے بعد ایک نیزہ برابر اونچا ہو جائے، اور آفتاب کی روشنی میں تیزی آجائے کہ کھلی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا نہ جا سکے تب پڑھنی چاہئے۔ میرے اندازے کے مطابق ۱۵ سے ۲۰ منٹ کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۶۹﴾ ظہر اور عصر کی نماز کب ادا اور کب قضا کہلائے گی؟

سوال: دائمی احمدی تقویم میں عصر کا حنفی وقت ۵:۰۵ کا بتایا ہے، جب کہ ہمارے یہاں ہر مسجد میں ۵:۰۰ بجے اذان ہوتی ہے۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ تقویم میں بتائے ہوئے عصر کے شروع وقت تک ظہر کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟ (یعنی نماز ادا سمجھی جائے گی؟) اور اس طرح وقت سے پہلے اذان دے سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حدیث شریف میں نماز کے لئے جو اوقات اور علامتیں بتائی گئی ہیں انہیں پر مکمل دار و مدار رکھا گیا ہے، تقویم یا گھڑی تو صرف مدد یا سہولت کے لئے ہے۔ اب یہ کہ ظہر کا وقت کب تک باقی رہتا ہے؟ تو اس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے دو عظیم شاگردوں میں اختلاف ہے، امام صاحب کہتے ہیں کہ ہر چیز کا سایہ سایہ اصلی (ہر چیز کا وہ سایہ جو استواء کے وقت ہوتا ہے) کے علاوہ دو مثل ہو جائے تب تک باقی رہتا ہے، اور اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

جبکہ صاحبین کا کہنا ہے کہ سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو جائے تب تک ظہر کا

وقت باقی رہتا ہے، اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔
مذکورہ اختلاف سے بچنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ ظہر ایک مثل سے پہلے پڑھ لی جائے اور عصر دو مثل کے بعد پڑھی جائے۔ تا کہ ہر امام کے قول کے مطابق دونوں نمازیں صحیح ہو جائیں۔ اور ہمارے یہاں عصر حنفی کے عنوان کے نیچے جو وقت بتایا جاتا ہے وہ اوپر کی تفصیل کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق بتایا جاتا ہے۔
لہذا جو شخص ایک مثل اور دو مثل کے درمیان کے وقت میں ظہر اور عصر پڑھے گا تو امام صاحب کے قول کے مطابق اس کی ظہر کی نماز وقت میں ہونے کی وجہ سے صحیح ہو جائے گی۔ اور صاحبین کے قول کے مطابق عصر کا وقت شروع ہو جانے کی وجہ سے ظہر قضا سمجھی جائے گی، اور عصر ادا سمجھی جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۷۰﴾ عصر اور مغرب کے درمیان کے وقت میں قضا نماز پڑھنا اور سجدۂ تلاوت کرنا

سوال: عصر سے مغرب تک مکروہ وقت ہونے کی وجہ سے نفل نماز نہیں پڑھ سکتے، لیکن کسی فرض نماز کی قضا یا تلاوت قرآن یا سجدۂ تلاوت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... عصر کے بعد دوسری قضا نمازیں اور سجدۂ تلاوت غروب کے پندرہ منٹ پہلے تک کر سکتے ہیں، لیکن سجدۂ تلاوت اگر اسی وقت واجب ہوا ہو تو کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ غروب کے بعد ادا کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۷۱﴾ فجر کی دو رکعت سنت کی قضا ہے یا نہیں؟

سوال: فجر کی دو رکعت سنت فرض سے پہلے نہ پڑھی ہو تو فرض کے بعد پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... فجر کی فرض نماز پڑھ لینے کے بعد طلوع تک کوئی بھی سنت یا نفل نماز پڑھنا درست نہیں ہے، مکروہ ہے۔ اس لئے فجر کی سنت نہ پڑھی ہو تو طلوع کے بعد جب وقتِ مکروہ ختم ہو جائے پھر پڑھ سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۷۲﴾ کیا طلوع کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

سوال: مسجد میں فجر کی نماز کا آخری وقت تقویم کے مطابق ۷:۱۰ کا تھا، اسی وقت مسجد کی گھڑی میں ۷:۱۰ ہوئی تھی، تب میری گھڑی میں ۷:۰۵ ہوئی تھی، میری گھڑی میں ریڈیو ٹائم تھا، اور مسجد کی گھڑی بھی اس کے ذمہ دار افراد کی طرف سے برابر تھی، تو ایک شخص اسی مسجد کے وقت سے ۷:۱۰ پر نماز پڑھ رہا تھا تو میں نے اسے روکا، لیکن میری گھڑی کے مطابق وہ پڑھ سکتا تھا، تو ایسی حالت میں کیا میں گنہگار کہلاؤں گا یا نہیں؟ اور اس کے لئے کیا کفارہ ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز کے اوقات کے لئے شریعت کی بتائی ہوئی قدرتی علامتوں پر مدار رکھا گیا ہے، تقویم یا گھڑی تو صرف اس وقت کے جاننے کے لئے استمداد کی حیثیت رکھتی ہے، اس میں بتائے گئے اوقات پر نماز کا وقت موقوف نہیں ہے۔ اس لئے یہ دیکھنا چاہئے کہ آفتاب کا کنارہ طلوع ہو رہا تھا یا نہیں؟

اگر آفتاب طلوع ہو رہا تھا تو اس وقت نماز پڑھنا حرام کہلائے گا۔ اس لئے ایسے فعل سے روکنا گناہ نہیں ہے، ثواب ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ اس نماز سے فارغ ہونے پر آفتاب نکلنے والا ہو تو اسے پڑھنے دینا چاہئے تھا، تاکہ اس کی نماز قضا نہ ہو جائے، آپ نے اسے روک کر اس کی نماز قضا کرائی ایسا شبہ پیدا ہوتا ہے، لیکن اصل مقصد تو نماز سے روکنا نہیں تھا اس لئے کوئی گناہ

نہیں ہوا، لیکن گناہوں سے توبہ کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے، اس لئے مذکورہ صورت میں توبہ و استغفار کرنا چاہیئے، دونوں صورتوں میں کفارہ نہیں آتا۔

﴿۳۷۳﴾ صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک کوئی نفل نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

سوال: فجر کی سنت وفرض نماز پڑھنے سے پہلے تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب بتا کر مشکور فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک فجر کی دو سنت کے علاوہ دوسری کوئی بھی نفل نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لہذا تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد کی نماز نہیں پڑھ سکتے۔

ہاں! اگر ذمہ میں کوئی فرض نماز کی قضا باقی ہو تو اسے پڑھنا جائز ہے، مگر تنہائی میں پڑھے سب کے سامنے نہ پڑھے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۷۴﴾ کیا صبح صادق اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: کیا صبح صادق کے بعد تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اور کیا عصر کی اذان ہو جانے کے بعد یہ دو نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب تک فجر کی دو سنت اور دو فرض کے علاوہ دوسری کوئی سنت یا نفل نماز مثل تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد وغیرہ کے پڑھنا جائز نہیں، مکروہ تحریمی ہے۔

عصر کی اذان کے بعد فرض نماز پڑھنے سے پہلے جتنی چاہے نوافل وسنن پڑھ سکتے ہیں، لیکن فرض نماز پڑھ لینے کے بعد غروب شمس تک کوئی بھی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، مکروہ

تحریمی ہے۔(ہدایہ وشامی:۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۷۵﴾ استوا کے وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

سوال: یہاں افریقہ میں ابھی ہندوستان سے آئے ہوئے ایک مولانا صاحب کا کہنا ہے کہ ”زوال کے وقت نماز پڑھنا اس لئے ممنوع ہے کہ اس وقت جہنم کی آگ زور پکڑتی ہے، اور جمعہ کے دن وہ ٹھنڈی ہوتی ہے، اس لئے جمعہ کے دن یہ ممانعت نہیں ہے، لہذا جمعہ کے دن زوال کے وقت نماز پڑھ سکتے ہیں“ کیا ان کا ایسا کہنا صحیح ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... زوال یعنی استواء کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت حدیث شریف سے ثابت ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ حضور ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے استواء کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔اس لئے جمعہ یا اس کے علاوہ دوسرے کسی بھی دن جب آفتاب سر پر ہو تب نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔اس وقت آفتاب پرست آفتاب کی پوجا کرتے ہیں، اور شیطان بھی آفتاب کے پاس آکر اپنے معبود ہونے پر خوش ہوتا ہے، اس لئے منع ہے۔

جہنم کی آگ کا زور پکڑنا گرمی کے دنوں کے لئے حدیث شریف میں آیا ہے، لیکن آپ کے مولانا صاحب نے جو مطلب نکالا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔(شامی ودرمختار:۱/۳۴۴،۳۴۵)

فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۷۶﴾ زوال کے وقت نفل پڑھنا

سوال: ہمارے یہاں جمعہ کے دن زوال کے وقت بھی لوگ نوافل پڑھتے ہیں تو کیا زوال کے وقت نوافل پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......استواء یعنی جب آفتاب سر پر ہو اور سایہ گھٹنا - بڑھنا بند ہو جائے تب کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، چاہے جمعہ کا دن ہو یا ہفتہ کا کوئی اور دن، سب کے لئے یہی حکم ہے، کوئی فرق نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۷۷﴾ زوال کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سوال: کیا زوال کے وقت کوئی نماز پڑھ سکتے ہیں؟ کچھ بھائیوں کا کہنا ہے کہ صرف جمعہ کے دن زوال کے وقت نماز پڑھ سکتے ہیں، باقی دنوں میں نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......استواء یعنی جب آفتاب سر پر ہو اور سایہ گھٹنا - بڑھنا بند ہو جائے تب کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اور جو لوگ جمعہ کے دن اس وقت نماز پڑھنا جائز بتلاتے ہیں ان کا قول صحیح نہیں ہے، لہذا جمعہ کے دن بھی اس وقت کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (طحطاوی)

﴿۳۷۸﴾ رمضان میں فجر کی نماز میں تعجیل

سوال: رمضان کے مہینہ میں اگر صبح صادق کے پانچ - سات منٹ کے فوراً بعد فجر کی اذان دی جائے اور دس منٹ کے بعد جماعت کی جائے تو بہتر کہلائے گا یا نہیں؟ اس لئے کہ ایسا وقت رکھنے میں تقریباً سب مصلی سحری کر کے مسجد کی طرف آنے لگیں گے، اور نماز کے بعد کام پر جانے تک ان کو اچھا خاصا وقت آرام کا مل جائے گا، تو رمضان میں اس طرح کا وقت رکھنا صحیح ہے یا نہیں؟ کس کے نزدیک یہ وقت افضل کہلائے گا؟

مذکورہ سوال اس لئے پوچھا گیا کہ یہاں کچھ لوگ اس کے خلاف کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج تک ایسا نہیں ہوا ہے، کسی نے نہ ایسا کہا ہے نہ ہی ایسا کیا ہے، اور اس میں ایک دلیل

یہ بتاتے ہیں کہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان پڑھنے کے وظائف کے لئے وقت نہیں رہتا، اتنے مختصر وقت میں وہ وظائف پورے نہیں ہو سکتے، تو کیا ان کی یہ دلیل صحیح ہے؟ مہربانی فرما کر اس مسئلہ پر مفصل روشنی ڈالیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حنفی مذہب میں فجر کی نماز کا وقتِ مستحب اسفار (یعنی خوب اجالے میں پڑھنا) ہے، لیکن اگر لوگوں کو جلدی ہو یا اسفار میں پڑھنے سے لوگ کم آتے ہوں اور غلس میں (خوب اندھیرے میں سحری سے فارغ ہونے کے ساتھ فوراً) پڑھنے سے مصلیوں کی کثرت ہوتی ہو تو مذکورہ فائدہ کے لئے صبح صادق کے فوراً بعد فجر کی نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔

یعنی نمازیوں کی سہولت کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آسانی سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکیں، ورنہ سحری کھا کر سو جانے کی صورت میں بہتوں کی جماعت بھی چھوٹ جائے گی، اور رمضان کے علاوہ دنوں میں اس کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے رمضان کے علاوہ میں اسفار کے مستحب وقت میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ وظائف دوسرے وقت بھی پڑھ سکتے ہیں، اور شخصی فائدے پر عام فائدے کو ترجیح دی جاتی ہے۔

﴿۳۷۹﴾ کیا طلوع آفتاب سے ۱۰؍منٹ قبل صبح کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: راجکوٹ کی ایک مسجد میں بورڈ پر لکھا ہوا تھا کہ طلوع آفتاب کی ۲۰؍منٹ کے بعد فجر کی نماز رہ گئی ہو تو پڑھیں، اس درمیان تلاوت بھی نہ کریں، یومیہ وظائف پڑھ سکتے ہیں۔

آپ جب رنگون میں تھے تب سورتی مسجد میں آپ نے قرآن شریف کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ: مسجد کے باہر صحن میں طلوع کے وقت لال بتی جلائی جاتی ہے، جو پانچ –

سات منٹ تک جلتی رہتی ہے، تب تک فجر کی نماز نہ پڑھیں، اور یہاں بیس منٹ لکھی ہوئی ہے۔ رنگون میں رمضان کے مہینہ میں سحری کے بعد قرآن شریف پڑھنے والوں کی لائن لگتی ہے اور فجر کی نماز کے وقت تلاوت بند ہو جاتی ہے، نماز کے بعد پھر شروع ہو جاتی ہے، اور طلوع آفتاب تک تلاوت جاری رہتی ہے، کوئی بھی طلوع کے وقت بند نہیں کرتا، تو اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... طلوع آفتاب کے دس منٹ بعد قضا ہوئی فجر کی نماز پڑھ سکتے ہیں، رنگون میں بھی لال بتی ۱۰ ؍منٹ تک جلتی رہتی ہے، اور اس وقت میں قرآن مجید کی تلاوت منع نہیں ہے، خاص کر ان لوگوں کے لئے جنہیں فجر کی نماز کے بعد کے علاوہ دوسرا کوئی وقت ملتا نہ ہو، ان کے لئے اس وقت میں تلاوت کر لینا تلاوت کو بالکلیہ ترک کر دینے سے بہتر ہے۔ راجکوٹ کی مسجد والوں نے ۲۰ ؍منٹ احتیاط کے طور پر لکھا ہے، اور رنگون میں سہولت کے مدنظر ۱۰ ؍منٹ رکھی تھی، اور دونوں صحیح ہیں۔

﴿۳۸۰﴾ جب مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا تب نماز کا وقت کیسے سمجھا جائے گا؟

سوال: طلوع الشمس من المغرب قیامت کی سچی نشانیوں میں سے ایک ہے، اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ اس وقت نماز کے اوقات کیسے معلوم ہوں گے؟ اور نماز پڑھنا ضروری رہے گا یا نہیں؟ اور کتنی پڑھنی پڑے گی؟ کیا اہل یلغار کی نمازوں کی طرح اس کا حکم رہے گا؟ یا کچھ فرق رہے گا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... روزانہ کے معمول کے مطابق غروب کے کافی دیر بعد دوبارہ مغرب ہی سے سورج نکلے گا، اور مشرق کی طرف جائے گا، اور زوال کے وقت

آفتاب جہاں ہوتا ہے وہاں تک آ کر پھر مغرب کی طرف جائے گا، اور غروب ہوگا۔ جیسا کہ مسلم شریف، مشکوۃ شریف، شرح مشکوۃ اور نووی وغیرہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اس وقت کی نمازوں کے سلسلہ میں علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل بحث کی ہے، دیکھیں: شامی: ۱/۲۴۴۔

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ حساب لگا کر نماز پڑھی جائے گی، اور آفتاب جب مغرب کی طرف واپس جائے گا تب ظہر کا وقت سمجھا جائے گا، درمیانی رات تین راتوں کے برابر ہوگی جو گذر گئی ہوں گی لہذا ایک رات تو روزانہ کی راتوں کی طرح سمجھ کر باقی دو راتوں کو ۲۴ گھنٹہ مانیں گے جو ایک دن-رات کے برابر ہے لہذا اس میں پانچ وقت کی نمازیں آئیں گی، جو پڑھی نہیں گئی ہیں، لہذا ان کی قضا کرنی پڑے گی۔

لیکن قیامت کی علامتوں کی ترتیب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی طرف سے ایک ہوا نکلے گی جس کی وجہ سے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کا انتقال ہو جائے گا۔ اور سب نافرمان لوگ رہ جائیں گے، کوئی اللہ کو یاد کرنے والا بھی نہیں ہوگا، پھر صور پھونکا جائے گا اس لئے اس وقت کوئی نماز پڑھنے والا ہی نہیں ہوگا، اس لئے یہ پوچھنا ہی بیکار ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۸۱﴾ تہجد کا افضل وقت

سوال: رات ۱۲/ بجے کے بعد تہجد پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... پڑھ سکتے ہیں، اور زیادہ افضل وقت رات کا اخیری حصہ ہے، عشاء کی فرض نماز پڑھ لینے کے بعد تہجد کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے، اور رات

کے اخیری حصہ یعنی صبح صادق سے پہلے پہلے پڑھنا افضل ہے، لہذا اگر اس وقت تہجد کے لئے نہ اٹھ سکیں تو عشاء کی سنتوں کے بعد تہجد کی نیت سے نفل پڑھ لینے سے بھی تہجد کا ثواب مل جائے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۸۲﴾ کیا تقویم یا گھڑی پر مدار رکھنا صحیح ہے؟

سوال: اسلامی محمدی بڑی تقویم میں ۰۷/۹/۱۷ کا صبح صادق کا وقت ۵:۰۷ کا لکھا ہوا ہے، جب کہ دائمی محمدی تقویم میں ۵:۱۴ کا لکھا ہوا ہے۔ اس طرح دونوں تقویموں کے وقتوں میں فرق ہے، تو کونسی تقویم پر اذان دینی چاہئے؟ وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تقویم یا ایسی ہی کسی چیز پر اعتماد کر کے نماز، روزہ اور تاریخ متعین کرنا صحیح نہیں ہے، اسلامی شریعت فطری (قدرتی) شریعت اور بہت ہی آسان ہے۔ جس میں مذکورہ چیزوں کے لئے خاص علامتیں بتائی گئی ہیں، ان چیزوں کے جاننے میں گھڑی وغیرہ سے مدد لے سکتے ہیں، بالکلیہ ان ہی پر مدار رکھنا اور اسلام کی بتائی ہوئی علامتوں کو نظر انداز کر دینا صحیح نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۸۳﴾ طلوع، زوال اور غروب کے وقت نماز پڑھنا کیوں ممنوع ہے؟

سوال: طلوع شمس، استواء (زوال) اور غروب کے وقت نماز پڑھنا کیوں منع ہے؟ کس لئے منع کیا گیا؟ اور یہ ممانعت صرف مذہب احناف میں ہے یا باقی تینوں مذاہب کے ساتھ غیر مقلدوں میں بھی یہی حکم ہے؟ اور ان اوقات میں جیسے نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ کیا اسی طرح دعا، درود اور تلاوت بھی منع ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... طلوع، استواء اور غروب کے وقت نماز پڑھنا اس لئے

منع ہے کہ اللہ تعالی نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، اور آپ ﷺ نے ہمیں اس کی اطلاع دی، ایک مسلمان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اس کے باوجود احادیث میں اس کی مختلف وجوہات بیان کی گئی ہیں: آفتاب پرست ان وقتوں میں آفتاب کی پرستش کرتے ہیں، لہذا ان وقتوں میں نماز پڑھنے میں ان کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے، اور شیطان بھی سورج کے پاس آجاتا ہے اور اپنی عبادت ہورہی ہے سمجھ کر خوش ہوتا ہے۔ ان وقتوں میں بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اور حدیث سے یہ حکم صاف ثابت ہے اس لئے اہل حدیث کے یہاں بھی منع ہوگا۔

ان اوقات میں درود شریف، تسبیحات وغیرہ پڑھ سکتے ہیں، لیکن تلاوت کرنا بہتر نہیں ہے، اس لئے ان اوقات کے ختم ہونے کے بعد تلاوت کرنا چاہئے۔ (شامی:۱)

﴿۳۸۴﴾ آسمان میں ابر ہو تو یقین پر مدار رکھو

سوال: یہاں کا موسم ایسا ہے کہ آفتاب کب طلوع ہوتا ہے اور کب غروب ہوتا ہے پتہ نہیں چلتا، اس لئے کہ ہمیشہ آسمان میں ابر بہت ہوتے ہیں، تو ہمیں نماز کے وقتوں کو جاننے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ایسی صورت میں احتیاط اور یقین پر مدار رکھ کر عمل کرنا چاہئے۔

﴿۳۸۵﴾ کیا محکمۂ موسمیات کی خبر کا اعتبار کیا جائے گا؟

سوال: محکمۂ موسمیات (ایسٹرونومیکل) ہے، جن سے آفتاب کب طلوع ہوتا ہے، کب غروب ہوتا ہے اور صبح صادق کب ہوتی ہے اس کی خبر اور معلومات محکمہ موسمیات سے لی

جاتی ہیں، تو اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... اگر اس محکمہ کے اوقات کے سچ ہونے کا یقین ہو تو ان کے بتائے ہوئے اوقات کو صحیح ماننے میں حرج نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۸۶﴾ محکمۂ موسمیات کے بتائے ہوئے اوقات میں احتیاط کو ملحوظ رکھیں۔

سوال: بعد سلام مسنون! ہمارے یہاں محکمۂ موسمیات کے بتائے ہوئے اوقات سے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کا وقت متعین کیا ہے تو کیا ان کے بتائے ہوئے اوقات سے طلوع وغروب کا وقت متعین کرنا صحیح ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... ان کے بتائے ہوئے اوقات میں احتیاط کا پہلو مدنظر رکھیں، مثلاً: بتائے ہوئے اوقات سے ۵/منٹ آگے پیچھے وقت متعین کریں، اور گھڑی کا وقت بھی اس کے ساتھ ٹھیک رکھیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۸۷﴾ شرعی نقطۂ نظر میں رات اور دن

سوال: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ رات ''جب آفتاب غروب ہوتا ہے وہاں سے لے کر آفتاب کے طلوع ہونے تک کے وقت'' کو کہتے ہیں، تو اس بارے میں شریعت کا رجحان کیا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... شریعت میں دن ''صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک'' اور رات ''غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک'' کے وقت کو کہتے ہیں۔ جسے شرعی اصطلاح میں نہار شرعی کہتے ہیں، اور نہار عرفی طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کے وقت کو کہتے ہیں۔

﴿۳۸۸﴾ چھ مہینوں کا دن اور چھ مہینوں کی رات ہو وہاں نماز، سحری، افطاری کا وقت

سوال: جن ممالک میں چھ مہینوں کی رات اور چھ مہینوں کا دن ہوتا ہے، وہاں نماز کا وقت، سحری اور افطاری کا وقت کس طرح متعین کیا جائے گا؟ وہاں بھی تھوڑی آبادی (سائنسدانوں کے کیمپ) رہتی ہے، اسی طرح زمین کی تہہ میں آب دوز کشتی میں کوئی شخص ۲۴ر گھنٹہ رہا تو وہاں نماز کے اوقات کس طرح سمجھنے چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جہاں مسلسل چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے وہاں بھی ۲۴ر گھنٹوں میں پانچ نمازوں کے حساب سے ہر نماز کے وقت کا حساب کر کے پڑھنی پڑے گی۔ اسی طرح مہینہ کا حساب کر کے رمضان بھی متعین کیا جائے گا، اور سحری اور افطاری کا وقت حساب لگا کر متعین کیا جائے گا۔ جس طرح دوسرے کام مثلاً: ملازمت کا وقت، کھانے پینے اور سونے کا وقت حساب لگا کر متعین کیا جاتا ہے اسی طرح ان شرعی امور کے لئے بھی حساب لگا کر اوقات متعین کئے جائیں گے، حساب لگانے کے مختلف طریقے ہیں، ضرورت کے مطابق جو بھی طریقہ مناسب ہو جان کر معلوم کر کے وقت متعین کیا جا سکتا ہے۔ سب مرین (آبدوز) جب سمندر کی تہہ میں ہو تو اس جگہ کے خارجی حصہ کے حساب سے (سمندر کی سطح کے) اوقات متعین کئے جائیں گے۔

﴿۳۸۹﴾ خلائی سفر میں نماز، سحری اور افطاری کا وقت؟

سوال: خلائی سفر کے دوران جب راکٹ دنیا کی قوت کشش سے باہر نکل جاتا ہے، اس کے بعد کے سفر میں مذکورہ امور (نماز، روزہ، افطاری) کے اوقات کس طرح متعین کئے جائیں؟ خلائی مسافر کو اس سفر کے دوران سحری، افطاری اور نماز کے ارکان ادا کرنے ہیں،

تو وہ کس طرح ادا کرے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......خلائی سواری جب قوت کشش سے باہر نکل جائے پھر کیا حالات ہوتے ہیں اس کا مجھے علم نہیں ہے، نماز کے اوقات اور علامتیں معلوم ہو سکتی ہیں یا نہیں اسی طرح طلوع وغروب وغیرہ معلوم ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ پوری تفصیل لکھ کر دوبارہ جواب معلوم کر لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۹۰﴾ ناروے میں غروب کے کچھ دیر بعد آفتاب طلوع ہو جاتا ہے تو وہاں نماز، سحری اور افطاری کا وقت کیسے متعین کیا جائے۔؟

سوال: یورپ میں ایک ملک ہے، جس کا نام "ناروے" ہے، وہاں آفتاب غروب ہونے کے بعد آدھی رات کو کچھ دیر کے لئے پھر طلوع ہوتا ہے، پھر دوبارہ غروب ہو جاتا ہے، وہاں شریعت کی بتائی ہوئی علامتوں سے وقت کس طرح متعین کیا جائے گا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......سوال میں مذکور ناروے کی حقیقت صحیح نہیں ہے، وہاں تو آفتاب غروب ہونے کے بعد بہت ہی جلد پھر طلوع ہو جاتا ہے، اس لئے آپ کا ایسا کہنا کہ آدھی رات کو تھوڑی دیر کے لئے آفتاب طلوع ہوتا ہے پھر غروب ہو جاتا ہے بالکل غلط ہے۔ ناروے میں غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز پڑھنی پڑے گی، اور طلوع آفتاب سے قبل عشاء اور فجر کی نماز سے فارغ ہو جانا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ایک فتویٰ اس سے قبل مفصل طبع ہو چکا ہے اسے دیکھ لینا مفید رہے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

باب فی صفة الصلوة

﴿۳۹۱﴾ کیا گوبر سے لیپی ہوئی زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: یہاں کے علاقہ کے ہر کچے مکان میں زمین پر گارہ لیپنے کے بجائے گوبر لیپا گیا ہے، تو کیا اس زمین پر مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ یا گوبر کے ساتھ مٹی ملا کر لیپیں تو حکم بدل سکتا ہے؟ مطلب کہ شرعی نقطہ نظر سے صحیح طریقہ کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... گوبر میں مٹی ملا کر اس سے لیپنا یا خالص گوبر سے لیپنا دونوں طریقے جائز ہیں۔ فقہاء نے اس کی وضاحت کی ہے، اور جب یہ خشک ہو جائے اور بدبو ختم ہو جائے تب اس جگہ کے پاک ہونے کا حکم لگایا جائے گا، ایسی زمین پر مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (شامی: ۲۴۶/۵، فتاویٰ سراجیہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الباب الثانی : فی الاذان و الاقامة

﴿۳۹۲﴾ کیا اذان نماز کے لئے ضروری رکن ہے؟

سوال: کیا اذان نماز کے لئے ضروری رکن ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......اذان نماز کے لئے ضروری (شرط صحت) نہیں ہے۔نماز کے وقت کی اطلاع دینے کے لئے اور شعائر دین میں سے ہے۔اس لئے اسے چھوڑنا نہیں چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۹۳﴾ کیا گھر میں نماز پڑھنے والے کو اذان اور اقامت کہنا ضروری ہے؟

سوال: میں فرض نمازیں گھر پر پڑھتا ہوں، جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھتا ہوں تو مجھے گھر پر اذان دینی ضروری ہے یا نہیں؟ مثلاً میں ظہر کی نماز ۲۰:۳ کو پڑھتا ہوں تو کیا مجھے ظہر کے لئے اذان دینی ضروری ہے؟ اور اگر ۳۰:۱ کو پڑھوں تو کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......گھر پر نماز پڑھنے کی صورت میں اذان اور اقامت کہنی سنت ہے۔لیکن اگر محلّہ یا گاؤں کی مسجد میں اذان ہو چکی ہے تو وہ اذان اس کے لئے بھی کافی ہے۔اس لئے اس صورت میں اذان نہ دینے سے سنت چھوڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن اگر گاؤں میں اذان نہ ہوئی ہو یا گاؤں کے باہر رہائش ہو تو اذان اور اقامت کی سنت ادا کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔ (شامی:۱/۲۶۲)

﴿۳۹۴﴾ کیا بغیر اذان کے مسجد میں نماز ہوسکتی ہے؟

سوال: کیا بغیر اذان کے مسجد میں نماز ہوسکتی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......نماز تو ہو جائے گی، لیکن سنت طریقہ کے مطابق نہیں ہو

گی،سنت کے ترک کرنے کا گناہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۹۵﴾ غلطی سے وقت سے پہلے اذان دے دی تو

سوال: غلطی سے وقت سے پہلے اذان دے دی،تو وقت ہونے کے بعد کیا دوبارہ اذان دینی ضروری ہے یا وہی اذان کافی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نماز کے شرعی وقت کے شروع ہونے سے پہلے عمداً یا سہواً اذان دی ہوتو وہ اذان غیر معتبر ہے۔اس لئے وقت آنے کے بعد دوبارہ اذان دینی ضروری ہے۔طحطاوی میں لکھا ہے کہ صحت اذان کے لئے نماز کا وقت ہونا شرط ہے۔ (ص:۱۱۴) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۹۶﴾ صبح صادق سے پہلے اذان دینا

سوال: صبح صادق سے پہلے اذان دی جائے تو کیا وہ اذان فجر کی نماز کے لئے معتبر ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... فجر کی نماز کا وقت صبح صادق کے بعد شروع ہوتا ہے اس لئے اس سے پہلے دی گئی اذان معتبر نہیں ہے۔وقت ہونے کے بعد دوبارہ اذان دینی ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۳۹۷﴾ قبل الوقت اذان غیر معتبر ہے

سوال: صبح صادق سے پہلے دی گئی اذان سے فجر کی نماز پڑھی جائے تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟ نماز کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکورہ اذان معتبر نہیں ہے۔اس لئے بغیر اذان کے نماز پڑھی گئی ایسا سمجھا جائے گا۔اورترک سنت کا گناہ ہوگا۔نماز اس کے وقت میں پڑھی گئی

ہے، اس لئے نماز صحیح ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۹۸﴾ چھت پر چڑھ کر غروب آفتاب دیکھنے کے بعد مغرب کی اذان دینا

سوال: مسجد یا گاؤں میں فارغ التحصیل عالم کے موجود ہونے کے باوجود مسجد کے متولیان یا عوام جو جاہل ہیں مغرب کے وقت چھت پر چڑھ کر غروب آفتاب کو دیکھتے ہیں پھر مغرب کی اذان یا روزہ کھولنے کا حکم دیتے ہیں جو تقویم اور شرعی وقت سے الگ ہوتا ہے۔ کیا علماء کرام کے موجود ہونے کے باوجود اور شرعی تقویم کے موجود ہونے کے باوجود ان سے استفادہ نہ کرنا اور اپنی مرضی چلانا اور جہلاء کی بات پر روزہ کھولنا یا اذان دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... غروب آفتاب کا مشاہدہ کرنا اور اس کے مطابق اذان دینا یا روزہ کھولنے کے لئے کہنا ہر شخص کے لئے اگر اس کو اس فن میں مہارت ہو تو منع نہیں ہے، جائز ہے۔ تقویم یا گھڑی پر اعتماد نہ رکھتے ہوئے مذکورہ نشانیوں کو دیکھ کر عمل کرنا بلا شبہ درست ہے۔ بلکہ ایک درجہ بہتر ہے۔ اس میں علماء کو ہی پوچھنا یہ ضروری نہیں ہے بلکہ علماء کو بھی اس میں ساتھ دینا چاہئے، اور خود بھی اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کبار علماء میں سے ہونے کے باوجود خود دھوپ گھڑی سے وقت کی صحت کا خیال رکھتے تھے، جیسا کہ ان کی سوانح سے معلوم ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۳۹۹﴾ کیا صبح صادق ہوتے ہی اذان دینا صحیح ہے؟

سوال: صبح صادق ہوتے ہی گھڑی دیکھ کر فوراً اذان دینا بہتر ہے یا کچھ منٹ گزر جانے کے بعد اذان دینا بہتر ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... صبح صادق ہوتے ہی فوراً فجر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اس لئے فوراً اذان دینا بھی جائز ہے۔ اگر گھڑی، تقویم اور صبح صادق سب کا وقت صحیح ہو تو گھڑی کے وقت سے اذان دینا جائز ہے۔ البتہ صبح صادق سے پہلے اذان دینا صحیح نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۰۰﴾ مسجد کے صحن یا جماعت خانہ میں اذان دینا

سوال: مسجد کے باہر کا صحن ہم جماعت خانہ میں شمار کرتے ہیں تو کیا وہاں سے مائک میں اذان دے سکتے ہیں؟ یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسجد کے صحن سے اذان دینا جائز ہے۔ اسی طرح جماعت خانہ سے بھی اذان دی جائے تو جائز ہے۔ (شامی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۰۱﴾ مسجد کے جماعت خانہ سے اذان دینا

سوال: مسجد میں سے اذان دی جائے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جائز ہے، لیکن باہر سے دینا بہتر ہے تا کہ دور تک آواز پہنچ سکے۔ (طحطاوی: ۱۱۷) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۰۲﴾ جمعہ کی اذان ثانی کہاں سے دی جائے؟

سوال: جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے باہر سے دینی چاہئے یا اندر سے؟ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اذان اول جو مسجد سے باہر دی جاتی ہے اسی طرح اذان ثانی بھی مسجد سے باہر دینی چاہئے۔ صحیح بخاری کی حدیث سے حوالہ دیا تو کہتے ہیں کہ وہ حدیث ضعیف ہے۔ تو صحیح کیفیت سے مطلع فرمائیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... اذان کا مقصد اعلام عوام ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے، اسی لئے وہ طریقہ جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک آواز پہنچے جیسے: بلند جگہ سے اذان دینا اسی طرح ایسے شخص کا اذان دینا جس کی آواز بہت بلند ہو پسندیدہ ہے۔

اور مسجد کے اندر کے حصہ سے زیادہ باہر کے حصہ سے دور تک آواز پہنچ سکتی ہے اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور صحابہ کے زمانہ میں بھی باہر بلند مقام سے اذان دی جاتی تھی۔

جمعہ کی نماز کے لئے دو اذانیں مسنون ہیں۔ پہلی اذان جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مشروع ہوئی، اسی مقصد کے پیش نظر آج بھی مسجد سے باہر کے بلند مقام سے اذان دی جانی چاہئے تا کہ زیادہ لوگوں تک آواز پہنچے۔

اور دوسری اذان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی مسجد میں ممبر شریف کے سامنے کھڑے ہو کر دی جاتی تھی تا کہ معلوم ہو جائے کہ خطیب صاحب خطبہ دینے کے لئے بیٹھ گئے ہیں، تا کہ دوسرے سب کام جیسا کہ نماز، تسبیح چھوڑ کر خطبہ سننے میں دھیان دیں۔ اور اس زمانہ سے آج تک اسی طرح ہر ملک اور ہر قوم عمل کر رہی ہے اس لئے اس کے خلاف کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں وہ غلط کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے خاص اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے جسکا نام "تنشیط الاذان فی محل تحقیق الاذان" ہے۔ اس میں بہت بسط و تفصیل سے اس موضوع پر کلام کیا ہے۔ اسے دیکھ لینا چاہئے۔

بخاری شریف کی کس حدیث پر ضعف کا حکم لگایا ہے؟ وہ سوال میں نہیں بتایا ہے، اس لئے اس پر کچھ کہہ نہیں سکتے۔ باقی بخاری شریف کی حدیث کو ضعیف کہنا اور کہنا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے یہ بخاری شریف کے وصف خصوصی اصح الکتب بعد کتاب اللہ پر اعتراض

کرنا ہے۔اس کتاب کا نام صحیح بخاری اسی لئے ہے کہ اس میں ہر حدیث صحیح ہے۔

﴿۴۰۳﴾ کیا ریڈیو کی اذان سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: ابھی رات آٹھ (۸) سوا آٹھ بجے کویت ریڈیو پر سے اذان سنائی دیتی ہے وہ اذان بہت عمدہ اور بلند اور دلفریب آواز سے دی جاتی ہے ہمارے یہاں اسی وقت سوا آٹھ بجے ہی عشا کی اذان ہوتی ہے۔تو اگر مؤذن کے بدلے ریڈیو کی وہ اذان مائک پر رکھ دی جائے تو کیا وہ معتبر ہے یا نہیں؟ اور کیا اس میں شرعی رو سے کچھ حرج ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......ریڈیو سے اذان دینے میں اذان جو دینی شعار ہے اس کے آداب واحکام کا لحاظ باقی نہیں رہتا۔ نیز فقہاء نے ایک ہی مؤذن کو ایک ہی وقت کی اذان دو مسجدوں میں دینے سے مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ نیز جس نے اذان دی ہو اسی کو تکبیر کہنے کا حق ہے، اگر دوسرا کوئی تکبیر کہے تو اس کی اجازت سے کہے۔اذان دینے والے نے جس مسجد میں اذان دی ہے اسی میں فرض نماز پڑھنی چاہئے اب ریڈیو جس مسجد میں اذان دیتا ہے وہ کہاں نماز پڑھنے کا ہے؟ اور اذان دینے والا سمجھ دار اور مسلمان ہونا چاہئے، یہ اوصاف ریڈیو میں کہاں سے ہو سکتے ہیں؟ اور مؤذن کا قبلہ رخ اذان دینا مسنون ہے، اور ریڈیو کے لئے قبلہ کا کوئی مطلب نہیں ہے، اور کویت کے جو مؤذن اذان دیتے ہیں انکا قبلہ ہندوستان کے قبلہ سے مخالف سمت میں ہوتا ہے، اور یہاں تو الگ مؤذن کے بدلے ریڈیو ہی مؤذن ہو جائے گا۔مختصر یہ کہ اس میں بہت سی خرابیاں ہیں جن کی وجہ سے ریڈیو کی اذان کافی نہیں ہوسکتی۔اور اگر یہ سلسلہ مروج ہو گیا تو پھر امام کی جگہ بھی ریڈیو آ جائے گا، اس لئے عبادت میں جو مسنون طریقہ ہے اسے چھوڑنا گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (ماخوذ از امداد

الفتاویٰ:۱/۱۰۱ بحوالہ درمختار) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۰۴﴾ مؤذن کے بدلے ٹیپ ریکارڈ سے مدینہ شریف کی اذان سنانا

سوال: آج کل دیہاتوں میں اذان دینے والے افراد کچھ خاص پڑھے لکھے نہیں ہوتے، اسی طرح ان کی اذانیں بھی بے ربط، اور حروف کی ادائے گی صحیح نہیں ہوتی۔ اور ایسی اذان کا گناہ ہونا ہم سب جانتے ہیں۔ اس لئے ہمارے یہاں کہ بعض نوجوانوں کا کہنا ہے کہ ٹیپ ریکارڈ میں مدینہ شریف کی اذان ہوتی ہے جسے سن کر دل پگھل جاتا ہے اسی اذان کو مائک پر رکھ دیا جائے تو کیا یہ طریقہ معتبر ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ اذان کا مقصد لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا ہے جو اس سے حاصل ہو جاتا ہے۔ تو اس بارے میں شریعت مطہرہ کیا کہتی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اذان بھی ایک شرعی حکم ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے، حدیث پاک میں مکلّف مرد کو اذان دے کر نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اذان دینے پر مخصوص ثواب کا وعدہ بھی کیا گیا ہے، اسی طرح اذان دینے والے کا مکلّف یعنی مسلمان، عاقل، بالغ ہونا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے مکلّف مرد کے اذان دئے بغیر یہ سنت ادا نہیں ہوگی، اور ٹیپ ریکارڈ سے دی گئی اذان معتبر نہیں سمجھی جائے گی۔ (بدائع، شامی:۱/۲۶۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۰۵﴾ بلا وضو اذان دینا کیسا ہے؟

سوال: ہمارے یہاں ایک حبشی مؤذن صاحب ہیں، وہ بعض مرتبہ بے وضو اذان دیتے ہیں، پھر معلوم ہونے پر انہیں کہا گیا کہ بھائی! وضو کر کے اذان دینی چاہیئے، تو انہوں نے

جواب میں کہا کہ ہمارے شافعی مسلک میں بے وضواذان دینے میں کچھ حرج نہیں ہے، انہیں دیکھ کر ہمارے ایک بھائی نے بھی ایک دن بلاوضواذان دی، ہم وہاں موجود تھے، پھر وضو کر کے دوسری مرتبہ اس کے پاس اذان دلوائی۔ تو اس بارے میں تفصیل بتائیں کہ باوضواذان دینا بہتر ہے یا بے وضواذان دینے میں کچھ حرج نہیں ہے؟

الجواب: حامداًومصلیاًومسلماً...... باوضواذان دینا سنت ہے۔ اس لئے بغیر مجبوری کے یہ سنت ترک نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن اگر کبھی کسی وقت بلاوضوبھی اذان دے دی گئی تو ظاہری روایت کے مطابق مکروہ نہیں ہوگی، اس لئے بلاوضو کے دی گئی اذان کا دہرانا ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص عادت ہی بنالے کہ ہمیشہ بے وضوہی اذان دیتا رہے تو یہ مکروہ ہوگا۔ (شامی، فتاوی عالمگیری، ہدایہ:۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۰۶﴾ بغیر وضو کے اذان دینا

سوال: فرض نمازوں کے لئے بغیر وضو کے اذان دے سکتے ہیں یا نہیں؟ بے وضواذان دینے کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: حامداًومصلیاًومسلماً...... وضو کے ساتھ اذان دینی چاہئے۔ البتہ اگر کبھی موقع نہ ہو اور بے وضواذان دے دی جائے تو بھی اذان صحیح ہوگئی، لیکن اس کی عادت بنالینا مکروہ ہے۔ (طحطاوی:۱۱۸) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۰۷﴾ درمیان تلاوت اذان ہونے لگے تو کیا کرے؟

سوال: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میں مسجد میں بیٹھ کر تلاوت کر رہا ہوتا ہوں اور اذان ہونے لگتی ہے تو کیا اذان ہوتی ہو اس وقت تلاوت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ گھر میں تلاوت کر

رہے ہوں اور اذان ہونے لگے تو تلاوت جاری رکھے یا بند کردے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......تلاوت جاری ہو اور اذان ہونے لگے تو دونوں صورتیں جائز ہیں چاہے تلاوت جاری رکھے چاہے بند کر کے اذان کا جواب دے، تلاوت جاری رکھتے ہوئے زبان سے اذان کا جواب نہ دینے میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے، اور تلاوت بند کر کے اذان کا جواب دینے میں بھی کوئی کراہت نہیں ہے۔ (طحطاوی: ۱۲۰) گھر میں تلاوت کرتا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۰۸﴾ اذان ہو رہی ہو تب نفل پڑھنا

سوال: ظہر کا وقت ۱:۴۵ کا اور جماعت کا وقت ۲:۰۰ بجے کا ہے، اگر اذان سے پہلے مسجد پہنچ کر قضائے عمری پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اذان ہو رہی ہو تب نفل پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......جن تین وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے (طلوع آفتاب، زوال، غروب آفتاب) ان کے علاوہ اور وقتوں میں قضائے عمری پڑھ سکتے ہیں۔ اذان ہو رہی ہو تب نفل پڑھ سکتے ہیں۔ (شامی وغیرہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۰۹﴾ بدون اذان نماز پڑھ لی تو

سوال: یہاں ایک مسلمان کے گھر ایک پیر صاحب آئے، اور گاؤں کے اردگرد غیر مسلم کی آبادی ہے، ان سے ملنے اور سننے کے لئے ۲۰-۱۵ مسلمان جمع ہو گئے، تب نماز کا وقت ہوا، ایک بھائی نے کہا کہ اذان دیدو نماز پڑھ لیں، تو پیر صاحب نے فتویٰ دیا کہ یہاں مسلمانوں کی آبادی نہیں ہے اس لئے اذان دینے کی ضرورت نہیں ہے، بغیر اذان کے ہی

نماز پڑھنی چاہیے، تو سب نے بدون اذان جماعت سے نماز ادا کی تو یہ نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں نماز تو ہوگئی لیکن اذان کی سنت کو بغیر عذر ترک کرنے کا گناہ ہوا، جو درست نہیں ہے۔

پیر صاحب کا مذکورہ قول صحیح نہیں ہے، اذان دینے کے لئے اس جگہ مسلم آبادی کا ہونا فقہ کی کسی بھی معتبر کتاب میں ضروری بتلایا نہیں گیا ہے۔

اگر کوئی شخص سفر میں ہو یا غیر مسلم آبادی میں رہتا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اذان و اقامت کہہ کر فرض نماز ادا کرنا سنت ہے۔ اذان نماز کا وقت بتلانے کے ساتھ شعائر دین میں سے ہونے کی وجہ سے غیر مسلموں تک اس کا پہنچانا ہمارا دینی فریضہ بھی ہے۔

﴿۴۱۰﴾ کھلے سر اذان دینا، نماز پڑھنا

سوال: یہاں امریکہ میں بہت سے لوگوں کو دیکھا جو بغیر ٹوپی کے نماز پڑھتے ہیں، اور کبھی کبھی امام بھی بغیر ٹوپی کے نماز پڑھتے ہیں، اور پڑھاتے ہیں۔ تو کیا بغیر ٹوپی کے کھلے سر جماعت کے ساتھ یا انفراداً نماز پڑھنا جائز ہے؟ اور کیا کھلے سر اذان دینا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نماز، اذان اور ایسے ہی دینی کام کرتے وقت ٹوپی پہن کر یا عمامہ باندھ کر ادب کے ساتھ وہ کام کرنا سنت طریقہ ہے۔ اس لئے بلا عذر یا براہ تکبر وبڑائی یا کاہلی کی وجہ سے کھلے سر اذان دینا اور نماز پڑھنا، پڑھانا مکروہ ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص تذلل وتواضع کی وجہ سے کھلے سر نماز پڑھے تو مکروہ نہیں ہے۔ اور سر ڈھانک کر نماز پڑھنا مردوں کے لئے فرض یا واجب نہیں ہے، اس لئے مسؤلہ صورت میں

نماز ہو جائے گی۔ (شامی:۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۱۱﴾ جہاں مسلم آبادی نہ ہو وہاں بھی اذان دینی چاہئے۔

سوال: یہاں (افریقہ) کے ایک گاؤں میں ایک مسلمان بھائی کے گھر ایک مولانا صاحب تشریف لائے وہاں اردگرد غیر مسلم آبادی ہے، مولانا صاحب سے ملنے اور استفادہ کرنے کے لئے قرب وجوار کے تیس کے قریب مسلمان جمع ہو گئے، اس وقت مغرب کا وقت ہو گیا۔ ایک بھائی نے کہا کہ اذان دو مغرب پڑھ لیتے ہیں، تب مولانا صاحب نے کہا کہ ''اذان دینے کی ضرورت نہیں ہے، یہاں مسلم آبادی نہیں ہے کہ اذان دی جائے'' تو بغیر اذان کے سب نے نماز پڑھی، تو کیا ان کا ایسا کہنا ٹھیک ہے؟ کیا اس طرح پڑھی ہوئی نماز صحیح ہوگئی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مولانا صاحب کا کہنا کہ ''اذان کے لئے مسلم آبادی کا ہونا ضروری ہے'' صحیح نہیں ہے۔ غیر مسلم آبادی میں بھی اگر کوئی مسلمان رہتا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اذان واقامت کہہ کر نماز پڑھنی چاہئے۔ حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تمہارا پروردگار اس بکری چرانے والے کو زیادہ پسند فرماتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کو دیکھو جو اذان دیتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے، مجھ سے ڈرتا ہے میں نے میرے اس بندے کو معاف کر دیا۔ اور جنت میں داخل کر دیا۔ (مشکوۃ، فضائل اذان)

اس حدیث سے غیر آباد جگہ میں تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے اذان دینے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو پھر آباد جگہ میں کیوں فضیلت نہیں ہو سکتی؟

نیز سوال میں مذکورہ واقعہ میں تو مسلمانوں کی خاصی تعداد موجود بھی تھی، اگرچہ وہ وہاں کے

باشندے نہیں تھے لیکن نماز کے وقت میں اذان تو دینی ہی چاہئے۔ اگر چہ بغیر اذان کے بھی نماز تو صحیح ہوگئی لیکن اذان چھوڑنے کی وجہ سے اس کی فضیلت سے محروم رہے، اور جان بوجھ کر ہمیشہ اذان کو چھوڑنا تو گناہ بھی ہے۔

﴿۴۱۲﴾ اذان توجہ سے سننا مستحب ہے۔

سوال: اذان کے وقت بہت سے لوگ حوض پر بیٹھے رہتے ہیں، اور وضو نہیں کرتے اور دوسرے لوگوں کو انتظار کرنا پڑتا ہے، تو ایسا کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اذان سنائی دیوے تو ہر کام چھوڑ کر دھیان سے اذان سننا اور اس کا جواب دینا مستحب ہے۔ لیکن اس استحباب پر عمل کرنے میں دیگر وضوء کرنے والوں کو حرج اور تکلیف ہوتی ہو تو اس استحباب کو چھوڑ کر وضو کر لینا چاہئے یا جگہ خالی کر دینی چاہئے۔ (طحطاوی: ۱۲۰) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۱۳﴾ مراہق کی اذان صحیح ہے

سوال: اذان دینے والے کی عمر کم از کم کتنی ہونی چاہئے؟ ۱۲ سے ۱۵ سال کی عمر کا لڑکا اذان یا اقامت کہے تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اذان دینے والا مرد اور بالغ ہونا چاہئے۔ اور قریب البلوغ لڑکے کا بھی اذان دینا صحیح ہے۔ (شامی: ۲۶۳) ۱۲ سے ۱۵ سال کے عمر کے لڑکے کی اذان بھی صحیح ہو جائے گی۔ (عالمگیری: ۲۷) اقامت کا بھی یہی حکم ہے۔

﴿۴۱۴﴾ مؤذن کیسا ہونا چاہئے؟

سوال: مؤذن داڑھی منڈاتا ہو یا کترواتا ہو یا صرف نیچے کے حصہ کی ہی رکھتا ہو اور اس

کے حروف کی ادائیگی صحیح نہ ہو، ایسے شخص کو مؤذن کے طور پر رکھنا چاہئے یا نہیں؟ اور اگر رکھا جائے تو متولی اور اہل قریہ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پوری داڑھی رکھنا اور ایک مشت رکھنا سنت اور اسلامی نشانیوں میں سے ہے، اس لئے منڈانا یا ایک مشت سے کم رکھنا یا صرف نیچے کے حصہ کی رکھنا اوپر کی طرف نہ رکھنا ناجائز اور گناہ ہے۔ اس لئے شرعی داڑھی نہ رکھنے والے کو فاسق کہتے ہیں۔

مؤذن کا رتبہ شریعت میں بہت بڑا ہے، اس لئے ایسے بڑے رتبہ کے لئے آدمی بھی اس کے لائق اور متقی اور پرہیز گار ہونا چاہئے۔ اور جو شخص اذان کے تلفظ صحیح طور پر ادا نہ کرسکتا ہو اور فاسق ہو تو ایسے شخص کی اذان مکروہ ہے، اور اس عہدے کے وہ لائق نہیں ہے، اس لئے اسے بدل دینا چاہئے۔ اور دیندار متقی اور صحیح اذان دینے والا مل سکتا ہو پھر بھی اسے یعنی فاسق شخص کو اپنے عہدے پر باقی رکھیں گے تو رکھنے والے اور بستی والے اس کی مخالفت نہ کریں تو بستی والے بھی گنہگار ہوں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۱۵﴾ مؤذن اذان دینے کے بعد واپس آنے کے ارادے سے مسجد سے باہر جائے تو؟

سوال: مؤذن اذان ختم کر کے سنت پڑھ کر اسی نماز کی جماعت شروع ہونے سے قبل مسجد سے باہر جاسکتا ہے؟ مذکورہ شخص سنت پڑھ کر وظائف پڑھنے کے لئے اپنے گھر جا کر واپس جماعت میں شامل ہو جاتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اگر کوئی شخص خود اذان دے یا مسجد میں پہلے سے موجود ہو اور اذان ہو چکی ہو اور اب وہ شخص مسجد سے باہر جانا چاہے تو ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور

اس میں گناہ ہوگا۔ لیکن یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو شخص جماعت سے نماز پڑھنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو لیکن مسؤلہ صورت میں مذکور شخص جماعت سے نماز پڑھتا ہے اور نکلتے وقت اسی نماز کو جماعت سے پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے صرف تنہائی ملنے کے خیال سے دوسری جگہ جاتا ہے تو یہ مکروہ نہیں ہوگا۔ (شامی:۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۱۶﴾ کیا متعدد قضاء کے لئے ایک اذان اور الگ الگ اقامت ضروری ہے؟

سوال: اگر اذان و اقامت کہنا ضروری ہو تو دو پانچ قضاء نمازیں پڑھتے وقت کیا ہر نماز کے لئے الگ الگ اذان و اقامت کہنا ضروری ہے؟ یا ایک مرتبہ اذان اور دو پانچ مرتبہ اقامت کہنا کافی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلما: صورت مسؤلہ میں ایک مرتبہ اذان دے کر الگ الگ اقامتیں کہہ کر نماز پڑھ سکتے ہیں، ہر ایک کے لئے الگ الگ اذان کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے کہ غزوۂ احزاب کے موقع پر جب چار نمازیں قضا ہوئی تھیں تو آپ ﷺ نے ایک اذان اور چار اقامتوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی تھی۔ (مراقی الفلاح) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۱۷﴾ تکبیر میں حی علی الفلاح پر کھڑے ہونا

سوال: تکبیر میں حی علتین پر کھڑے ہونا کیا حدیث سے ثابت ہے؟ نماز کے لئے کب کھڑا ہونا چاہئے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تکبیر کہتے وقت امام صاحب مصلے پر آ گئے ہوں تو فوراً کھڑے ہو جانا چاہئے۔ اگر کوئی شخص شروع سے کھڑا نہ ہوا ہو تو حی علی الصلوۃ پر تو کھڑا ہو جانا ضروری ہے۔

﴿۴۱۸﴾ اقامت میں مقتدی کب کھڑے ہوں؟

سوال: اقامت میں حی علی الفلاح سے پہلے نماز کے لئے صف بنا کر کھڑے ہو جانا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اس کی سند بخاری شریف اور عالمگیری وغیرہ سے ملتی ہے، ایسا معلوم ہوا ہے۔ حالانکہ کچھ بدعتیوں کی مسجدوں کے علاوہ سب مسجدوں میں دیکھا گیا ہے کہ مقتدی حضرات (جس میں علماء بھی شامل ہیں) تکبیر شروع ہوتے ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں، اور **حی علی الفلاح** تک بیٹھ کر انتظار نہیں کرتے، تو کیا اس طرح کھڑے ہو جانا مکروہ تحریمی ہے؟ اور کیا **حی علی الفلاح** پر کھڑے ہونا صرف مستحب ہے؟

مذکور الصدر سوال کا مفصل جواب کتاب و سنت کے حوالہ سے آراستہ فرما کر مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے وقت جب اقامت ہو رہی ہو اور مصلے پر امام صاحب آچکے ہوں اور اقامت کہنے والا امام کے علاوہ کوئی اور ہو (جیسا کہ عامۃً ہمارے یہاں یہی ہوتا ہے) ''تب مقتدیوں کا صف بنا کر کھڑے رہنا مکروہ تحریمی ہے'' یہ نظریہ بالکل غلط ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کا تکبیر کہتے وقت حی علی الفلاح سے پہلے صف میں کھڑے ہو جانا ثابت ہے۔ جیسا کہ ابو داؤد شریف میں حضرت برّاء بن عازبؓ کی حدیث میں ہے کہ **کنا نقوم فی الصفوف علی عهد رسول الله ﷺ طویلا قبل ان یکبر۔** یعنی: ہم حضور ﷺ کے زمانہ میں تکبیر سے پہلے صفوں میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ (بذل: ۱/۳۰۹)

تکبیر میں کب کھڑے ہونا چاہئے؟ اس کے لئے مندرجہ ذیل تفصیل احادیث و عبارات فقہ

سے معلوم ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کے زمانہ میں صحابۂ کرامؓ مسجد میں آ کر صفوں میں ترتیب سے بیٹھ کر جماعت کا انتظار کرتے تھے، اور آپ ﷺ ازواج مطہرات کے حجروں میں (جو مسجد سے متصل تھے) رہتے تھے، جب جماعت کے لئے ان حجروں سے مسجد میں تشریف لانے کے لئے نکلتے تو حضرت بلالؓ کی نظر آپ پر پڑتے ہی وہ فوراً اقامت کہنا شروع کر دیتے۔ مطلب یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے ہی آپ ﷺ کے مصلے پر آنے سے پہلے تکبیر شروع ہو جاتی تھی، اور بعض اوقات حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے تکبیر کہی جاتی تھی۔ اگر مصلے پر امام نہ ہو اور تکبیر کہی جائے تو بغیر امام کے نماز کس طرح شروع ہو سکے؟ اور مقتدیوں کو بغیر ضرورت کھڑے رہنے کی اذیت میں مبتلا ہونا پڑے گا، اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تک مجھے نہ دیکھو تب تک (تکبیر سن کر) کھڑے نہ ہو جاؤ۔

بذل ص: ۳۰۷ پر نقل کیا گیا ہے کہ حضرت بلالؓ حضور ﷺ کے نکلنے کا انتظار کرتے رہتے تھے، جب آپ ﷺ کو دیکھتے تو فوراً اقامت کہنا شروع کر دیتے، آگے مصنف عبدالرزاق ص: ۵۰۷ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ مؤذن کے اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کرنے کے ساتھ ہی مقتدی کھڑے ہو جاتے تھے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ امام کی جگہ خالی ہو اور اقامت شروع کر دی جائے جیسا کہ بعض جگہوں پر تکبیر ختم ہو جانے کے بعد بھی کوئی امامت کے لئے آگے نہیں آتا مصلّٰی خالی ہی رہتا ہے تو اس وقت بغیر ضرورت کھڑے رہنا پڑتا ہے جس میں ایک طرح کی تکلیف ہے، اس زمانہ میں اذان، اقامت اور امامت کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کے لئے ایک ہی شخص اذان بھی کہتا تھا وہی شخص اقامت بھی کہتا تھا اور وہی امامت بھی کراتا تھا، جیسا کہ

حضرت عمرؓ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے حالات سے ظاہر ہے۔ امام صاحب خود ہی اذان واقامت کہہ کر امامت کراتے تھے، تو اس صورت میں تکبیر کے وقت امام کی جگہ خالی ہی رہے گی، تو ایسے وقت امام سے پہلے کھڑے ہو جانا ادب کے خلاف اور مکروہ کہلائے گا۔ جیسا کہ درمختار: ۲۶۸ پر لکھا ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اقامت ہورہی ہو اور امام مصلے پر نہ ہو تو یہ شخص کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے، شامی میں ایسے شخص کے کھڑے رہنے کو مکروہ لکھا ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ ایک ہی شخص اذان اور اقامت کہے اور امامت کوئی دوسرا شخص کرے تو اس کے لئے مسئلہ یہ ہے کہ امام مسجد میں موجود ہے یا مسجد کے باہر سے آرہا ہے اگر مسجد کے باہر سے قبلہ کی طرف سے آرہا ہے تو مقدیوں کی نظر پڑتے ہی مقتدی کھڑے ہو جائیں اور اگر پیچھے سے آرہا ہے تو جس صف پر سے گزرے وہ صف والے کھڑے ہو جاویں۔ (درمختار اور طحطاوی)

اور اگر مسجد ہی میں صفوں میں امام اور مقتدی موجود ہوں اور مؤذن صاحب اقامت کے لئے کھڑے ہوں جیسا کہ آج کل یہی رواج ہے تو مقتدیوں کو شروع اقامت سے کھڑے ہو کر صف سیدھی کر کے تکبیر تحریمہ کی تیاری کرنا بلاشبہ جائز اور درست ہے۔ اور اگر بیٹھے رہیں نہ اٹھیں تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ لیکن جب حی علی الفلاح کہا جائے تو اب بیٹھے رہنا جائز نہیں ہے، اب تو کھڑے ہو ہی جانا چاہئے، اس لئے کہ طحطاوی ص: ۱۳۳ پر صاف وضاحت کی گئی ہے اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ حتی لو قام اول الاقامة لا باس یعنی: شروع اقامت سے کھڑے ہو جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے سوال میں پوچھی گئی دونوں صورتیں جائز اور درست ہیں صرف۔ افضلیت اور اولیت وغیر

اولیت کا اختلاف ہے، جس میں مندرجہ بالا تفصیل ہے۔اس لئے کسی ایک صورت کو افضل سمجھ کر اس پر اتنی سختی اور پابندی سے عمل کرنا اور دوسری صورت کو جو صحابہ سے ثابت بھی ہے مکروہ یا مکروہ تحریمی کے درجہ تک پہنچا دینا صحیح نہیں ہے۔

جب کہ ہمارے یہاں صف میں سیدھے بیٹھنے کا رواج بھی نہیں ہے اور صف سیدھی رکھنے کا انتظام نہ ہو اور ایسے وقت اگر حی علی الفلاح پر سب کھڑے ہوں تو صف کو درست کرنے میں بہت لوگ تکبیر تحریمہ کی فضیلت سے محروم رہ جائیں گے۔

نیز درمختار میں جس باب میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے اس کا عنوان ''آداب و مستحبات'' بتایا گیا ہے اور پہلی سطر ہی میں لکھا ہے اس طرح عمل نہ کرنے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔اس لئے شروع اقامت سے کھڑے ہو جانے میں راحت ہو تو اس طرح کھڑے ہو جانے میں کوئی ممانعت یا گناہ نہیں ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۱۹﴾ ابتدائے اقامت سے کھڑے رہنا

سوال: اقامت کے وقت کچھ مصلی اور امام مصلے پر بیٹھے رہتے ہیں، مکبر جب حی علی الفلاح کہتا ہے تب سب کھڑے ہوتے ہیں، دوسرے سب مصلی شروع اقامت سے ہی کھڑے رہتے ہیں۔مذکور امام صاحب سختی سے اس کے پابند ہیں، یہاں تک کہ جمعہ کے دن بھی خطبہ سے فارغ ہو کر مصلے پر بیٹھ جاتے ہیں جب مکبر حی علی الفلاح کہتا ہے تب اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شروع اقامت سے کھڑے رہنا مکروہ تحریمی ہے، تو کیا شروع اقامت سے کھڑے رہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار کی شرح میں لکھا ہے کہ: امام جب امامت کرانے کے لئے جائے تو جس صف پر سے گذریں اس صف

والوں کو کھڑے ہونا چاہئے، اور جب وہ مصلے پر پہنچ جائے تو سب کو کھڑے ہو کر صف بندی کر لینی چاہئے، اور اگر کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور بیٹھا رہے تو تکبیر کی حی علی الفلاح تک بیٹھ سکتا ہے پھر تو اسے بھی کھڑے ہو جانا ضروری ہے۔

اس لئے سوال میں مذکورہ حقیقت غلط ہے، اور شروع اقامت سے کھڑے رہنے کو مکروہ تحریمی کہنا صحیح نہیں ہے۔ اور امام کو بھی تکبیر کے وقت مصلے پر جا کر بیٹھ نہیں جانا چاہئے۔ حضور ﷺ نے پوری زندگی نماز پڑھائی، لیکن کبھی بھی آپ سے یہ ثابت نہیں ہے۔ (طحطاوی، شامی، عالمگیری وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۲۰﴾ قضا نماز اور تنہا نماز پڑھنے والے کو اقامت کہنی چاہئے یا نہیں؟

سوال: قضاء عمری ادا کرنے والے کو اسی طرح فرض نماز تنہا پڑھنے والے کو کیا اقامت کہنا ضروری ہے؟ اقامت نہ کہنے سے کیا نماز میں کوئی کمی آئیگی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قضا نماز پڑھتے وقت اسی طرح تنہا فرض پڑھتے وقت اقامت کہنی سنت ہے۔ اور بدون اقامت پڑھی گئی نماز مکروہ کہلائے گی۔ (شامی، طحطاوی)۔ حضور اقدس ﷺ کی غزوۂ احزاب کے موقع پر جب کچھ نمازیں قضا ہو گئیں تو آپ نے اس کی قضا کرتے وقت ہر نماز کے لئے اقامت کہلوائی تھی، اس لئے اقامت کہہ کر نماز پڑھنا سنت ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۲۱﴾ جس نے اذان دی اس کی اجازت سے دوسرا اقامت کہہ سکتا ہے

سوال: اذان دینے والے کو ہی تکبیر کہنا چاہئے، یا دوسرا شخص بھی تکبیر کہہ سکتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جو شخص اذان دے وہی اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔

اب اگر کسی دوسرے کے اقامت کہنے پر اذان دینے والے کو کوئی اعتراض نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے، جائز ہے، لیکن اگر دوسرے کے اقامت کہنے پر اذان دینے والے کو اعتراض ہو، یا وہ ناراض ہوتا ہو اور خود اقامت کہنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کی اجازت کے بغیر دوسرے کا اقامت کہنا مکروہ ہے۔ (شامی: ۲۶۵، عالمگیری: ۵۴)

﴿۴۲۲﴾ اقامت میں کب کھڑے ہوں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ بہت سے مصلی حی علی الصلاۃ پر کھڑے ہوتے ہیں تو کیا یہ فعل مباح ہے، مستحب یا بدعت ہے؟ یہ مصلی ثواب کے قابل ہیں یا گناہ کے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اقامت کے وقت امام مصلے پر ہو تو اقامت کی آواز سنتے ہی ہر مصلی کو کھڑے ہو کر صف درست کرنا چاہئے، تاکہ بروقت نیت کر کے تکبیر تحریمہ کا ثواب حاصل کرسکیں۔

لیکن اگر کوئی شخص شروع اقامت پر بیٹھا رہے یا تسبیح اور تلاوت میں مشغول رہے تو اس کے لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ حی علی الصلاۃ کے بعد تو بیٹھے رہنا بالکل جائز نہیں ہے، اسے فوراً کھڑے ہو جانا چاہئے۔

سوال کے مطابق امام صاحب مصلے پر پہنچ گئے ہوں اور تکبیر کہنے والا کھڑا تکبیر کہہ رہا ہو اور مصلی بیٹھے رہیں اور حی علی الصلاۃ پر کھڑے ہوں اور اس طریقہ کو سنت سمجھنا اور جو شروع تکبیر سے کھڑے ہو جاتے ہیں انہیں بری نظر سے دیکھنا مناسب نہیں ہے۔

علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ درمختار کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شروع اقامت سے

صف میں کھڑا ہو جائے تو یہ گناہ نہیں ہے۔(۱/۱/۳۳۱) اسی طرح ابوداؤد و دیگر احادیث کی کتابوں سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ شروع اقامت سے زیادہ تر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور حدیث میں جو ممانعت ہے وہ اس وقت کی ہے جبکہ امام مصلے پر نہ ہو اور مقتدی انتظار میں کھڑے ہو جائیں تو یہ منع ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۲۳﴾ کیا قضاء عمری کے لئے اذان واقامت ضروری ہے؟

سوال: کیا قضاء عمری پڑھنے کے لئے اذان واقامت ضروری ہے؟ اذان واقامت کہے بغیر اس طرح نیت کرے کہ ''میں میری قضا نمازیں پڑھتا ہوں'' تو اس طرح میری نماز شرعی قاعدے سے صحیح ہو جائے گی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قضاء عمری کے لئے نہ تو اذان ضروری ہے، اور نہ ہی اقامت۔ اس لئے بغیر اذان واقامت کے پڑھی گئی نمازیں درست اور صحیح ہیں۔

البتہ اذان واقامت نماز کی یہ خارجی سنتوں میں سے ایک سنت ہونے کی وجہ سے خلاف سنت عمل کہلائے گا۔ اگر یہ نمازیں منفرداً پڑھ رہے ہوں تو اذان واقامت کے ساتھ ادا کرنا سنت ہے۔ لیکن اگر مسجد میں پڑھ رہے ہوں تو اذان دینے سے لوگوں میں غلط فہمی کا امکان ہے اس لئے صرف اقامت کہہ کر نماز پڑھ لینی چاہئے، یا خوب آہستہ آواز سے اذان دے کر قضا پڑھی جائے تو بھی درست ہے۔ (طحطاوی، عالمگیری:۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۲۴﴾ سب مقتدیوں کا دائیں جانب کھڑے ہو جانا

سوال: حضرت مولانا مفتی صاحب...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض تحریر یہ ہے کہ بندہ کو ایک مسئلہ کی وضاحت کی ضرورت ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے

یہاں مسجد میں انویٹر پر ایک ہی پنکھا ہے اور وہ دائیں جانب ہے، اس صورت میں ہم سب کے سب بائیں جانب کو چھوڑ کر عشاء کی فرض نماز اور تراویح ادا کرتے ہیں، کیا اس صورت میں ہمارا دائیں جانب نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟ مع دلائل مسئلہ کی وضاحت کیجئے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... شریعت میں صف کے قائم کرنے کی جو ترتیب بیان کی گئی ہے وہ اس طرح ہے کہ امام کی دونوں جانب مقتدی برابر ہوں اور امام درمیان میں ہو۔ السنة ان یقوم فی المحراب لیعتد ل الطرفان و لو قام فی احد جانب الصف یکره (شامی:۲/۳۰۱) اسلئے امام کی ایک ہی جانب انویٹر اور پنکھا کی سہولت کے لئے سب کھڑے رہیں اور دوسری جانب آدمی کم ہوں یا نہ ہوں تو اس طرح کرنا مکروہ کہا جائے گا۔ اس لئے پنکھے کی سہولت کو چھوڑ دیں یا دونوں جانب پنکھے کا نظم کریں کہ جس کی وجہ سے ترتیب صفوف سنت طریقہ کے مطابق ہو یا پھر جس طرف پنکھا ہے اس طرف درمیان میں محراب چھوڑ کر امام کھڑا رہ سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۲۵﴾ اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہنا

سوال: اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہنا کیسا ہے؟ مثلاً: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ☆ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ☆ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ☆ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ☆ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحَ ☆ قد قامت الصلوٰة ☆ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ☆ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ☆

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اقامت کے مذکورہ کلمات ایک ایک مرتبہ کہنا حنفی مذہب کے خلاف ہے، احناف کے نزدیک اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہنا سنت ہے۔ (ہدایہ، شامی)

﴿۴۲۶﴾ رمضان میں مغرب کی نماز میں تاخیر کرنا

سوال: مغرب کی اذان ۶:۰۵ کو ہوتی ہے، تو روزہ داروں کی سہولت کے خیال سے عام طور پر جماعت کتنی تاخیر سے کھڑی کرنی چاہئے؟ یعنی ایسے وقت زیادہ سے زیادہ اور کم از کم کتنی منٹ کے بعد جماعت کرنی چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... روزہ دار آسانی سے روزہ کھول کر جماعت کے ساتھ مستحب وقت میں نماز پڑھ سکیں ایسا بندوبست کرنا چاہئے۔ اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ دس (۱۰) منٹ کا انتظار کرنا بہتر ہے۔

مغرب کی نماز کا مستحب وقت غروب آفتاب کے بعد ستاروں کے خوب چمکنے تک ہے، اور اس میں بھی غروب آفتاب کے بعد جتنی عجلت سے نماز پڑھی جائے اتنا بہتر ہے، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۲۷﴾ رمضان میں مغرب کی اذان و اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہئے؟

سوال: رمضان المبارک کے مہینہ میں مسجد میں روزہ افطار کرنے کے بہانے لوگ بہت دھوم دھام سے کھانا پینا کرتے ہیں، یہ کیسا ہے؟ اور روزہ افطاری میں کتنی دیر تک کھاتے رہنا چاہئے؟ اور اذان کے بعد کھانے کے لئے کتنا وقت ہونا چاہئے، تا کہ جماعت کھڑی کی جاسکے؟ لوگ اذان ہوتی ہے وہاں تک اور اذان کے بعد بھی ۱۰-۸ منٹ تک کھاتے رہتے ہیں، اور امام کو رمضان میں کتنی دیر کے بعد مصلے پر کھڑے ہو جانا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان و اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہئے کہ جس میں ضرورت مند اپنی ضروریات (کھانا، پینا، بول و

براز) وغیرہ سے فارغ ہوکر پورے اطمینان کے ساتھ نماز کے لئے آسکیں۔اب رمضان میں افطار کا وقت اور نماز کا وقت ایک ساتھ ہی ہوتا ہے اس لئے اتنا وقفہ رکھنا چاہئے کہ جس میں روزہ کھول کر مستحب وقت میں نماز ادا کی جاسکے۔اس لئے دس (۱۰) منٹ کے بعد جماعت کی جائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۲۸﴾ شہر کی اذان ڈیڑھ میل کے لئے کافی ہے یانہیں؟

سوال: میں برقیات کے دفتر میں ملازم ہوں، میرا دفتر شہر نوساری سے ڈیڑھ میل دور ہے، دفتر کا وقت ایسا ہے کہ ظہر کی نماز وہیں کالونی کے باشندے ایک مسلمان بھائی کے گھر میں جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور نوساری کی مسجد کی صرف فجر کی اذان یہاں سنائی دیتی ہے، دیگر نمازوں کی اذانیں سنائی نہیں دیتیں، تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہم جب نماز پڑھیں تو ہمیں اذان واقامت کہنا ضروری ہے یانہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... آپ لوگ جب نماز پڑھیں تو اذان واقامت کہہ کر نماز پڑھنا سنت ہے۔اور اگر اذان نہ کہیں تو بھی نوساری شہر کی اذان اس کے لئے کافی ہے، اس لئے کہ وہ بھی شہر نوساری کی حد ہی میں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۲۹﴾ مسجد کی اذان نہ سنائی دے تو اذان دینی چاہئے؟

سوال: جماعت خانہ، مکان یا مسجد میں اذان واقامت کے ساتھ جماعت ہوگئی ہو یا اذان اور جماعت ہوجانے سے پہلے یا بعد میں گھر یا کارخانہ میں مرد یا عورت نماز پڑھنا چاہے تو اذان اور اقامت کہنی چاہئے یانہیں؟ یہاں کے جماعت خانہ کی اذان کی آواز گھر میں نہیں سنائی دیتی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسجد کی اذان کی آواز سنائی دے یا نہ سنائی دے اگر مسجد میں اذان ہوگئی ہو اور ہم گھر یا کارخانہ میں نماز پڑھنا چاہتے ہوں تو بغیر اذان کے نماز پڑھ سکتے ہیں، مطلب یہ کہ ترک سنت کا گناہ نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۳۰﴾ اذان-تکبیر کتنی بلند آواز سے کہنی چاہئے؟

سوال: تکبیر کہتے ہوئے کچھ الفاظ یا کلمات غیر اختیاری طور پر بلند آواز سے نکلیں اور کچھ آہستہ آواز سے نکلیں تو کیا اس طرح کہی ہوئی تکبیر غلط سمجھی جائے گی؟ اور اس طرح کی تکبیر سے نماز شروع کر دی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......اذان غائب لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دینے کے لئے دی جاتی ہے، اس لئے بلند آواز سے کہی جانی چاہئے۔اور تکبیر حاضرین کو جماعت کے کھڑے ہونے کی اطلاع کے لئے کہی جاتی ہے۔اس لئے اسے اتنی بلند آواز سے کہی جائے کہ قریب کا شخص سن سکے۔لہذا کچھ کلمات اتنے زور سے کہنا کہ آدمی (کی قوت سماع درست ہوتو) سن سکے تو ایسی تکبیر بھی درست ہے۔

﴿۴۳۱﴾ کیا اقامت کہنا واجب ہے یا سنت؟

سوال: اقامت کہنا واجب ہے یا سنت مؤکدہ؟ اور فرض نماز کی قضا پڑھتے وقت اور جماعت ثانیہ میں اقامت کہنا بھول جائے تو نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا یا نہیں؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اذان واقامت دونوں سنت ہیں، اس لئے بغیر اقامت کے نماز پڑھ لی گئی تو نماز تو صحیح ہوگئی لیکن ترک سنت کا گناہ ہوگا۔(شامی)

﴿۴۳۲﴾ نماز کا ثبوت قرآن سے

سوال: نماز کا بیان قرآن شریف کی بہت سی آیتوں میں ہے، اس میں کونسی آیت سے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نماز ثابت ہوتی ہے؟ طریقۂ ثبوت کی مفصل وضاحت بھی فرما دیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن شریف کی بہت سی آیتوں سے پانچوں نمازیں ثابت ہوتی ہیں، اور واضح الفاظ میں اس کا بیان حضور ﷺ کی احادیث واعمال میں ملتا ہے۔ جیسا کہ اس مضمون کی حدیث بخاری شریف وغیرہ دیگر کتب حدیث میں ملتی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: کبیری ص: ۶/ سے ۱۱/ تک۔ اس میں پانچوں نمازوں کا مستدل موجود ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۳۳﴾ درمیان نماز مصلیٰ پر سے گوبر سے لیپی ہوئی زمین پر پیر لگے تو کیا نماز ہوگی؟

سوال: گھر میں گوبر اور مٹی کی آمیزش سے لیپی ہوئی زمین ہے، اور درمیان نماز سجدہ کرتے ہوئے مصلی کا پیر مصلیٰ پر سے ایسی زمین پر تھوڑا کھسک جائے تو کیا نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... وہ لیپی ہوئی زمین خشک ہوگئی ہو تو ناپاک زمین خشک ہو جانے سے پاک ہو جاتی ہے، اس لئے مذکورہ کیفیت کے مطابق پیر کے لگنے سے نماز میں کوئی نقص نہیں آئے گا۔

﴿۴۳۴﴾ کیا قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے؟

سوال: کوئی شخص ایسی سواری پر سوار ہے جس میں وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے پر قادر ہے، مثلاً ریل گاڑی، تو کیا قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے، یا جس

طرف سواری کا رخ ہے اس طرف منہ کر کے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... فرض اور وتر کی نماز میں قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۳۵﴾ نیت میں ''میرا منہ کعبہ شریف کی طرف'' ایسا کہنا ضروری نہیں ہے۔

سوال: نیت کرتے وقت ''میرا منہ کعبہ شریف کی طرف'' ایسا کہنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیا یہ نیت کا ایک جز ہے؟ اور سینہ قبلہ کی طرف سے پھر جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ اور چہرہ پھر جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

اگر میں اس طرح نیت کروں ''کہ میں چار رکعت عشاء کی فرض نماز پڑھتا ہوں'' تو میری نیت صحیح ہوئی یا نہیں؟ میری نماز صحیح ہوگی؟ حوالہ کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا شرط ہے، لیکن نیت کرتے وقت ''میں قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں'' ایسا کہنا صحیح قول کے مطابق ضروری نہیں ہے، اسی طرح اگر کوئی کہنا چاہے تو منع بھی نہیں ہے۔ (کبیری شرح منیہ: ۲۱۶) سینہ قبلہ سے پھر جائے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی، اور اگر منہ پھر گیا تو نماز تو ہو جائے گی، لیکن ثواب میں کمی آجائے گی اس لئے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (ہدایہ: ۱)۔ سوال میں مذکور نیت صحیح ہے، نماز درست ہو جائے گی۔ (شامی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۳۶﴾ قبلہ کی دیوار میں آئینہ لگا ہوا ہو تو

سوال: ہمارے گاؤں کی مسجد میں یا کسی بھی جگہ کی مسجد میں قبلہ رخ دیوار پر مصلی کے سینہ کے برابر آئینہ لگا ہوا ہو یا گھڑی کی الماری کے آئینہ میں سے یا کسی بھی چھوٹی بڑی چیز جس

میں آئینہ لگا ہوا ہو یا کوئی ایسی چیز لٹکائی ہوئی ہو جس میں مصلی کی تصویر یا عکس اس میں ظاہر ہوتی ہو تو ایسے آئینہ یا ایسی کسی چیز کے سامنے کھڑے ہو کر منفرداً یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا کوئی حرج ہے؟ نماز ہوگی یا نہیں؟ شرعی مسئلہ سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... سوال میں مذکورہ صورت میں ایک تو خشوع وخضوع میں خلل آئے گا، اس لئے کہ مصلی اپنا عکس دیکھنے میں مصروف ہوگا، اسی طرح اس میں دوسروں کے عکس اور تصویریں بھی ہوں گی، اس لئے خشوع میں خلل کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ اس لئے اگر ایسی چیز قبلہ رخ دیوار میں ہو تو اسے دور کر دینی چاہئے یا دائیں بائیں رکھ دینی چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۳۷﴾ فرض نماز کی نیت سے پہلے ''انی وجہت'' پڑھنا

سوال: فرض نماز کی نیت سے پہلے ''انی وجہت سے مشرکون تک'' پڑھنا یہ کسی کتاب سے ثابت نہیں ہے، ایسا پڑھنے میں آیا ہے، تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ حقیقت صحیح ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... مراقی الفلاح میں وضاحت ہے کہ یہ دعا نماز شروع کرنے سے پہلے پڑھنا مسنون نہیں ہے، اس لئے سنت طریقہ یہ ہے کہ اسے نہ پڑھا جائے۔ (۱۶۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۳۸﴾ کیا نماز کی نیت زبان سے کہنا ضروری ہے؟

سوال: مسجد میں جماعت ہو رہی تھی، جلدی سے جا کر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ دیئے، زبان سے کچھ نیت نہیں کی۔ ہاں! گھر سے نکلتے وقت یہ خیال ضرور تھا کہ ظہر کی فرض نماز

پڑھنے جاتا ہوں تو کیا نماز صحیح ہو جائے گی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں ہے، مستحب ہے۔ اس لئے مسؤلہ صورت میں گھر سے ظہر کی فرض نماز پڑھنے کے ارادے سے نکلے تو یہی ارادہ نیت کہلائے گا۔

اب صرف اتنا ضروری ہے کہ اس ارادہ اور نماز شروع کرنے کے درمیان دوسرا کوئی خلاف نماز فعل نہ کیا ہو۔ لہذا مسجد میں داخل ہوتے ہی فوراً تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دی تو نماز بلا شبہ درست ہو گئی۔ جیسا کہ درمختار میں اس کی وضاحت ہے کہ گھر سے جماعت کے ارادہ سے نکلا اور امام کے پاس پہنچ کر تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دی اور اس وقت از سر نو نیت نہیں کی تو بھی جائز ہے۔ (۲۷۹) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۳۹﴾ عورت کا باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

سوال: ایک مسلمان عورت باریک کپڑا جیسا کہ ململ یا باریک وائل جیسا کپڑا پہن کر نماز پڑھے گی تو کیا اس کی نماز ہو گی یا نہیں؟ اور اگر کپڑے ایسے باریک ہوں کہ اندر کے بدن کا رنگ سفید ہے یا کالا یہ معلوم نہ ہوتا ہو صرف ہمیں اتنا معلوم ہو سکے کہ اندر کے اعضاء پتلے ہیں یا موٹے، ہاتھ پتلے ہیں یا موٹے، ایسا دیکھنے والے کو معلوم ہو تو کیا اس عورت کی نماز ہو گی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جس سے جلد کی رنگت یا اعضاء کی ساخت ظاہر نہ ہوتی ہو بہتر اور شرعی حکم ہے۔ پھر بھی ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھی کہ جس سے جلد کی رنگت تو معلوم نہ ہوتی ہو صرف اعضاء کی ہیئت سمجھ میں آتی ہو تو

ایسے کپڑے پہن کرنماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوجائے گی۔(کبیری شرح منیہ :۲۱۲)

﴿۴۴۰﴾ باریک دوپٹہ میں سے بالوں کا دکھائی دینا

سوال: باریک دوپٹہ پہن کر جس میں سے بال معلوم ہوتے ہوں کہ چوٹی بنائی ہے یا گوندھی ہوئی ہے جیسے کہ ململ، وائل، ٹیریکوٹن کا دوپٹہ ہوتو اسے پہن کر تنہائی میں یا لوگوں کے سامنے عورت نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......نماز میں ستر کا چھپانا فرض ہے، چاہے خلوت میں نماز پڑھ رہے ہوں یا جلوت میں، یا تاریکی میں پڑھے یا روشنی میں، ہرایک کے لئے نماز میں ستر کا چھپانا فرض ہے۔اگر باریک دوپٹہ میں سے بال دکھائی نہ دیتے ہوں صرف چوٹی بنائی ہوئی یا گوندھی ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہوتو نماز ہوجائے گی۔(عالمگیری:۳۰)

﴿۴۴۱﴾ باریک کپڑے پہن کرنماز پڑھنے کے بارے میں

سوال: باریک کپڑے پہن کر نماز صحیح نہ ہوتی ہوتو آج تک اس طرح پڑھی گئی نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا ان کی قضا ضروری ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......ایسے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھی ہو کہ جن سے بدن کا رنگ صاف معلوم ہوتا ہو اور اس عورت کے پاس دوسرا ایسا پاک کپڑا موجود ہو کہ جس سے ستر ڈھانپ سکے تو ستر عورت جو کہ نماز میں فرض ہے اس کے چھوٹ جانے کی وجہ سے نماز صحیح نہیں ہوگی، نماز کا اعادہ ضروری ہے۔(عالمگیری:۳۰) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۴۲﴾ نماز کے فرائض

سوال: ہمارے گاؤں کے مولانا صاحب نے نماز کے ۱۳ فرض بتائے ہیں، ان میں سے

نماز کے اندر کے سات فرض بتائے ہیں جو یہ ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کہنا ۲۔ رکوع کرنا ۳۔ قومہ کرنا ۴۔ دونوں سجدے کرنا ۵۔ اخیری قاعدہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا ٦۔ قرآن شریف کی تین آیتیں پڑھنا۔

لیکن میرا کہنا ایسا ہے کہ قومہ واجب ہے، اور تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر قیام کرنا فرض ہے، تو اس بارے میں تفصیل سے وضاحت فرمائیں کہ صحیح کیا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... شرعی اصطلاح میں شرط اور رکن دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں، اس اعتبار سے نماز کے شرائط سات ہیں، اور نماز کے رکن چھ ہیں، لیکن فرض ہونے میں دونوں برابر ہیں، یعنی دونوں امور فرض ہیں، اس حساب سے نماز کے کل فرض تیرہ ہیں۔

نماز کے لئے سات چیزیں شرط ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(۱) بدن کا حدث اصغر اور حدث اکبر دونوں سے پاک ہونا (۲) کپڑے کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر چھپانا (۵) نماز کا وقت ہونا (٦) نماز کی نیت کرنا۔

نماز کے ارکان چھ ہیں، جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ کہنا (۲) قیام کرنا (۳) قرآن شریف پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا (٦) اخیری قاعدہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا (جسے قومہ کہتے ہیں) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض نہیں ہے، اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بھی فرض شمار کیا ہے، لیکن ان کے قول پر فتویٰ نہیں ہے، اس لئے آپ کا کہنا صحیح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۴۳﴾ تکبیر تحریمہ اور تکبیر اولیٰ میں کیا فرق ہے؟

سوال: تکبیر اولیٰ اور تکبیر تحریمہ کا کیا مطلب ہے؟ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ اور دونوں کی ادائیگی کی کیفیت کیا ہے؟ واضح فرما کر ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... کسی بھی نماز کو شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کی جو تکبیر کہی جاتی ہے اسے تکبیر تحریمہ یعنی تکبیر اولیٰ کہتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، اولیٰ یعنی اول، جو چیز پہلی ہو۔ یہ تکبیر نماز میں سب سے پہلے کہی جاتی ہے اس لئے اسے تکبیر اولیٰ کہتے ہیں اور یہ تکبیر نماز میں کھانے پینے چلنے اٹھنے بیٹھنے بات کرنے کو حرام کر دیتی ہے اس لئے اسے تکبیر تحریمہ بھی کہتے ہیں۔

﴿۴۴۴﴾ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑنا نہیں چاہئے۔

سوال: کچھ لوگ نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں اور نیچے چھوڑ دیتے ہیں پھر اٹھا کر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھتے ہیں تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟ کیا اس سے نماز صحیح ہوتی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز تو ہو جاتی ہے، لیکن یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ اٹھا کر لٹکانے نہیں چاہئے بلکہ ہاتھ اٹھا کر باندھ لینے چاہئے۔ اس لئے کہ قیام شروع ہو گیا ہے اور اس میں ذکر مسنون ہے، اس لئے ہاتھ فوراً باندھ لینے چاہئے۔ فقط و اللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۴۵﴾ مقتدی نے تکبیر تحریمہ نہ کہی ہو تو نماز دہرانی پڑے گی؟

سوال: امام کے ساتھ مقتدی نے تکبیر تحریمہ نہ کہی صرف امام نے ہی تکبیر تحریمہ کہی تو مقدی

کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... تکبیر کہنا امام کے لئے فرض ہے، اسی طرح مقتدی کے لئے بھی فرض ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ امام اتنی زور سے کہے گا کہ مقتدی سن لیں، اور مقتدی خود سن سکے اتنی زور سے کہے۔ اگر مقتدی نے بالکل ہی تکبیر تحریمہ نہ کہی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، مقتدی کو اپنی نماز دہرانی پڑے گی۔ (طحطاوی، مراقی الفلاح، شامی: ۱۳۰)

﴿۴۴۶﴾ مقتدی امام کے پیچھے کیا کیا پڑھے؟

سوال: امام کے پیچھے مقتدی کیا کیا پڑھے؟ امام تکبیر تحریمہ اور سمع اللہ لمن حمدہ اور دوسری تکبیریں اللہ اکبر اور الحمد اور سورت وغیرہ پڑھے تو مقتدی اس کے ساتھ کیا کیا پڑھے؟ یعنی امام کے ساتھ یہ سب چیزیں پڑھے یا نہ پڑھے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مقتدی کے لئے تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے، اگر نہیں کہے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ امام جب قرأت پڑھے تو مقتدی خاموش کھڑے رہ کر اسے سنیں، مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے، مکروہ تحریمی ہے۔ دوسری تکبیریں مقتدیوں کو امام کے ساتھ آہستہ آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ (شامی: ۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۴۷﴾ مقتدی کا ثنا، تعوذ، تسمیہ پڑھنا

سوال: تکبیر کے بعد ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ یہ پڑھنا واجب ہے یا سنت؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنے کے بعد ثنا پڑھنا مقتدی اور امام دونوں کے لئے سنت ہے، اور تعوذ وتسمیہ مقتدی کو نہیں پڑھنا ہے، وہ صرف امام اور منفرد کے لئے سنت ہے۔ (شامی: ۳۲۷) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۴۸﴾ کیا ثنا پڑھنا ضروری نہیں ہے؟

سوال: امام صاحب کے قرأت شروع کر دینے کے بعد ایک شخص آیا اور جماعت میں شامل ہو گیا تو اب اسے جب کہ قرأت ہو رہی ہے ثنا پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ ایک شخص کا کہنا ہے کہ اگر ثنا نہیں پڑھی تو نماز نہیں ہوگی، کیا یہ بات صحیح ہے؟ دوسرے شخص کا کہنا ہے کہ ثنا نہیں پڑھ سکتے، البتہ آیت پر امام صاحب وقف کریں تو تھوڑی پڑھ کر پوری کریں؟ تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز میں امام صاحب کے قرأت شروع کر دینے کے بعد جماعت میں شامل ہونے والے شخص کو قرأت سننا اور خاموش رہنا ضروری ہے، اس لئے اس وقت ثنا نہیں پڑھ سکتے، اگر پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (طحطاوی) یہ کہنا کہ ثنا نہیں پڑھیں گے تو نماز نہیں ہوگی، صحیح نہیں ہے۔

﴿۴۴۹﴾ سنت مؤکدہ اور نفل نماز کی تیسری رکعت میں ثنا پڑھنا

سوال: کیا نفل نماز اور سنت غیر مؤکدہ اور تہجد کی چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے وقت پہلا قعدہ کر کے تیسری رکعت شروع کرتے وقت ثنا پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ آپ کے جولائی کے رسالہ میں آپ نے تیسری رکعت میں ثنا بھی پڑھنی چاہئے اور یہی طریقہ سنت ہے ایسا لکھا ہے، ہم نے اس طرح پڑھنے کے بارے میں پہلی مرتبہ ہی سنا اور پڑھا ہے اس لئے اس مسئلہ کو تفصیل سے واضح فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نوافل، سنت غیر مؤکدہ، تہجد، اوابین، چاشت اور اشراق وغیرہ کی جو نمازیں ہیں وہ سب حکم کے اعتبار سے نوافل میں ہی شمار ہوتی ہیں، اور

بعض احکام کے اعتبار سے نوافل کی دو رکعت ایک مکمل نماز ہے، اس لئے التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف اور دعا پڑھنا بھی سنت ہے۔

اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت چونکہ یہ نئی نماز ہے اس لئے اول ثنا پڑھنا سنت کہلائے گا۔ (دیکھیں ہدایہ: ۱۲۸، شامی: ۱/۴۵۴) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۵۰﴾ کیا مسبوق کو اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پڑھتے وقت ثنا پڑھنا چاہئے؟

سوال: کبھی امام کے ساتھ نماز پڑھتے وقت ایک دو یا تین رکعتیں چھوٹ گئی ہوں تب سلام کے بعد چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرتے وقت ثنا پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے وقت پہلی رکعت میں ثنا پڑھنا سنت ہے۔ (طحطاوی: ۱۶۸، عالمگیری: ۹۱)

﴿۴۵۱﴾ قرأت شروع ہو جائے تو ثنا چھوڑ دینی چاہئے

سوال: امام نے قرأت شروع کر دی تو اب مقتدی باقی ثنا کو پوری کرلے یا پڑھنا چھوڑ کر قرأت کی طرف دھیان لگائے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... امام کے قرأت شروع کرنے کے ساتھ مقتدی کی ثنا باقی ہو تو ثنا کو چھوڑ دینا چاہئے، اور قرأت سننے کی طرف دھیان لگانا چاہئے۔ اس لئے کہ ثنا پڑھنا سنت ہے، اور امام کی قرأت کو سننے اور اس وقت خاموش رہنے کا حکم قرآن میں دیا گیا ہے۔ (درمختار: ۳۲۸، عالمگیری: ۴۷) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۵۲﴾ تراویح پڑھانے والے کے لئے ثنا کا حکم

سوال: تراویح پڑھانے والے ثنا، تعوذ اور تسمیہ تو پڑھتے ہی نہیں ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے،

تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تراویح پڑھانے والوں کے لئے بھی اس کا پڑھنا سنت ہے، اس لئے پڑھنا چاہئے۔ شاید بہت تیزی سے پڑھ لیتے ہوں گے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۵۳﴾ قرأت میں آواز میں چڑھاؤ اتار

سوال: نماز میں قرأت پڑھتے وقت آواز میں چڑھاؤ اتار کرنا یعنی دھیمی آواز سے پڑھ کر پھر بلند آواز سے پڑھنا، جیسا کہ مصری قاری پڑھتے ہیں اس طرح نماز میں قرأت کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... فن تجوید کے اصول کے مطابق لہجہ سے قرآن پڑھنا درست ہے۔ گانوں کے طرز پر پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۵۴﴾ فرض کی تیسری رکعت میں سورت پڑھنا

سوال: فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد بسم اللہ اخیر تک پڑھ لی یا کوئی سورت پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں بسم اللہ یا سورت پڑھ لی تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، اور ان رکعتوں میں سورۂ فاتحہ بھی نہ پڑھی جائے تو بھی حرج نہیں ہے۔ (طحطاوی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۵۵﴾ ایک ہی سورت دو نمازوں میں پڑھنا

سوال: بکر نے جو قرأت رات کو عشاء کی نماز میں پڑھی تھی وہی قرأت صبح میں فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں پڑھی، اور دوسری رکعت میں والضحیٰ کی سورت پڑھی، اس میں و و جدک ضالاً فھدیٰ میں ہائے ہوز کی جگہ حائے حطی پڑھی، اور و اما السائل فلا تنھر میں

حائے حطی پڑھی تو اس طرح کل ملا کر پانچ غلطیاں کی، تو نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟ اور جو قرأت رات کو عشاء کی نماز میں پڑھی تھی اسی کو فجر کی نماز میں پڑھنا شرعی رو سے جائز ہے یا مکروہ تنزیہی ہے یا مکروہ تحریمی ہے؟ تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... عشاء کی نماز میں پڑھی ہوئی قرأت فجر کی نماز میں پڑھنے میں کچھ حرج نہیں ہے، پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن فجر کی نماز میں طوال مفصل میں سے پڑھنا بہتر ہے، اسی طرح تجوید کی غلطی کسی بھی نماز میں نہیں ہونی چاہئے۔

﴿۴۵۶﴾ ایک سورت میں سے تھوڑا پڑھ کر پھر دوسری سورت شروع کر دینا بہتر نہیں ہے۔

سوال: امام صاحب نے فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ نبا شروع کی، دو چار آیتیں پڑھ کر آگے نہ چل سکنے کی وجہ سے سورۂ بنی اسرائیل میں سے قرأت شروع کر دی، تو کیا اس طرح کرنے سے نماز صحیح ہوئی یا فاسد ہوگئی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سورۂ نبا میں سے تین آیتیں پڑھیں، تو نماز کی قرأت کی مقدار واجب کے ادا ہو جانے کی وجہ سے قرأت ادا ہوگئی، اور اس سے نماز صحیح ہوگئی۔ اس لئے امام کو دوسری سورت نہ پڑھتے ہوئے رکوع میں چلے جانا چاہئے تھا، اب شروع کی ہوئی سورت چھوڑ کر اسی رکعت میں دوسری سورت شروع کر دی یہ اچھا نہیں کیا، پھر بھی نماز ادا ہوگئی۔

﴿۴۵۷﴾ واجب قرأت ۱۸ سے ۲۰ الفاظ ہیں۔

سوال: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں دو بڑی آیتیں پڑھی جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر تھیں، تو کیا اس سے نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... فقہاء نے نماز کی قرأت کی مقدار واجب تین چھوٹی

آیتیں یا ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا کم از کم ۱۸ سے ۲۰ الفاظ ہو جاتے ہوں بتائی ہے۔ اتنی قرأت کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔ نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جان بوجھ کر اتنی قرأت پر اکتفا کرنا بہتر نہیں ہے۔ (شامی، ہدایہ)

﴿۴۵۸﴾ سِر کی مقدار

سوال: کچھ لوگ نماز میں ہونٹوں کو حرکت دیئے بغیر صرف زبان کی حرکت سے قرأت وغیرہ پڑھتے ہیں، کیا اس طرح بالکل خاموش قرأت کی جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نماز میں اتنا آہستہ پڑھنا چاہئے جس سے حروف صحیح ادا ہو جائیں، یا خود اپنی آواز سن سکے، اس سے آہستہ یا ہونٹ بند کر کے صرف زبان کی حرکت سے قرأت کی جائے تو قرأت ادا نہیں ہوگی۔ اور اس طرح قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔

﴿۴۵۹﴾ تنہا فرض پڑھنے والے کے لئے قرأت کا حکم

سوال: ایک شخص کی مغرب کی نماز چھوٹ گئی، پھر وہ تنہا اس نماز کو پڑھے تو قرأت زور سے کرے یا آہستہ؟ (۲) نماز پڑھاتے ہوئے امام کا وضو ٹوٹ گیا تو کیا کرے؟ پیچھے سے کسی مقتدی کو امام بنائے یا سب لوگ نماز توڑ دیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......

(۱) مغرب کی جماعت چھوٹ جانے کے بعد جو شخص تنہا اس نماز کو پڑھے تو قرأت زور سے بھی کر سکتا ہے اور آہستہ پڑھے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ (شامی)

(۲) نماز پڑھاتے ہوئے امام کا وضو ٹوٹ گیا تو فوراً اسی حالت میں پیچھے سے مقتدی کو آگے کر دے اور اسے امام بنا دے، اور وہ شخص نماز پڑھاتا رہے اور امام وہاں سے وضو

کرنے کے لئے چلا جائے، اور اگر امامت کے لائق کوئی شخص نہ ہو یا کوئی امام بننے کے لئے تیار نہ ہوتو امام وضو کر کے پھر سے نماز پڑھائے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۶۰﴾ پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھ لی تو

سوال: چار رکعت والی نماز میں اگر پہلی رکعت میں قل اعوذ برب الناس پڑھ لی تو اب باقی رکعتوں میں الم سے نہ پڑھتے ہوئے کہیں سے بھی پڑھ لے تو چل سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہ چل سکتا ہو اور اسے الم یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن جس ترتیب سے اس وقت لکھا ہوا ہے اسی ترتیب سے پڑھنا چاہئے، ترتیب کے خلاف پڑھنا مکروہ ہے۔ (شامی، امداد الفتاویٰ) اس لئے سورۂ ناس کے بعد سورۂ بقرہ میں سے پڑھنا چاہئے، اور اگر وہ نہ یاد ہو تو دوبارہ سورۂ ناس پڑھ لی جائے، اور اس طرح پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (مراقی الفلاح:۲۱۲)

﴿۴۶۱﴾ لاؤڈ اسپیکر میں نماز پڑھانے سے متعلق ایک سوال

سوال: امام صاحب اکثر بغیر ضرورت کے لاؤڈ اسپیکر میں نماز نہیں پڑھاتے لیکن اگر کوئی مہمان خصوصی بڑے قاری صاحب یا کوئی اچھے مقرر حضرات تشریف لاتے ہیں تو اس وقت نماز پڑھانے کی دعوت دیتے ہیں تو اکراماً اور احتراماً اس وقت لاؤڈ اسپیکر دیا جاتا ہے اور حضرات اکابر اس میں نماز پڑھاتے ہیں چاہے مصلی کم ہو یا زیادہ۔

بہر صورت لاؤڈ اسپیکر کے ساتھ نماز پڑھانے کا کیا مسئلہ ہے؟ ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔ جبکہ مصلی اور مسجد کے ذمہ دار حضرات بھی لاؤڈ اسپیکر میں نماز پڑھانے کو چاہتے ہیں۔

(۲) اگر نماز لاؤڈ اسپیکر کے ساتھ پڑھانے میں کراہت ہے تو کراہت کس چیز میں ہے نفس نماز میں یا کسی خارجی چیز میں۔اس کو بھی مفصل بیان کر کے ممنون ہوں۔

(۳) اگراس طرح لاؤڈ اسپیکر میں نماز پڑھا دی پھر کیا بعد میں اس پر نکیر کر سکتے ہیں اور مسئلہ پر نکیر کرنا کیسا ہے؟ ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً: ا......نماز اللہ تعالی کی بہت اہم اور خاص عبادت ہے جہاں تک ہو سکے اس کو حضور اقدس ﷺ کے طریقہ کے مطابق پڑھنی چاہئے۔امام صاحب بغیر ضرورت کے لاؤڈ اسپیکر میں نماز نہیں پڑھاتے، اچھا کرتے ہیں۔ اگر ضرورت ہو آواز دور تک پہونچانا ہو لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کرنا درست ہے، اور اس میں پڑھی گئی نماز بھی درست ہے۔

مہمان خصوصی کے آنے پر ان کو نماز پڑھانے کے لئے لاؤڈ اسپیکر دینا ان کا اعزاز نہیں ہے بلکہ ضرورت پر ہی منحصر ہے لہذا ضرورت نہ ہو تو اس کا استعمال بے فائدہ اور بے کار ہوگا۔ کیونکہ اس میں فائدہ کی جگہ خرابی زیادہ ہے اسلئے ناپسند کیا گیا ہے۔اگر کبھی مجمع زیادہ ہے اور مکبرین سے کام نہیں چل سکتا جیسے حرم شریف یا تبلیغی اجتماع وغیرہ میں تو آواز پہنچانے کے لئے اس کا استعمال کرنا درست ہے۔چھوٹی مسجد کہ جہاں امام کی نقل وحرکت با آواز سن کر سنت طریقہ کے مطابق نماز پڑھی جا سکتی ہے وہاں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ بغیر ضرورت کے امام کی قرأت یا تکبیرات کی آواز کو بلند کرنا ہے، اس لئے مکروہ ہوگا۔شامی: ۲/۲۱۷ پر لکھا ہے **و اعلم ان التبليغ عند عدم الحاجة اليه بان بلغهم صوت الامام مكروه الخ۔**

اگر بغیر ضرورت کے صرف شوقیہ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کر رہے ہیں تو وہاں نرمی سے نکیر کرنی

چاہئے، تشدد اور اختلاف نہیں کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۶۲﴾ کم متقدی ہوں تب مائک چالو کرنا کیسا ہے؟

سوال: مسجد کے جماعت خانہ اور صحن میں ۲۰ صفیں ہیں، امام صاحب کی آواز سب کو برابر سنائی دیتی ہے، جمعہ اور عید یا کسی خوشی کے موقعوں سات آٹھ صفیں ہوتی ہیں، تب متولی صاحب مائک چالو کرنے کے لئے کہتے ہیں، اور امام صاحب منع کرتے ہیں، پھر بھی مائک کی سوئچ چالو کردیتے ہیں، تو اس طرح مائک چالو کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نماز اسلام کی خاص اور اہم و بنیادی عبادت ہے، اس لئے جہاں تک ہوسکے سنت طریقہ کے مطابق اور اصل حالت کے مطابق پڑھنی چاہئے۔ خاص مجبوری اور ضرورت کے بغیر سائنسی تکنیک سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔

آپ کے یہاں مصلیوں کو امام صاحب کی تکبیرات کی آواز برابر سنائی دیتی ہے تو اس صورت میں متولی صاحب کو مائک نہیں چالو کرنا چاہئے، اگر مصلی زیادہ تعداد میں ہوں تو مائک کا استعمال نماز کے لئے کیا جاسکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۶۳﴾ سنت سمجھ کر کچھ سورتیں ہی پڑھتے رہنا

سوال: میں ہمیشہ سنت سمجھ کر فجر کی سنتوں میں قل یا ایها الکافرون، قل هو الله احد پڑھتا رہتا ہوں، اور ظہر کی چاروں سنتوں میں چار قل پڑھتا رہتا ہوں، تو کیا اس میں کچھ حرج ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حضور ﷺ نمازوں میں جو سورتیں پڑھتے تھے، ان سورتوں کو سنت کی پیروی کی نیت سے پڑھنا بہت ہی اچھا اور ثواب کا کام ہے، لیکن کبھی کبھی

ان سورتوں کے علاوہ دوسری سورتیں بھی پڑھتے رہنا چاہئے، جس طرح حضور ﷺ بھی دوسری سورتیں پڑھتے تھے۔

فجر کی دوسنتوں میں جہاں سورۂ کافرون اور سورۂ احد پڑھنا ثابت ہے وہیں حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اور دوسری رکعت میں **قل یا اھل الکتاب** پڑھنا بھی ثابت ہے، لہذا ہر مرتبہ ایک ہی سورت کو نہ پڑھتے ہوئے دوسری سورتیں بھی پڑھنی چاہئے، اور یہی بہتر ہے۔ (طحطاوی: ۲۳۳، ۲۷۲، شامی: ۳۶۵، ۴۴۷)

﴿۴۶۴﴾ پنج وقتہ نماز میں قرأت مسنونہ کا حکم

سوال: نماز میں قرأت مسنونہ یعنی فجر وظہر میں طوال مفصل، عصر وعشاء میں اوساط مفصل اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھنا لازمی ہے یا مستحب ہے؟ کیا یہ سورتیں پڑھنا چاہئے یا ان سورتوں کی مقدار قرأت کے برابر دوسری قرآن کی سورتیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز میں پورے قرآن میں سے جہاں سے پڑھا جائے درست ہے نماز صحیح ہو جائے گی اور فجر وظہر میں طوال مفصل، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل میں سے پڑھنا سنت ہے۔ اس میں بھی نماز کے صحیح ہونے کی ساتھ سنت قراءت کرنے کا مزید ثواب ملے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۶۵﴾ نماز میں بسم اللہ زور سے پڑھنا چاہئے یا آہستہ

سوال: امام جہری نماز پڑھا رہا ہو تو امام جب ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت شروع کرے تو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ آواز سے؟ یا پھر بسم اللہ پڑھے ہی نہیں؟ اسی طرح سری نماز کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... اس طرح جہری نماز میں ایک ہی رکعت میں دو سورتیں پڑھنا بہتر نہیں ہے، پھر بھی اگر پڑھی جائیں تو حنفی مذہب کے مطابق بسم اللہ آہستہ پڑھنی چاہئے۔ (شامی)

﴿۴۶۶﴾ نماز میں دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھنا

سوال: کسی ایک رکعت میں ایک ساتھ دو تین سورتیں پڑھی جائے تو کچھ سورتوں کے شروع میں بسم اللہ پڑھے اور کچھ کے شروع میں پڑھنا بھول جائے یعنی کہ بسم اللہ نہ پڑھے یا عمداً بسم اللہ چھوڑ دے تو کیا اس سے نماز میں کوئی نقص آئے گا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... بسم اللہ دو سورتوں کے درمیان جدائی بتانے کے لئے ہے، اس لئے ایک ہی رکعت میں دو تین سورتیں پڑھی ہوں تو ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بہتر ہے۔ (طحطاوی) اور اگر پڑھنا بھول جائے تو اس سے نماز میں کوئی نقص نہیں آئے گا۔ (شامی: ۱/۳۳۰) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۶۷﴾ سورۂ فاتحہ کے بعد نماز میں بسم اللہ پڑھنا

سوال: نماز میں الحمد ختم کر کے سورت شروع کی جائے اسی وقت بسم اللہ پڑھنی چاہئے یا رکوع کے درمیان سے پڑھنے پر بھی بسم اللہ پڑھنی چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... نماز میں امام اور مقتدی کے لئے سورۂ فاتحہ کے بعد بسم اللہ پڑھنے نہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے، سورۂ فاتحہ کے بعد سورت شروع کی جائے تو بسم اللہ پڑھنا بہتر ہے۔

﴿۴۶۸﴾ کیا نماز میں سورت کے ساتھ بسم اللہ پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: پوری سورت نماز میں پڑھنے کا ارادہ نہ ہو صرف سورت کا بسم اللہ والا پہلا رکوع پڑھنے کا ارادہ ہو تو کیا بسم اللہ کے ساتھ اسے پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پڑھ سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۶۹﴾ خلاف ترتیب سورت پڑھنا

سوال: رمضان کے مہینہ میں امام صاحب نے وتر نماز کی پہلی رکعت میں اذا زلزلت پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۂ قدر اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی، یعنی خلاف ترتیب قرآن پڑھا، تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......نماز میں خلاف ترتیب قرأت کرنے سے نماز مکروہ ہوتی ہے، لیکن اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا۔ (شامی، وغیرہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۷۰﴾ نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھنی چاہئے یا زور سے؟

سوال: مفتیٰ بہ قول کے مطابق نماز میں سورت ملانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی ہو تو آہستہ آواز سے پڑھی جائے ایسا آپ کے بتائے ہوئے فتاویٰ میں میں نے پڑھا ہے، لیکن آپ کے ڈابھیل میں جب مولانا اسعد مدنی صاحب تشریف لائے تھے، تب خاکسار نے بھی مولانا ارشد مدنی صاحب کے پیچھے تراویح پڑھی تھی، تب مذکورہ فتوے کے خلاف دیکھا تھا، اتنا ہی نہیں، سننے میں بھی آیا ہے کہ مدنی خاندان میں پہلے سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو کیا یہ حقیقت صحیح ہے؟ اور اگر صحیح قول آہستہ پڑھنے کا ہی ہو تو پھر کیوں ایسے بڑے بزرگوں کا عمل اس پر نہیں ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حنفی مذہب کے فقہاء کے اقوال کے مطابق نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھنی چاہئے۔ فن قرأت کے امام عاصم کے نزدیک زور سے پڑھنا اور دوسرے قراء کے نزدیک آہستہ پڑھنا ثابت ہے۔

حضرت اقدس مدنی رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی بڑے عالم تھے، وہ امام عاصم کی قرأت کے مطابق پڑھتے تھے، فتاویٰ دارالعلوم میں لکھا ہے: کہ حنفیوں کو اپنے فقہائے مذہب کی اتباع ضروری ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بسم اللہ کے جہر کو منع فرماتے ہیں اور آہستہ پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں، پس حنفیوں کو چاہئے کہ الحمد اور سورت میں بسم اللہ سنت سمجھ کر پڑھیں، لیکن آہستہ پڑھیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۷۹) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۷۱﴾ سورۂ فاتحہ کے بعد کونسی سورت پڑھنا ہے وہ بھول جائے تو

سوال: اگر تراویح ہو رہی ہو اور سورۂ فاتحہ کے بعد امام بھول جائے کہ اب کونسی سورت پڑھنی ہے تو پیچھے سے مقتدی نے اس طرح لقمہ دیا کہ فلاں سورت پڑھنی ہے تو اس صورت میں کیا سجدۂ سہو کرنا پڑے گا؟ اگر امام نے لقمہ نہ لیا اور دوسری سورت پڑھ لی تو پھر کیا حکم ہے؟ اور دوسری دو رکعتوں کے لئے کھڑا ہو تو کس ترتیب سے سورت پڑھنی پڑے گی؟ اس کی وضاحت فرماویں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... (۱) مسؤلہ صورت میں لقمہ دینے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، سجدۂ سہو بھول سے کوئی واجب چھوٹ جانے پر یا کسی رکن کی ادائیگی میں دیر ہونے پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ (۲) جو سورت پڑھ لی ہے اس کے بعد کی سورت دوسری رکعت میں پڑھی جاوے۔

﴿۴۷۲﴾ مقتدی قرأت نہ پڑھے

سوال: امام کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والوں کو قرآن پڑھنا ہے یا نہیں؟ اور چار رکعت والی نماز ہو تو تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف پڑھیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جب امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو امام زور سے قرأت کرتا ہو تو مقتدیوں کو اسے دھیان سے سننا چاہئے اور آہستہ قرأت کرتا ہو تو خاموش کھڑے رہنا چاہئے، اس وقت کسی بھی رکعت میں مقتدی کے لئے سورۂ فاتحہ یا قرأت پڑھنا جائز نہیں ہے، اگر پڑھے گا تو مکروہ تحریمی شمار ہوگا۔ (طحطاوی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۷۳﴾ مقتدی قرأت کرے یا نہ کرے؟

سوال: حضرت شیخ نے فضائل قرآن میں لکھا ہے کہ نماز میں کھڑے ہو کر ایک حرف کی تلاوت پر ۱۰۰/ نیکی اور بیٹھ کر ایک حرف کی تلاوت پر ۵۰/ نیکی ملے گی۔

زید کا کہنا ہے کہ مقتدی تو تلاوت نہیں کرتا، اس لئے وہ مذکور نیکی سے محروم رہتا ہے، تو کیا مقتدی نیکیوں کی لالچ میں تلاوت کر سکتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حدیث میں ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی بھی قرأت ہے، اس لئے مقتدیوں کو بھی پورا ثواب ملے گا۔ اور امام کے پیچھے مقتدیوں کو تلاوت کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے مقتدیوں کو تلاوت نہیں کرنی چاہئے اور جہری نماز میں دھیان سے قرأت سننی چاہئے اور سری نماز میں خاموش کھڑے رہنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۷۴﴾ فرض نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورت پڑھنے کے طریقے اور مقدار

سوال: فرض یا دوسری کوئی بھی نماز کی پہلی رکعت میں کسی بڑی سورت کی اخیر کی آیتیں اور

دوسری رکعت میں دوسری بڑی سورت کی اخیر کی آیتیں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟
پہلی رکعت میں کوئی بڑی سورت کی اخیر کی آیتیں اور دوسری رکعت میں چھوٹی سورت پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... فرض نماز میں افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ ہر رکعت میں پوری سورت سنت طریقہ کے مطابق پڑھی جائے، پوری سورت نہ پڑھتے ہوئے صرف اخیر کی آیتیں پڑھنا بعض فقہاء کے قول کے مطابق مکروہ ہے، لیکن صحیح قول یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے۔ اسی طرح پہلی رکعت میں کچھ آیتیں اور دوسری رکعت میں ان آیتوں کی مقدار سے چھوٹی سورت پڑھنے میں بھی صحیح قول کے مطابق کچھ حرج نہیں ہے۔ لیکن یہ دونوں صورتیں بہتر نہیں ہے۔ (فتاوی عالمگیری: ۴۰) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۷۵﴾ دو سورتوں کے درمیان کی سورت چھوڑ کر قرأت کرنا

سوال: پہلی رکعت میں سورۂ قریش پڑھی ہو تو دوسری رکعت میں سورۂ ماعون چھوڑ کر سورۂ کوثر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... فرض نماز میں اس طرح قرأت کرنا مکروہ ہے، نفل نماز میں اس طرح پڑھنا درست ہے۔ (طحطاوی: ۲۱۲، عالمگیری) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۷۶﴾ پورا رمضان وتر کی نماز میں ایک ہی سورتیں پڑھتے رہنا

سوال: ہمارے پیش امام صاحب پورا رمضان کا مہینہ وتر میں **انا انزلنا** اور **قل یا ایھا الکافرون** اور **قل ھو اللہ** پڑھتے رہے، اس طرح پڑھنا سنت کے خلاف تو نہیں ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... رمضان کا پورا مہینہ وتر میں صرف مذکورہ سورتیں پڑھتے

رہنا اور دوسری سورتیں نہ پڑھنا مکروہ ہے۔اس لئے دوسری سورتیں بھی کبھی کبھی پڑھتے رہنا چاہئے۔(شامی وطحطاوی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۷۷﴾ کیا بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جز نہیں ہے؟

سوال: نماز میں بسم اللہ کو آہستہ پڑھنے کا کیوں حکم ہے؟ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جز نہیں ہے، اور اگر ہوتی تو اسے بھی جہراً پڑھا جاتا۔تو اگر وہ ایک مستقل آیت ہے تو قرآن کی ابتدا اس سے شمار کی جائے گی، یا سورۂ فاتحہ سے شمار ہوگی؟ اور کس وجہ سے نماز میں اسے سراً پڑھنے کا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جز نہیں ہے۔ بلکہ دو سورتوں کو علیحدہ بتانے کے لئے علامت کے طور پر لکھی گئی ہے۔اور ہر سورت کے شروع میں حصول برکت کے لئے پڑھی جاتی ہے۔(شامی:۱/۳۳۰) اسی لئے ثنا اور تعوذ کی طرح اسے بھی سراً ہی پڑھا جاتا ہے۔حضور ﷺ بسم اللہ سرّاً پڑھتے تھے۔اور صحابۂ کرام کی ایک جماعت بھی اسی طرح عمل کرتی تھی۔اس لئے نماز میں بسم اللہ جہراً پڑھنا مذہب حنفی میں خلاف سنت عمل کہلائے گا۔(فتاویٰ دار العلوم:۱)

﴿۴۷۸﴾ کچھ نمازوں میں قرأت میں جہر اور کچھ میں سراً قرأت کیوں کی جاتی ہے؟

سوال: فجر، مغرب اور عشا کی نمازوں میں امام زور سے قرأت کرتا ہے، اور ظہر اور عصر میں سراً قرأت کیوں کرتا ہے؟ اس کی وجہ حدیث کی رو سے بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......حضور ﷺ کا یہی حکم ہے کہ دن میں پڑھی جانے والی نمازوں میں سراً قرأت کی جائے، اور رات میں پڑھی جانے والی نمازوں میں جہر کیا

جائے، حضور ﷺ کا حکم ہے اس لئے اس طرح نماز پڑھی جاتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۷۹﴾ سورۂ فاتحہ میں سے کوئی ایک آیت کا سہواً چھوٹ جانا

سوال: کسی امام سے بھول سے سورۂ فاتحہ میں سے ایک آیت چھوٹ جائے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟ یا سجدۂ سہو کرنا ضروری ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، اس لئے اگر بھول سے اس کی ایک آیت چھوٹ جائے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔

﴿۴۸۰﴾ فکذب و عصیٰ ثم ادبر یسعیٰ کے بعد و ھو یسعیٰ فانت عنه پڑھنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟

سوال: میں نماز میں ۳۰ ویں پارہ کی والنازعات پڑھ رہا تھا، تب فکذب وعصیٰ ثم ادبر یسعیٰ پڑھا پھر بھول سے وھو یسعیٰ فانت عنه پڑھ لیا، اور نماز ختم کی، تو پوچھنا یہ ہے کہ میری نماز ہوئی یا نہیں؟ یا مجھے نماز دہرانی پڑے گی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... پہلے یہ بتائیں کہ یسعیٰ پر سانس توڑ دیا تھا یا نہیں، اگر ایک ہی سانس سے پڑھا تھا تو اس کا مطلب بدل جانے کی وجہ سے نماز فاسد ہوگئی، اور اگر سانس توڑ کر نیا سانس لے کر وھو یسعیٰ پڑھا تھا تو نماز صحیح ہوگئی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۸۱﴾ قرأت مسنون کے بعد لقمہ دینا

سوال: اگر امام نے اتنی قرأت کر لی ہو جس سے نماز جائز ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد امام سے کوئی بھول ہوئی اور وہ بھول ایسی بھی نہیں ہے کہ جس سے معنیٰ بدل جاتا ہو یا ایک

آیت چھوڑ دی تو کیا مقتدی کو لقمہ دینا ضروری ہے؟ اگر ضروری نہیں ہے تو مسئلہ معلوم ہونے کے باوجود بار بار لقمہ دینا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اگر امام اتنی قرأت کر چکا ہو جس سے نماز جائز ہو جاتی ہے تو بھی صحیح قول کے مطابق مقتدی کو لقمہ دینا جائز ہے، واجب اور ضروری نہیں ہے۔ ہاں! مقتدی کو چاہئے کہ لقمہ دینے میں جلدی نہ کرے، یا امام کا مقدار جائز قرأت کر چکنے کے بعد بھی لقمہ لینے کے لئے اڑ جانا دونوں مکروہ ہیں۔ (شامی: ۴۱۸/۱)

﴿۴۸۲﴾ مقتدی امام کے پیچھے کیا پڑھے، کیا نہ پڑھے؟

سوال: امام کے پیچھے مقتدی نماز پڑھ رہا ہو اور امام تکبیر تحریمہ کہے، سمع اللہ لمن حمدہ کہے، دوسری تکبیریں کہے اور الحمد پڑھے اور قرأت کرے تو مقتدی امام کے ساتھ یہ سب چیزیں پڑھے یا نہ پڑھے؟ مقتدی کو کیا پڑھنا چاہئے، اور کیا نہیں پڑھنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مقتدی کے لئے تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے، اگر نہیں کہے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ امام جب قرأت پڑھے تو مقتدی خاموش کھڑے رہ کر اسے سنیں، مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے، مکروہ تحریمی ہے۔ دوسری تکبیریں مقتدیوں کو امام کے ساتھ آہستہ آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۸۳﴾ رمضان میں وتر نماز میں امام کا سنت قرأت نہ کرنا

سوال: ہمارے امام صاحب نے پورے رمضان میں وتر میں صرف تین یا چار مرتبہ سبح اسم ربك اور قل یا ایها الکافرون اور قل هو الله پڑھی ہے، باقی پورے رمضان میں

یہاں وہاں سے تین آیتیں پڑھتے رہے یا دوسری سورتیں پڑھتے رہے تو کیا اس طرح پڑھنا سنت کے خلاف ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نماز میں چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت کا پڑھنا ضروری ہے، اس لئے مذکورہ طریقے سے پڑھنے سے نماز تو ہو جائے گی، لیکن ضرورت کے بغیر تین آیتوں پر اکتفا کرنا مکروہ ہے، سنت طریقہ کے مطابق قرأت کرنی چاہئے۔

﴿۴۸۴﴾ رمضان میں وتر کی ہر رکعت میں تین تین سورتیں پڑھنا

سوال: رمضان میں حفاظ اور علماء تراویح پڑھانے آتے ہیں، اس میں سے امام صاحب وتر کی نماز کے لئے کسی کو کھڑا کرتے ہیں، وہ وتر کی نماز شروع کرنے سے پہلے یہ اعلان کرتے ہیں کہ پہلی رکعت میں تین سورتیں، دوسری میں تین سورتیں اور تیسری میں تین سورتیں پڑھی جائیں گی، اس طرح ہماری عمر کے کسی عالم وحافظ نے اعلان نہیں کیا ہے، اور تین سورتیں بھی نہیں پڑھی ہیں، ہم تو سورۂ اعلی، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص یا دوسری سورتیں پڑھتے تھے، لہذا اس بارے میں آپ تفصیل سے کلام فرمائیں کہ کونسا طریقہ صحیح اور بہتر ہے؟ کچھ نو جوان مولانا کے ساتھ ہو کر فتنہ کھڑا کرتے ہیں اس لئے آنجناب سے اس مسئلہ میں شرعی رہنمائی چاہتے ہیں، جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... رمضان میں عشاء کی نماز امام صاحب پڑھاوے اور وتر کی نماز کوئی دوسرا شخص پڑھاوے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، وتر کی نماز میں قرآن شریف میں سے جہاں سے چاہو پڑھ سکتے ہو، لیکن رمضان میں وتر جماعت سے ہوتی ہے ، اور وتر سے قبل بیس رکعتیں تراویح کی ہو چکی ہیں اس لئے عوام کا خیال کرنا ضروری ہے، ہر

رکعت میں تین سورتیں پڑھنے کا اعلان کرنا یا ایک ایک رکعت میں زیادہ سورتیں پڑھنا مکروہ کہلائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ دوسری میں سورۂ کافرون اور تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھیں، اور دوسری سورتیں پڑھیں تب بھی مذکورہ سورتوں کی مقدار میں ہونا زیادہ بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۸۵﴾ کیا رکوع ملنے سے رکعت ملے گی

سوال: کتنی جگہوں پر جب امام رکوع میں ہوتا ہے تب پیچھے سے آنے والا تکبیر کہہ کر سیدھا رکوع میں شامل ہوجاتا ہے، تو پوچھنا یہ ہے کہ ان کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پیچھے سے آنے والے تکبیر کہہ کر رکوع میں امام کے ساتھ جاملیں اور امام کو کچھ دیر کے لئے بھی رکوع میں پالیا تو رکوع کے ملنے سے رکعت بھی مل جائے گی، اور رکوع میں امام کو پانے سے پہلے امام رکوع سے کھڑا ہوگیا تو وہ رکعت نہیں ملے گی۔ (ہدایہ، شامی: ۱/۴۸۴، فتاویٰ دار العلوم جدید: ۳۹۹) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۴۸۶﴾ رکوع میں زیادہ دیر لگانا

سوال: ایک شخص امامت کرتا ہے وہ جب رکوع میں ہوتا ہے اور کوئی شخص نماز میں شریک ہونے آرہا ہے ایسا اسے معلوم ہوتا ہے تو وہ رکوع طویل کردیتا ہے تو اس امام کا ایسا کرنا کیسا ہے؟ کیا اس سے نماز فاسد ہوجائے گی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... کبیری شرح منیۃ المصلی میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر کوئی امام رکوع بہت ہی طویل کرے اور اس کی نیت اللہ کو راضی کرنے کی نہ ہو بلکہ نماز میں شریک ہونے والے متولی یا بڑے آدمی کی رعایت یا خوش کرنا ہو اور

یہی مقصد ہو تو ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۳۰۹) لیکن اگر وہ آنے والا شخص کون ہے وہ معلوم نہ ہو اور اتنی دیر بھی رکوع میں نہ لگاوے کہ جس سے دوسرے مقتدیوں کو تکلیف یا پریشانی ہوتی ہو مثلاً پانچ مرتبہ تسبیح پڑھنے کی ہمیشہ کی عادت ہو اور آنے والے شخص کو رکعت مل جائے اس خیال سے سات مرتبہ تسبیح پڑھ لیوے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے، جائز ہے۔ لیکن کسی کا خیال نہ کرتے ہوئے پورا دھیان اللہ کی طرف لگانا ہی بہتر اور افضل ہے۔ (کبیری: ۳۰۹) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۸۷﴾ رکوع اور سجدہ میں تسبیح نہ پڑھے تو

سوال: نماز فرض ہو یا نفل اس کے رکوع وسجدہ میں اگر عمداً یا سہواً تسبیح نہیں پڑھی بلکہ کچھ بھی نہیں پڑھا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... رکوع اور سجدہ میں تسبیح پڑھنا سنت ہے، بلا عذر چھوڑ دینے سے نماز مکروہ ہوتی ہے، لہذا مسؤلہ صورت میں نماز تو صحیح ہو جائے گی، لیکن ثواب کم ملے گا۔ (شامی: ۱/۳۳۲)

﴿۴۸۸﴾ ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بقدر رکوع ملا تو رکعت ملی یا نہیں؟

سوال: نماز شروع ہو چکی تھی، اور امام صاحب رکوع میں تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور رکعت باندھ کر رکوع میں شامل ہو گیا، ابھی ایک ہی مرتبہ **سبحان ربی العظیم** پڑھا تھا کہ امام صاحب رکوع سے کھڑے ہو گئے، تو شرعی رو سے اس شخص کو وہ رکعت ملی یا نہیں؟ اگر ایک مرتبہ بھی تسبیح پڑھنے کا موقع نہ ملے اور امام صاحب کھڑے ہو جاویں تو کیا رکعت کا ملنا شمار ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں امام صاحب رکوع میں تھے اور کوئی شخص آکر تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو گیا تو اگر کچھ دیر کے لئے بھی امام کو رکوع میں پالیا تو مقتدی کو وہ رکعت مل گئی، اور اگر رکوع میں امام کو پانے سے پہلے امام صاحب کھڑے ہو گئے تو وہ رکعت نہیں ملی۔ چھوٹی ہوئی رکعت پڑھتے وقت اس رکعت کو بھی پڑھنا پڑے گا۔ (ہدایہ، شامی: ۱/۴۸۴، فتاوی دار العلوم جدید: ۳۹۹) نئے آنے والے مقتدی کو امام کے ساتھ رکوع میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کی مقدار پالینا ضروری نہیں ہے۔ (شامی: ۱/۴۸۴، طحطاوی: ۲۷۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۸۹﴾ منفرد رکوع سے کھڑا ہو کر کیا پڑھے؟

سوال: منفرد رکوع سے کھڑے ہوتے وقت سمع الله لمن حمده کے ساتھ ربنا لك الحمد بھی پڑھے یا صرف سمع الله لمن حمده ہی پڑھے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... منفرد کے لئے تسمیع وتحمید دونوں پڑھنا سنت ہیں۔ (ہدایہ، شامی: ۳۳۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۹۰﴾ کیا سجدہ میں زمین کی سختی معلوم ہونا ضروری ہے؟

سوال: ہمارے یہاں نئی مسجد کی تعمیر ہوئی ہے، جماعت خانہ میں پتھر لگے ہوئے نہیں ہیں، سجدہ میں جماعت خانہ کے کنکر پیشانی پر چبھتے ہیں، ہم لوگوں نے گھاس پھوس بچھا دیا ہے، اس پر ہم نماز پڑھتے ہیں، لیکن اتنا گھاس پھوس بچھایا ہے کہ سجدہ میں زمین کی سختی معلوم نہیں ہوتی۔ تو مولانا صاحب کا کہنا ہے کہ نماز میں سجدہ میں زمین کی سختی معلوم ہونا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی؟ تو آنجناب سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس طرح نماز پڑھنے سے نماز صحیح

ہوگی؟ شرعی رہبری فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... گھاس یا دوسری کوئی چیز بچھا کر سجدہ کرنے کی صورت میں زمین کی سختی کا معلوم ہونا ضروری نہیں ہے، صرف اتنی سختی ہونی چاہئے کہ سر اس چیز پر ہلے بغیر ایک جگہ رہ سکے، دبتا نہ رہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۹۱﴾ جو شخص رکوع وسجدہ پر قادر نہ ہو اور قیام پر قادر ہو وہ نماز کیسے پڑھے؟

سوال: ایک شخص گھٹنوں میں درد کی وجہ سے رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں ہے لیکن قیام پر قادر ہے تو یہ شخص نماز کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے، عام طور پر مرد بھی اور عورتیں بھی دکان میں اور گھر میں سب کام کرتے ہیں، چلتے پھرتے ہیں لیکن نماز کے وقت کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں کیا قیام پر قدرت کے باوجود قیام کو چھوڑ دینے سے نماز صحیح ہوگی؟

(۲) دوسرا سوال یہ ہے کہ جو شخص حقیقت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حقدار ہے، اب بیٹھنے کی دو صورتین ہیں: ایک ہے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا دوسری صورت کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا، اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے اور کس طرح اشارہ کرے؟ یا سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سجدہ کرنا ضروری ہے؟ نماز جیسی اہم عبادت میں لوگ معمولی بہانے سے قیام کو چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں، امت کی صحیح رہنمائی کی آپ سے درخواست ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اصل یہ جاننا ضروری ہے کہ مذکور شخص زمین پر سر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ (معمولی عذر یا بیماری کو دھیان میں نہیں لیا جائے گا) اگر ایسی حالت ہے کہ زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مجبور ہے تو ایسے شخص کو اشارہ سے سجدہ کرنے کی شریعت کی طرف سے اجازت ہے، اب یہ شخص قیام نہ کرے اور بیٹھ کر رکوع وسجدہ اشارہ

سے کرلے تو یہ طریقہ فقہاء کے قول کے مطابق مستحب ہے، اور اگر کھڑے رہ کر رکوع اور قیام ہمیشہ کی طرح کرے، اور سجدہ بیٹھ کر اشارہ سے کرے تو یہ طریقہ بھی جائز ہے، لیکن مستحب طریقہ میں ثواب زیادہ ہے۔ (شامی، عالمگیری)

(۲) جو بیمار یا معذور زمین پر سجدہ کر ہی نہیں سکتا اس کے لئے زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنے کی اجازت ہے، سامنے کوئی چیز رکھ کر اس پر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر ایسا بیمار ہو کہ زمین پر سر رکھ کر سجدہ کرسکتا ہو تو زمین پر سجدہ کرنا فرض ہے، اب ایسا بیمار شخص زمین پر سجدہ نہ کرے اور کوئی ٹیبل یا سخت تکیہ وغیرہ کوئی چیز سامنے رکھ کر اس پر سجدہ کرے اور وہ چیز زمین سے زیادہ اونچی نہ ہو اور زمین پر رکھی گئی ہو تو سجدہ صحیح کہلائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۹۲﴾ کرسی پر بیٹھ کر ٹیبل پر سجدہ کرنا

سوال: بہت سی مسجدوں میں کرسی کے ساتھ ٹیبل بھی رکھے جاتے ہیں کہ کرسی پر نماز پڑھنے والا اس پر سجدہ کرے تو کیا یہ ضروری ہے؟ ٹیبل ہونے کے باوجود کوئی مصلی ٹیبل پر سجدہ نہ کرے اور اشارہ سے سجدہ کرلے تو اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جسے زمین پر سر رکھ کر سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہو اور اسے شریعت کی طرف سے اشارہ کر کے نماز پڑھنے کی اجازت ہو ایسے شخص کے لئے سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور اگر اشارہ کر کے نماز پڑھنے کی شرعاً اجازت نہ ہو تو زمین پر اور زمین پر نہ کرے تو زمین پر رکھے ہوئے ٹیبل، اینٹ، تخت وغیرہ پر سجدہ کرسکتا ہے تو اس طرح سجدہ کرنا ضروری ہے

لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ چیز بیٹھک سے نو (۹) انچ سے زیادہ اونچی نہ ہو۔

و لم یزد ارتفاعه علی قدر لبنة او لبنتين فهو سجود حقيقی فيكون راكعاً ساجدا لا مومئاً حتى انه يصح اقتداء القائم به (شامی: ۵۶۹/۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۹۳﴾ کیا مسجد میں ٹیبل و کرسی رکھنا درست ہے؟

سوال: (ا) کیا مسجد میں کرسی رکھنا درست ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ صحیح تندرست شخص بھی جسے کوئی عذر نہ ہو وہ بھی کرسی پر نماز پڑھنے لگتا ہے، تو اس بارے میں تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) ٹیبل پر سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے اور اشارہ سے نماز صحیح ہو جاتی ہے تب تو ٹیبل ضرورت کے بغیر کی چیز ہے ایسی بے ضرورت چیز مسجد میں رکھنے سے مسجد کی بے حرمتی تو نہیں ہوتی؟ بہت سی مسجدوں میں دو تین بلکہ اس سے زیادہ ٹیبل رکھے جاتے ہیں جس سے ہوٹل جیسا لگتا ہے، تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... معذور کی سہولت کا انتظام کرنا اچھا کام ہے، لیکن تندرست حضرات کے لئے اس کا استعمال جائز اور مناسب نہیں ہے۔

(۲) ضرورت نہ ہو تو مسجد کو فرنیچر سے خالی رکھنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۹۴﴾ زمین یا کرسی پر نماز پڑھنے کے بارے میں

سوال: بہت سے لوگ دیکھنے میں تندرست اور صحت مند معلوم ہوتے ہیں، پھر بھی وہ زمین یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں تو ان کی نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟ کیسے شخص کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے؟ (۲) جو شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، کیا وہ کرسی پر بیٹھ

کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن دونوں میں بہتر کیا ہے؟ (۳) جو شخص کمر یا گھٹنوں کے درد کی وجہ سے رکوع وسجدہ پر قادر نہ ہو اور قیام پر قادر ہو تو وہ شخص نماز کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے؟ (۴) جو شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے وہ قیام کر کے رکوع وسجدہ کا اشارہ کرے یا قیام کرنے کی ضرورت نہیں رہتی؟ بہت سے لوگ قیام کرتے ہیں اور رکوع وسجدہ کے لئے کرسی پر بیٹھ کر اشارہ کرتے ہیں، تو صحیح کیا ہے؟ (۵) کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع وسجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ لوگ گھٹنوں پر سے ہاتھ ہٹا کر قبلہ کی طرف لمبا کر کے زمین کی طرف جھکا کر اشارہ کرتے ہیں، تو کیا اشارہ میں ہاتھوں کو کچھ دخل ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً: ا...... جو شخص تندرست اور صحت مند معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں معذور ہو تو اس کی بیماری اور معذوری کے مطابق شریعت کی دی ہوئی سہولت کے مطابق اجازت دی جائے گی۔

جو شخص بیماری یا کسی صحیح عذر کی وجہ سے قیام یا رکوع وسجدہ پر قادر نہ ہو تو وہ بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ **و اذا عجز عن القيام و الركوع و السجود و قدر على القعود يصلى قاعدا بايماء و يجعل السجود اخفض من الركوع** (عالمگیری:۱/۱۳۶)

بان كان مريضاً لا يقدر على القيام و الركوع و السجود يسقط عنه لان العاجز عن الفعل لا يكلف به...... يصلى قاعداً بالايماء (بدائع:۱/۲۸۴)

و موميا ان تعذر اى يصلى موميا و هو قاعد ان تعذر الركوع و السجود (بحر: ۲/۱۱۳)

(۲) جو شخص قیام پر قادر نہ ہو لیکن رکوع وسجدہ پر قادر ہو تو زمین پر بیٹھ کر سجدہ کر کے نماز ختم کرنی چاہئے، ایسا شخص اشارہ سے نماز پڑھے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔

اور اگر بیماری یا معذوری کی وجہ سے اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنے کی سہولت شریعت کی طرف سے دی گئی ہوتو زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے یہ طریقہ زمین سے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے بہتر ہے۔ لیکن اگر زمین پر بیٹھ نہ سکتا ہوتو کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا جائز ہے۔

اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً و يركع و يسجد...... و اذا عجز عن القيام و الركوع و السجود ...... يصلى قاعداً بايماء و يجعل السجود اخفض من الركوع...... ثم اذا صلى المريض قاعداً كيف يقعد الاصح ان يقعد كيف يتيسر عليه هكذا فى السراج الوهاج (عالمگيرى: ١٣٦/١)

اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً يركع و يسجد (هدايه: ١٦١/١)

فان لم تستطع الركوع و السجود ادى ايماء يعنى قاعداً (هدايه: ١٦١/١)

صلى قاعداً كيف شاء على المذهب لان المرض اسقط عنه الاركان فالهيئات اولى اى كيف تيسر به بغير ضرر من تربع او غير ه قال فى البحر: لا يخفىٰ ما فيه بلاعدم التقييد بكيفيته من الكيفيات (در مختار مع الشامى: ٥٦٦/٢)

تعذر عليه القيام ...... صلى قاعداً يركع و يسجد (بحر: ١١٢/٢)

(۳) جوشخص قیام پر قادر ہولیکن عذر کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہ کرسکتا ہوتو اس کے لئے بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا مستحب ہے، اور قیام کے وقت کھڑا رہے اور سجدہ کے وقت بیٹھ کر اشارہ سے سجدہ ادا کرے تو بھی جائز ہے۔

و كذا لو عجز عن الركوع و السجود و قدر على القيام فالمستحب ان يصلى قاعداً بايماء و ان صلى قائما بايماء جاز عندنا (عالمگيرى: ١٣٦/١)

(۴) جب سجدہ کرنے پر قدرت نہیں ہےتو اب اگر قیام نہ بھی کرے تو بھی درست ہے

ایسے شخص کے لئے بیٹھ کر اشارہ سے رکوع کرنے کو قیام کرنے کے مقابلہ میں بہتر کہا گیا ہے۔(۵) کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی شریعت کی طرف سے اجازت ملے تو رکوع کے وقت دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور سر اور کمر اتنی جھکاوے کہ سر گھٹنوں کے برابر آ جائے اور سجدہ کے لئے اشارہ کرتے وقت اس سے تھوڑا زیادہ جھکائے، بہت سے لوگ سجدہ کا اشارہ کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف ہوا میں رکھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، کسی روایت سے ثابت نہیں ہے۔

و ان عجز عن القيام و الركوع و قدر على القعود يصلى قاعداً بايماء و يجعل السجود اخفض من الركوع كذا فى فتاوى قاضيخان حتى لو نوى لم يصح كذا فى البحر الرائق (هنديه: ١/١٣٦) فقط و الله تعالى اعلم

﴿۴۹۵﴾ کیا ٹیبل پر سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: میں بیماری کی وجہ سے سجدہ نہیں کرسکتا ہوں، تو میں کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز رکھ کر اس پر سجدہ کرتا ہوں تو کیا اس طرح پڑھنے سے میری نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... معذوری کی حالت میں زمین پر سجدہ نہ کرسکتے ہوں اور کرسی زمین ہی پر رکھی ہوئی ہے اور اس پر سجدہ کیا جائے تو جائز ہے۔ اور اس طرح پڑھی گئی نماز بھی صحیح ہو جائے گی۔

حضرت ام سلمہؓ معذوری کے وقت زمین پر تکیہ رکھ کر اس پر سجدہ کرتی تھیں۔(شامی: ۱/۱۱۰)

﴿۴۹۶﴾ ہتھیلی پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا

سوال: ہمارے یہاں کے امام صاحب سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ زمین پر

رکھتے ہیں پھر دونوں ہاتھوں کو اس طرح الٹا کر دیتے ہیں کہ ہتھیلی اوپر کی طرف رہتی ہے، پھر سر رکھتے ہیں، تو انکے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سجدہ سنت طریقہ کے مطابق کرنا چاہیئے، خاص کر امامت کرانے والے کو اس کا خوب خیال رکھنا چاہیئے، تاکہ اپنی نماز کے ساتھ مقتدیوں کی بھی نماز صحیح ہو۔

سجدہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر اس طرح زمین پر رکھا جائے کہ انگوٹھے کان کے برابر رہیں، اور ہتھیلی برابر زمین پر رہے، اور انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف رہیں۔ (شامی: ۱/۳۳۹، طحطاوی وغیرہ)

سوال میں سجدہ میں ہاتھ الٹانے کی جو صورت بتائی ہے وہ سنت طریقہ کے خلاف ہے، نماز مکروہ ہوتی ہے، لیکن سجدہ کا رکن ادا ہو جانے کی وجہ سے نماز ادا ہوگئی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۹۷﴾ سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ

سوال: (۱) سجدہ میں جاتے وقت کہنیوں کو زمین پر بچھا دینا (۲) سجدہ میں جاتے وقت ازار کا پائنچہ اونچا کرنا (۳) سجدہ میں جاتے وقت دونوں پیر زمین سے اونچے ہو جائیں تو ان تینوں حالات میں نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سجدہ کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دونوں کہنیاں زمین سے الگ رہیں، حضور ﷺ مذکورہ طریقے سے سجدہ کرتے تھے، اس لئے کوئی خاص عذر کے بغیر اس طرح کرنا مکروہ ہے، اسی طرح سجدے میں دونوں پیروں کی انگلیاں زمین پر نہ رکھ کر اوپر رکھنا مکروہ ہے۔ اور اگر سجدہ میں جانے کے بعد سر اٹھانے تک ایک بھی مرتبہ

پیر کی انگلیاں زمین پر نہیں رکھیں تو سجدہ ادا نہیں ہوگا، اور نماز پھر سے پڑھنا پڑے گی۔ (کبیری، شامی) تھوڑی دیر کے لئے انگلیاں زمین سے علیحدہ ہو جائیں تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۹۸﴾ ایک ہی سجدہ کیا تو نماز ہوگئی؟

سوال: میں نے چار رکعت یا دو رکعت نماز کی نیت کر کے نماز شروع کر دی، ایک رکعت ختم کر کے دوسری رکعت شروع کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ میں نے پچھلی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا ہے، تو نماز توڑ کر دوبارہ نیت کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں نماز توڑ کر دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ دوسری رکعت کا سجدہ کرتے وقت پہلی رکعت کا بھی سجدہ کر لیا جاوے، یعنی دوسری رکعت میں کل تین سجدے کئے جاویں، اور اخیر میں سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔ (کبیری: ۴۳۰، طحطاوی: ۲۷۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۹۹﴾ تکلیف کی وجہ سے اشارہ سے سجدہ کرنا

سوال: نماز پڑھنے میں مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے، اب مجھے کیا تکلیف ہوتی ہے وہ دیکھو: میرا بدن بہت ہی بھاری ہے، جیسے حضرت شیخ کا بدن بھاری تھا، بلکہ اس سے بھی زیادہ بھاری ہے۔

اب جب نماز کھڑی ہوتی ہے، تب قیام اچھی طرح ادا ہوتا ہے، اسی طرح رکوع بھی اچھی طرح کر لیتا ہوں، لیکن جب سجدہ میں جانے کا نمبر آتا ہے تو سجدہ میں نہیں جا سکتا، سجدہ میں جانے میں بہت تکلیف ہوتی ہے، پیروں میں ورم اتنا بڑھ جاتا ہے کہ چلنے کا ہوش بھی نہیں

رہتا، اس ورم کی وجہ سے بیت الخلاء بھی نہیں جا سکتا ہوں، تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟ کیا ایسی حالت میں مجھے قیام کی حالت میں سجدہ کرنا چاہئے؟ اور قیام کی حالت میں اشارہ سے سجدہ کرنے سے سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں جب کہ آپ زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتے یا آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے تو آپ کے لئے حکم یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھو، اور رکوع کے اشارہ سے سجدہ کا اشارہ زیادہ جھک کر کرو، نماز بھی صحیح ہو جائے گی، اور حضور ﷺ کے فرمان پر عمل بھی ہو جائے گا، آپ ﷺ نے ایک بیمار کو اس طرح کرنے کا حکم دیا تھا۔

پھر بھی اگر آپ کھڑے کھڑے نماز پڑھو گے اور رکوع سجدہ اشارے سے کرو گے تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی، لیکن فقہاء نے اسے مکروہ کہا ہے۔ (طحطاوی:۲۵۹) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۰۰﴾ ہاتھ میں تکلیف کی وجہ سے سجدہ میں ہاتھ زمین پر نہ رکھنا

سوال: ایک شخص کے بائیں ہاتھ میں درد ہے، وہ شخص سجدہ میں ہاتھ زمین پر نہیں رکھتا ہے، تو کیا اس طرح سجدہ کرنے سے سجدہ صحیح ہوگا؟ مذکور شخص کو دائمی جوڑوں کے درد کی تکلیف ہے، تو ان کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بیماری کی وجہ سے اگر ایک ہاتھ زمین پر نہ رکھ سکیں تو سجدہ ادا ہو جائے گا، نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۰۱﴾ سجدہ میں دونوں پیر اٹھا کر پھر زمین پر رکھ دینا

سوال: ایک اہم سوال کے جواب کا طلبگار ہوں، سجدہ میں اگر دونوں پیروں کی انگلیاں

زمین سے اٹھ جائیں تو کیا اس سے نماز ٹوٹ جائے گی؟ سجدہ میں دائیں پیر کا انگوٹھا یا انگلیاں زمین سے اٹھ جائیں تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟
مہربانی فرما کر حدیث کی معتبر کتابوں کے حوالہ کے ساتھ اس مسئلہ میں رہبری فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... حدیث پاک میں سجدہ کا جو طریقہ بتایا گیا ہے نیز فقہاء نے سجدہ کے طریقے کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ سجدہ میں دونوں پیروں کی انگلیاں زمین سے ملی ہوئی ہونی چاہئے، اور انگلیوں کو دبا کر زمین سے لگانا چاہئے تاکہ پیروں کی انگلیاں قبلہ رخ ہو جائیں۔

اب اگر کوئی شخص سجدہ کرتے وقت پیر یا اس کی انگلیاں یا ایک بھی پیر زمین کے ساتھ بالکل نہ لگائے تو سجدہ مکمل ادا نہیں ہوتا، اس لئے بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی، لیکن مسؤل فی السوال صورت میں پیروں کی انگلیاں اٹھ جائیں یا زمین سے ہٹ جائیں اور وہ شخص دوبارہ ان کو زمین پر لگا دے تو سجدہ صحیح ہو جاتا ہے، اور نماز کے ٹوٹنے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ (شامی، کبیری وغیرہ) فقط واللہ اعلم

﴿۵۰۲﴾ امام سے پہلے رکوع و سجدہ کر لینا

سوال: حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آج کل لوگ نماز میں اکثر امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں چلے جاتے ہیں، یا پھر اور رکن میں بھی امام سے جلدی رکن ادا کرتے ہیں، شریعت میں ان کا کیا حکم ہے؟ برائے کرم تفصیلی جواب دیں مہربانی ہوگی۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... حدیث شریف میں امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اس لئے امام رکوع کرے اس کے بعد مقتدی کو رکوع کرنا چاہئے اور امام سجدہ میں

چلے جائے پھر مقتدی کو سجدہ میں جانا چاہئے امام سے سبقت کرنا مکروہ اور ممنوع ہے۔
عالمگیری میں لکھا ہے: و یکرہ للمأموم ان یسبق الامام بالرکوع و السجود و ان یرفع راسہ فیھا قبل الامام ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۰۳﴾ سجدہ میں جانے سے پہلے امام کا سجدہ سے اٹھ جانا

سوال: امام صاحب سجدہ میں گئے، لیکن میں کمزوری کی وجہ سے سجدہ میں پہنچوں اس سے پہلے امام صاحب سجدہ سے اٹھ گئے، تو اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں آپ امام صاحب کے ساتھ نماز میں شریک ہو، اس لئے کمزوری کی وجہ سے اگر آپ امام کے ارکانوں کے پیچھے پیچھے ارکان ادا کرتے رہو گے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے، نماز صحیح ہو جائے گی۔ (طحطاوی: ۱۸۵)

﴿۵۰۴﴾ سجدہ میں پیشانی پر زمین کی سختی معلوم ہونی چاہئے؟

سوال: یہاں ایک مسجد میں فرش پر اسپنج (نرم نرم گدی) بچھا کر پھر اس پر صفیں بچھائی گئی ہیں، اس پر سجدہ کرنے سے پیشانی خوب نیچے تک پہنچ جاتی ہے، تو کیا ایسی نرم چیز پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا ہوتا ہے؟ اور اس طرح پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... سجدہ کرتے وقت پیشانی کو زمین کی سختی معلوم ہونا ضروری ہے، لہٰذا اسپنج یا ایسی کوئی نرم چیز بچھا کر اس پر سجدہ کیا جائے تو اتنا دباؤ کے ساتھ کیا جائے کہ پیشانی زمین کی سختی تک پہنچ جائے، تبھی سجدہ صحیح ہوگا۔

اور اگر پیشانی ایک جگہ نہ ٹھہرے بلکہ جتنا دباتے جائیں اتنا پیشانی ایک جگہ ٹھہرنے کے بجائے دبتی جائے اور اسپنج کی نرمی لگتی رہے، تو سجدہ صحیح ادا نہیں ہوا۔ (طحطاوی: ۱۳۸)

﴿۵۰۵﴾ ٹوپی کے کپڑے پر سجدہ کرنا

سوال: اگر کسی شخص نے اس طرح ٹوپی پہنی ہے جس سے اس کی نصف یا مکمل پیشانی ڈھک جاتی ہے، اور سجدہ میں پیشانی زمین پر نہیں لگتی بلکہ ٹوپی ہی لگتی ہے، اور سجدہ ٹوپی کے کپڑے پر ہوتا ہے تو کیا اس طرح ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سجدہ میں پیشانی زمین کے ساتھ لگنی چاہئے، پھر بھی ٹوپی یا عمامہ باندھ کر سجدہ کرتے وقت پیشانی کے بدلے عمامہ یا ٹوپی پر سجدہ ہو رہا ہو تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی، لیکن کوئی خاص مجبوری کے بغیر اس طرح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی: ۳۳۶/۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۰۶﴾ سجدہ میں دائیں پیر کے انگوٹھے کا اُٹھ جانا

سوال: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے داہنے پیر کا انگوٹھا زمین سے اٹھ جائے یا اس شخص کو اسے بار بار اٹھانے کی عادت ہے تو ایسے حالات میں کیا اس کی نماز صحیح ہوگی؟ کتاب و سنت کی روشنی میں شرعی مسئلہ بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سجدہ کرتے وقت دونوں پیروں کی انگلیوں کو حتی المقدور دبا کر زمین کے ساتھ لگانا چاہئے، تاکہ انگلیاں قبلہ رخ ہو جائیں، لیکن سجدہ کرنے میں اگر کچھ دیر کے لئے انگلیاں زمین سے اٹھ گئیں، اور اس نے پھر زمین سے لگا دی یا کم از کم ایک انگوٹھا زمین کے ساتھ لگا ہوا رہنے دیا تو سجدہ صحیح ہو گیا، اور نماز ادا ہو گئی۔ (شامی: ۳۳۵/۱، فتاویٰ دار العلوم: ۱۴۹) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۰۷﴾ قعدۂ اخیرہ نہ کیا تو کیا نماز دہرانی پڑے گی؟

سوال: ایک شخص نے ظہر کی چار رکعت سنت کے بجائے پانچ رکعت پڑھ لی، قعدہ میں بھی یاد نہیں آیا، سلام کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے پانچ رکعت پڑھ لی ہیں، تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا اس کو نماز دہرانی پڑے گی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اگر چوتھی رکعت پر قعدہ نہ کیا ہو تو نماز کا اعادہ ضروری ہے، اور اگر قعدہ کرلیا ہو تو بھول سے پانچ رکعت پڑھ لینے پر سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی، اور اگر سجدۂ سہو نہ کیا ہو تو از سر نو نماز پڑھنی پڑے گی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۰۸﴾ قعدۂ اخیرہ میں کونسی دعا پڑھنا بہتر ہے؟

سوال: کسی بھی نماز کے قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور درود شریف کے بعد کونسی دعا پڑھنی ضروری ہے؟ اس کے علاوہ اور کون کونسی دعا پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور درود شریف کے بعد **اللھم انی ظلمت نفسی** سے لے کر **غفور الرحیم** تک پڑھنا ہمارے حنفی مذہب کے مطابق افضل ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو خاص اہتمام کر کے یہ دعا نماز میں پڑھنے کے لئے سکھائی تھی، جیسا کہ مشکوۃ شریف میں (ص:۸۷) پر حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ: میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے! جو میں نماز میں مانگتا رہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ **اللھم انی ظلمت نفسی** (سے لے کر اخیر تک) مانگتے رہو۔ (بخاری، مشکوۃ شریف)

قعدۂ اخیرہ میں کوئی بھی ایسی دعا عربی میں پڑھنا مستحب ہے، جس میں اپنے لئے یا والدین

یا عام مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگی گئی ہو، اس لئے کہ وہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے، اس وقت ایسی دعا مانگنا جو ہم انسانوں میں سے ایک دوسرے سے حاصل کر سکتے ہیں، جائز نہیں ہے۔ بعض اوقات نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ اس لئے قرآن مجید، حدیث شریف میں حضور ﷺ سے جو الفاظ نقل کئے گئے ہیں ان کے مطابق دعا مانگنی چاہئے۔ (شامی، بحر، عالمگیری وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۰۹﴾ قعدہ میں تکلیف کی وجہ سے پیر نہ مڑ سکے تو

سوال: قعدہ میں بیٹھتے وقت دائیں پیر میں تکلیف ہوتی ہے، تو اس پیر کو تھوڑا ٹیڑھا رکھ کر بیٹھتا ہوں، تو کیا اس طرح نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... پیروں میں تکلیف کی وجہ سے پیر سیدھا نہ رکھ سکیں بلکہ تھوڑا ٹیڑھا رکھ کر قعدہ کریں تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے، نماز مکروہ نہیں ہوگی۔

﴿۵۱۰﴾ تشہد میں انگلی اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

سوال: تراویح میں قعدہ کی حالت میں التحیات میں تشہد کی انگلی اٹھانے کا کیا حکم ہے؟ فرض، واجب، سنت اور نفل نماز میں اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... التحیات میں اشهد ان لا پر انگلی اٹھانا اور الا الله پر جھکا دینا سنت ہے، اور یہی حکم دوسری واجب، سنت، نفل اور فرض نمازوں کا بھی ہے۔ (مراقی الفلاح: ۱۶۱)

﴿۵۱۱﴾ پورا تشہد پڑھنا واجب ہے

سوال: ایک شخص التحیات میں وعلی عباد الله الصالحین تک پڑھ کر تیسری رکعت

کے لئے کھڑا ہو گیا، تو کیا اسے سجدۂ سہو کرنا پڑے گا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... پورا التحیات پڑھنا واجب ہے، لہذا صالحین تک پڑھ کر اٹھ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ (شامی: ۳۱۳، طحطاوی: ۱۵۰) **فقط واللہ تعالی اعلم**

﴿۵۱۲﴾ مسبوق قعدہ میں کیا پڑھے؟

سوال: امام جب اخیری قعدہ میں ہو تو مسبوق التحیات کے بعد درود شریف وغیرہ پڑھے یا نہیں؟ اگر پڑھے تو کیا کوئی حرج ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ......امام جب قعدۂ اخیرہ میں ہو تو مسبوق التحیات کے بعد درود شریف، دعا وغیرہ پڑھ سکتا ہے، بلکہ امام سلام پھیر دے وہاں تک خاموش بیٹھے رہنے سے یہ سب دعائیں پڑھنا بہتر ہے۔

امام ایک طرف سلام پھیر دے تو باقی دعا وغیرہ کو چھوڑ کر چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے۔ (قاضی خان) **فقط واللہ تعالی اعلم**

﴿۵۱۳﴾ التحیات ختم ہونے سے پہلے امام کھڑا ہو جائے تو

سوال: امام صاحب کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں پہلے قعدہ میں ہماری التحیات ختم نہ ہوئی ہو اور امام صاحب تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... مسؤلہ صورت میں اول مقتدی کو اپنا تشہد ختم کرنا چاہئے، اور پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا چاہئے، اس لئے کہ مقتدی پر بھی تشہد پڑھنا واجب ہے، پھر بھی اگر کوئی تشہد ختم کئے بغیر امام صاحب کے ساتھ تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (درمختار: ۳۳۳، فتاویٰ قاضی خان)

﴿۵۱۴﴾ قعدہ میں انگشت شہادت اٹھانا

سوال: نماز کے دوران قعدہ میں التحیات پڑھتے وقت مصلی انگشت شہادت کیوں اٹھاتا ہے؟ اس کی کیا حقیقت ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز پڑھنے والا قعدہ میں جب **اشھد ان لا** پر پہنچے تو اسے دو انگلیاں بند کر کے دو انگلیوں کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا چاہئے، یہ سنت ہے۔ اور **الا اللہ** پر انگلی نیچے رکھ دینی چاہئے۔ (شامی، ہدایہ وغیرہ)

﴿۵۱۵﴾ التحیات میں انگشت شہادت اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟

سوال: تشہد میں کلمۂ شہادت پر انگلی کیوں اٹھائی جاتی ہے؟ اس بارے میں کوئی حدیث ہو تو اس سے ضرور مطلع فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تشہد میں **اشھد ان لا الہ** پر انگلی اٹھانا اور **الا اللہ** پر انگلی نیچے کر دینا حدیث سے ثابت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے تھے، اور عقد بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے، (مشکوۃ شریف: ۸۵، مسلم شریف) اس لئے انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ التحیات میں مصلی جب کلمۂ شہادت پڑھتا ہے تو جس طرح زبان سے توحید کا اقرار کرتا ہے اسی طرح انگلی سے بھی ایک اللہ کی وحدانیت کا اظہار کرتا ہے اور غیر اللہ کی نفی کرتا ہے، مطلب یہ کہ انگلی کا اٹھانا یہ غیر اللہ کی نفی کے لئے ہے اور نیچے کرنا ایک اللہ کے اثبات کے لئے ہے، اس عمل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۱۶﴾ نماز میں درود شریف کے بعد دعا نہ پڑھنا

سوال: اگر کوئی شخص نماز میں درود شریف کے بعد دعا نہ پڑھے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا اس کی نماز صحیح ہوگی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قعدۂ اخیرہ میں درود شریف کے بعد دعا پڑھنا سنت ہے، اس لئے کسی خاص عذر کے بغیر چھوڑنا ترک سنت کی وجہ سے مکروہ ہے۔ (طحطاوی)
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۱۷﴾ مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہی اور قعدہ میں بیٹھا اسی وقت امام نے سلام پھیر دیا تو اب التحیات پڑھے یا نہ پڑھے؟

سوال: امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے اور اخیر رکعت کے قعدہ میں تھے، اتنے میں پیچھے سے ایک شخص آیا، اور تکبیر تحریمہ کہہ کر قعدہ میں بیٹھ گیا کہ فوراً امام نے سلام پھیر دیا تو اب یہ شخص کیا کرے؟ التحیات پڑھ کر اپنی رکعتوں کے لئے کھڑا ہو؟ یا بغیر پڑھے کھڑا ہو جائے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں آنے والے شخص کو التحیات پڑھ کر پھر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کے لئے کھڑا ہونا چاہئے۔ (طحطاوی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۱۸﴾ تراویح میں مقتدیوں کے درود اور دعا کا رہ جانا

سوال: تراویح پڑھانے والے قعدہ میں مقتدیوں کو التحیات بھی ختم نہیں کرنے دیتے کہ سلام پھیر دیتے ہیں، درود شریف اور دعا کی تو بات ہی دور رہی، تو مقتدیوں کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں مقتدیوں کو تشہد ختم کر کے سلام

پھیر دینا چاہئے ، درود اور دعا رہ جائے گی تو مقتدیوں کو گناہ نہیں ہوگا اور امام کی اقتداء کرنا واجب ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۱۹﴾ درود ابراہیم میں حضور ﷺ کے اسم سامی سے پہلے سیدنا پڑھنا

سوال: نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس میں حضور ﷺ کے اسم سامی سے پہلے سیدنا کا لفظ بڑھا کر پڑھا جائے تو کیا اس طرح پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... درمختار میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے نماز میں درود شریف پڑھتے وقت آپ کے اسم سامی سے پہلے سیدنا بڑھا کر پڑھنا مستحب ہے۔ (درمختار، طحطاوی:۱۶۲) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۲۰﴾ چار رکعت والی سنت غیر مؤکدہ یا نفل میں دو رکعت پر قعدہ میں التحیات کے ساتھ درود دعا کا پڑھنا

سوال: چار رکعت سنت غیر مؤکدہ یا نفل پڑھی جارہی ہو تو دو رکعت پر قاعدہ میں التحیات کے ساتھ درود اور دعا پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ شرعی حکم بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......اس کا جواب گجراتی ماہ نامہ 'تبلیغ' میں مفصل ذکر کیا جا چکا ہے، نوافل کی ہر دو رکعت پر تشہد کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا چاہئے، یہی سنت طریقہ ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۲۱﴾ سوال مثل بالا

سوال: عصر اور عشاء کی پہلی چار رکعت سنت میں دو رکعت کے قعدہ میں التحیات کے بعد درود دعا پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سنت غیر مؤکدہ بھی نفل کے حکم میں ہے، لہذا پہلے قعدہ میں تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا چاہئے، اور پھر ثنا بھی پڑھنا چاہئے، یہی سنت طریقہ ہے۔ (عالمگیری، شامی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۲۲﴾ کیا ارکان کی ادائیگی میں جلدی نہ کرنا واجب ہے؟

سوال: دو سجدوں کے درمیان تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بقدر ٹھہرنا اور وہاں تک دوسرا سجدہ نہ کرنا کیا واجب ہے؟ یا سنت یا مستحب ہے؟ اس کا کیا حکم ہے؟ اگر اس حکم کو پورا نہ کیا جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز اور نماز کا ہر رکن مکمل ادب و اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے رکوع میں سے اٹھنے کے بعد اور ایک سجدہ میں سے دوسرے سجدہ میں جاتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے، لیکن تین تسبیح کی مقدار ٹھہرنے کو واجب کہنا صحیح نہیں ہے، صرف ایک تسبیح (سبحان ربی العظیم) کے بقدر ٹھہرنا چاہئے۔ (طحطاوی: ۱۵۰، شامی: ۳۱۲) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۲۳﴾ نماز میں دونوں ہاتھوں سے دامن سیدھا کرنا

سوال: ایک شخص نماز میں رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں سے پیچھے کا دامن سیدھا کرتا ہے، اسی طرح قعدہ میں بیٹھ کر بھی دامن سیدھا کرتا ہے، تو کیا اس طرح کرنے سے نماز میں کچھ خرابی آئے گی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اس سے نماز فاسد تو نہیں ہوتی، لیکن کسی خاص ضرورت کے بغیر ایسا نہیں کرنا چاہئے، اس سے نماز مکروہ ہوگی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۲۴﴾ کیا گوندے ہوئے بالوں کے ساتھ نماز درست ہے؟

سوال: عورت کو نماز پڑھتے وقت کیا بالوں کو لٹکانا ضروری ہے؟ یا باندھنے کی حالت میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ اور ایک صورت بالوں کو باندھنے کی یہ ہے کہ چوٹی کو لپیٹ کر سر کے پیچھے کے حصہ میں رکھ دیتی ہیں پھر اس پر ایک پن جالی کی شکل میں ہوتی ہے اس کو سر میں لگاتی ہیں اور بال اس جالی میں آجاتے ہیں، گجراتی میں اسے انبوڑا کہتے ہیں تو نماز کے وقت اسے کھول کر نماز پڑھیں یا اس کے ساتھ بھی نماز درست ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... عورتوں کو نماز پڑھتے وقت بالوں کو لٹکا ہوا رکھنا چاہئے، تا کہ سجدہ میں جاتے وقت ہر عضو کے ساتھ وہ بھی سجدہ میں رہیں، اس لئے انبوڑا بنا کر یا بالوں کو جمع کر کے سر پر باندھ دیا ہو اس حالت میں نماز پڑھنے سے نماز تو صحیح ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی۔ (شامی: ۴۰۸) فقط واللہ اعلم

﴿۵۲۵﴾ آدھی آستین کا جاکٹ پہن کر نماز پڑھنا

سوال: میرے ایک رشتہ دار کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شیخ الحدیث صاحب کے ساتھ ۲۴ رگھنٹہ رہنے کا موقع ملا، اس دوران ان کی ۲۴ رگھنٹہ کی زندگی دیکھی، اور یہاں تک کہ رات کو سونے سے پہلے انہوں نے نفل نماز پڑھی وہ بھی دیکھی، لیکن اس دوران مجھ جیسے کے لئے حیرت انگیز بات یہ دیکھی کہ انہوں نے صرف لنگی اور جاکٹ پہن کر (جو آدھی آستین کا تھا) نماز ادا کی۔

دوسرے دن اس بارے میں پوچھنے پر بتایا کہ ایک صحابیؓ (جن کا نام بتایا تھا لیکن یاد نہیں ہے) کی اتباع ہے۔ اور اس طرح ایک صحابی کی سنت ادا کی ہے ایسا ان کا کہنا ہے، لیکن

مفتیٰ بہ قول کے مطابق آدھی آستین کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔تو مذکور صاحب نے جو عمل کیا وہ اس مسئلہ کے خلاف کہلائے گا یا نہیں؟ جب کہ ان کے پاس دوسرے کپڑے تھے، پھر بھی عمداً ایسا جاکٹ پہن کر نماز پڑھی۔تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا ایسے کوئی صحابی تھے جنہوں نے ایسا عمل کرتے ہوئے آپ کو دیکھا ہو؟

مہربانی فرما کر اس خلجان کو دور فرمائیں، حوالہ کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں، صحابی کا اسم گرامی اور انہوں نے مذکورہ عمل کیا ہو تو اس کی تفصیل پر بھی روشنی ڈالیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......سوال میں مذکور تفصیل دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل مکروہ کہلائے گا۔اس لئے کہ ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے کو فقہاء نے مکروہ بتایا ہے جن کو پہن کر دوسروں کے سامنے جانے میں عار محسوس ہوتی ہو۔نیز دوسرے کپڑے (کرتا وغیرہ) ہوتے ہوئے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

کیا مذکور صاحب یہ کپڑے پہن کر کسی مجلس میں جانے سے شرم محسوس کرتے ہیں؟ حضور ﷺ یا کسی صحابی نے جاکٹ پہن کر نماز پڑھی ہو ایسا میرے علم میں نہیں ہے، نیز ہم مقلد کہلاتے ہیں، ائمہ کے علم کے مقابلہ میں ہمارے علم کی کیا حقیقت؟ اس لئے کسی صحابی کے فعل سے استدلال کرنا ہمارے لئے مناسب نہیں ہے لہذا فقہاء نے (جو تمام احادیث سے واقف تھے) جو لکھا ہے اسی طرح عمل کرنا چاہئے، اس بارے میں مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

سوال: آدھی آستین کا بنیان یا جاکٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بنیان یا جاکٹ نیم آستین کا بلکہ پوری آستین کا جاکٹ پہن کر بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ اگر کسی کے پاس (اس کے علاوہ) دوسرا کپڑا نہ ہو تو بلا کراہت نماز درست ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم: ۲ص ۲۹۷) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۲۶﴾ نماز میں آستین اتارنا

سوال: وضو کر کے مسجد میں آئے تو امام صاحب رکوع میں تھے تو جلدی میں نماز میں شامل ہو گئے اور آستین اتارنے کا موقعہ نہیں ملا۔

تو نماز میں یہ آستین اتارنی چاہئے یا نہیں؟ یہاں ایک جید عالم صاحب چڑھی ہوئی آستین سے ہی نماز ختم کر لیتے ہیں، تو اس بارے میں صحیح مسئلہ کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... آستین چڑھی ہوئی ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور اگر کسی وجہ سے رہ گئی ہو تو نماز پڑھتے پڑھتے ہی تھوڑی تھوڑی کر کے دو تین رکن میں اتار لینی چاہئے، تا کہ عمل کثیر بھی نہ ہو اور نماز بھی مکروہ نہ ہو۔ (طحطاوی: ۱۹۴، ۲۱۰) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۲۷﴾ کیا جماعت ثانیہ مسجد میں مکروہ تحریمی ہے؟

سوال: محلّہ کی مسجد میں ایک مرتبہ جماعت ہو چکی ہو، پھر محلّہ کے کچھ لوگ آویں جو پہلی جماعت میں نہیں تھے اور اس جگہ کو چھوڑ کر جہاں پہلی جماعت ہوئی تھی دوسری جماعت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں؟

اور اگر محلّہ کے لوگ نہ ہوں بلکہ کچھ مسافر لوگ ہیں جو پہلی جماعت ہو جانے کے بعد آئے ہیں تو کیا وہ لوگ پہلی جماعت والی جگہ پر دوسری جماعت کرا سکتے ہیں؟ بینوا توجروا!

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... محلّہ کی مسجد میں محلّہ والوں نے اذان اور اقامت کہہ کر وقت متعینہ پر جماعت سے نماز ادا کر لی تو اب بعد میں آنے والے حضرات اسی مسجد میں

دوسری جماعت کر کے نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں، اس لئے کہ ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی:۱)۔لہذا ایسی صورت میں مسجد سے باہر دوسری جماعت کر کے یا مسجد میں منفرداً نماز ادا کرنی چاہئے۔ایسی مسجدوں میں اگر باہر سے مسافر بھی آئیں تو ان کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ جو مسجد شارع عام پر واقع ہو اور وہاں امام وغیرہ متعین نہ ہوں تو ایسی مسجد میں دوسری جماعت کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں۔(شامی:۱/۳۰۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۲۸﴾ جماعت ثانیہ کب درست ہے؟

سوال: جماعت ثانیہ کے مکروہ ہونے کے بارے میں آپ کا تفصیلی فتویٰ ’’ہفتہ واری گجراتی اخبار‘‘ ’امید‘ میں پڑھا، کچھ سوالات اس کے متعلق میرے ذہن میں آئے ہیں، جس کا تفصیلی جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) محلّہ کی مسجد چھوڑ کر دوسرے محلّہ یا گاؤں کی مسجد ہو تو جماعت کر سکتے ہیں؟ (۲) اللہ کے راستہ میں ہوں اور جماعت ہو جائے تو جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں؟ (۳) تجارت یا تفریح یا کسی اور کام سے باہر گئے ہوں اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی ہے، لیکن ابھی جماعت ہو چکی ہو تو کیا جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں؟

خلاصہ یہ کہ کن حالات میں جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں؟ اور مسجد کی کونسی جگہ میں کر سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تندرست انسان کو مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھنی چاہئے۔ جماعت سے نماز پڑھنا سنت مؤکدہ اور واجب میں شمار کیا گیا ہے، اس لئے اسکا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

بستی کی وہ مسجدیں جن میں امام اور مؤذن اور مقتدی متعین ہوں ان میں ایک بار مقامی

لوگوں نے متعین وقت پر اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھ لی تو وہاں اب اسی نماز کی دوبارہ جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔اس لئے بعد میں آنے والے اگر مسجد میں داخل ہو گئے ہوں تو انہیں بغیر جماعت کے تنہا نماز پڑھنی چاہئے۔اور اگر جماعت خانہ میں داخل نہ ہوئے ہوں اور وقت دیکھ کر ایسا لگے کہ جماعت ہوچکی ہوگی اور دوسری مسجد میں جماعت مل جائے گی ایسی امید ہوتو وہاں جانا واجب تو نہیں ہے لیکن وہاں جا کر جماعت سے نماز پڑھنا بہتر ہے۔اور جس جگہ شرعی مسجد نہ ہو یا شرعی مسجد تو ہو لیکن امام اور مصلی متعین نہ ہوں اور راستہ چلنے والے لوگ اپنی سہولت سے اذان واقامت کہہ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں جیسا کہ بعض شاہ راہوں پر ایسی مسجدیں ہوتی ہیں تو ایسی مسجدوں میں جتنی مرتبہ چاہو جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں،مکروہ نہیں ہوگا۔

جماعت ثانیہ تبدیل ہیئت کے ساتھ جماعت خانہ میں پڑھی جائے تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق جائز تو ہے لیکن مکروہ تنزیہی ہے، جمہور احناف کے نزدیک جماعت ثانیہ مکروہ تحریمی ہے۔لیکن جماعت خانہ کے علاوہ دوسری باہر کی جگہ مثلاً حوض یا دوسرے کمرہ میں یا صحن میں جماعت کی جائے تو مکروہ نہیں، لیکن وہ جگہ مسجد (جماعت خانہ) نہ ہونے کی وجہ سے وہاں مسجد کا ثواب نہیں ملے گا، جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

بغیر عذر و مجبوری کے جماعت نہیں چھوڑنی چاہئے۔اور بعد میں جماعت کر کے نماز پڑھ لیں گے ایسا خیال نہیں رکھنا چاہئے، یہ زمانہ گھڑی کا زمانہ ہے، اور ہر مسجد میں اذان اور جماعت کا وقت متعین ہوتا ہے اس لئے تھوڑا احتیاط اور دھیان رکھنے سے جماعت کو پالینا بہت آسان ہے۔

نماز کا وقت ہو چکا ہو اور ابھی اذان نہ ہوئی ہو اور کسی وجہ سے اپنی نماز پڑھنی ہے تو آہستہ سے

اذان واقامت کہہ کراپنی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ایسے ہی باہر سے آنے والے شخص کوکبھی ضرورۃً ایسا کرنا پڑے تو وہ بھی آہستہ سے اپنی اذان واقامت کہہ کرنماز پڑھ لے گا تو جائز ہے۔ پھر بعد میں بستی والے یا مسجد والے روزانہ کے متعین وقت پراذان واقامت کہہ کرنماز پڑھ لیں تو یہ مکروہ بھی نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۲۹﴾ مسجد میں موجود ہونے کی حالت میں جماعت میں شرکت نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

سوال: ہمارے گاؤں میں رمضان کے مہینہ میں تراویح کی نماز کے ختم ہونے کے بعد کچھ نوجوانوں نے امام صاحب سے کہا کہ فلاں پارہ کا پورا ایک رکوع آپ پڑھنا بھول گئے، امام صاحب نے پوچھا کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہوا؟ تو ان لڑکوں نے کہا کہ فلاں شخص مسجد میں جماعت سے تراویح پڑھنے کے بجائے ایک کونہ میں بیٹھ کر قرآن شریف لے کر غلطی ڈھونڈتا ہے،اس نے بتایا،اور کہتا ہے کہ امام صاحب بہت جگہ غلطی کرتے ہیں، جب کہ مسجد میں امام صاحب کی غلطی بتانے والا کوئی نہیں ہے،تو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے قرآن شریف لے کر غلط پڑھنے کا اختلاف پیدا کرتے ہوں ان کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......تراویح میں قرآن شریف پڑھنے میں بھول ہوتی ہوتو پیچھے ایک حافظ صاحب کو سننے کے لئے رکھنا چاہیئے، تاکہ نماز فاسد ہونے یا قرآن کے ناقص رہنے کا خوف نہ رہے،اوراختلاف بھی پیدا نہ ہو۔

تراویح یا نماز ہورہی ہوتو اس میں شریک نہ ہونا اور مسجد کے ایک کونہ میں علیحدہ قرآن لے کر بیٹھنا یا تلاوت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(شامی:۱/۶۷۰،۶۷۹) نیز امام صاحب کی غلطیاں

ڈھونڈنے اور اختلاف پیدا کرنے کی نیت سے جماعت میں شریک نہ ہونا بھی بڑا گناہ ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۳۰﴾ برہنہ سر پھرنے والا صرف نماز کے وقت ٹوپی پہنتا ہے

سوال: ایک بھائی شرٹ پینٹ پہنتے ہیں، اور مسجد میں داخل ہونے تک ٹوپی نہیں پہنتے ہیں، پیشاب بھی کھلے سر کرتے ہیں، اور وضو کرنے کے بعد ٹوپی یا رومال باندھتے ہیں، تو ایسی حالت میں ان کی نماز میں کوئی نقص آئے گا یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... سوال میں مذکور برہنہ سر رہنے کی عادت غلط ہے، لیکن اس سے نماز میں کوئی کراہت نہیں آتی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۳۱﴾ دعاؤں کے لئے سجدہ کرنا مکروہ ہے؟

سوال: ہمارے یہاں کچھ لوگ نماز سے فارغ ہو کر ایک سجدہ کرتے ہیں، اور سجدہ سے سر اٹھا کر گھر چلے جاتے ہیں، تو اس طرح نماز، دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر سجدہ کرنا کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... دعاؤں کے لئے وہ سجدہ کرنے کی عادت بنا لینا مکروہ کہلائے گی، اور بہت سے جہلاء اسے دیکھ کر وہم میں مبتلاء ہوں گے، اس لئے اس کی عادت نہیں بنانی چاہئے۔

اگر سجدے ہی میں دلی دعا کرنے کا تقاضا پیدا ہو تو تنہائی میں کبھی کبھی کیا جائے تو منع نہیں ہے۔ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا منع ہے، اس لئے ایسے نفلی سجدے بھی نہیں کرنے چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۳۲﴾ دعاؤں کے لئے سجدہ کرنا

سوال: ایک تہجد گزار نمازی بھائی کو ایسی عادت ہے کہ ہر نماز کے بعد وظائف ختم کر کے سجدہ میں جانے کے بعد ہاتھ کی ہتھیلی آسمان کی طرف رہے اس حالت میں دعا مانگتے ہیں۔تو ہر روز اس طرح ہتھیلی رکھ کر سجدہ کی حالت میں دعا مانگنا کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟ خلاصہ فرما کر مشکور فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......صرف دعا مانگنے کے لئے سجدہ کرنا اور اس کی عادت بنا لینے کو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے۔نیز سجدہ کی مسنون کیفیت کے خلاف سجدہ کرنا مثلاً ہتھیلی اوپر رکھ کر سجدہ کرنا ثابت نہیں ہے۔لہذا یہ عمل قابل ترک ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۳۳﴾ کون سے رنگ کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

سوال: کیا زرد رنگ کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ دوسرے کون سے رنگ کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ ہوتی ہے؟ مجبوری کے وقت ان کپڑوں میں نماز جائز ہے یا نہیں؟ حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......زرد رنگ کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، عورتوں کے لئے ہر رنگ کے کپڑے پہننا جائز ہے۔مردوں کے لئے زعفرانی اور نارنگی رنگ کے کپڑے پہننا منع ہے، سرخ رنگ کے کپڑے پہننا مکروہ ہے، اس لئے ایسے کپڑے نہیں پہننے چاہئے، اور ایسے کپڑوں میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

باقی ضرورت اور مجبوری کے وقت ایسے کپڑوں میں بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔(شامی، امداد الفتاویٰ)

﴿۵۳۴﴾ کیا مسجد میں دوسری جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے؟

سوال: مسجد میں پانچوں نمازوں کا وقت مقرر رہے، وقت پر جماعت ہوتی ہے، اگر بعد میں پانچ چھ (۵-۶) آدمی آجائیں تو کیا نماز کے لئے دوسری جماعت کر سکتے ہیں؟ اور جماعت سے نماز پڑھنے کی صورت میں تکبیر کہیں یا نہیں؟ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اس مسئلہ میں کیا فتویٰ ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسجد میں روزانہ وقت متعینہ پر اذان واقامت کے ساتھ ایک مرتبہ محلّہ والوں نے جماعت سے نماز پڑھ لی تو اب دوسرے لوگوں کو اسی مسجد میں دوسری مرتبہ اسی نماز کی جماعت کرنا حنفی مسلک کے مطابق مکروہ تحریمی ہے۔
لہٰذا جماعت خانہ چھوڑ کر باہر کی جگہ پر جماعت کر کے یا جماعت خانہ میں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (شامی:۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۳۵﴾ جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہو اس کا حکم

سوال: نماز مکروہ تحریمی ہو تو سجدۂ سہو کیا جائے گا یا نہیں؟ اور سجدۂ سہو نہ کیا جائے تو نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہوا سے دوبارہ پڑھ لینا چاہئے، اور سجدۂ سہو جب ہی واجب ہوتا ہے جب نماز میں کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے، اگر واجب بھول سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے، اعادہ کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر سجدۂ سہو نہیں کیا یا ترک واجب کے ماسوا کسی اور چیز سے نماز مکروہ تحریمی ہوئی تو وقت کے ختم ہونے سے پہلے نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی)

﴿۵۳۶﴾ برہنہ سر نماز پڑھنا

سوال: بدون ٹوپی کے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بدون ٹوپی کے نماز پڑھنا تواضع، خاکساری اور اللہ کے سامنے اپنی ذلت کے اظہار کے خیال سے ہو تو جائز ہے۔ لیکن کاہلی یا تہاون یا لاپرواہی کی وجہ سے نہ پہنے تو نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ البتہ مردوں کے لئے نماز میں سر ڈھانکنا شرط یا فرض نہیں ہے، اس لئے نماز تو صحیح ہو جائے گی۔ (شامی: ۱/۴۳۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۳۷﴾ منہ میں چاکلیٹ رکھ کر نماز پڑھنا

سوال: چنے سے بڑے مقدار کی چاکلیٹ منہ میں رکھ کر نماز شروع کی، نماز ختم ہوتے ہی چاکلیٹ بھی پگھل کر ختم ہوگئی، چاکلیٹ کو چبایا نہیں ہے، تو کیا اس سے نماز فاسد ہو جائے گی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... منہ میں چاکلیٹ رکھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں مٹھاس پیٹ میں پہنچتی رہی تو اس سے نماز فاسد ہوگئی، چاہے چاکلیٹ کو چبایا نہ ہو۔ (طحطاوی: ۱۹۴،۲۱۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۳۸﴾ نماز میں کھجلانا

سوال: کچھ لوگ نماز میں بار بار کھجلاتے رہتے ہیں، کیا اس طرح بار بار کرنے سے نماز میں کوئی نقص آتا ہے یا نہیں؟ شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بار بار کھجلانا اچھا نہیں ہے، عمل کثیر ہو جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ایک ہی رکن میں علیحدہ علیحدہ تین مرتبہ کھجلانے کو فقہاء نے عمل کثیر میں شمار کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۳۹﴾ کیا ہاتھ میں گھڑی باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

سوال: ہاتھ میں گھڑی باندھ کر نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... ہاتھ میں گھڑی باندھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر لینے کے بعد اگر ہاتھ میں گھڑی باندھی جائے تو عمل کثیر ہو جانے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۴۰﴾ نماز میں سورۂ ملک کے بعد اللھم ربنا و رب العالمین پڑھیں تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

سوال: کوئی شخص نماز میں سورۂ ملک کی آخری آیت کی تلاوت کرے: قل ارأتیم ان اصبح ماؤکم غوراً فمن یأُتیکم بماء معین۔ (الملك:۳)۔ پھر اللھم ربنا و رب العالمین کہے تو کیا اس سے نماز فاسد ہو جائے گی؟ یا سجدۂ سہو واجب ہوگا؟ نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اللھم ربنا و رب العالمین کا مطلب تو صحیح ہے، لیکن مذکورہ الفاظ سے کوئی آیت قرآن میں ہو ایسا مجھے یاد نہیں ہے، لہذا مذکورہ الفاظ قرآن کی نیت سے پڑھے ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ اور اگر سہواً یہ جملہ اچانک زبان سے نکلا ہو تو سہولت کے پیش نظر نماز کے صحیح ہو جانے کا فتویٰ دیا جائے گا۔ (کبیری) باقی دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۴۱﴾ کیا نماز میں لقمہ دینے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟

سوال: ایک امام صاحب نے فجر کی نماز میں سورۂ والنازعات شروع کی جب فاما من

طغیٰ و ئاثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی المأوی پر پہنچے تو **فان الجحیم** کی جگہ **فان الجنۃ** پڑھا، پیچھے سے ایک مقتدی نے بھول سمجھ کر لقمہ دیا تو امام صاحب نے درست کر کے صحیح پڑھ لیا، اور نماز ختم کی۔

سلام کے بعد ایک مقتدی نے کہا کہ اس طرح لقمہ دینے سے بہت سے علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس لئے لقمہ نہیں دینا چاہئے۔

جو مقتدی نے لقمہ دیا تھا اس نے کہا کہ مفتیوں کا فتویٰ یہ ہے کہ لقمہ لینے سے یا دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

اس لئے آئندہ ایسا جھگڑا نہ ہو، اور اختلاف ختم ہو جاوے اور لوگوں میں غلط خلجان پیدا نہ ہو اس نیت سے آپ کی خدمت میں چند سوالات پیش کئے جاتے ہیں آپ ان کے جوابات دے کر اس جھگڑے کو ہمیشہ کے لئے ختم فرما دیں۔

(۱) تین آیات قراءت پڑھ لینے کے بعد لقمہ دینے یا لینے سے کیا نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

(۲) کیا قرآن میں بھول ہو رہی ہو اور غلط پڑھا جا رہا ہو پھر بھی مقتدی خاموش رہے اور سنا کرے اور لقمہ نہ دے تو کیا حکم ہے؟

(۳) مذکورہ بالا صورت میں نماز کے فساد و عدم فساد کے علاوہ اگر نماز کے لئے کوئی اور حکم ہو تو وہ بھی بتلا دیں۔ مذکورہ سوالات فقہ و حدیث کی روشنی میں دے کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سوال میں مذکورہ حقیقت کے مطابق امام صاحب قرأت میں غلطی کرے اور مقتدی اسے لقمہ دے تو فقہاء کی وضاحت کے مطابق نہ تو امام کی نماز فاسد ہوتی ہے، اور نہ ہی مقتدی کی، یعنی اس سے نماز میں کسی طرح کی خرابی نہیں آتی۔ بلکہ کبھی معنی فاسد ہو جانے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس لئے اپنی اور امام کی نماز

کو بچانے کی نیت سے لقمہ بتا کر آیت درست کر لینی چاہئے۔

(بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقاً) لفاتح و آخذ بكل حال (قوله بكل حال) اى سواء قرا الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الى آية اخرى ام لا تكرر الفتح ام لا، وهو الاصح ، نهر۔ الخ (در مختار مع حاشيه: ٤١٨)

ترجمہ: اپنے امام کو لقمہ دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، نہ لقمہ دینے والے کی اور نہ ہی لقمہ لینے والے کی، چاہے امام نے مقدار ما تجوز بہ الصلوۃ یعنی تین آیتوں کی مقدار پڑھ لی ہو یا نہ پڑھی ہو، بھول گیا ہو یا دوسری آیت پڑھنے لگا ہو، بہر صورت قول صحیح کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی۔

ہدایہ میں ہے: **وان فتح على امامه لم يكن كلاما مفسدا استحسانا لانه مضطر الى اصلاح صلاته فكان هذا من اعمال صلاته معنى۔ الخ (هدايه: ١١٦/١)**

ترجمہ: اگر امام کو لقمہ دیا تو اس سے استحساناً نماز فاسد نہیں ہوتی، اس لئے کہ وہ اپنی نماز کو فساد سے بچانے کے لئے مجبور تھا، تو یہ گویا ایسا ہوا جیسے وہ اس کی نماز کا ہی ایک فعل تھا۔

مذکورہ عبارت کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن ھمام رحمۃ اللہ علیہ فتح القدیر میں لکھتے ہیں: کہ حدیث شریف میں اس کی (لقمہ دینے کی) اجازت دی گئی ہے، جیسا کہ ابوداؤد شریف میں ہے کہ: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سورۂ مؤمن پڑھی، درمیان میں ایک آیت چھوٹ گئی، نماز کے بعد ایک صحابی حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک آیت چھوٹ گئی ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے نماز میں کیوں نہیں بتایا؟ (فتح القدیر، ابوداؤد، بذل: ۸۸/۲)

لہذا تین آیتوں کی مقدار قرأت ہو جانے کے بعد بھی لقمہ دینے یا لینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اور امام کی بھول ہو رہی ہو تو لقمہ دینا بھی منع نہیں ہے۔

فقہاء نے لقمہ دینے کے جس طریقہ سے منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی امام کو دوران نماز مشابہت لگے اور وہ دوسری کوئی آیت پڑھنے لگے یا بھول جاوے اور آگے نہ پڑھ سکے اور امام نے تین آیتوں کی مقدار قرأت کر لی ہو تو لقمہ دینے میں عجلت نہیں کرنی چاہئے، اور بار بار لقمہ نہیں دینا چاہئے۔

اور امام کو بھی چاہئے کہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے، بلکہ رکوع کر کے نماز کو ختم کرے۔ اس لئے کہ مقدار ما تجوز به الصلوة قرأت ہو چکی ہے اس لئے نماز کے فاسد ہونے کا خطرہ نہیں ہے، لہذا تعلیم کی ایسی کوئی خاص ضرورت باقی نہیں رہتی، جیسا کہ شامی ج:ا میں اس کی وضاحت ہے:

یکره ان یفتح من ساعته کما یکره للامام ان یلجئه الیه، بل ینتقل الی آیة اخری لا یلزم من وصلها ما یفسد الصلوة او الی سورة اخری او یرکع اذا قرا قدر الفرض۔ الخ (شامی: ۱/۱۱٤) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۴۲﴾ خارج از صلوۃ شخص کے بھول بتانے سے اپنی نماز کی اصلاح کرنا

سوال: زید فجر کی نماز پڑھ رہا ہے وہ قعدہ میں تشہد پڑھ کر بھول سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، عمر نماز سے باہر تھا اس نے اپنی ران پر تالی بجا کر زید کو اس بھول کی اطلاع دی، جس سے زید نے اپنی نماز کی اصلاح کر لی اور سجدۂ سہو کر کے نماز مکمل کی، تو کیا زید کی نماز ہو گئی یا نہیں؟ تفصیلی جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... زید فجر کی نماز میں بھول سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، عمر جو کہ نماز سے باہر تھا اس نے اپنے بدن پر تالی بجا کر اسے مطلع کیا، زید اس کی اطلاع پر فوراً بیٹھ گیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی، سجدۂ سہو سے نماز صحیح نہیں ہوگی۔ البتہ اگر عمر کے

اطلاع دینے کے بعد زید تھوڑی دیر کھڑا رہے اور اس کو اپنی بھول سمجھ میں آجائے اور اپنی سمجھ سے پھر اپنی نماز کی اصلاح کرے تو سجدۂ سہو سے نماز صحیح ہو جائے گی۔(شامی:۲/۳۸۱)

﴿۵۴۳﴾ ان تموت کے بجائے ان تؤمن پڑھنے سے نماز کا حکم

سوال: (۱) عشاء کی نماز میں امام صاحب نے چوتھے پارہ کے چھٹے رکوع کی آیت ان تموت کے بجائے ان تؤمن پڑھی تو کیا اس سے نماز میں کوئی خرابی آئے گی؟ اگر نماز دہرانی پڑے تو اس کے لئے کیا نیت کریں؟ قضا کی نیت کریں؟ جماعت کے ساتھ پڑھیں یا منفرداً پڑھ لیں؟ (۲) نماز وتر کی تیسری رکعت میں قرأت کے بعد اور دعائے قنوت سے پہلے جو تکبیر کہی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ واجب ہے یا سنت؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... (۱) مذکورہ آیت میں امام صاحب نے ان تؤمن پڑھ لیا ہے اس سے معنی میں ایسی تبدیلی نہیں آئی جس سے کہ نماز فاسد ہو جائے، اس لئے نماز صحیح ہو گئی۔ البتہ کوئی متقی شخص احتیاط کے طور پر قضاء کی نیت سے لوٹانا چاہے تو لوٹا سکتا ہے۔ (کبیری)۔ (۲) وتر کی تیسری رکعت میں سورت کے بعد کہی جانے والی تکبیر اور اس کے ساتھ رفع یدین کرنا سنت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۴۴﴾ رایتُھم کی جگہ رایتَھم بصیغۂ خطاب پڑھا

سوال: کسی نے نماز میں رایتُھم لی ساجدین کی جگہ رایتَھم بصیغۂ خطاب پڑھا، اسی طرح الم تر الی الذی حاج ابراھیم میں ابراہیم کو بجائے منصوب کے مرفوع پڑھا تو کیا اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... نماز میں جان بوجھکر غلط قرأۃ کی ہے تو نماز فاسد ہو

جائے گی اور قرأت میں بھول سے غلطی ہوئی اور اس میں اعراب کی غلطی ہوئی ہے تو متأخرین فقہاء کے ارشاد کے مطابق نماز کے صحیح ہو جانے کا فتوی دیا جائے گا اور متقدمین فقہاء کے ارشاد کے مطابق معنیٰ میں اگر تغیر فاحش ہوا ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور احتیاط اسی میں ہے۔

و ما اشبه ذلك مما لو تعمد به يكفر اذا قرأ خطا فسدت صلاته فى قول المتقدمين و اختلف المتاخرون قال محمد بن مقاتل ......لا تفسد صلاته و ما قاله المتقدمون احوط لانه لو تعمد يكون كفرا...... (فتاوی عالمگیری: ۱/۸۱)

﴿۵۴۵﴾ قرأت میں لحن جلی کی غلطی کرنا

سوال: ہمارے امام صاحب فرائض کی نمازوں میں دوران قرأت حالت وقف میں حرکات کو مد کی مقدار پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں مثلاً: **بهذا البلد** کو **بهذا البلد** ۔ وغیرہ وغیرہ۔ بامرہ کو **بامريه** تجوید کے لحاظ سے والطارق کو والطاریق تو یہ لحن جلی میں شامل ہے فقہی رو سے نمازوں کا کیا ہوگا؟ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن پاک کی تلاوت کے لئے تجوید اور ترتیل کے لئے جو قواعد بتائے گئے ہیں انکی رعایت کرنا ضروری ہے لحن جلی اور لحن خفی دونوں گناہ کے سبب ہیں اس لئے ان سے بچنا چاہیئے لیکن آپ نے جو لکھا ہے کہ حرکات کو مد کے درجہ میں کھینچ کر پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ایک حرف کی زیادتی ہو جاتی ہے تو اس سے معنی میں تغیر فاحش نہیں ہوتا اس لئے نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا اگر واقعی قرأت میں ایسی غلطی پیش آتی ہے تو امام صاحب کو بتا کر یا کسی قاری صاحب کو سنا کر اصلاح کرنی چاہیئے۔

﴿۵۴۶﴾ نماز میں نام مبارک سن کر درود پڑھنا

سوال: فرض نماز ہورہی تھی، امام صاحب نے قرأت میں محمد رسول الله والی آیت پڑھی، پیچھے سے ایک مقتدی نے زور سے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیا۔

تو اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟ دوسرے مقتدی نے کہا کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی، تو انہوں نے نماز دہرالی، تو کس کی بات صحیح ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں آیت کو سن کر مقتدی نے بآواز بلند درود شریف پڑھا، تو اس میں آپ ﷺ کا اسم مبارک سن کر جواب میں درود شریف پڑھنے سے اس کی نماز فاسد ہوگئی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۴۷﴾ نماز میں کھنکھارنے کا حکم

سوال: کچھ لوگوں کو نماز میں کھنکھارنے کی عادت ہوتی ہے، کچھ لوگ ضرورت کی وجہ سے کھنکھارتے ہیں، تو اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ مسئلہ بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز میں کسی ضرورت یا مجبوری کی وجہ سے کھنکھارنا پڑے مثلاً: بلغم آجائے، یا آواز صاف کرنے کے لئے کھنکھارنا پڑے تاکہ تکبیر یا قرأت پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور صحیح قول کے مطابق اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن بغیر ضرورت کے کھنکھارنا یا کھنکھارنے کی عادت بنالینا یا بار بار کھنکھارنا مکروہ تحریمی اور خلاف نماز فعل کہلائے گا۔

اور اس طرح کھنکھارنے میں تین یا اس سے زیادہ حروف ادا ہوگئے تو اس سے نماز بھی فاسد ہوجائے گی، اور نماز دہرانی پڑیگی۔ (ہدایہ، شامی، عالمگیری) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۴۸﴾ قلیل کی جگہ کثیر پڑھ لیا تو

سوال: امام صاحب نے فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ طٰہٰ کا پہلا رکوع اور دوسری رکعت میں دوسرا رکوع یعنی قال رب اشرح لی پڑھا، دوسرے رکوع میں بھول سے کی نسبحك قليلا و نذكرك كثيرا پڑھ لیا تو کیا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ نماز کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قلیل کی جگہ کثیر اور کثیر کی جگہ قلیل پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں، اس لئے نماز فاسد ہوگئی، اعادہ کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۴۹﴾ کن حالات میں نماز ترک کرنا جائز ہے؟

سوال: کن حالات میں نماز ترک کرنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن شریف اور احادیث رسول کے فرامین اور حضور ﷺ کا نماز پر دوام کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ نماز کسی بھی حالت میں معاف نہیں ہے، البتہ اگر کبھی کسی وجہ سے قضا ہو جائے تو قضا کرنا بھی ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۵۰﴾ نماز کسی حال میں معاف نہیں ہے

سوال: کن حالات میں نماز معاف ہو جاتی ہے؟ برائے کرم وہ حالات بیان کریں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز کسی بھی حالت میں معاف نہیں ہے، اور عورتوں کے لئے حیض اور نفاس کی ناپاکی کی حالت کی وجہ سے معاف ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۵۱﴾ درمیان نماز والدین بلائیں تو؟

سوال: درمیان نماز اگر کسی ضرورت سے والدہ یا والد بلائیں تو کیا نماز توڑ کر جانا ضروری ہے؟ اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... والدین کو معلوم ہو کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور بلائیں تو نماز توڑ کر جواب دینا ضروری نہیں ہے، اس لئے کہ انہیں معلوم ہے کہ نماز میں جواب نہیں دے سکتے، اس لئے انہیں برا نہیں لگے گا۔

اور اگر انہیں معلوم نہ ہو تو نماز توڑ کر جواب دینا ضروری ہے، اس لئے کہ انہیں معلوم نہیں ہے کہ آپ نماز میں ہو، اس لئے اگر آپ جواب نہ دیں گے تو وہ سمجھیں گے کہ آپ نے ان کی حکم عدولی کی ہے، اس لئے نافرمانی سمجھ کر انکے دل کو ایذاء پہنچے گی۔ اور والدین کو تکلیف ہو ایسے کام سے قرآن میں منع کیا گیا ہے۔ یہ حکم غیر فرض نماز کا ہے۔ (طحطاوی: ۲۲۳)

اور اگر فرض نماز پڑھ رہے ہوں تو کسی مصیبت یا آفت کی وجہ سے پکاریں تب ہی نماز توڑ کر جواب دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔ (شامی: ۱/۴۷۸) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۵۲﴾ کن حالات میں نماز توڑنا جائز ہے؟

سوال: کن حالات میں نماز توڑنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... کوئی مجبور ومظلوم شخص مدد کے لئے پکارے، اور نمازی کے علاوہ اور کوئی وہاں مدد کرنے والا نہ ہو، مثلاً ڈوبتے شخص کو بچانے کے لئے، کوئی جنگلی جانور حملہ کر دے تب وغیرہ وغیرہ۔

اپنے مال کی چوری ہو رہی ہو تو اس کو بچانے کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں، لیکن اس مال کی قیمت کم از کم ایک درہم کے برابر ہونی چاہیئے، یا اپنے مال یا جان پر آفت آپڑے تب بھی نماز توڑنا جائز ہے، گناہ نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۵۳﴾ نماز ہورہی ہوتب باتیں کرنا

سوال: کچھ لوگ جب نماز ہورہی ہو، تب زور زور سے باتیں کرتے ہیں، اس سے نماز پڑھنے والوں کو خلل ہوتا ہے، تو کیا ان کو گناہ ہوگا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسجد میں باتیں کرنا منع ہے، اور اس سے نمازیوں کو خلل ہوتا ہو تو گناہ کی شدت اور بھی بڑھ جاتی ہے، لہذا اس سے بچنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۵۴﴾ اجتماع کے پنڈال میں نمازی کے سامنے سے گزرنا

سوال: اجتماع میں جہاں ہزاروں انسان پنڈال میں نماز پڑھ رہے ہوں تب نمازی کے سامنے سے گزرنے کا کیا حکم ہے؟ اور کتنی حد تک گزر سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اجتماع میں بڑے میدان میں نماز ہوتی ہے، اور نمازی خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، لہذا اگر گزرنے والا نمازی کی نظر میں نہ آوے اتنی دور سے گزر سکتا ہے۔ مثلاً: نمازی کے آگے سے دو یا تین صف کی جگہ چھوڑ کر گزر سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۵۵﴾ نمازی کے آگے سے گزرنا، نماز میں آگے پیچھے ہٹنا

سوال: کیا نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نمازی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ اور نماز میں آگے پیچھے ہٹنے سے نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نمازی کے سامنے سے نہیں گزرنا چاہئے، حدیث شریف میں نمازی کے سامنے سے گزرنے پر سخت وعید بتائی گئی ہے، باوجود اس کے اگر کوئی شخص یہ فعل شنیع کرے، اور نمازی کے سامنے سے گزرے گا تو اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔

عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ بالکل غلط ہے۔
اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھنی پڑے جہاں سے لوگ گزرتے ہوں تو مصلی کو چاہئے کہ اپنے سامنے سترہ رکھ لے، یا ایسی جگہ نماز پڑھنی چاہئے جہاں اس کے آگے سے لوگ نہ گزریں، ورنہ سترہ نہ رکھنے سے نمازی گنہگار ہوگا۔
نماز میں چلنا یا آگے پیچھے ہٹنا منع ہے، عمل کثیر ہو جائے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی، فقہاء نے ایک صف سے زیادہ آگے پیچھے ہٹنے کو عمل کثیر بتایا ہے، اس لئے ایک صف کی مقدار ہٹنے سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (شامی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۵۶﴾ کھلے سر اذان دینا، نماز پڑھنا و پڑھانا

سوال: یہاں امریکہ میں بہت لوگوں کو دیکھا جو بغیر ٹوپی کے نماز پڑھتے ہیں، اور کبھی کبھی امام بھی بغیر ٹوپی کے نماز پڑھتے ہیں، اور پڑھاتے ہیں۔ تو کیا بغیر ٹوپی کے کھلے سر جماعت کے ساتھ یا انفراداً نماز پڑھنا جائز ہے؟ اور کیا کھلے سر اذان دینا جائز ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز و اذان اور ایسے ہی دینی کام کرتے وقت ٹوپی و عمامہ باندھ کر ادب کے ساتھ کرنا سنت طریقہ ہے۔ اس لئے بلا عذر یا براہ تکبر و بڑائی یا کاہلی کی وجہ سے کھلے سر اذان دینا اور نماز پڑھنا اور پڑھانا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی شخص تذلل و تواضع کی وجہ سے کھلے سر نماز پڑھے تو مکروہ نہیں ہے۔ اور سر ڈھانک کر نماز پڑھنا مردوں کے لئے فرض یا واجب نہیں ہے، اس لئے مسؤلہ صورت میں نماز ہو جائے گی۔ (شامی: ۱)

﴿۵۵۷﴾ کھلے سر نماز پڑھنا

سوال: کنیڈا (Canada) میں مسلمان بغیر ٹوپی کے نماز پڑھتے ہیں، تو کیا کھلے سر نماز

پڑھنے سے نماز صحیح ہوتی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وہ مسلمان کس امام کے پیروکار ہیں یہ جاننا ضروری ہے، باقی حنفی مذہب کے مطابق سر پر ٹوپی یا عمامہ وغیرہ باندھ کر خشوع وخضوع اور ادب کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے، اور یہی سنت ہے، اسی لئے کھلے سر نماز پڑھنے کو شامی اور در مختار وغیرہ میں مکروہ بتایا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اللہ کے سامنے اپنی عاجزی اور تذلل ظاہر کرنے کے ارادے سے کھلے سر نماز پڑھے اور ٹوپی نہ پہننا لاپرواہی اور کاہلی کے سبب نہ ہو تو مکروہ نہیں کہلائے گا، پھر بھی ٹوپی وغیرہ پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ (شامی: ۱/۴۳۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۵۸﴾ بعد الصلوۃ فاتحہ پڑھنا

سوال: ہم نماز کے بعد فاتحہ پڑھتے ہیں وہ کن روحوں کو بخش سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز کے بعد فاتحہ خوانی حضور ﷺ یا کسی بھی صحابی یا مجتہد امام سے ثابت نہیں ہے، لہذا غیر ثابت عمل کو نہیں کرنا چاہئے، ایسے ہی عمل کو بدعت کہتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۵۹﴾ نمازی بننے کا نسخہ

سوال: میں بے نمازی ہوں، تو آنجناب کوئی ایسی دعا بتلاویں جس سے میں نمازی بن جاؤں، نماز میں غلط خیالات آتے رہتے ہیں ان کو دور کرنے کا طریقہ بتائیں؟ شیطان کو دور کرنے کی دعا بھی بتائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پکا عہد، عزم مصمم اور اس پر پوری پابندی سے عمل اور

کسی بھی صورت میں نماز نہ چھوڑنے کا پختہ ارادہ اور اللہ تعالی سے اس کی توفیق کی دعا کرتے رہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۶۰﴾ درود ابراہیم کے علاوہ کیا دوسرا درود نماز میں پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: التحیات کے بعد درود ابراہیم کے علاوہ دوسرا کوئی درود شریف پڑھیں تو کیا نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... درود ابراہیم نماز میں پڑھنا افضل ہے، اس لئے وہی پڑھنا چاہیئے، دوسرا کوئی درود پڑھا جائے تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۶۱﴾ وقف لازم پر وقف نہ کیا تو

سوال: قرآن شریف میں جہاں جہاں وقف لازم ہیں وہاں ٹھہرنا ضروری ہے، کوئی شخص تراویح یا نماز میں وہاں وقف نہ کرے تو نماز میں کوئی خرابی آئے گی یا نہیں؟ کیا وقف نہ کرنے والا گنہگار ہوگا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وقف لازم پر وقف کرنا ضروری ہے، اگر وقف نہیں کیا تو نماز تو ہو جائے گی، لیکن قرأت کے قانون کے خلاف سمجھا جائے گا۔ اس لئے وقف کرنا ضروری ہے۔

﴿۵۶۲﴾ کیا نماز میں ڈکار لینے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟

سوال: نماز میں زور سے ڈکار لینا کیسا ہے؟ ایک شخص کو گیس (خروج ریح) کی بیماری ہے، وہ ایسے زور سے ڈکار لیتا ہے کہ دور تک آواز جاتی ہے، اس میں آواز بھی پیدا ہوتی ہے، فرض نماز میں بھی ایسا کرتا ہے، تو کیا اس سے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بیماری کے سبب معذور ہونے کی وجہ سے نماز ہو جائے گی۔

﴿۵۶۳﴾ سبیلا کی جگہ نصیرا پڑھا تو

سوال: کسی امام صاحب سے نماز میں ایسی غلطی ہو جس سے ترجمہ بدل جاتا ہو تو ایسی غلطی سے نماز فاسد ہو جائے گی یا نہیں؟ اور اگر یہ صورت مقدار **ما تجوز به الصلوة** قرأت ہو چکنے کے بعد پیش آوے تو کیا حکم ہے؟

و من یضلل الله فلن تجد له سبیلا میں **سبیلا** کی جگہ **نصیرا** پڑھا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی یا نہیں؟ امام صاحب کے کہنے کے مطابق ایسا بھول سے پڑھا گیا ہے، تو کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں **سبیلا** کی جگہ **نصیرا** بھول سے پڑھا ہے تو دونوں کے مطلب میں کچھ خاص فرق نہیں ہے، اس لئے نماز صحیح ہو گئی۔

نماز میں **مقدار ما یجوز به الصلوة** قرأت ہو چکنے کے بعد بھول ہو یا اس سے پہلے بھول ہو، دونوں کا حکم ایک ہی ہے، اور وہ یہ کہ بھول ایسی ہو جس سے معنی ایسے بدل جائیں جو قرآن کی دوسری کسی آیت میں بھی بیان نہ کئے گئے ہوں تو نماز فاسد ہوتی ہے۔

﴿۵۶۴﴾ نمازی کے سامنے سے ہٹنا

سوال: جماعت کی نماز ختم ہونے کے بعد جن لوگوں کی رکعت رہ گئی ہو وہ اپنی رکعت پڑھ رہے ہوں تب ان کے سامنے والی صفوں والے سامنے سے ہٹ کر سنت پڑھتے ہیں تو کیا اس طرح نمازی کے سامنے سے ہٹنا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نمازی کے سامنے سے گزرنا، چلے جانا حدیث شریف کی رو سے منع ہے، لیکن دائیں بائیں ہٹ جانا منع نہیں ہے، جائز ہے۔ (طحطاوی، کبیری)

﴿۵۶۵﴾ کیا کھانسی اور دم کا مریض جماعت چھوڑ کر تنہا نماز پڑھ سکتا ہے؟

سوال: ایک شخص بیمار ہے وہ امام کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھتا ہے، اسے دم اور کھانسی کی شکایت ہے، اسے اتنی کھانسی آتی ہے جس سے دوسرے نمازیوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ کچھ مقتدیوں نے انہیں مشورہ دیا کہ نمازیوں کی اس تکلیف کے سبب آپ نماز ختم ہونے کے بعد تنہا نماز پڑھ لو تو کتنا اچھا؟ تو کیا ان حالات میں وہ شخص تنہا نماز پڑھ سکتا ہے؟ کیا اس تکلیف کی وجہ سے تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں اسے جماعت کا ثواب ملے گا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکورہ شخص کو کھانسی اور دم کی زیادہ شکایت ہو اور دوسرے نمازیوں کو اس کی وجہ سے نماز میں خلل اور تکلیف ہوتی ہو تو ایسے شخص کو جماعت میں شریک نہ ہونا جائز ہے، بعد میں تنہا نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔

معذور ہونے کی وجہ سے ترک جماعت کا گناہ نہ ہوگا، بلکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو اس ارادہ سے تنہا نماز پڑھنے اور معذوری نہ ہوتی تو جماعت سے نماز پڑھنے کی نیت کے سبب اللہ تعالی کے فضل سے امید ہے کہ جماعت کا ثواب بھی ملے گا۔ بہتر صورت تو یہ ہے کہ گھر میں اپنے گھر والوں کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لی جائے، اور لوگوں کو تکلیف نہ ہوتی ہو اور لوگ تکلیف برداشت کر سکتے ہوں تو مسجد میں جماعت کے ساتھ ہی نماز پڑھنا بہتر ہے۔ یا صف سے ذرا دور رہ کر مسجد کے کونے میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں۔

(شامی: ۵۱۸/۱، مراقی الفلاح: ۱۷۸) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۶۶﴾ کیا ایک ہی جگہ دوسری جماعت ہوسکتی ہے؟

سوال: یہاں یو کے میں کارخانہ میں کام کرنے والے ملازمین زیادہ تر چار نششتوں میں کام کرتے ہیں، یعنی دن کی نششت کے ساتھ کل چار نششتیں ہوتی ہیں، صبح ۶:۰۰ سے دوپہر کے دو بجے تک، پھر دوپہر کے دو سے رات کے دس تک پھر رات کے دس سے صبح کے چھ تک، اور صبح ساڑھے سات سے ساڑھے چار تک۔

اب ہماری مسجد میں فی الحال مارچ کی ۱۸/ سے اکتوبر کے اخیری ہفتہ تک ظہر کا وقت ۳/ بجے کا رہے گا۔ اور اکتوبر کے اخیری ہفتہ سے مارچ تک ایک بجے کا وقت رہے گا۔

تو لوگوں کی جمعہ کی نماز فوت نہ ہو اس ارادہ سے دوسری جمعہ کی جماعت ۱:۱۵ بجے (ایک بج کر پندرہ منٹ پر) مسجد میں شروع کی ہے، ہماری مسجد دوسری مسجدوں کی طرح وسیع جماعت خانہ والی نہیں ہے، دو گھر ہیں، دوسری اور تیسری منزل پر بیچ کی دیوار نکال کر ہال جیسا بنا دیا گیا ہے، مدرسہ وہیں پڑھایا جاتا ہے، جمعہ کے دن دونوں گھروں میں تمام منزلوں پر اوپر سے نیچے تک لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ جو دوسری جمعہ کی جماعت شروع کی ہے یہ جاری رہنے دی جائے یا بند کر دی جائے، اس لئے کہ یہ خدشہ ہے کہ شاید دن بدن کام پر جانے والوں میں سے کوئی تیسری جمعہ نہ شروع کر دے، یہ صرف وہم ہے، اور اگر یہ جمعہ بند کر دیتے ہیں تو دوپہر کی نششت میں کام پر جانے والوں کی جمعہ کی نماز چھوٹ جاتی ہے، اور اگر جاری رکھیں تو بعد میں جب ایک بجے ظہر کا وقت ہوگا تو صبح ۶/ بجے کام پر جانے والے لوگ ۲/ بجے جمعہ کی ایک اور جماعت رکھنے کا مطالبہ کریں گے، اس لئے کہ ابھی دوپہر کو کام پر جانے والوں کی جمعہ کی نماز چھوٹ جاتی ہے، اس وقت صبح جانے والوں کی جمعہ چھوٹ

جائے گی۔ بہر حال! ابھی دو پہر والوں کے لئے دوسری جمعہ شروع کی ہے، یہ جاری رکھی جائے یا بند کر دی جائے؟ ابھی ہی شروع کی ہے اس لئے بند ہو سکتی ہے۔

نوٹ: (۱) جس کمرہ میں امام صاحب کھڑے رہتے ہیں اسی کمرہ میں امام کے ساتھ دس بارہ مقتدی بھی کھڑے رہتے ہیں۔ (۲) پہلے سوال میں جو دو مرتبہ جمعہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا وہ ایک ہی مسجد میں دو مرتبہ جمعہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا ہے۔ (۳) مذکورہ مسجد دائمی مسجد نہیں ہے، وقتی طور پر مسجد ہے، سرکار کچھ سال بعد پرانے مکان گرا دیتی ہے، یہاں دائمی مسجد وہی کہلاتی ہے جس کے لئے زمین خرید کر اس زمین پر مسجد بنائی جائے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں سب سے پہلے یہ تحقیق کرنی ضروری ہے کہ یہ مکان شرعی مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں؟ مکتوبہ نوٹ کے نمبر دو میں اس جگہ کے مسجد ہونے کا اور نمبر تین میں مسجد نہ ہونے کا ذکر ہے، جس سے کافی الجھن پیدا ہوتی ہے، اور کوئی صاف نتیجہ نہیں نکلتا۔ اگر وہ جگہ شرعی مسجد کے حکم میں ہے تو وہاں ایک مرتبہ سنت طریقہ کے مطابق اذان واقامت کے ساتھ مقامی لوگوں نے جماعت کر کے نماز پڑھ لی ہو تو اب دوسروں کے لئے وہاں دوسری جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، چاہے جمعہ کی نماز کے لئے ہو یا دوسری کسی نماز کے لئے ہو، دونوں کے لئے ایک ہی حکم ہے۔

حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نیز فقہ کے دوسرے ماہر علماء نے لکھا ہے کہ: جماعت ثانیہ کے مکروہ ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اختلاف اس میں ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی۔ اور دونوں صورتوں میں جماعت ثانیہ نہیں کرنی چاہئے۔ (شامی: ۱، فتاویٰ دار العلوم جدید)

اب اگر وہ جگہ وقف نہ ہو یا شرعی مسجد کے حکم میں نہ ہو بلکہ سوال میں لکھنے کے مطابق وقتی

طور پر مسجد بنالی گئی ہو یا دوسری ذاتی جگہوں کی طرح نماز کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہو تو دوسری مرتبہ جماعت کرنا مکروہ یا منع نہیں ہے، جیسے شارع عام پر واقع مسجد میں امام وغیرہ مقرر نہ ہونے کی صورت میں دوسری جماعت کرنا مکروہ نہیں ہے۔

و هذا اذا لم يكن المسجد على قارعة الطريق فان كان كذالك فلا باس بتكرار الجماعة فيه باذان و اقامة، لانه ليس له اهل معلوم فكان حرمته الاخف و هذا لا يقام فيه باعتكاف الواجب فكان بمنزلة الرباط فى الموافض و هناك فعاد مرة اخرى فهذا كذالك؛الخ۔ (منحة الفائق: ٣٤٦)

جولوگ ملازمت کے سبب پہلی جماعت میں شریک نہ ہوسکیں ان کے لئے بہتر تو یہی ہے کہ دوسرے کسی گھریا جگہ میں جماعت کر کے جمعہ پڑھ لیں، یا دوسری مسجد کا التزام کریں، تا کہ ہر شخص کی ضرورت پوری ہواور جماعت سے محرومی نہ رہے، اور ایک جگہ میں دو یا تین مسجدوں کا ہونا منع نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

﴿۵۶۷﴾ پرانی قبر کو ہموار کر کے کیا اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: ہماری مسجد کے خارجی حصہ میں ایک غیر متعارف قبر ہے، جو پکی بنائی ہوئی ہے، یہ پرانی مسجد کے بھی خارجی حصہ ہی میں تھی، اور فی الحال بھی باہر ہی ہے۔

ہماری مسجد کے ستون اندازاً چار پانچ فٹ بلند کئے گئے ہیں، اور قبر کے اطراف میں بھی دیوار بنا کر اوپر سلیب بھر دیا گیا ہے، اب باقی کے صحن کا کام شروع کرنا ہے۔

تو پوچھنا یہ ہے کہ قبر کے اوپر صحن کے حصہ میں قبر کی صورت بنانا ضروری ہے، یا صحن کے نیچے قبر رہے اور اوپر صحن بنالیا ہو تو بھی چل سکتا ہے؟ صحن بن جانے کے بعد کیا اوپر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ (قبر اندازاً پچاس سال پرانی ہے)

نقشہ:
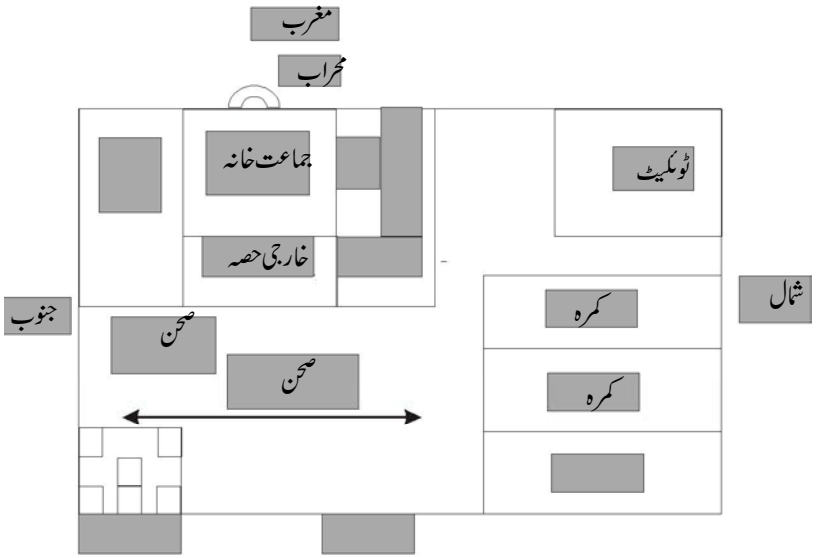
الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......سوال میں مذکورصورت میں قبر برسوں پرانی ہے،لہذا اسے ہموار کرکےاس جگہ پرنماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بنالینا چاہئے۔

﴿۵٦٨﴾ نماز میں آغا خانی یاخوجہ شریک ہوتو کیا سنیوں کی نماز میں کچھ خرابی آئے گی؟

سوال: ہمارے یہاں سنی مسلمانوں کے عبادت کرنے کے لئے عبادت گاہ ہے، امام صاحب بھی ہے،سنی مسلمان کے علاوہ خوجہ بھائی،آغا خانی تنیاری بھائی بھی شریک ہوتے ہیں۔تو کیا سنی مسلمانوں کے ساتھ سنی مسلمان امام کے پیچھے دوسرے مذکورہ فرقے والے حضرات نماز کی جماعت میں شریک ہوکرفرض وواجب عید کی نماز یا تراویح وغیرہ کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟اس کا خلاصہ فرما کرممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اہل سنت والجماعت کے عقائد کے حامل امام کے پیچھے سنی مقتدیوں کی نماز ہوجائے گی، اقتدا کرنے والوں میں خوجہ یا آغاخانی عقائد والے مقتدی ہوں تو اس سے سنیوں کی نماز میں خلل نہیں آئے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۶۹﴾ مجبوراً مسجد چھوڑ کر دوسری جگہ جماعت کرنا

سوال: ہماری مسجد میں رنگ و روغن کرانا ہے، تو کیا اس وقت کے درمیان مسجد چھوڑ کر دوسری کسی جگہ نماز پنج گانہ اور جمعہ وغیرہ جماعت کے ساتھ ادا کریں تو چل سکتا ہے یا نہیں؟ رنگ و روغن کے دوران فرش خراب ہوتا ہے، اس لئے کہ اولاً چھت پر رنگ کیا جائے گا تو اس سے فرش خراب ہوگا، اور فرش پر نماز کی صفیں بچھی ہوئی ہوتی ہیں تو وہ صفیں خراب ہوتی ہیں، لہذا دوسری جگہ نماز پڑھیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

نیز جماعت خانہ کے علاوہ مسجد کا صحن بھی کافی کشادہ ہے، لیکن اس میں ایک تکلیف یہ ہے کہ ظہر اور عصر کے وقت وہاں دھوپ ہوتی ہے اس کی وجہ سے وہ زمین اس وقت بہت گرم ہوتی ہے، لہذا یہ سب تکلیفوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس کا شرعی حکم بالتفصیل بتا کر مشکور فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نماز پنج گانہ نیز جمعہ کی نماز کی ادائیگی مسجد ہی میں ہونا شرط یا فرض نہیں ہے، لہذا مسجد کے علاوہ دوسری جگہ پر بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن مسؤلہ صورت میں مسجد میں نماز نہ پڑھنے سے مسجد کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی، اور مسجد کا حق ادا نہیں ہوگا۔ البتہ یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ ایک حصہ میں رنگ و روغن ہو رہا ہو تب دوسرے حصہ میں جماعت کی جائے تاکہ مسجد کا حق بھی ادا ہو اور رنگ و روغن سے صفیں بھی

خراب نہ ہوں، اس ترکیب پر عمل کرنا چاہئے۔
مسجد کا صحن یا خارجی حصہ جماعت خانہ میں شامل ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اس حصہ میں نماز پڑھنا مسجد ہی کے حکم میں شمار ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۷۰﴾ کیا رولڈ گولڈ کے پٹہ والی گھڑی پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: دستی گھڑی کا پٹہ رولڈ گولڈ کا ہو تو ایسا پٹہ والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟ بعض عالموں کا کہنا ہے کہ ایسے رولڈ گولڈ کے پٹہ والی گھڑی پہن کر نماز صحیح نہیں ہوتی، پٹہ رولڈ گولڈ کا ہو یا کسی دوسری چیز کا بنا ہوا ہو، کیا اسے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... گھڑی کا پٹہ رولڈ گولڈ کا ہو یا کسی دوسری چیز کا بنا ہوا ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، منع نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس سے گھڑی کی حفاظت مقصود ہے ہاتھ کی زینت نہیں، لہذا اس کا شمار ضرورت کے تحت ہے، صرف زینت یا نمائش کے لئے کوئی چیز یا زیور پہنا جائے تو یہ ناجائز اور ممنوع ہے۔ البتہ سونے کی گھڑی یا پٹہ پہننا مردوں کے لئے ناجائز اور حرام ہے۔ (فتاویٰ سنگرہ، فتاویٰ رحیمیہ: ۱۱۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۷۱﴾ فرض صحیح ادا نہ ہوا تو کیا سنتیں دوبارہ پڑھنی پڑے گی؟

سوال: عشاء یا ظہر میں جماعت کے بعد سنتیں یا وتر پڑھ لی، بعد میں معلوم ہوا کہ فرض نماز فاسد ہوگئی تھی تو وتر اور سنتوں کو بھی اعادہ کرنا پڑے گا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سنتیں یا وتر پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض دوبارہ پڑھنی پڑے گی تو سنتیں اور وتر کا بھی اعادہ کر لینا بہتر ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

قول کے مطابق وتر پڑھ لی ہوتو اس کو دوبارہ نہ بھی پڑھیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔
(عالمگیری،شامی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۷۲﴾ کیا قبرستان میں فرض نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: قبرستان میں جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے ایک علیحدہ جگہ بنی ہوئی ہے، سامنے ایک دیوار ہے،کوئی قبر دکھائی نہیں دیتی ہے،تو اگر کبھی اتفاقاً ایسی جگہ پر فرض نماز کا وقت ہو جائے تو کیا وہیں قبرستان میں اذان دے کر نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ ایک عالم صاحب منع کرتے ہیں اس لئے تنازع رہتا ہے۔لہذا جواب مرحمت فرما کر تسلی دیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......قبرستان میں نماز پڑھنا تب مکروہ ہے جب سامنے قبر ہو، یا اس جگہ گندگی ہو، اگر ایسا نہیں ہے اور جگہ بھی صاف ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ سامنے دیوار ہے تو قبرستان کی ایسی جگہ میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(طحطاوی:۲۱۵)

﴿۵۷۳﴾ ایک پیر پر کھڑے ہوکر عبادت کرنا کیسا ہے؟

سوال: ایک پیر پر کھڑے ہوکر عبادت کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......ایک پیر پر کھڑے ہوکر (مجاہدہ کے طور پر) عبادت کرنا منع نہیں ہے۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کعبہ شریف میں دو رکعت نفل میں پورا قرآن شریف ختم کیا تھا،اور امت کے لئے دعا کی تھی،جیسا کہ درمختار میں مذکور ہے۔ فق

﴿۵۷۴﴾ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال: بخاری شریف میں ایک باب ہے کہ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے۔(حدیث نمبر:۳۷۲)سعید بن مزید اسدی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے

پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ اپنے جوتوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، انہوں نے کہا: ہاں۔ (ص:۱۴۳، باب الصلوۃ) تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... ہم جو جوتیں پہنتے ہیں ایسے جوتے آپ ﷺ کے پیروں میں نہیں تھے، آپ کے جوتوں میں نیچے کی جانب چمڑہ اور اوپر پٹی جیسی نعل تھی، جیسی کہ آج کل ہوائی چپل ملتی ہے۔ اب اگر وہ چپل پاک ہوں اور سجدہ میں انگلیاں زمین پر لگتی ہوں تو اسے پہن کر نماز پڑھنا درست ہے، لیکن آج کے ماحول میں مبارک اور مقدس جگہوں پر جوتے و چپل نہیں پہنے جاتے، اور اگر کوئی پہنے تو اسے بے ادبی سمجھی جاتی ہے، نیز انگریز اپنی عبادت جوتے و پہن کر کرتے ہیں، لہذا ایسے جوتے و چپل پہن کر نماز تو درست ہو جائے گی لیکن مذکورہ وجوہ سے مکروہ اور بعض صورت میں ناجائز کہلائے گی۔ (بذل المجہود شرح ابی داؤد: ۱/۳۵۸) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۷۵﴾ نماز کے بعد دعا کب مانگی جائے؟

سوال: مسجد میں فجر کی نماز کے بعد تسبیح فاطمی پڑھنے کے بعد فوراً دعا کرنے کے بجائے قرآن شریف کا ترجمہ پڑھنے کے بعد دعا کرائی جاتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ یا دعا کے بعد ترجمہ ہونا چاہیئے؟ شرعی مسئلہ سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... دونوں طریقے درست ہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۷۶﴾ گھر میں نماز کے لئے علیحدہ کمرہ رکھنا کیسا ہے؟

سوال: گھر میں نماز کے لئے ایک علیحدہ کمرہ بنایا ہوا ہے، اس میں نماز، تسبیح، تلاوت وغیرہ کرتے ہیں اس کے علاوہ دوسرا کوئی کام وہاں نہیں کرتے، تو پوچھنا یہ ہے کہ اس کمرہ

میں جاتے وقت مسجد میں جانے کی دعا اور نکلتے وقت نکلنے کی دعا اور اعتکاف کی دعا وغیرہ عورتیں پڑھیں تو انہیں اعتکاف کا اور دعا وغیرہ کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ وہاں اگربتی جلانا اور خوشبو وغیرہ استعمال کرنا کیسا ہے؟ کیا وہاں دنیاوی باتوں سے احتراز کرنا ضروری ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... عورتوں کے لئے وہ کمرہ مسجد کے حکم میں ہے، لہذا وہاں اعتکاف کی نیت بھی کرسکتی ہیں۔ (طحطاوی)۔

مسجد میں خوشبو سلگانا سنت ہے، اس کا ثواب بھی ملے گا، البتہ وہاں دنیوی باتیں کرنا منع نہیں ہے اس لئے کہ وہ شرعی مسجد نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۷۷﴾ ٹیلفون آوے تو کیا اس کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں؟

سوال: کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو (فرض، سنت، یا نفل) اور نماز پڑھنے کے دوران ٹیلیفون کی گھنٹی بجے تو کیا نماز توڑ کر رسیور اٹھانا جائز ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نماز کے دوران ٹیلیفون کی گھنٹی بجے تو بہتر یہ ہے کہ جلدی نماز ختم کر کے رسیور اٹھاوے، لیکن ایسا کرنے میں لائن کٹ جانے کا یا کسی خاص ضرورت کی وجہ سے فون ہو تو ایسی امید ہے کہ ضرورت کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا۔ (مراقی الفلاح:۲۲۳) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۷۸﴾ عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

سوال: یہاں امریکہ کی مسجدوں میں عورتیں مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے آتی ہیں، اور مردوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہوتی ہیں، عورتوں کے لئے علیحدہ کمرہ کا انتظام ہے، البتہ وہاں سے مردوں کا آنا جانا رہتا ہے، پردہ کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہے، تو ان حالات

میں عورتوں کا جماعت میں شامل ہونا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... عورتوں کے لئے مسجد میں نماز پڑھنے سے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے، نیز صحابہ کے وقت سے فتنہ کی وجہ سے عورتوں کو مسجد میں جانے سے روک دیا گیا، لہذا عورتوں کو نماز کے لئے مسجد نہیں جانا چاہئے، مکروہ کہلائے گا۔

لیکن مسؤلہ صورت میں جیسا کہ لکھا ہے کہ وہاں پردہ کا اہتمام بھی نہیں ہے، مردوں کا گزرنا اورآنا جانا وہاں لگا رہتا ہے تو ان حالات میں وہاں جانا بالکل جائز نہیں ہے، ممنوع ہے۔

درمختار میں ہے: فساد زمانہ کے سبب عورتوں کا جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے مسجد جانا مکروہ تحریمی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۷۹﴾ درمیان نماز وضوء کا ٹوٹ جانا

سوال: اتفاقاً فرض نماز یا رمضان کے مہینہ میں وتر نماز میں یا سنت یا نفل نماز پڑھتے وقت دوسری یا تیسری رکعت میں وضوٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ نماز کس طرح پوری کرنی چاہئے؟ کیا اسی حالت میں نماز ختم کر کے وضو کر کے پھر سے نماز پڑھنی پڑے گی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... درمیان نماز وضوء ٹوٹ جائے تو فوراً وضوء کر کے نماز میں شریک ہوکر بنا کر سکتے ہیں، یا دوبارہ از سرنو نماز پڑھ لینا بہتر ہے، بے وضوء نماز نہیں ہوتی، اس لئے بے وضو نماز ختم نہ کی جائے۔ (شامی، طحطاوی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۸۰﴾ فجر کے بعد اسی جگہ طلوع آفتاب تک بیٹھے رہنے سے کیا ایک حج کا ثواب ملتا ہے؟

سوال: فجر کی نماز امام صاحب کے ساتھ ادا کر کے اسی جگہ طلوع آفتاب تک بیٹھے رہنے سے

کیا ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے، یا جو بھی ثواب ملتا ہوا گر وہ شخص سلام پھیرنے کے بعد یا تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد کھانسی کی وجہ سے یا بول و براز کی حاجت کے سبب اسے اٹھنا پڑے اور حاجت پوری کر کے پھر اسی جگہ بیٹھ جائے تو کیا موعودہ ثواب اسے حاصل ہوگا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... فجر کی نماز کے بعد اشراق تک مسجد میں بیٹھے رہنے پر حدیث شریف میں جو حج اور عمرہ کا ثواب بتایا گیا ہے وہ اسی جگہ پر بیٹھے بیٹھے ذکر میں مشغول رہنے پر بتایا گیا ہے، لہذا اس جگہ سے اٹھ جانے کے بعد وہ فضیلت کامل طور پر باقی نہیں رہتی، لیکن کسی خاص مجبوری یا ضرورت کے تحت وہاں سے اٹھنا پڑے اور پھر دوبارہ اسی جگہ پر واپس آجاوے تو کریم باری تعالی کے فضل سے امید ہے کہ وہ شخص بھی اس ثواب سے محروم نہیں رہے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۸۱﴾ مصلے پر مقامات مقدسہ کی تصویر ہو تو

سوال: حال میں مساجد و گھروں میں جو مصلے استعمال ہوتے ہیں ان پر مقامات مقدسہ یا مقدس جگہوں کی تصویریں ہوتی ہیں، جیسے کہ مکہ شہر، کعبہ شریف، بیت المقدس وغیرہ کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے، تو اسے استعمال کرنا کیسا ہے؟ کیا ان پر نماز پڑھنا جائز ہے؟ ان مقامات کے ساتھ مسلمانوں کو دلی عقیدت ہوتی ہے، اور مسلمان ہی ان پر نماز پڑھ کر انہیں پیروں تلے روندتے ہیں کیا یہ حرکت زیبا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وہ مصلے جن پر مقامات مقدسہ یا مقدس جگہوں کی تصویریں ہوں انہیں استعمال میں لانا جائز ہے۔ ان پر نماز پڑھنے میں یا ان تصویروں کے پیروں تلے آنے میں ان کی بے ادبی نہیں ہے، باوجود اس کے اگر کوئی احتیاط کرنا چاہے تو

وہ زیادہ اچھا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۸۲﴾ کیا سری نماز میں دو آیتیں جہراً پڑھ لینے سے سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا؟

سوال: سری نماز میں ایک شخص نے دو آیتیں جہراً پڑھ لیں، تو کیا اس سے سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟ مثلاً: عصر کی نماز میں الرحمن الرحیم تک جہراً قرأت کر لی پھر سراً پڑھنے لگا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... صحیح قول کے مطابق چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت کے برابر سری نماز میں جہراً قرأت کر لینے سے یا جہری نماز میں اتنی مقدار سراً قرأت کر لینے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

لہذا مذکورہ مقدار کے مطابق جہراً قرأت کرنے کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہو گیا، پاس میں کھڑا شخص کان لگا کر سننا چاہے تو سن سکے اتنی مقدار کو بھی جہر کہتے ہیں۔ (شامی، ہدایہ)

فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۸۳﴾ تراویح میں دوسری رکعت پر قعدہ کرنے کے بجائے کھڑے ہو جانا اور لقمہ دینے پر واپس بیٹھنا

سوال: تراویح کی دو رکعت سنت مؤکدہ میں دوسری رکعت پر امام صاحب بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے، پیچھے سے لقمہ دیا تو بیٹھے اور التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں سجدۂ سہو کرنا واجب تھا، لہذا سجدۂ سہو کے بغیر نماز ختم کی ہو تو اعادہ واجب ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۸۴﴾ کیا نماز مکروہ تحریمی ہونے کی صورت میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوتا ہے؟

سوال: نماز مکروہ تحریمی ہو جائے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گا یا نہیں؟ سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہوا سے دوبارہ پڑھ لینا چاہیئے، اور سجدۂ سہو تب ہی واجب ہوتا ہے جب نماز میں کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے، اور اس وقت سجدۂ سہو کر لینے سے نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور اگر سجدۂ سہو نہیں کیا یا واجب چھوٹنے کے علاوہ اور کسی سبب سے نماز مکروہ تحریمی ہوئی ہو تو نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اعادہ کرنا ضروری ہے۔ (شامی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۸۵﴾ سورۂ فاتحہ، درود ابراہیم، تشہد مکرر پڑھ لیا تو

سوال: درود ابراہیم یا سورۂ فاتحہ یا التحیات نماز میں مکرر پڑھ لینے کا کیا حکم ہے؟ مذکورہ اوراد کتنی مقدار میں زائد پڑھ لینے پر سجدۂ سہو واجب ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......سورۂ فاتحہ اگر مکرر پڑھ لی تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت پڑھی پھر سورۂ فاتحہ مکرر پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ اسی طرح فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو اس سے بھی سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

صرف فرض کی پہلی اور دوسری رکعت میں اور سنن ونوافل کی سب رکعتوں میں مسلسل دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ اور یہ حکم چھوٹی تین آیتوں کے برابر پڑھ لینے پر واقع ہو جائے گا۔ (خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/۱۷۶، عالمگیری: ۱/۴۶)

درود شریف قعدۂ اولیٰ میں دو مرتبہ پڑھ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ اور اگر قعدۂ اخیرہ میں دو مرتبہ پڑھ لیا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (عالمگیری، زیلعی) اور اس میں صحیح قول کے مطابق **اللھم صل علی محمد** کی مقدار پڑھ لینے سے سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ اور کبیری میں لکھا ہے کہ **اللھم صل علی محمد و علی اٰل محمد** تک پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (ص:۴۳۳)

اسی طرح قعدۂ اولیٰ میں دو مرتبہ تشہد پڑھ لینے سے سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا، اس لئے کہ ایک مرتبہ تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لئے فوراً کھڑا ہونا ضروری ہے، اس میں تاخیر ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ اور قعدۂ اخیرہ میں دو مرتبہ پڑھ لینے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ اسی طرح قعدۂ اخیرہ میں مکرر درود شریف پڑھ لینے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۸۶﴾ نماز میں فرض، واجب یا سنت کا چھوٹ جانا

سوال: نماز میں فرض کے چھوٹ جانے کا کیا حکم ہے؟ اور واجب کے چھوٹ جانے کا کیا حکم ہے؟ سنت کے چھوٹ جانے کا کیا حکم ہے؟ جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......نماز میں جو چیزیں فرض ہیں ان کے عمداً یا سہواً چھوٹنے سے نماز نہیں ہوتی، نماز دہرانی پڑے گی۔ (یعنی دوبارہ پڑھنی پڑے گی) اور جو چیزیں واجب ہیں ان کے بھول سے چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے، اور جو چیزیں سنت ہیں وہ عمداً یا سہواً چھوٹ جائیں تو اس سے نماز کے ثواب میں کمی آتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۸۷﴾ امام کا پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہی مقتدی کے لقمہ دینے سے بیٹھ جانا

سوال: امام صاحب قعدۂ اخیرہ میں تھے لیکن انہیں یہ پہلا ہی قعدہ ہے ایسا خیال تھا اور وہ تکبیر کہہ کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہونے ہی والے تھے کہ مقتدی نے لقمہ دیا تو سنتے ہی وہ بیٹھ گئے، صرف بدن کو حرکت ہی دی تھی، جس کی وجہ سے امام صاحب نے سجدۂ سہو نہیں کیا، تو نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں امام صاحب کھڑے نہیں ہوئے، صرف کھڑے ہونے کی حرکت کی اور بیٹھ گئے، تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، لہذا نماز صحیح ہوگئی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۸۸﴾ امام صاحب کا تیسری رکعت پر قعدہ میں بیٹھ جانا اور لقمہ کے ملنے پر کھڑا ہونا

سوال: چار رکعت فرض نماز میں امام صاحب تیسری رکعت پر قعدہ میں بیٹھ گئے اور لقمہ ملنے سے کھڑے ہو گئے تو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اگر تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار امام صاحب بیٹھے رہے تو سجدۂ سہو واجب ہے، اس سے کم میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۱/ ۴۸۷، ۴۹۴)۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۸۹﴾ امام صاحب بھول سے دل ہی میں تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے تو

سوال: امام صاحب ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر بلند آواز سے کہنا بھول گئے بلکہ دل ہی میں پڑھ کر رکوع میں چلے گئے، پیچھے سے ایک مقتدی نے

لقمہ دیا جس سے دوسرے مقتدی بھی رکوع میں گئے، تو اس بھول سے سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟ اس لئے کہ امام صاحب نے بغیر سجدۂ سہو کے نماز ختم کی تو پوچھنا یہ ہے کہ امام صاحب اور مقتدیوں کی اور لقمہ دینے والوں کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سجدۂ سہو تب کرنا ضروری ہے جب بھول سے کوئی واجب چھوٹ جائے اور اگر چھوٹنے والی چیز واجب نہ ہو تو سجدۂ سہو کرنا بھی واجب نہیں ہے لہذا مسؤلہ صورت میں تکبیر بلند آواز سے کہنے کے بجائے دل ہی میں کہی تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، اس لئے کہ تکبیر بلند آواز سے کہنا سنت ہے۔ (شامی: ۳۱۹)

﴿۵۹۰﴾ امام کا سجدۂ سہو کرنا مقتدی کی طرف سے بھی کافی ہے۔

سوال: مغرب کی نماز کی دوسری رکعت میں امام صاحب بھول سے کھڑے ہو گئے، اور تیسری رکعت کے بعد سجدۂ سہو کر لیا، نماز کے بعد امام صاحب نے کہا کہ میری نماز سجدۂ سہو کرنے سے ٹھیک ہوگئی، آپ اپنی نماز دوبارہ پڑھ لیں، اس لئے کہ آپ لوگوں کی نماز صحیح نہیں ہوئی، تو مقتدیوں نے دوبارہ نماز پڑھ لی۔

پھر دو تین مصلیوں نے اختلاف کیا، اور کہا کہ تمہاری نماز ہوگئی اور ہماری نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے؟ بالکل گنوار کی طرح نماز پڑھاتے ہو، تو پوچھنا یہ ہے کہ ایسا کہنے والوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں امام صاحب کا بھول سے قعدہ چھوٹ گیا، اور پھر انہوں نے سجدۂ سہو کر لیا لہذا امام کی بھی نماز ہوگئی اور مقتدیوں کی بھی امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنے سے ان کی بھی نماز صحیح ہوگئی۔ مقتدیوں کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت

نہیں تھی۔امام صاحب سے مسئلہ بتانے میں غلطی ہوئی ہے۔

اور چند مصلیوں کا ایسا کہنا کہ ”بالکل گنوار کی طرح نماز پڑھاتے ہو“ بہت ہی غلط بات ہے۔توبہ کرنی چاہئے۔اور آئندہ ایسے کلام سے پرہیز کرنا چاہئے۔اور امام صاحب کو صحیح مسئلہ معلوم نہ ہو تو نہیں بتانا چاہئے، کسی اچھے عالم، متقی اور پرہیزگار کو امام بنانا چاہئے، ایسا کہنے والا اس امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور امام امامت کرانے کے لائق ہو تو خواہ مخواہ حیران و پریشان نہیں کرنا چاہئے، اس سے پرہیز ضروری ہے، اس لئے کہ امام کا مرتبہ بہت ہی بڑا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۹۱﴾ تیسری رکعت پر امام کا بیٹھ جانا اور لقمہ ملنے پر کھڑے ہو جانا

سوال: فرض نماز کی تیسری رکعت پر امام صاحب بھول سے بیٹھ گئے اور پھر کھڑے ہو گئے اور چوتھی رکعت ختم کر کے سلام پھیر دیا۔تو مذکورہ صورت میں سجدۂ سہو واجب ہوا یا نہیں؟ فقہ وسنت کی روشنی میں

نوٹ: امام صاحب اتنی دیر بیٹھے تھے جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان الله یا اللهم صل علی محمد کہا جا سکتا ہے، لہذا کیا حکم ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......امام صاحب تیسری رکعت پر اتنی دیر بیٹھے رہے جتنی دیر میں ایک رکن ادا ہو سکتا ہے تو اس سے سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گیا۔(شامی:۱)

﴿۵۹۲﴾ چار رکعت والی نماز میں امام صاحب نے دوسری رکعت پر ایک طرف سلام پھیر دیا پھر مقتدی نے لقمہ دیا تو اب امام صاحب کیا کرے؟

سوال: امام صاحب چار رکعت والی نماز پڑھا رہے ہوں، اور دوسری رکعت کے قعدہ میں

بھول سے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر دیا اور پھر مقتدی نے لقمہ دیا تو اب امام صاحب کیا کرے؟ لقمہ لے کر کھڑے ہو جانا چاہیئے اور سجدۂ سہو کر کے نماز ختم کرنی چاہیئے؟ یا پوری نماز دوبارہ پڑھنی چاہیئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... مسؤلہ صورت میں سہواً (درمیان نماز) سلام پھیر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، لہذا باقی رکعتیں پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کر لینا چاہیئے، اس لئے کہ قعدۂ اولی میں التحیات کے بعد درود و دعا پڑھنے سے تاخیر ہوئی تیسری رکعت کے قیام میں، لہذا اس سے سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔ (شامی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۹۳﴾ تیسری رکعت میں بسم اللہ پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

سوال: امام صاحب نے فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد ختم ہونے کے بعد بھول سے سورت ملانے کے ارادے سے بسم اللہ پوری پڑھ لی، اور یاد آ گیا کہ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت ملانا نہیں ہے، تو کیا بسم اللہ کے پڑھ لینے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملانا نہیں ہے، پھر بھی اگر کسی نے بھول سے یا جان بوجھ کر بسم اللہ یا سورت پڑھ لی تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (طحطاوی، شرح مراقی الفلاح) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۹۴﴾ کیا سورۂ فاتحہ واجب ہے؟

سوال: کوئی شخص فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت میں جان بوجھ کر سورۂ فاتحہ نہ پڑھے

تو کیا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے مطابق اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں مکمل سورۂ فاتحہ کا پڑھنا امام اور منفرد کے لئے واجب ہے۔ لہذا جان بوجھ کر اس واجب کو چھوڑ دینے سے نماز واجب الاعادہ یعنی دوبارہ پڑھنی ضروری ہوگی۔ اور اگر سہواً چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہوجائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۹۵﴾ عمداً سراً قرأت کرنا

سوال: کبھی دل میں شوق ہوتا ہے تو زور سے قرأت کرنے میں مزہ آتا ہے، لیکن اس طرح کرنے میں کبھی نفل نماز میں زور سے شروع کی ہوئی قرأت والی نماز میں آہستہ اور آہستہ شروع کی ہوئی نماز میں زور سے قرأت کرنا شروع ہوجاتا ہے۔ تو کیا اس سے نماز میں کوئی فرق آتا ہے؟ نماز کے لئے کیا حکم ہے؟ اس صورت میں کیا سجدۂ سہو لازم آتا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نوافل اگر دن میں پڑھی جائیں تو سراً قرأت کرنا واجب ہے، اور رات کی نوافل میں اختیار ہے چاہے جہر کرے یا سر کرے۔ لہذا مسؤلہ صورت رات کو پیش آئے تو اس میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ لیکن ایک ہی رکعت میں جہر بھی کیا جائے اور سر بھی کیا جائے یہ مناسب نہیں ہے، لہذا کوئی بھی ایک طریقہ ہی اپنانا چاہیئے۔ البتہ رات کی نوافل میں جہرا افضل ہے۔ (عمدۃ الرعایۃ: ۱۷۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۹۶﴾ منفرد سری نماز میں اگر جہر کرے تو کیا سجدۂ سہو واجب ہوگا؟

سوال: ایک شخص ظہر کی نماز بغیر جماعت کے پڑھ رہا ہے اور وہ اتنی زور سے قرأت کرتا ہے کہ ساتھ میں نماز پڑھنے والے شخص کو اس کی آواز سنائی دیتی ہے تو کیا اتنی زور سے

قرأت کرنے سے اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... جہری نماز میں جہراً قرأت کرنا اور سری نماز میں سراً قرأت کرنا واجب ہے۔ اس لئے ظہر کی نماز میں تصحیح حروف ہو جائیں اس کا خیال رکھ کر سراً قرأت کرنا چاہئے، پڑوس میں کھڑے ہوئے شخص کو آواز سنائی دے اتنی زور سے قرأت کرنا جہر میں داخل ہے، اور مقدار واجب کے برابر سری نماز میں جہر سے قرأت کر لی تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ اور اگر بالقصد جہر کیا تو نماز مکروہ ہوگی۔ (عالمگیری: ۱/۱۲۸)

﴿۵۹۷﴾ دربابت سجدۂ سہو

سوال: دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کیا، تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟ ایک روایت کے مطابق جائز ہے، لیکن ایک قول یہ بھی ہے کہ دونوں طرف سلام پھیر دیا تو اب سجدۂ سہو نہ کرے، بلکہ نماز دہرالے۔

تعلیم الاسلام اور بہشتی زیور میں اس کے متعلق جدا جدا تفصیل ہے، تو اس بارے میں تحقیقی رائی سے آگاہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اگر نماز میں کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوتا ہے، قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، (اس لئے کہ اس مسئلہ میں دونوں طریقے صحیح بتائے گئے ہیں اس لئے دونوں کی گنجائش ہے) لیکن ایک طرف سلام پھیرنے کو بہت سے محقق علماء نے پسند کیا ہے، لہذا صرف دائیں طرف سلام پھیرنا چاہئے۔ (شامی، بحر: ۱/۶۹۱، عالمگیری: ۱/۴۵، طحطاوی، مراقی الفلاح: ۲۷۷،

۲۷۸)، اور دونوں طرف سلام پھیرنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، یہی صحیح قول ہے۔ (عین الھدایہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۵۹۸﴾ سورۂ فاتحہ مکرر پڑھ لی تو

سوال: نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئی سورت ملائی، پھر دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو کیا سجدۂ سہو واجب ہوگا؟ چاہے کوئی بھی نماز ہو سنت، نفل اور واجب یا فرض سب کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... خلاصۃ الفتاویٰ: ۱۷۶ پر لکھا ہے کہ پہلے سورۂ فاتحہ پڑھی پھر سورت ملائی پھر دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

﴿۵۹۹﴾ سورۂ فاتحہ اور سورت دونوں پڑھنا بھول جائے تو

سوال: نماز کی چاروں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا بھی یاد نہ رہے اور سورت پڑھنا بھی یاد نہ رہے تو کیا سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی؟ صرف کھڑے کھڑے سوچتا رہا اور ارکان ادا کر لئے، قرأت نہیں کی، تو کیا سجدۂ سہو کرنے سے نماز صحیح ہو جائے گی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں قرأت کرنا فرض ہے، اس لئے مسؤلہ صورت میں نماز دہرانی پڑے گی۔

﴿۶۰۰﴾ سجدۂ سہو کے واجب ہونے کے باوجود نہیں کیا تو کیا نماز دہرانی پڑے گی؟

سوال: ہماری بستی کے امام صاحب فرض نماز کی اخیری رکعت میں قعدۂ اخیرہ میں بیٹھنے کے بجائے تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے، پیچھے سے مقتدی نے لقمہ دیا تو امام صاحب بیٹھ گئے، اور سجدۂ سہو نہیں کیا اور دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ تو مسؤلہ صورت میں سجدۂ سہو واجب ہوگا

یا نہیں؟ اور امام صاحب نے سجدۂ سہو نہیں کیا ہے، تو کیا نماز ہوئی یا نہیں؟ سجدۂ سہو نہ کرنے کی صورت میں نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ مفصل جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ نیز امام صاحب سے یہ دوسری مرتبہ ایسی غلطی ہوئی ہے امام صاحب کا کہنا ہے کہ بیٹھنے میں تین تسبیح کے بقدر دیر نہیں ہوئی تھی اسلئے سجدہ واجب نہیں تھا، لہذا نماز ہوگئی، تو صحیح مسئلہ بتا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... فتاویٰ عالمگیری میں ہے: **و يجب اذا قعد فيما يقام او قام فيما يجلس فيه۔ الخ:** یعنی قعدۂ اخیرہ کرنے کے بجائے بھول سے کھڑے ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے، امام صاحب کا کہنا کہ تین تسبیح کی مقدار کے برابر دیر نہیں ہوئی تھی اس لئے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، اس موقع کے لئے صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ قعود کے موقع پر قیام کا ثبوت ہو چکا ہے اور یہاں سجدہ سے فارغ ہو کر فوراً قعدہ کرنا ضروری تھا اس میں کھڑے ہونے کی وجہ سے دیر ہوگئی۔ اور بغیر سجدۂ سہو کے نماز ختم کی ہے لہذا وقت کے اندر نماز کا اعادہ واجب ہے۔ لیکن اب وقت بھی ختم ہو چکا ہے اس لئے نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہوگئی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۰۱﴾ سورۂ فاتحہ میں سے کوئی ایک آیت کا سہواً چھوٹ جانا

سوال: کسی امام سے بھول سے سورۂ فاتحہ میں سے ایک آیت چھوٹ جائے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟ یا سجدۂ سہو کرنا ضروری ہوگا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، اس لئے اگر بھول سے اس کی ایک آیت چھوٹ جائے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق

سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔

﴿۶۰۲﴾ ثنا چھوٹ جاوے تو کیا حکم ہے؟

سوال: تراویح میں امام صاحب سے بھول سے ثنا چھوٹ جاوے، یعنی وہ سیدھے ہی الحمد پڑھنے لگیں تو نماز کا کیا حکم ہے؟ کیا سجدۂ سہو کرنا چاہیئے؟ یا نماز دہرانی چاہیئے؟
اگر امام صاحب سہو کا سجدہ کریں تو نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟ ورنہ کیا کرنا چاہیئے؟ نماز کا اعادہ ضروری ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... ثنا پڑھنا نماز میں سنت ہے۔ لہذا ثنا کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، اس لئے سجدۂ سہو نہیں کرنا چاہیئے۔
سجدۂ سہو تب واجب ہوتا ہے جب کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے، اور مسؤلہ صورت میں کوئی واجب نہیں ترک ہوا، لہذا سجدۂ سہو واجب نہیں تھا اور کر لیا تو فتاویٰ دار العلوم (دیوبند) میں لکھا ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی، لہذا اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

﴿۶۰۳﴾ امام کی بھول سے نماز دہرانی پڑے تو اس میں کون کون شامل ہو سکتا ہے؟

سوال: امام صاحب سے نماز میں کوئی واجب بھول سے چھوٹ جاوے اور سجدۂ سہو بھی نہیں کیا اور نماز کے بعد یاد آیا جس سے نماز دہرانی پڑے تو اس دوسری نماز میں کون کون لوگ شریک ہو سکتے ہیں؟ جو لوگ پہلی جماعت میں شامل نہیں تھے وہ لوگ اب آویں تو کیا اس دوسری جماعت میں وہ شامل ہو سکتے ہیں؟ ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر کسی فرض کے چھوٹ جانے کی وجہ سے نماز دہرانی پڑے یا نماز کے فاسد ہونے کی وجہ سے اعادہ کیا جا رہا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ حوالہ کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ......نماز میں کسی فرض کے چھوٹ جانے کی وجہ سے یا نماز میں مفسد صلاۃ کسی امر کے پیش آنے کی وجہ سے نماز دوبارہ پڑھنی پڑے تو پہلی نماز چونکہ ادا نہیں ہوئی ہے اس لئے فرض کے باقی رہنے کی وجہ سے دوبارہ پڑھتے وقت جو بھی شریک ہونا چاہے سب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا ہو جائے گی۔

لیکن اگر نماز میں کوئی واجب اصلی رہ گیا یا بھول سے چھوٹ گیا جس کی وجہ سے نماز دہرانی پڑے تو جو لوگ پہلی جماعت میں شریک نہیں تھے اور اس دوسری مرتبہ دہرانے والی نماز میں شریک ہوئے ہیں ان کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ وہ تنہا اپنی نماز پڑھ لیں، عبادات میں احتیاطی پہلو اختیار کرنا چاہئے۔

اصل میں اس مسئلہ میں فقہاء احناف میں اختلاف ہے، بعض کا کہنا ہے کہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو گیا، اور تکمیل دوسری نماز سے ہو رہی ہے اس لئے تکمیل اور اعادہ والی نماز میں جو لوگ شریک ہوئے ہیں انہیں اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہئے۔

جبکہ دوسرے فقہاء کا کہنا یہ ہے کہ نمازِ اول مکمل طور پر صحیح ادا نہیں ہوئی تھی اس لئے دوبارہ نماز کا اعادہ کیا جا رہا ہے اور وہ بھی فرض ہی کے حکم میں ہے اس لئے دوسری نماز میں شریک ہونے والوں کو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن قول اول مختار ہے کہ پہلی نماز سے فرض ادا ہو چکا ہے۔ (شامی: ۱/ ۳۰۷)

﴿۶۰۴﴾ امام کو لقمہ دینے سے مقتدی کی نماز فاسد نہیں ہوگی؟

سوال: عصر کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ہو رہی تھی، اس میں امام صاحب دو رکعتوں کے بعد کا قعدہ بھول گئے، تو پیچھے سے دو تین مقتدیوں نے لقمہ دیا تو امام صاحب نے سہو کا

سجدہ کیا اور نماز کے بعد جنہوں نے لقمہ دیا تھا انہیں دوبارہ نماز پڑھنے کے لئے کہا۔اب جب لقمہ دیا تب تو امام صاحب کو معلوم ہوا کہ میری بھول ہوئی ہے،تو پھر جن لوگوں نے لقمہ دیا تھا انہیں دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت کیوں ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... چار رکعتوں والی نماز میں دو رکعتوں پر کیا جانے والا قعدۂ اولیٰ واجب ہے، لہذا اگر یہ چھوٹ جائے تو آخر میں سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے، دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔(شامی، ہدایہ)

امام سے نماز میں کوئی ایسی بھول ہو جائے کہ جس سے فساد نماز کا اندیشہ ہو تو مقتدی لقمہ دے سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اس سے مقتدی کی نماز بھی فاسد نہیں ہوتی۔ لہذا مسؤلہ صورت میں امام کا لقمہ دینے والے کو نماز پھر سے پڑھنے کے لئے کہنا صحیح نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۰۵﴾ وتر یا فرض مکرر پڑھنا

سوال: کسی وجہ سے مقتدی اور امام دونوں پھر سے نماز پڑھنے کے لئے تیار اور راضی ہو جائیں تو کیا وہی نماز سجدۂ سہو سے صحیح ہو جانے کے بعد پھر سے وہی امام اور وہی مقتدیوں کے ساتھ دوبارہ پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہوگئی ہو تو دوسری مرتبہ وہی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، (چاہے سب لوگ اس پر راضی کیوں نہ ہوں)۔جب شریعت کہتی ہے کہ نماز صحیح ہوگئی، اور یہ حضرات کہتے ہیں کہ نہیں! ہم دوبارہ پڑھیں گے تو یہ فعل کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۰۶﴾ قرأت میں بھول ہونے سے کیا سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

سوال: امام صاحب نے عشاء کی نماز میں سورۂ قدر شروع کی، اور سورۂ بینہ کی آخری آیتوں پر پہنچ گئے، نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرلیا تو کیا اس صورت میں نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسؤلہ صورت میں نماز تو ہوگئی، لیکن سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں تھی، اس لئے کہ سجدۂ سہو تو تب واجب ہوتا ہے کہ جب نماز میں کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے یا کسی واجب کے ادا کرنے میں تاخیر ہوئی ہو، اور یہاں ان دونوں امروں میں سے کوئی نہیں تھا لہذا سجدۂ سہو نہیں کرنا چاہئے تھا، البتہ سجدۂ سہو واجب نہ ہو پھر بھی کیا جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس لئے مسؤلہ صورت میں صرف اسی وجہ سے نماز کے فساد کا حکم نہیں لگے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۰۷﴾ پیش امام صاحب سے ہر نماز میں بھول ہو جانا

سوال: پیش امام صاحب ہر نماز میں بھول کرتے ہیں اور تقریباً روزانہ سجدۂ سہو کرتے ہیں، تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا اچھا ہے یا پھر تنہا پڑھ لینا اچھا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تنہا نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں ۲۷/ درجہ زیادہ ثواب ہے، نیز جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، اور اگر بھول سے سجدۂ سہو واجب ہو جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے، لہذا تنہا نماز نہیں پڑھنی چاہئے، جماعت کے ساتھ ہی پڑھنی چاہئے۔

اگر امام صاحب ہر نماز میں بھول کرتے ہوں اور دھیان رکھ کر نماز نہ پڑھتے اور پڑھاتے ہوں تو مناسب طور پر انہیں علیحدہ کر کے کوئی دیندار، متقی اور پرہیزگار شخص کو امام مقرر کر لینا

چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۰۸﴾ امام کا پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہو جانا اور لقمہ کے ملنے پر بیٹھ جانا اور بغیر سجدۂ سہو کے نماز ختم کرنا

سوال: امام صاحب عصر کی چار رکعت فرض نماز پڑھا رہے تھے، بھول سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے، لیکن مقتدی کے لقمہ دینے سے پورے کھڑے ہو جانے کے باوجود فوراً بیٹھ گئے، لیکن سہو کا سجدہ نہیں کیا اور نماز ختم کی تو کیا نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟

ایک مولانا صاحب کا کہنا ہے کہ مذکور امام صاحب تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں اتنی دیر کھڑے نہیں رہے تھے اس لئے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا، تو صحیح مسئلہ بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... امام صاحب چار رکعت والی فرض نماز میں بھول سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے اور لقمہ کے ملنے سے بیٹھ گئے تو اس سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (شامی، درمختار: ۵۰۱)

اس لئے کہ مکمل کھڑے ہو جانے کی وجہ سے تشہد پڑھنے میں اور سلام پھیرنے میں دیر ہوئی جس سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۰۹﴾ سورۂ حج کا دوسرا سجدہ واجب نہیں ہے۔

سوال: ستر (۱۷) ویں پارہ کے اخیر میں جو سجدۂ تلاوت کی آیت ہے وہاں سجدہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟ اور اگر لازم نہ ہو اور کیا جائے تو اس سے تراویح میں کوئی حرج آئے گا؟ اور اگر کوئی حرج ہو تو اب اس کی تلافی کی کیا صورت ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... یہ سجدہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلاوت کا

سجدہ نہیں ہے، اس لئے اس کے پڑھنے سے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا، اس لئے وہاں سجدہ نہیں کرنا چاہئے، لیکن اگر کوئی شخص اس جگہ سجدہ واجب سمجھ کر سجدہ کر لے گا تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ سجدہ واجب نہ ہونے کے باوجود نماز میں سجدہ کرنا مکروہ ہے۔
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۱۰﴾ سورۂ حج کے دوسرے سجدہ کا حکم

سوال: قرآن شریف کی تلاوت کے وقت جب کہ نماز میں نہ ہو یہ سجدہ کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ اس وقت بہتر یہ ہے کہ کر لیا جائے، تاکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق واجب سر سے اتر جائے۔ (امداد الفتاویٰ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۱۱﴾ سورۂ حج کا دوسرا سجدہ کیوں واجب نہیں ہے؟

سوال: یہ سجدہ بھی مستقل ایک سجدہ ہی ہے پھر اس کی تلاوت سے سجدہ واجب کیوں نہیں ہوتا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق یہ مستقل سجدہ نہیں ہے، اس میں ساتھ میں رکوع کا بیان بھی ہے، جس سے نماز مراد ہے۔ (شامی وغیرہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۱۲﴾ سائکل پر سوار بار بار آیت سجدہ پڑھے تو

سوال: ایک شخص سائکل پر سوار ہے، اور وہ سجدہ کی ایک ہی آیت کی بار بار تلاوت کر رہا ہے،

تو اس پر کتنے سجدے واجب ہوں گے؟ ایک سجدہ یا جتنی مرتبہ تلاوت کرے اتنے سجدے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سائکل پر سوار سواری کی حالت میں جتنی مرتبہ آیت سجدہ کی تلاوت کرے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے، جیسے کہ گھوڑ سوار پر واجب ہوتے ہیں۔ (طحطاوی علی مراقی: ۲۹۸) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۱۳﴾ سجدۂ تلاوت کا کیا مطلب ہے؟

سوال: سجدۂ تلاوت کا کیا مطلب ہے؟ کب اور کس وجہ سے اور کس طرح واجب ہوتا ہے؟ تراویح لاؤڈ اسپیکر سے ہو رہی ہو اس وقت عورتیں بھی سنتی ہیں تو ان پر مذکورہ سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟ اس کے واجب ہونے کا سبب بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... پورے قرآن میں ایسی ۱۴/ آیتیں ہیں جنہیں پڑھنے سے یا سننے سے سجدے کرنا واجب ہو جاتا ہے، ان ۱۴/ آیتوں میں انبیاء و رسل کے اعمال اور سجدے کرنا بتایا گیا ہے، اس لئے ان کی اتباع میں اور بعض آیتوں میں کافروں کی نافرمانی اور سجدہ نہ کرنے کی حالت کو بیان کیا گیا ہے اس لئے ان کی مخالفت اور اللہ تعالی کی فرمانبرداری کے لئے اور بعض آیتوں میں اللہ تعالی نے سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے اس کی اتباع میں سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ لہذا مذکورہ آیتیں پڑھنے یا سننے سے ایک سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور وہ پوری زندگی کے دوران کبھی بھی ادا کیا جا سکتا ہے، لیکن فوراً ادا کر لینا بہتر ہے۔

تراویح میں لاؤڈ اسپیکر میں سجدہ کی آیت کی آواز عورتوں کے کانوں میں پہنچتی ہوں اور وہ حیض و نفاس سے پاک ہوں تو ان پر بھی سجدہ واجب ہو جائے گا۔ (شامی، درمختار، ہدایہ)

﴿۶۱۴﴾ سجدۂ تلاوت کے لئے قیام شرط نہیں ہے؟

سوال: سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ بتائیں، کسی شخص نے بیٹھے بیٹھے سجدۂ تلاوت کیا تو ادا ہوگا یا نہیں؟ کیا سجدۂ تلاوت کے لئے قیام شرط ہے؟ یا بیٹھے بیٹھے بھی ادا ہو جائے گا؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے، لیکن بیٹھ کر بھی ادا کرے گا تو ادا ہو جائے گا۔ (شامی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۱۵﴾ چودہویں پارہ کی سجدہ کی آیت میں وللہ یسجد پڑھ کر سجدہ کرلیا پھر دوسری رکعت میں یخافون والی آیت پڑھی تو کیا حکم ہے؟

سوال: تراویح میں ۱۴/ویں پارہ کی سجدہ والی آیت **ولله يسجد ما فی السموت و ما فی الارض من دابة و الملائكة و هم لا يستكبرون**۔ صرف ایک ہی آیت پڑھ کر سجدہ کرلیا اور پھر کھڑے ہوکر **يخافون ربهم من فوقهم و يفعلون ما يؤمرون** والی آیت پڑھ کر رکوع کیا۔ تو سجدہ ادا ہوا یا نہیں؟

کیا یہ دونوں آیتیں پھر سے دہرانی پڑے گی؟ دوسری آیت سجدۂ تلاوت ہے یا نہیں؟ یہاں سجدۂ تلاوت کی آیت ایک ہے یا دو؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ۱۴ویں پارہ میں سورۂ نحل میں جو سجدۂ تلاوت ہے اس کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ دونوں آیتیں ختم کر کے **ما يؤمرون** پر سجدہ کیا جائے جیسا کہ فقہ کی ہر کتاب میں لکھا ہے، البتہ عالمگیری میں سجدہ کی پہلی آیت **لا يستكبرون** پر سجدہ کا واجب ہونا بتلایا ہے۔ لہٰذا مسئولہ صورت میں اتنی آیت پڑھ کر سجدہ کرلیا تو واجب ادا ہوگیا، اس کے

بعد کی دوسری آیت پڑھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ سجدہ کا لفظ پہلی آیت میں آ گیا۔ (عالمگیری: ۱۳۲/۱، مراقی الفلاح) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۱۶﴾ مجبوراً نماز قضا ہو جائے تو کیا گناہ نہیں ہوگا؟

سوال: ایک شخص وضو کر کے بس میں سوار ہوا، راستہ میں وضو ٹوٹ گیا، بس میں اتنا ازدحام تھا کہ نہ نیچے اتر سکتا تھا اور نہ وضو کر سکتا تھا، نہ تیمّم، بس میں کھڑا رہنا ایک مصیبت تھی، تو وہ شخص اپنی نماز کیسے ادا کرے؟ دوران سفر نماز کے قضا ہو جانے کا اندیشہ ہے، ایکس پریس بس ہونے کی وجہ سے کبھی بس رکتی ہے تو صرف پانچ منٹ رکتی ہے، جس میں نہ نماز پڑھ سکتے ہیں نہ وضو کر سکتے ہیں، تو اس شخص کے لئے نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... اگر ایسی ہی حالت ہو کہ نہ وضو کر سکتا ہو، نہ تیمّم کرنے کی گنجائش ہو، نہ کھڑے رہ سکتا ہو اور نہ نماز پڑھ سکتا ہو تو ایسی حالت میں مجبوری کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو گناہ نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۱۷﴾ قضاء کے لئے سنتیں چھوڑنا

سوال: قضائے عمری جلدی ختم ہو جائے اس وجہ سے سنت اور نفل چھوڑ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً ...... عمر بھر میں قضا شدہ نمازوں کی قضا کرنا فرض ہے۔ اس لئے نفل میں مشغول ہونے سے ان قضا نمازوں کو پڑھنے کا وقت نہ ملے یا کم ملے تو نوافل چھوڑ کر باقی قضا نمازیں پہلے ادا کر لینا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۱۸﴾ نماز اور روزہ کے فدیہ سے متعلق

سوال: میری والدہ پانچ مہینہ سے مرض کے سبب صاحب فراش ہیں، کھڑے یا بیٹھے

ہوئے بھی نماز نہیں پڑھ سکتیں، سال رواں ۲۶ ویں روزے کو والدہ کا انتقال ہو گیا، مرحومہ پر چار پانچ مہینوں کی نمازیں قضا ہیں نیز تین روزے ذمہ میں باقی ہیں۔

تو مذکورہ نمازوں اور روزوں کا کفارہ لازم ہوگا یا نہیں؟ اور کتنا دینا ضروری ہے؟ جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مرحومہ نے نماز اور روزوں کے فدیہ دینے کی وصیت کی ہو تو والدہ کے متروکہ مال کے تیسرے حصہ سے وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور اگر وصیت نہ کی ہو، لیکن آپ اپنی مرضی سے اپنے مال یا حصہ سے فدیہ ادا کرنا چاہتے ہوں تو آپ دے سکتے ہیں اور اللہ کی کریم ذات سے امید ہے کہ ان کے نماز اور روزہ کے بدلے میں قبول فرمالیں گے۔

دونوں صورتوں میں فدیہ میں ایک روزہ کے بدلہ ایک صدقہ فطر کی مقدار اور ایک نماز کے لئے بھی ایک صدقۂ فطر کی مقدار دینی چاہئے، یعنی ایک دن کی چھ نمازیں (وتر کے ساتھ شمار کر کے تین صاع گیہوں (چھ صدقۂ فطر کی مقدار) اور ایک روزہ کے بدلہ آدھا صاع گیہوں سے حساب کر کے دیا جائے۔

آدھا صاع گیہوں ہمارے حساب کے مطابق ایک کیلو ۶۶۲ رگرام اور ایک صاع گیہوں ہمارے حساب کے مطابق ۳ کیلو ۳۲۴ رگرام ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۱۹﴾ پیرانہ سالی کی وجہ سے پاکی کا خیال نہیں رہتا اس کے لئے نماز کا کفارہ

سوال: بعد سلام مسنون: آنجناب سے ایک مسئلہ میں رہبری کا خواستگار ہوں، جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص کی عمر تقریباً ۹۰ سال کی ہے، وہ چل پھر نہیں سکتے، ہوش وحواس صحیح سالم ہیں لیکن پاکی وناپاکی کا خیال نہیں رہتا ہے وہ شخص کبھی کبھی اپنی اولاد کو بھی نہیں پہچان سکتا ہے کبھی بچوں جیسا برتاؤ کرتا ہے اس کے تندرست ہونے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے، پچھلے تین سال سے اس کی یہی حالت ہے، اوراس وقت سے ان کی نمازیں قضا ہو گئی ہیں۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ اس شخص کی نمازوں کا کفارہ ان کی حیات ہی میں دینا چاہئے یا ان کے انتقال کے بعد دینا چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں مذکور شخص کی عمر بہت زیادہ ہوگئی ہے اس لئے ذہنی کمزوری اور پیرانہ سالی کی وجہ سے ایسی حالت ہوگئی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں بھی ہے کہ بچوں جیسی حالت ہوجاتی ہے لیکن پھر بھی شرعی احکام ان پر سے ختم نہیں ہوتے، جب تک ہوش وحواس باقی ہوں نماز اور پاکی وناپاکی کا حکم بھی باقی رہے گا، کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکیں تو بیٹھ کر اور بیٹھ کر نہ پڑھ سکیں تو سوتے سوتے اور اس کی بھی سکت نہ ہو تو اشارہ سے اور اشارہ سے پڑھنے پر بھی قدرت نہ ہو اور پانچ نمازوں سے زیادہ وقت تک یہ حالت رہے تو نمازیں معاف ہوجائیں گی۔ (شامی: ۲/۵۷۰) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۲۰﴾ عشاء کی فرض نماز فاسد ہوجائے تو وتر کی بھی قضا کرنی ضروری ہے؟

سوال: اگر عشاء کی فرض نماز فاسد ہو جائے اور دوسرے دن معلوم ہو کہ گذشتہ کل کی عشاء کی نماز فاسد ہوگئی ہے تو اب صرف فرض کی قضا کرنی چاہئے یا وتر کی بھی قضا کرنی ضروری ہے

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ صرف فرض کی ہی قضا کی جائے گی، تو کیا ان کی یہ بات صحیح ہے؟ اگر

صحیح ہے تو پھر وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد بتایا جاتا ہے تو اس کا کیا جواب ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مذکورہ مسئلہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کا اختلاف ہے، امام صاحب کا قول یہ ہے کہ وتر اس کے وقت میں پڑھی گئی ہے اس لئے اب اس کی قضا کی ضرورت نہیں ہے، اور صاحبین کا کہنا ہے کہ پہلے عشاء اور اس کے بعد وتر اس ترتیب سے پڑھنا ضروری ہے، اور مذکورہ مسئلہ میں اس ترتیب سے نماز نہیں ہوئی ہے اس لئے عشاء کی قضاء کے ساتھ وتر کی بھی قضاء کرنی ضروری ہے۔ (ہدایہ: ۱۳۶، شامی: ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۲۱﴾ چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کب کرنی چاہئے؟

سوال: پانچوں نمازوں میں سے اگر کوئی بھی ایک نماز کسی وجہ سے چھوٹ جائے تو اس نماز کو کب پڑھنا چاہئے؟ مثلاً: ظہر کی نماز کے وقت بس سے سفر کرنے کی وجہ سے ظہر کی نماز چھوٹ گئی، اور عصر تک قضا پڑھنے کا وقت نہیں ملا، تو اب یہ ظہر کی نماز کب پڑھنی چاہئے؟ یعنی یہ چھوٹی ہوئی نماز کب تک پڑھ لینی چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... کسی خاص مجبوری یا عذر کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو جتنا ہو سکے اتنی جلدی یاد آتے ہی یا وقت ملتے ہی پہلے اسے پڑھ لینا چاہئے۔ مکروہ اوقات میں قضا نماز نہیں پڑھ سکتے، جیسا کہ مسؤلہ صورت میں ظہر کی نماز کا وقت ختم ہو گیا تو عصر سے پہلے یا عصر کے بعد مکروہ وقت شروع ہونے سے پہلے پڑھ لینا چاہئے۔

اور اگر مذکور شخص صاحب ترتیب ہو تو اسے پہلے ظہر پڑھنی چاہئے پھر عصر پڑھنی چاہئے، اور اس ترتیب کا لحاظ رکھنا اس کے لئے ضروری ہے۔ (شامی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۲۲﴾ فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضا

سوال: فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور اگر ظہر کی سنتیں چھوٹ جائیں تو کب پڑھی جائیں؟ اور کیا نیت کرنی چاہیئے؟ قضا کی نیت کریں یا ادا کی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ظہر کی چار رکعت سنت مؤکدہ فرض سے پہلے پڑھنا رہ جائے تو مفتیٰ بہ قول کے مطابق فرض کے بعد پڑھ لی جائیں، اور وقت پر پڑھنے کی وجہ سے قضا نہیں کہلائیں گی، اس لئے ادا کی ہی نیت کرنی چاہیئے، البتہ اول دو رکعت سنت فرض کے بعد کی پڑھ لیں پھر یہ چار رکعت سنت پڑھیں (عالمگیری)

اور اگر فجر کی سنتیں فرض کے ساتھ چھوٹ گئی ہوں تو اسی دن کے زوال سے پہلے اگر فجر کی قضا کی جائے تو فرض کے ساتھ سنتوں کی قضا بھی پڑھ سکتے ہیں، اور دونوں قضا سمجھی جائیں گی، لہذا نیت قضا کی کریں گے۔ دوسری کسی بھی صورت میں صحیح قول کے مطابق سنتوں کی قضا کرنا درست نہیں ہے۔ (شامی، عالمگیری) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۲۳﴾ فجر اور ظہر کے درمیان اور عصر اور مغرب کے درمیان قضا نماز پڑھنا

سوال: صبح صادق کے بعد فجر اور ظہر کے درمیان کے وقت میں کیا پچھلے دس سالوں کی قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟ سننے میں آیا ہے کہ اس وقت نفل نمازیں نہیں پڑھ سکتے ہیں، تو چاشت اور اشراق کی نماز جو کہ نفل ہیں ان کو پڑھنا کیوں کر جائز ہے؟ (مجھے اس مسئلہ کا کچھ علم نہیں ہے اس لئے خاص جاننے کے لئے پوچھا ہے) اسی طرح عصر اور مغرب کے درمیان کے وقت میں کیا قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... فجر کی نماز سے پہلے اور فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب

تک کوئی بھی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، منع ہے۔ فجر کی فرض نماز سے پہلے صرف دو رکعت سنت پڑھنا ہی درست ہے۔ البتہ اس وقت میں اپنی پچھلی قضا نمازیں جتنی چاہیں پڑھ سکتے ہیں، کچھ حرج نہیں ہے۔ اسی طرح طلوع آفتاب ہوتے ہی یہ مکروہ وقت ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد استواء تک جتنی قضا نمازیں پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں، آپنے اس وقت قضا اور نفلیں نہ پڑھنے کے بارے میں سنا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

اسی طرح عصر کی نماز کے بعد نفلیں پڑھنا منع ہے، البتہ اس وقت بھی مکروہ وقت کے شروع ہونے سے پہلے قضا نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ (طحطاوی، شامی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۲۴﴾ ایک نماز قضا ہوئی اور دوسری نماز کا وقت آ گیا تو اول کونسی نماز پڑھنی چاہئے؟

سوال: میری ظہر کی نماز چھوٹ گئی، اور قضا ہو گئی، میں ملازمت سے دیر سے آیا اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تو مجھے اول ظہر پڑھنی چاہئے یا عصر پڑھنی چاہئے؟

میری عصر کی نماز پڑھنی باقی ہے، اور مغرب کا وقت ہونے میں تھوڑی ہی دیر باقی ہے، تو کیا پہلے عصر کی نماز پڑھنی چاہئے؟ ظہر کی نماز پڑھنے میں عصر کا وقت چھوٹ جاتا ہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟

نوٹ: میرے گھر سے مسجد پانچ کلومیٹر دور ہونے کی وجہ سے میں گھر ہی پر نماز پڑھتا ہوں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اگر یہ شخص صاحب ترتیب ہے تو مسؤلہ صورت میں اسے اول ظہر کی قضا پڑھنی چاہئے پھر عصر کی نماز پڑھنی چاہئے، ترتیب کا خیال رکھنا لازم ہے۔ (شامی)۔ اور اگر صاحب ترتیب نہ ہو تو اول عصر پڑھ کر پھر بعد میں ظہر کی قضا پڑھ سکتے ہیں۔ صاحب ترتیب کے لئے ترتیب سے نماز پڑھنا ضروری ہے، اور ترتیب کی

رعایت کرنے میں وقتیہ فوت ہوتی ہوتو اول وقتیہ پڑھ لیں پھر قضا نماز پڑھنی چاہئے، جیسا کہ سوال میں لکھا ہے کہ ظہر کی قضا پڑھنے میں عصر کی نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ ہے تو اول عصر کی نماز پڑھ لیں پھر ظہر کی قضا پڑھیں۔ (شامی: ۴۸۹/۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۲۵﴾ ۱۱؍دن کی قضا نمازیں کس طرح ادا کریں؟

سوال: کچھ سالوں پہلے میرا پتھری کا آپریشن ہوا تھا، جس میں میری تقریباً ۱۱ دن کی نمازیں قضا ہوگئی تھیں؟ اب ان قضا نمازوں کو کس طرح ادا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... گیارہ (۱۱) دنوں میں جو نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کے لئے ۱۱ دن تک روزانہ ایک ایک نماز قضا ادا کرتا رہے تو آسانی سے قضا ادا ہو جائے گی۔ اگر دنوں کی تاریخ یاد نہ ہو تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمہ جتنی فجر کی فرض یا ظہر کی فرض باقی ہیں ان میں سے سب سے پہلی فجر یا ظہر کی فرض نماز ادا کر رہا ہوں، اس طرح فرض اور وتر کی قضا کریں، سنتوں کی قضا نہیں ہوتی۔ فقط واللہ اعلم

﴿۶۲۶﴾ کیا اذان سے پہلے قضائے عمری پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: ہماری مسجد میں ظہر کی اذان کا وقت ۱:۴۵ اور جماعت کا وقت ۲:۰۰ بجے ہے۔ میں اذان سے پہلے مسجد پہنچ جاؤں تو قضائے عمری کی نماز پڑھ سکتا ہوں؟ کیا اذان سے پہلے قضائے عمری پڑھ سکتے ہیں؟ اذان ہو رہی ہو تب نفل نماز پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... وہ تین اوقات جن میں نماز پڑھنا منع ہے (طلوع، استواء، غروب) اس کے علاوہ تمام وقتوں میں قضائے عمری پڑھ سکتے ہیں۔ اذان ہو رہی ہو تب نفل پڑھ سکتے ہیں۔ (شامی، وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۲۷﴾ تحیۃ المسجد کب پڑھیں، کب نہیں؟

سوال: تحیۃ المسجد کی دورکعت نماز کب پڑھنی چاہئے؟ کسی مسجد میں پہلی مرتبہ جاتے وقت پڑھنی چاہئے؟ یا جس مسجد میں روزانہ جاتے ہوں وہاں بھی جب جب جاویں پڑھنی چاہئے؟ اور کیا حرم شریف میں داخل ہوتے وقت یہ دورکعت پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مسجد میں داخل ہوتو وہاں بیٹھنے سے پہلے دورکعت نماز پڑھ لو۔ (مشکوۃ شریف)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب جب بھی مسجد میں جاویں تب دورکعت تحیۃ المسجد کی پڑھ لینی چاہئے، فقہاء نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ ''مسجد میں داخل ہوتے وقت اگر مکروہ وقت ہوتو یہ دورکعت نہ پڑھے'' جیسا کہ عصر کی نماز کے بعد مغرب سے پہلے، اور صبح صادق کے بعد سے طلوع آفتاب تک کے وقت میں، جس میں سوائے دوسنت اور دوفرض کے اور کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ جن فرائض سے پہلے سنن ہیں جیسا کہ ظہر، عصر اور عشاء میں ان نمازوں میں مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے یہ سنتیں پڑھ لینے سے بھی تحیۃ المسجد کا ثواب مل جائے گا۔ اور وقت میں گنجائش ہوتو سنن سے پہلے دورکعت تحیۃ المسجد کی پڑھ لینا زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔ اور حرم شریف کا بھی یہی حکم ہے، وہاں بھی پڑھ سکتے ہیں، البتہ وہاں تحیۃ المسجد سے طواف کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔ (شامی، وغیرہ)

﴿۶۲۸﴾ جمعہ کی سنن کی پابندی اور فضیلت

سوال: یہاں جمعہ کے دن جمعہ کی نماز پڑھ کر زیادہ تر لوگ سنن پڑھے بغیر مسجد چھوڑ کر چلے

جاتے ہیں، اور گھر جا کر بھی نہیں پڑھتے، تو اس بارے میں کوئی وعید ہو تو حوالہ کے ساتھ بتا کر ممنون فرمائیں، تا کہ بورڈ پر لکھ کر لوگوں کو اس طرف متوجہ کیا جائے، اور تارکین سنت کی توجہ اس طرف مبذول کی جائے، اس لئے کہ زیادہ تر لوگ جمعہ کے فرض پڑھ کر چلنے لگتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... فرض نمازیں جس خشوع اور اہتمام سے پڑھنے کا حکم ہے ایسے خشوع اور اہتمام سے ہم ہماری نالائقی کی وجہ سے نہیں پڑھتے ہیں، اس لئے اس کی کمی سنتوں سے دور کی جاتی ہے، اس لئے نوافل اور سنتوں کو بھی پوری پابندی سے پڑھنا چاہئے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے گا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔ (شامی: ۴۵۳)

نیز ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ جو شخص روزانہ بارہ رکعت سنتوں کی پابندی کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص روزانہ بارہ رکعت سنتوں کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر (محل) بناتے ہیں۔ (ترغیب: ۳۶۰) اس لئے بغیر عذر کے سنتیں نہیں چھوڑنی چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۲۹﴾ بیماری کے عذر سے سنتیں نہیں چھوڑنی چاہئیں؟

سوال: بیماری کی وجہ سے کوئی شخص صرف فرض پڑھ لے اور سنتیں نہ پڑھے تو کچھ گناہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سنت مؤکدہ نمازیں پڑھنے کی بہت تاکید اور فضیلت بیان کی گئی ہے، اور سستی کی وجہ سے نہ پڑھنے پر گناہ لازم اور چھوڑنے کی عادت بنا لینے پر شفاعت سے محرومی کا اعلان کیا گیا ہے، البتہ بیماری یا سخت کمزوری کے سبب کچھ وقت تک

سنتیں نہ پڑھی جائیں تو گناہ نہیں ہوگا، جہاں تک ممکن ہو بیٹھ کر یا اشارہ سے بھی پڑھنی چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۳۰﴾ فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں تو کب پڑھنی چاہئے؟

سوال: فجر کی دو رکعت سنتیں چھوٹ جائیں تو کب پڑھنی چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... فجر کی سنتیں رہ جائیں تو فجر کی جماعت ہو جانے کے بعد ان کو نہیں پڑھ سکتے، اور وقت کے چلے جانے کے بعد سنتوں کی قضا نہیں ہے، اس لئے اب ان کو نہیں پڑھ سکتے البتہ بقول امام محمد رحمۃ اللہ علیہ طلوع آفتاب کے بعد جب کہ وقت مکروہ ختم ہو جائے تو ان سنتوں کی قضا پڑھ سکتے ہیں۔ (طحطاوی:۲۷۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۳۱﴾ فرض نماز سے فارغ ہو کر ذکر واذکار کے بعد سنن پڑھنا

سوال: فرض سے فارغ ہو کر فوراً آیۃ الکرسی اور کچھ معوذتین اور تسبیح فاطمی وغیرہ پڑھنی چاہئے یا سنن ونوافل سے فارغ ہو کر پڑھنی چاہئے؟ بہتر اور افضل کیا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......جن نمازوں کے بعد سنن ونوافل ہیں ان میں بہتر یہ ہے کہ فرض پڑھ کر مختصر دعا مانگ کر سنتوں میں مشغول ہو جائے اور ان کے بعد وظائف وغیرہ پڑھے، تاکہ فرض اور سنت دونوں ساتھ ساتھ خدا کے دربار میں پہنچے، لیکن فرض کے بعد آیۃ الکرسی وغیرہ پڑھی جائے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ (طحطاوی، شامی)

﴿۶۳۲﴾ وعظ ہو رہا ہو تب سنتوں میں مشغول ہونا

سوال: ہمارے یہاں جمعہ کے دن عربی خطبہ سے پہلے ممبر کے نیچے اردو میں تقریر کی جاتی ہے، اور پھر عربی میں خطبہ ہوتا ہے، تو سوال یہ ہے کہ اردو تقریر کے وقت سنت پڑھ سکتے

ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسؤلہ صورت میں ممبر کے نیچے جب تقریر یا ترجمہ بیان کیا جارہا ہوتب جمعہ کی سنتیں نہیں پڑھنی چاہیے۔ تقریر کے بعد پڑھے ہاں اگر کسی مسجد میں وعظ کے بعد سنت کا وقت نہ دیا جاتا ہو تو دوران وعظ بھی کسی دوسرے کمرے میں سنتیں پڑھ لینی چاہیے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۳۳﴾ بیٹھ کر نوافل پڑھنے کے بارے میں تفصیل

سوال: ظہر، مغرب اور عشاء کی نوافل عام طور پر لوگ بیٹھ کر ہی پڑھتے ہیں، جیسے کہ یہ بیٹھ کر ہی پڑھنے کی نفلیں ہیں، کچھ ہی لوگ کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں، اس بارے میں کوئی حکم ہے یا نہیں؟ کیا نوافل بیٹھ کر ہی پڑھنی چاہیے؟

میرے مطالعہ میں حضرت عائشہؓ کا ایک قول آیا ہے کہ: آپ ﷺ نے بیماری کے علاوہ کبھی بھی بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی، تو پھر بیٹھ کر پڑھنے کا رواج کہاں سے اور کب سے شروع ہوا؟ آنجناب سے واضح رہبری کی گزارش ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نوافل بیٹھ کر پڑھنی چاہیے یہ خیال غلط ہے، بلکہ نفل نماز بھی بغیر عذر کے بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔ عشاء کی وتر کے بعد کی دو رکعت نفل حضور ﷺ نے کبھی کبھی بیٹھ کر پڑھی ہیں، اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ آپ ﷺ تہجد کی نماز بہت لمبی پڑھتے تھے، اور پھر وتر پڑھتے تھے، اس وجہ سے کبھی تھکن کی وجہ سے دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھتے تھے، نیز حضور ﷺ کے لئے یہ حکم تھا کہ بیٹھ کر پڑھنے پر بھی آپ کو پورا ثواب ملتا تھا تو کبھی کبھی وہ دو رکعتیں اس نیت سے بیٹھ کر پڑھی جائیں کہ حضور ﷺ کی

سنت ہے تو اس میں سنت کی تابعداری کا ثواب ملے گا۔ ان دونفلوں کے علاوہ دوسری کوئی نفل نماز بغیر عذر کے بیٹھ کر پڑھنا آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

اب یہ رواج کیسے اور کب سے شروع ہوا؟ اس کی تاریخ و وقت کا مجھے علم نہیں ہے، نوافل بیٹھ کر پڑھنی سے بھی ادا ہو جاتے ہیں، البتہ اس میں ثواب آدھا ہو جاتا ہے۔ بعد کے لوگوں نے سستی کی وجہ سے کسی درازعمر بزرگ کو کسی عذر سے بیٹھ کر پڑھتے دیکھا ہوگا تو اس کے سببِ اصلی پر غور کئے بغیر ان کی اتباع شروع کر دی ہوگی جس سے یہ طریقہ مروج ہو گیا ہو' یہ ہوسکتا ہے۔ ورنہ شریعت میں یہ نوافل بیٹھ کر ہی پڑھنے چاہئے ایسا کوئی حکم یا صراحت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۳۴﴾ نوافل باجماعت کا حکم

سوال: بڑی راتوں میں خاص کر شعبان کی پندرھویں رات میں ۶ رکعتیں باجماعت پڑھنے کا رواج ہے کہ دو رکعت بلا دور کرنے کے لئے، دو رکعت درازی عمر کی دو رکعت مخلوق سے بے پرواہی کی، دو دو کر کے الگ الگ جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں تو پوچھنا یہ ہے کہ یہ نوافل باجماعت ادا کرنا حدیث یا فقہ سے ثابت ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بڑی رات ہو یا چھوٹی رات ہو، تراویح کے علاوہ اور کسی بھی نفل نماز کے لئے اعلان کر کے تین سے زیادہ افراد کو جمع کر کے باجماعت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی، فتاویٰ رشیدیہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۳۵﴾ نوافل بھی کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے؟

سوال: ظہر، مغرب اور عشاء کی نوافل ہمیشہ بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے یا ہمیشہ کھڑے ہو کر پڑھنا

بہتر ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے۔ اس لئے کہ اس میں پورا ثواب ملتا ہے۔ اور بغیر عذر بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، اور ہر نفل کا یہی حکم ہے۔ (بحر: ۶۲/۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۳۶﴾ کھڑے کھڑے نوافل پڑھنا بدعت نہیں ہے؟

سوال: ظہر، مغرب اور عشاء کی نوافل ہمیشہ کھڑے کھڑے پڑھنے کی عادت بنا لینا کیا بدعت تو نہیں ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نوافل کھڑے کھڑے پڑھنے کی صورت میں پورا ثواب ملتا ہے اور بیٹھے بیٹھے پڑھنے کی صورت میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ لہذا کھڑے کھڑے ہی پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے، اور یہ بدعت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۳۷﴾ نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں کیا پڑھنا چاہئے؟

سوال: میں عصر اور عشاء کی چار رکعت سنتوں کے قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے ساتھ درود شریف اور دعا بھی پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوتا ہوں، تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سنت غیر مؤکدہ بھی نوافل ہی کے حکم میں ہیں، اس لئے قعدۂ اولیٰ میں تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا چاہئے۔ اور پھر ثنا اور تعوذ و تسمیہ بھی پڑھنا چاہئے، یہی سنت طریقہ ہے۔ (عالمگیری، شامی) فقط و اللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۳۸﴾ بعد الوتر نفل پڑھنا

سوال: کیا وتر کی نماز کے بعد نفل پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور کیا نفل پڑھنے کا ثبوت حدیث سے ثابت ہے؟ اور اگر نہیں ہے اور کوئی پڑھے تو کیا اسے بدعت سمجھا جائے گا؟

نیز ایک عالم کا کہنا ہے کہ حدیث میں ہے کہ **اجعلوا آخر صلوتکم وترا** اس لئے وتر کے بعد کوئی نفل نماز جائز نہیں ہے۔ نیز آدھی رات کے بعد تہجد پڑھنے والے اور اول شب میں وتر پڑھنے والوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے، تو صحیح ثبوت کے ساتھ جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا آپ ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے اسے بدعت نہیں کہہ سکتے، مشکوۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے تھے، اس لئے بعد الوتر نفل پڑھنا جائز ہے۔ اور ''تمہاری نمازوں میں آخری نماز وتر کو رکھو'' والی حدیث جو عالم صاحب نے بتائی ہے وہ بھی صحیح ہے، لیکن یہ حکم استحبابی ہے، اس لئے دونوں طریقوں میں کوئی تناقض اور ٹکراؤ نہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ:۲) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۲۳۹﴾ نوافل

سوال: ظہر اور مغرب کی دو دو رکعت نفل اور عشاء کی تین وتر سے پہلے کی دو رکعت نفل پڑھنا کیا آپ ﷺ سے ثابت ہے؟ ان نمازوں کے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اور کیا قرآن وحدیث سے یہ نمازیں ثابت ہیں؟ اور کیا آپ ﷺ نے ان نفلوں کے پڑھنے کی اجازت دی ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سوال میں مذکور نوافل پڑھنا بھی جائز ہے، اور حضور ﷺ اور صحابہ سے کبھی کبھی ان نوافل کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔ نیز نوافل کے لئے کوئی خاص حد بندی نہیں ہے، اس لئے مکروہ وقت نہ ہو تو جب چاہیں جتنی چاہیں نوافل پڑھ سکتے ہیں، منع نہیں ہے۔ (طحطاوی، ہدایہ وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۴۰﴾ نوافل بیٹھ کر پڑھنا

سوال: کیا نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟ تشفی بخش جواب کی گذارش ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نفل نماز بغیر عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، البتہ بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ (طحطاوی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۴۱﴾ کیا فجر کی اذان کے بعد نفل پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: فجر کی اذان کے بعد ابھی جماعت کے کھڑے ہونے میں دیر ہو تو کیا سنت پڑھنے سے پہلے تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب کے درمیانی وقت میں کوئی بھی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، چاہے وہ تحیۃ الوضو کی نماز ہو یا تحیۃ المسجد کی۔ اس لئے اس وقت میں سوائے دو رکعت فجر کی سنت کے اور کوئی بھی سنت یا نفل نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (طحطاوی، مراقی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۴۲﴾ کیا وتر کے بعد کی دو رکعت حدیث شریف سے ثابت ہے؟

سوال: وتر کے بعد کی دو رکعت نفل حدیث شریف سے ثابت ہے؟ اگر ہے تو وہ حدیث بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وتر کے بعد کی دو رکعت نفل نماز پڑھنا حضور ﷺ سے ثابت ہے، اور حدیث کی کئی کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے، جیسا کہ مشکوۃ شریف کی پہلی جلد صفحہ:۱۱۳ پر ہے کہ:

عن ام سلمة ان النبی ﷺ کان یصلی بعد الوتر رکعتین و زاد ابن ماجه خفیفتین و هو جالس۔

وعن ابی امامة ان النبی ﷺ کان یصلیهما بعد الوتر و هو جالس یقرا فیهما اذا زلزلت الارض و قل یا ایها الکافرون۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۴۳﴾ نوافل بیٹھ کر پڑھنے اور کھڑے کھڑے پڑھنے میں ثواب کا فرق کیوں؟

سوال: نفل نمازیں کھڑے کھڑے پڑھنے سے جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب بیٹھ کر پڑھنے سے ملے گا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... بغیر مجبوری کے بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ البتہ بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں کھڑے کھڑے پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ (طحطاوی) فقط واللہ اعلم

﴿۶۴۴﴾ سوال مثل بالا

سوال: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے سے اور کھڑے کھڑے پڑھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... نفل نماز کھڑے کھڑے پڑھنے سے پورا ثواب ملتا ہے، اور بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۴۵﴾ عصر کے فرض کے بعد سے غروب تک کیا نوافل پڑھنا مکروہ ہے؟

سوال: صبح صادق کے بعد کیا تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد کی نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور کیا عصر کی اذان کے بعد یہ دونوں نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک فجر کی دو سنت کے علاوہ اور کوئی سنت یا نفل نماز جیسا کہ تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد وغیرہ نہیں پڑھ سکتے ہیں، ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

اور عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد سے غروب تک کوئی بھی نفل نماز پڑھنا درست نہیں ہے، ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔ (ہدایہ، شامی: ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۴۶﴾ اشراق کی نماز دو رکعت پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: اشراق کی نماز چار رکعت کی بجائے دو رکعت پڑھ سکتے ہیں؟ کیا دو دو کر کے چار رکعت پڑھنا ضروری ہے؟ کسی وجہ سے دو ہی رکعت پڑھی جائے تو کیا یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اشراق نفل نماز ہے، جو دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں اور چار بھی، اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۴۷﴾ نمازِ اشراق میں قرأت کے متعلق

سوال: اگر اشراق کی نماز دو دو کر کے پڑھی جائے اور پہلی دو رکعت میں قرأت جہراً کی جائے اور بعد کی دو رکعت میں سراً کی جائے تو کیا یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... یہ نفل دن میں پڑھی جاتی ہیں، اور دن کی نوافل میں

جہراً قرأت کرنا مکروہ ہے، اس لئے جتنی بھی رکعتیں پڑھیں اس میں قرأت آہستہ کرنی چاہئے۔(شامی، ہدایہ)

﴿۶۴۸﴾ کیا اشراق بیٹھ کر پڑھنا

سوال: کیا اشراق بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......اشراق بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں، بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۴۹﴾ ایام تشریق میں اشراق پڑھنا

سوال: ہماری بستی میں ۲۳/۱۲/۰۷ کو ایک جماعت آئی تھی، اس میں ایک بھائی نے مجمع میں ایک مسئلہ بیان کیا کہ: ایام تشریق (قربانی کے دن) میں اشراق کی نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں، اس لئے ہماری بستی کے بہت لوگوں نے ان دنوں میں اشراق پڑھنا بند کر دیا ہے، تو اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے وہ بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......قربانی کے دنوں میں اشراق کی نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں ایسا کوئی حکم آج تک کسی کتاب میں میری نظر سے نہیں گزرا۔

البتہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عید کی نماز پڑھنے سے پہلے نوافل پڑھنا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے، اور عید کی نماز سے فارغ ہو کر گھر جا کر جتنی چاہیں نوافل (چاشت وغیرہ) پڑھ سکتے ہیں۔ (مراقی الفلاح: ۳۲۰) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۵۰﴾ اشراق کی نماز میں کتنی تاخیر کی گنجائش ہے؟

سوال: تقویم میں طلوع کا وقت ۶:۲۵ کا بتایا ہے، تو کیا ۱۵ منٹ بعد ۶:۴۰ کو اشراق کی

نماز پڑھ سکتے ہیں، لیکن اگر ۶:۴۰ کو اشراق پڑھنے کے بجائے ۶:۵۵ یا ۷:۰۰ بجے پڑھیں تو کیا اشراق کی نماز ادا ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اس وقت کے حساب سے ۸:۰۰ بجے بھی اشراق کی نماز پڑھو گے تو اشراق کی نماز ادا ہو جائے گی، اشراق کا ثواب ملے گا، ۱۵-۲۰ منٹ کے بعد ہی پڑھ لینا ضروری نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۵۱﴾ چاشت کی نماز سے متعلق

سوال: کیا صلوۃ الضحیٰ نام کی کوئی نماز ہے؟ اور ہے تو کونسی؟ یہ کب پڑھی جاتی ہے اس کی وضاحت فرماویں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... چاشت کی نماز کو صلوۃ الضحیٰ کہتے ہیں، اس کی زیادہ سے زیادہ ۱۲ یا ۸ رکعتیں ہیں اور کم از کم دو رکعت ہے، حدیث شریف میں اس نماز کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے، اس نماز سے اللہ کا شکریہ ادا ہو جاتا ہے، اور روزی میں بے انتہا برکت ہوتی ہے، اس کا وقت زوال سے پہلے تک رہتا ہے، اس لئے ہو سکے وہاں تک روزانہ اسے ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ (شامی: ۴۵۸) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۵۲﴾ اوابین کی کتنی رکعتیں ہیں؟

سوال: مغرب کی دو رکعت سنت کے بعد اوابین ادا ہو جائے اس کے لئے کتنی رکعتیں پڑھنی چاہئیں؟ مغرب کی دو رکعت نفل کا شمار اوابین میں ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... اوابین کی کم از کم چھ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں حدیث شریف میں بتائی گئی ہیں، اور اس نماز کی فضیلت اور ثواب بھی بہت ہے،

البتہ یہ چھ رکعتیں مغرب کی دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ ہیں، اس لئے مغرب کے بعد کی دو رکعت نفل کو اوابین میں شمار کر سکتے ہیں۔ (مراقی الفلاح: ۲۳۵) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۵۳﴾ رات کی نوافل چار چار پڑھیں یا دو دو؟

سوال: تہجد کی نماز دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے؟ یا چار چار؟ یا آٹھ آٹھ رکعت؟ اپنے وسیع علم کی روشنی میں وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تہجد کی نماز چار چار رکعت پڑھنا افضل بتلاتے ہیں، اس لئے کہ حضرت عائشہؓ کی روایت سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ (کبیری: ۳۷۴، ہدایہ، طحطاوی وغیرہ) اور اس میں زیادہ وقت تک تحریمہ باقی رہتا ہے جو زیادتی ثواب کا سبب ہے۔ باقی رات کی نفلیں تراویح کی طرح دو دو رکعت کر کے پڑھنا بہتر ہے، صاحبین کا بھی یہی قول ہے۔ (بحر، شامی، فتح القدیر وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۵۴﴾ آپ ﷺ نے کبھی بھی تہجد کی نماز ترک نہیں فرمائی۔

سوال: نبی کریم ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں کتنی مرتبہ اور کب کب تہجد کی نماز نہیں پڑھی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... حضور ﷺ پر تہجد کی نماز بھی فرض تھی، آپ نے کبھی نہ پڑھی ہو ایسا میرے علم میں نہیں ہے، بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ منسوخ ہونے کے باوجود آپ ﷺ یہ نماز پابندی سے پڑھتے تھے۔ (شامی: ۴۶۰/۱)

﴿۶۵۵﴾ صلوۃ التسبیح با جماعت پڑھنا

سوال: کیا صلوۃ التسبیح با جماعت ادا کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ادا کی جا سکتی ہے تو امام

صلوۃ التسبیح کی تسبیح جہراً پڑھے یا سراً؟ اور امام کے پیچھے پڑھنے والے مقتدی کس طرح تسبیح پڑھیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......صلوۃ التسبیح بھی نوافل میں سے ایک بہت ہی ثواب والی اور برکت والی نفل ہی ہے، اس لئے دوسرے نوافل کی طرح تنہا ہی پڑھنا چاہئے، جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۵۶﴾ صلوۃ الکسوف اور صلوۃ الخسوف کا طریقہ؟

سوال: کسوف اور خسوف کا سبب کیا ہے؟ قرآن کی کوئی آیت یا حدیث سے اس بارے میں کچھ ثابت ہو تو بتائیں۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس بارے میں حدیث شریف میں کوئی وضاحت نہیں ہے، اور کہیں پڑھا ہے کہ حضور ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ جب کسوف یا خسوف ہوتا دیکھتیں تو سجدہ ریز ہو جاتیں اور دو رکعت نفل نماز شکرانہ کی پڑھتیں۔ تو اس بارے میں شرعی رہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً......آفتاب و ماہتاب اللہ پاک کی قدرت کی نشانیوں میں سے بڑی نشانیاں ہیں، کبھی کبھی اللہ تعالی اپنے بندوں پر اپنی جلالت شان کا اظہار کرنے کے لئے ان میں سے روشنی کو دور کر دیتے ہیں تا کہ جو لوگ ان کی پرستش کرتے ہیں انہیں عبرت حاصل ہو اور وہ صحیح راستہ اپنائیں۔

اللہ تعالی اس وقت جلال میں ہوتے ہیں اس لئے سورج گرہن کے موقع پر دن میں آپ ﷺ با جماعت دو رکعت نفل نماز اتنی طویل ادا فرماتے تھے کہ سورج گرہن ختم ہو جاتا تب سلام پھیرتے تھے۔ اور رات میں جب چاند گرہن ہوتا تو چونکہ مصلیوں کو آنے جانے میں

تکلیف کا اندیشہ ہے اس لئے تنہا اس وقت نماز اور عبادت وغیرہ میں مشغول رہنے کا حکم دیا ہے، اس لئے اس پر عمل کرنا چاہئے، اور غلط خیالات چھوڑ دینے چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۵۷﴾ صلوۃ الکسوف والخسوف کا طریقہ

سوال: سورج گرہن اور چاند گرہن کی کیا حقیقت ہے؟ اس بارے میں ہمارا عقیدہ کیا ہونا چاہئے؟ اور اس کے لئے کوئی خاص عمل شریعت نے بتایا ہو تو اس سے آگاہ فرمائیں، حدیث سے کیا ثابت ہے؟ اس کی وضاحت اور خلاصہ اس لئے ضروری اور مفید ہے کہ عوام تو عوام خواص بھی اس سے نا آشنا ہیں، اور اس خاکسار کے علم کے مطابق مسلم گجرات فتاویٰ سنگرہ میں یا دیگر فتاویٰ میں اس موضوع پر تفصیلی کلام نہیں ہے، اس لئے آپ کی وضاحت، تعلیم، رہبری بہت ہی مفید رہے گی۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... قرآن شریف میں اور حدیث شریف میں گرہن اور اس جیسے غیر معمولی حادثات کے لئے صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے کہ یہ سب باتیں یا حادثے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اور ان کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ انسان ان کو دیکھ کر اپنے اندر خدا کا خوف پیدا کرے کہ وہ ذات جس کی قدرت اور طاقت میں ایسی بڑی بڑی چیزیں (جن کو کچھ لوگ ان کے بڑے ہونے کی وجہ سے یا ان کے فائدے کی وجہ سے یا ان کے خوف سے ڈر کر عبادت کرتے ہیں) ہیں وہ ان کی روشنی اور ان کے فوائد کو وہ طاقتور خدا کچھ وقت کے لئے بند کر سکتا ہے، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اسکا خاتمہ بھی کر سکتا ہے، تو یہ چیزیں یا حادثات کو دیکھ کر انسان کو اس عظیم الشان طاقتور خدا کے سامنے عاجزی ظاہر کر کے اس کے عذاب اور اس کی ناراضگی سے پناہ مانگ کر دعا مانگ کر اپنے گناہوں سے

معافی مانگنی چاہئے۔قرآن شریف میں اس بارے میں فرمایا گیا ہے کہ:و ما نرسل بالآیات الا تخویفا۔(ہم نشانیاں نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کے لئے)۔

بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سورج گرہن اور چاند گرہن کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے نہیں ہوتا، وہ دونوں تو اللہ تعالی کی آیات اور نشانیوں میں سے ایک ہیں، جب تم ان حادثوں کو دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ۔(اور ایک روایت میں دعا میں مشغول ہونے کا تذکرہ ہے)

مذکورہ بالا آیت اور دوسری روایتوں سے فقہاء نے اس وقت کیا کرنا چاہئے وہ بتایا ہے کہ سورج گرہن کے وقت دو یا چار رکعت نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جائے، اور اس میں آہستہ آواز والی اور طویل سورت والی قرأت کی جائے، اور اگر جماعت کا انتظام نہ ہو تو اکیلے ہی نماز پڑھ لے اور دعا مانگے، جیسا کہ چاند گرہن میں اکیلے نماز پڑھنا ثابت ہے، اس میں جماعت نہیں ہے۔

اور اسی طرح دن میں جب سخت اندھیرا چھا جائے یا سخت ہوا چلنے لگے یا دوسرا کوئی ایسا خوفناک واقعہ پیش آجائے تو ان تمام اوقات میں نماز شروع کر دینی چاہئے، اور اللہ تعالی سے دعا مانگنی چاہئے کہ عذاب کو دور فرما کر اس کے غضب سے ہمیں بچالے۔

یہ تو ان حادثات کی شرعی حیثیت اور اس وقت کے کرنے کے کام بتائے ہیں۔ان کے علاوہ اس بارے میں جو دوسرے اعتقادات ہیں وہ زیادہ تر مشرکانہ ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے، جیسا کہ کچھ لوگ مانتے ہیں کہ اس وقت حاملہ عورت کو چاقو ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے، اور کوئی چیز کاٹنی نہیں چاہئے، وغیرہ باتوں کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

البتہ یہ کہنا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن دنیا کے چکر لگانے کے سبب ہوتا ہے یا سائنس داں کے وضع کئے ہوئے قاعدوں کے پیش نظر ہوتا ہے، تو چاہے اس کے ہونے کی جو بھی وجہ ہو، قرآن یا حدیث میں اس کا انکار نہیں کیا گیا، اس لئے وہ وجوہات صحیح ہیں یا غلط اس سے شریعت میں کوئی بحث نہیں ہے، اس لئے کہ قرآن شریف یا حدیث شریف میں ان واقعات کی وجوہات کیا ہیں اس پر بحث نہیں کی گئی ہے۔

اس میں ان حادثات و واقعات کا مقصد کیا ہے اور ان حادثات کے وقت انسانوں کو کیا کرنا چاہئے؟ وہ بتایا گیا ہے۔ اور قرآن وحدیث کا مقصد بھی انسانوں کو اس وقت کن اعمال میں مشغول ہونا چاہئے اور ان کے کرنے والی ذات اللہ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے یہ بتانا ہے جس کی طرف مذکورہ بالا آیت میں انسانوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۵۸﴾ سورج گرہن کا کیا مطلب ہے؟

سوال: کچھ دنوں پہلے گرہن ہوا تھا، تو اس بارے میں مجھے پوچھنا یہ ہے کہ گرہن کیا ہے؟ ایک مسلمان بھائی سے میں نے سنا کہ اگر حاملہ عورت اس وقت باہر نکلتی ہے تو اس کو گرہن کا بُرا اثر ہوتا ہے یا اس عورت کو جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ نقص والا ہوتا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟ اس مسئلہ کا جواب دے کر ممنون فرمائیں تا کہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی معلوم ہو سکے.

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سورج گرہن ہو یا چاند گرہن ہو، یہ دونوں قادر مطلق اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ جو لوگ چاند اور سورج کی عبادت کرتے ہیں ان کے منہ پر طمانچہ ہے کہ تم جنہیں خدا سمجھتے ہیں وہ تو اتنے کمزور ہیں کہ ان کی روشنی ان سے چھین لی جائے تو بھی وہ کچھ نہیں کر سکتے، اس لئے وہی (اسی) زبر

دست طاقت والے خدا کی عبادت کرنی چاہئے جس کے مقابلہ کی کسی کو طاقت نہیں۔

سوال میں مذکورہ عقیدہ بالکل غلط ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، وہمی اور دوسرے مذہب والوں کی خودساختہ (منگھڑت) باتوں میں سے ایک ہے، اس لئے ایسا عقیدہ رکھنا بالکل درست اور صحیح نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۵۹﴾ کسوف اور خسوف کے متعلق تفصیلی فتویٰ

سوال: بعد سلام مسنون! ہمارے یہاں جولائی کے مہینہ میں سورج گرہن ہونے والا ہے، اور اس کے بعد چاند گرہن بھی ہونے والا ہے، ایسا اخبار والے کہتے ہیں، اور اس کے اچھے برے اثرات بھی بتائے جارہے ہیں، تو ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اسلام میں گرہن کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟ ہمیں اس کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟ اور کیا اس کا کوئی برا اثر ہماری زندگی پر ہوسکتا ہے؟ کیا حضور ﷺ کے زمانہ میں کبھی گرہن ہوا تھا اور اس وقت آپ ﷺ نے کیا کیا تھا؟ اور کیا کرنے کے لئے حکم دیا؟ یہ حدیث وفقہ کی معتبر کتابوں کے حوالوں کے ساتھ بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... سورج اور چاند اللہ کی دوسری مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہیں، جو انسانوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے، اور اللہ کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں، کبھی ان میں گرہن بھی کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کا اللہ کی عبادت اور بندگی کی طرف دھیان زیادہ ہوجائے، اور جو لوگ سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں انہیں معلوم ہوجائے کہ وہ جسے خدا سمجھ کر اس کی عبادت کررہے ہیں وہ اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ اپنی روشنی اور نور کو بچا سکے۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ گرہن سے اللہ تعالیٰ اپنے

بندوں میں خوف اور ڈر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ (بخاری شریف)
سورج اور چاند اللہ کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں ان کی بھی اللہ تعالی گرفت کرتے ہیں تو ہم تو سراپا نافرمان ہیں ہمارا کیا ہوگا؟ وغیرہ۔
زمانۂ جاہلیت میں یہ مشہور تھا کہ سورج اور چاند گرہن سے دنیا میں غلط اثرات پیدا ہوتے ہیں اور حضور ﷺ کے زمانہ میں جس دن سورج گرہن ہوا تھا اتفاق سے اسی دن حضور ﷺ کے سب سے چھوٹے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تھا، جس کی وجہ سے لوگوں کے غلط خیالات کو اور تقویت ملی تو سورج گرہن کی نماز کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ سورج اور چاند گرہن کی وجہ سے برے اثرات پیدا ہوتے ہیں یا کسی کا انتقال ہوتا ہے' ایسا عقیدہ رکھنا بالکل غلط ہے۔ اسلام کے مذہب میں ایسے غلط وہم اور غلط عقیدوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے ایسے غلط وہم اور غلط عقیدوں سے بچنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو بڑی نشانیاں ہیں ان میں کسی کے مرنے جینے سے گرہن نہیں لگتا، جب تم لوگ گرہن دیکھو اللہ کے سامنے عاجزی کرو، دعا کرو، نماز پڑھو اور صدقہ اور خیرات کرو۔ (بخاری شریف)۔
اسی لئے فقہاء کرام سورج گرہن کے وقت اگر وہ وقت مکروہ نہ ہو اور نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں امام صاحب موجود ہوں تو مسجد میں جماعت کے ساتھ طویل قرأت والی دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو سنت مؤکدہ یا مستحب بتاتے ہیں۔ (شامی: ۳/ ۶۷)
اور اگر سورج گرہن غروب کے وقت یا طلوع کے وقت ہو رہا ہو تو نفل نماز کے لئے مکروہ وقت ہونے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی جائے گی، صرف دعا اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہونا چاہئے۔ (شامی) سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت عورتیں تنہا اپنے گھروں میں نفل کی

نیت سے نماز پڑھ سکتی ہیں۔ (شامی)
آپ ﷺ کے مبارک زمانہ میں بھی سورج گرہن ہوا تھا اور مسجد نبوی میں حضور ﷺ نے صحابہ کے ساتھ جماعت کر کے نماز پڑھی تھی، جیسا کہ بخاری شریف اور ابوداؤد شریف ص: ۱۶۸ پر اس کی روایت موجود ہے، اسی لئے فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ گرہن کا پورے وقت میں اتنی لمبی قرأت والی دو رکعت نفل نماز پڑھنی چاہئے، مثلاً: سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران جیسی بڑی سورتیں پڑھنی چاہئے۔ اور اس نماز میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق سری قرأت یعنی ظہر اور عصر کی نماز میں جس طرح قرأت کی جاتی ہے اس طرح قرأت کرنی چاہئے۔ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق عید کی نماز میں جہراً قرأت کی جاتی ہے اسی طرح اس نماز میں بھی جہراً قرأت کر سکتے ہیں۔ (شامی)
ہمارے زمانہ میں لوگوں میں خشوع اور خضوع کی کمی اور دنیا کی طرف رغبت کی وجہ سے اور اس نماز میں چونکہ قیام بہت طویل ہوتا ہے اس لئے ضرورۃً جہراً قرأت کی جائے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے، لوگوں میں سستی کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے مختصر قرأت کر کے نماز پڑھی جائے تب بھی کچھ حرج نہیں، جائز ہے۔ حضور ﷺ کی سنت پر عمل بھی ہوگا اور باقی وقت کو اللہ کی یاد میں یا دعاؤں میں لگایا جائے تو یہ سب سے افضل کہلائے گا۔
خلاصہ یہ کہ ہمارے یہاں ۲۶/۷/۰۹ء کو جو سورج گرہن ہو رہا ہے تو صبح میں مکروہ وقت کے ختم ہونے کے بعد مسجد والے انتظام کر کے اپنی توفیق کے مطابق دو رکعت نماز پڑھیں اور باقی وقت دعا اور استغفار میں گزاریں، عورتیں تنہا گھروں میں نماز پڑھیں، اسی طرح رات کو جب چاند گرہن ہو تب اپنے گھروں میں مرد اور عورتیں تنہا تنہا نوافل پڑھیں اور اللہ کی رضامندی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق نصیب فرماوے۔ آمین فقط واللہ تعالیٰ اعلم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سورج اور چاند بھی اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوقات کی طرح ایک مخلوق اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی اورانسان کی حیات اور بقاء کے لئے ایک بہت بڑی ضروری چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کے اظہاراورسورج اور چاند کے عجز واحتیاج کو بتلانے کے لئے کبھی کبھی اسکے نورکوکم کردیتے ہیں یابالکل لے لیتے ہیں تاکہ لوگوں کومعلوم ہوجائے کہ سورج اور چاند سے بھی بڑی کوئی پاک ذات ہے جواس پر بھی حکم چلاتی ہے۔

حضوراقدس ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ سورج کی روشنی سے ہماری زندگی وابستہ ہے اس لئے بعض جاہل اس کی عبادت کرتے تھےاوراسی طرح بعض جاہل یہ خیال کرتے تھے کہ گرھن کاتعلق ہمارے ستاروں سے ہےاورسورج اورچاند گرھن سے دنیامیں کوئی اہم واقعہ ہوگا یاانسانوں کی تقدیرپراسکے اچھے یابرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

حضوراقدس ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لے گئے اورآپکے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی پیدائش ہوئی اورجس دن حضرت کاانتقال ہوگیا تواسی دن مدینہ منورہ میں سورج گرھن ہوا توزمانۂ جاہلیت کے خیالات کوسامنے رکھتے ہوئے کسی نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج گرھن ہواتو حضوراقدس ﷺ نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایاکہ چانداورسورج بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے،اسکوکسی کی موت یاحیات کی وجہ سے گرھن نہیں لگتا بلکہ اس طریقہ سے اللہ اپنی مخلوق کوڈراتا ہے۔اور جب ایسا واقعہ ہوتو نمازپڑھواوردعاکرو۔خودحضوراقدس ﷺ نے بھی مدینہ منورہ کی مسجدنبوی میں صحابہ کرام کی

ایک بڑی جماعت کے ساتھ دو رکعت نفل نماز طویل قرأت کے ساتھ پڑھی ہے اس لئے فقہاءِ کرام تحریر فرماتے ہیں کہ سورج گرھن ہو تو دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جائے اور اس میں طویل قرأت کی جائے اور جب تک سورج میں مکمل روشنی نہ آجائے وہاں تک نماز، دعا اور عبادت میں مشغول رہے۔ ھدایہ میں لکھا ہے کہ پورا وقت نماز دعا میں مشغول رکھے، نماز مختصر پڑھے تو دعا ذکر میں مشغول رہے۔

آئندہ گیارہ اگست کو ہمارے یہاں چاشت کے وقت سورج گرھن ہونے والا ہے لہذا اسلامی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنے عقیدہ کو خراب نہیں کرنا چاہئے اور اس عظیم الشان واقعہ کو لہولعب اور تفریح میں گزارنا نہ چاہئے بلکہ حضور اقدس ﷺ کے ارشاد اور سنت پر عمل کرتے ہوئے مسجد میں جمع ہوکر سورج گرھن کی ابتداء سے لیکر اختتام تک عبادت میں مصروف ہونا چاہئے، عورتیں اپنے اپنے گھروں میں عبادت میں مشغول رہیں ۔ جماعت کے ساتھ دو رکعت نفل نماز لوگوں میں تحمل ہو اسکا خیال رکھتے ہوئے طویل قرأت یا مختصر قرأت سے پڑھنا۔ قرأت سرّاً کرنا افضل ہے اور جہراً قرأت بھی اس میں جائز ہے اسی طرح پورا وقت نماز میں مشغول رہنا افضل ہے مگر اس کی طاقت نہ ہو تو جتنی دیر ہو سکے نماز میں مشغول رہے اور بقیہ وقت میں ذکر اور دعا میں مشغول رہنا چاہئے۔ ابوداؤد شریف میں حضرت عائشہؓ کی حدیث میں صدقہ خیرات کرنیکا حکم دیا گیا ہے۔ سورج اور چاند گرھن کی نماز کے اذان اور اقامت مسنون نہیں ہے لیکن اعلان کرکے لوگوں کو اطلاع کرنا درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ العبد اسماعیل کچھولوی غفرلہ

۱۴۔ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ 27-07-99

﴿۶۶۰﴾ زلزلہ کا دینی پہلو

سوال: زلزلہ کے بارے میں دینی نقطۂ نظر بتانے کی مہربانی فرمائیں، زلزلہ کس لئے ہوتا ہے؟ کیا مبارک زمانہ میں زلزلہ ہوا تھا؟ حدیث شریف میں اس بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟ اسی طرح اس وقت کونسا عمل کرنا چاہیئے؟ کتاب وسنت کے حوالہ کے ساتھ جواب بتا کر ہم جاہلوں کو اس مسئلہ سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... خالق کائنات انسانوں کی تمام ضرورتوں کو پوری کرتا ہے، اور اللہ کی مفت میں دی ہوئی انمول نعمتوں سے انسان اپنی زندگی گزارتا ہے تو ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے عظیم خدا کے احکام کی اطاعت کر کے اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرے، لیکن بہت سے لوگ اس کے احکام کی کھلے عام خلاف ورزی کرتے ہیں، جب نافرمانی حد سے بڑھ جاتی ہے تو ڈرانے کے لئے کوئی مصیبت یا تکلیف میں مسلط کر دیا جاتا ہے تاکہ انسان پھر راہ راست پر آجائے، کچھ حد تک زلزلہ کا بھی یہی سبب ہے۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ جب علی الاعلان اللہ کے احکام کی خلاف ورزی ہونے لگے اور لوگوں میں سے اللہ کا خوف ختم ہو رہا ہو تب ان میں زلزلے ہوتے ہیں تاکہ اللہ کا ڈر اور احکام کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہو۔ (عمدۃ القاری: ۳/۶۲۳)

قرآن شریف میں ہے کہ: **وما نرسل بالآیت الا تخویفا۔** (الاسراء: ۵۹)۔ ترجمہ: ہم یہ نشانیاں ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ چاند اور سورج بھی اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت وحیات سے نہیں لگتا،

البتہ اللہ تعالی اس سے اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں۔ (بخاری شریف: ۱/۱۴۳)۔

حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانۂ خلافت میں مدینہ منورہ میں زلزلہ کا دھکا لگا تو حضرت عمرؓ نے اہل مدینہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا: کہ: مدینہ والوں! تم نے کوئی نیا گناہ کیا ہے کہ جس سے یہ زلزلہ آیا ہے؟ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج کے بعد اگر زلزلہ آیا تو میں دوسری جگہ چلا جاؤں گا، تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا۔ (عینی: ۳۰)

صحابہؓ میں اور ہم میں اصل فرق یہی ہے کہ وہ کسی بھی مصیبت کو اپنے اعمال کا بدلہ اور اللہ کی ناراضگی کا سبب سمجھتے تھے، اور ہم ہر وقت گناہوں میں مشغول رہنے کے باوجود اپنے گناہوں کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دیتے۔

ایک شخص حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے زلزلہ کے بارے میں کچھ بتائیں، تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ جب لوگ زنا کو مباح فعل کی طرح کرنے لگیں، شراب پینے لگیں، ڈھول، تاشے بجانے لگیں تو اس وقت اللہ تعالی کا غضب بڑھ جاتا ہے، اور اللہ تعالی زمین کو حکم کرتا ہے کہ انہیں ذرا ہلا ڈال، اگر وہ توبہ کر کے ٹھیک ہو جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی نافرمانی کے سبب وہ اس کے سزاوار ہیں کہ ان پر عمارتیں گرا کر انہیں دبا دیا جائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ: یا رسول اللہ ﷺ ہم میں نیک لوگوں کے موجود ہوتے ہوئے ہم ہلاک کئے جائیں گے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: کہ ہاں! جب برائیاں بڑھ جائیں گی لیکن نیکوں کے لئے (اس طرح مرنا بھی) رحمت کے طور پر ہوگا۔ (مسلم شریف: ۳۸۸)۔

دوسری ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ: انہوں نے نبی کریم

ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کا عذاب دنیا والوں پر اس حالت میں آجائے کہ ان میں نیک لوگ بھی ہوں تو کیا نیک لوگوں کو اس سے کوئی نقصان پہنچے گا؟ تو حضور ﷺ نے جواب دیا کہ دنیا میں تو سب کو اثر پہنچے گا، لیکن آخرت میں وہ لوگ گنہگاروں سے الگ ہو جائیں گے۔

دوسرا ایک مطلب تیسری حدیث سے سمجھا جا سکتا ہے کہ: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ: میری یہ امت امت مرحومہ ہے، ان پر آخرت میں (بہت سخت) عذاب نہ ہوگا لیکن دنیا ہی میں تکالیف اور فتنے زلزلے، قتل و غارت گری اور لوٹ مار وغیرہ سے ان کے گناہوں کا بدلہ ادا کر دیا جائے گا۔ (ابو داؤد، مشکوۃ شریف: ۴۶۰،۵۴۴)۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جب میری امت ۱۵؍کام کرنے لگیں گی تو ان پر مصیبتیں اترنے لگیں گی:

(۱) مال غنیمت ذاتی ملکیت بن جائے (۲) امانت ایسی ہو جائے جیسے کہ غنیمت کا مال (۳) زکاۃ ادا کرنا مصیبت یا بوجھ بن جائے (۴) عورت کی تابعداری کی جانے لگے (۵) ماں کی نافرمانی ہونے لگے (۶) دوستوں کے ساتھ اچھا تعلق رکھنا (۷) اور باپ کے ساتھ ظلم کا معاملہ کرنا (۸) مسجدوں میں شور وشغف کرنا (۹) ذلیل لوگ قوم کے حاکم بن جائیں (۱۰) انسان کا اعزاز و اکرام اس کی شرارت سے بچنے کے لئے کیا جائے (۱۱) علی الاعلان شراب پی جانے لگے (۱۲) مغنیہ، فاحشہ اور آلات موسیقی کا کثرت سے استعمال ہونے لگے (۱۳) مرد ریشمی کپڑا پہننے لگے (۱۴) سابقین اولین (صحابہ، تابعین، مجاہدین وغیرہ) کو برا بھلا کہا جائے (۱۵)

تو امت کے لوگ اس وقت تیز آندھیوں اور زلزلے اور زمین میں دھنسا دئے جانے اور

چہرے مسخ کردئے جانے کا اور آسمان سے آفتوں کی بارش کا انتظار کریں۔

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ: دین کا علم دنیا کمانے کے لئے سیکھا جائے اور باقی مذکورہ بالا چیزیں گنا کر کہا کہ اس وقت تیز آندھی، زلزلے اور زمین میں دھنسا دیئے جانے اور مسخ صور اور آسمان سے آفتوں کی بارش کا انتظار کریں۔(۴۴/۲)۔

اور مجمع الزوائد کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ کم عمر بچے ممبر پر وعظ کہنے لگیں۔

حضور اقدس ﷺ کا فرمان مدنظر رکھ کر ذرا غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ مذکورہ چیزیں کتنی عام اور رائج ہیں، اس لئے برائیوں سے بچنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔

جب کوئی شخص گناہ اکیلا اور تنہائی میں کرتا ہے تو اس گناہ کی سزا اور برائی اسی تک محدود رہتی ہے، لیکن جب وہ گناہ سرے عام اور کھلم کھلا ہونے لگے اور قدرت کے باوجود کوئی اسے نہ روکے تو پھر اس کی وباء اور سزا بھی سب کو ملتی ہے۔ آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے حضور ﷺ نے قیامت کی نشانیوں کی خبر دی تھی اس میں زلزلوں کا کثرت سے ہونا ایک پیشین گوئی کے طور پر بتایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: جب تک علم اٹھا نہ لیا جائے، اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے اور وقت میں برکت نہ رہے اور فتنوں کی کثرت نہ ہو جائے اور گناہ بہت ہونے نہ لگیں، تب تک قیامت نہیں آئے گی۔(بخاری شریف)۔

دوسری ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میری امت کے لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پینے لگیں گے اور ناچ گانے اور آلات موسیقی میں مشغول ہو جائیں گے تو اللہ تعالی انہیں زمین میں غرق کر دیں گے، اور بعضوں کو ان میں سے بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔(ابن ماجہ شریف: ۳۰۰)۔

پارۂ عم کی سورۂ زلزال سے معلوم ہوتا ہے کہ: قرب قیامت جو زلزلے ہوں گے وہ بہت ہی سخت ہوں گے۔اس لئے ایسے سخت عذاب سے بچنے کے لئے گناہوں سے بچنا اور اللہ کی خوشنودی والے کام مثلاً: نماز، توبہ، صدقہ اور مصیبت سے بچنے کی دعا میں مشغول ہونا چاہیے۔اور جو مصیبت میں مبتلاء نہیں ہوئے انہیں بھی اطمینان سے نہ بیٹھتے ہوئے وہ بچ گئے اس پر اللہ کا شکر ادا کر کے اپنے برے اعمال سے توبہ کر کے مصیبت میں گرفتار لوگوں کی مدد کرنی چاہیے۔

درمختار اور شامی جلد: اول میں لکھا ہے کہ: چاند گرہن ہو یا سخت آندھی چلے یا دن میں سخت اندھیرا چھا جائے یا رات کو تیز روشنی ہو جائے یا زلزلے ہونے لگیں تو اپنے اپنے گھروں میں تنہا نفلیں پڑھنی چاہیے یا صرف دعائیں مانگیں، البتہ فتاویٰ سراجیہ کے ایک فتوے کے مطابق نفلوں میں مشغول ہونا بہتر ہے۔(۱۲۷)۔

حضور ﷺ کا یہی طریقہ حدیث کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی دل ہلا دینے والی بات پیش آتی تو حضور ﷺ نفلوں میں مشغول ہو جاتے۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری ۲۹۱/۲ میں لکھتے ہیں کہ ہر شخص کے لئے بہتر یہ ہے کہ زلزلے، سخت بجلی اور تیز آندھی کے وقت عاجزی اور دل سے دعا مانگے، اور تنہا نفلیں پڑھے تاکہ غافلوں میں اس کا شمار نہ ہو، اس لئے کہ حضرت عمرؓ نے زلزلہ کے وقت لوگوں کو نفلیں پڑھنے کی ترغیب دلائی تھی، اور آگے لکھتے ہیں: کہ زلزلے کے وقت گھر سے باہر نکل کر میدان کی طرف نکل جانا جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔

سائنس داں زلزلے کے جو اسباب بتاتے ہیں مثلاً: پتھر، پہاڑ وغیرہ کا ہٹنا وغیرہ، اسلام اس سے بھی ایک قدم آگے ان اسباب کا بھی سبب بتاتا ہے اس لئے ان کی تحقیق اسلامی

تعلیمات کے خلاف نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہماری نافرمانیوں، گناہوں کو معاف فرماوے، اور ہر انسان کو ہدایت نصیب فرما کر ہر مصیبت، پریشانی اور اپنی ناراضگی سے بچائے، اور اس کے پاک رسول اللہ ﷺ کی مکمل تابعداری نصیب کرے۔ آمین۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۶۱﴾ نمازِ استخارہ اور دعا

سوال: استخارہ کی نماز کا طریقہ اور اس میں پڑھی جانے والی خاص دعا بتا کر مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً... استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اول نفل کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ احد پڑھنا بہتر ہے۔ سلام پھیرنے کے بعد بہت ہی عاجزی کے ساتھ اللہ کی حمد اور اپنے گناہوں سے توبہ کر کے درود شریف پڑھ کر نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھیں۔

اللهم انی استخيرك بعلمك و استقدرك بقدرتك و اسئلك من فضلك العظيم، فانك تقدر و لا اقدر و تعلم و لا اعلم وانت علام الغيوب۔ اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لی فی دينی و معاشی و عاقبة امری و عاجله و آجله فاقدره لی و يسره لی ثم بارك لی فيه۔ و ان كنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دينی و معاشی و عاقبة امری و عاجله و آجله فاصرفه عنی و اصرفنی عنه واقدر لی الخير حيث كان ثم ارضنی به۔

یہ دعا زبانی یاد نہ ہو تو اندر دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں، اور جہاں لکیر کھینچی ہوئی ہے وہاں اس کام کا ارادہ کریں جس کے لئے استخارہ کیا ہے، مثلاً: اگر کسی لڑکی سے شادی کرنے کے

لئے استخارہ کیا ہے تو وہ کلمہ پڑھتے وقت اپنے دل میں یہ ارادہ لائے کہ اس لڑکی سے شادی کرنا میرے لئے کیسا ہے؟ یا یہ دعا ختم ہونے کے بعد اس امر کو دل میں لاکر پاکیزہ چادر والے بستر پر کسی سے بھی بات کئے بغیر قبلہ کی طرف منہ رکھ کر دائیں کروٹ پر سو جائے، اگر ایک دو مرتبہ استخارہ کرنے کے بعد بھی کچھ سمجھ میں نہ آئے تو مسلسل سات دن تک یہ عمل کرتے رہیں، انشاء اللہ جو کام بہتر ہوگا وہ دل میں مضبوط ہو جائے گا، یا وہی کرنے کا دل میں پکا ارادہ ہو جائے گا، اور کبھی کچھ لوگوں کو خواب میں بھی بتا دیا جاتا ہے۔

استخارہ کے لئے بہتر وقت عشاء کے بعد سونے سے پہلے کا ہے، پھر بھی حسب ضرورت دوسرے وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ (شامی: ۴۶۱، طحطاوی: ۲۳۸) اللہ آپ کی مدد کریں۔ آمین۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۶۲﴾ وتر میں خاص سورتیں پڑھنے کا معمول

سوال: ہمارے پیش امام صاحب پورے رمضان کے مہینہ میں وتر کی نماز میں انا انزلنا اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ پڑھتے رہے، اس طرح پڑھنا سنت کے خلاف تو نہیں ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... رمضان کا پورا مہینہ وتر میں صرف مذکورہ سورتیں پڑھتے رہنا اور دوسری سورتیں نہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اس لئے دوسری سورتیں بھی کبھی کبھی پڑھتے رہنا چاہئے۔ (شامی وطحطاوی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۶۶۳﴾ وتر کا قعدۂ اولیٰ واجب ہے۔

سوال: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے، تو آخری

رکعت میں تشہد کے لئے بیٹھتے تھے، **کان النبی ﷺ یوتر بصلوۃ لا یقعد الا فی آخرھن۔** (مستدرک)۔

ایک کتاب بنام ''**نمازِ مقبول**'' (مصنفہ: مولانا حکیم محمد صادق صاحب، سیالکوٹی، ادارۂ اشاعت دین، اجمیری گیٹ، دہلی سے چھپی ہوئی ہے،) اس میں ص:۴۵ پر یہ عبارت لکھی ہے کہ: تین وتر پڑھتے وقت دوسری رکعت پر التحیات کے لئے نہ بیٹھیں، سیدھے کھڑے ہو جائیں، اور تیسری رکعت میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر نماز ختم کریں۔ اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث لکھی ہوئی ہے، تو آپ اس کا خلاصہ فرماویں کہ صحیح کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وتر میں دوسری رکعت پر پہلا قعدہ کرنا واجب ہے، اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ حضور ﷺ دو رکعت کے بعد قعدہ کرتے تھے۔ (شامی: ۱/۴۴۷)۔

نماز مقبول نامی کتاب یہاں نہیں ہے کہ جسے دیکھ کر صحیح صورت سمجھی جا سکے، آپ کے پاس ہو تو دیکھ کر اس کا صحیح جواب دیا جا سکتا ہے، ہو سکتا ہے کہ ترجمہ میں کچھ بھول ہوئی ہو یا پریس کی غلطی ہو، کتاب دیکھے بغیر کیا کہا جائے؟ باقی مسئلہ وہی صحیح ہے جو شامی کے حوالہ سے اوپر لکھا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۶۶۴﴾ وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر سنت ہے یا واجب؟

سوال: وتر کی تیسری رکعت میں قرأت کے بعد اور دعائے قنوت سے پہلے جو تکبیر کہی جاتی ہے وہ تکبیر کہنا واجب ہے یا سنت؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وتر کی تیسری رکعت میں سورت کے بعد کہی جانے والی

تکبیر راجح قول کے مطابق سنت ہے۔(شامی:۷۴۴،۳۱۵) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۶۵﴾ وتر کی تین رکعتیں ہیں یا ایک رکعت؟

سوال: اہل حدیث وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں، آنجناب تین وتر کا ثبوت فقہ وفتاویٰ و حدیث سے ثابت فرما کر مدلل جواب دیں۔اہل حدیث کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک رکعت ہی پڑھی تھی، اوراہل حدیث تین رکعت نہیں پڑھتے تو وہ گنہگار کہلائیں گے یا نہیں؟ اور سالوں سے وتر چھوٹ رہی ہے تو اس کی قضا کرنی پڑے گی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......وتر کا مطلب طاق عدد کا ہوتا ہے، نیز وتر النہار اور وتر الیل دوطرح کے الفاظ ہیں، وتر النہار یعنی مغرب کی نماز اور وتر الیل یعنی ہم جسے وتر کہتے ہیں وہ نماز، یہ دونوں نمازوں کی تین رکعتیں ہی ہیں۔اسی طرح ایک حدیث میں بطیراء کا لفظ بھی وتر کے لئے آیا ہے، یعنی ایک رکعت پڑھنے سے منع بھی کیا گیا ہے، جو لوگ وتر کی تین رکعت کے بجائے ایک رکعت کہتے ہیں وہ صحیح نہیں ہے۔(ہدایہ، فتح القدیر وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۶۶﴾ وتر میں ہاتھ اٹھا کر سیدھا باندھنا

سوال: وتر واجب نماز میں تیسری رکعت میں سورت پڑھنے کے بعد ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ کر پھر باندھنے چاہئے، یا ہاتھ اٹھا کر سیدھا بغیر چھوڑے باندھ لینے چاہئے؟ کونسا طریقہ صحیح ہے؟ دلائل کی روشنی میں واضح فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......وتر کی تیسری رکعت میں سورت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر فوراً باندھ لینے چاہئے، اور دعائے قنوت پڑھنی چاہئے، کانوں تک

ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دینا اور پھر باندھنا سنت طریقہ کے خلاف ہے۔ (طحطاوی: ۱۵۴) فقط و اللہ تعالی اعلم۔

﴿۶۶۷﴾ رمضان میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا

سوال: ایک شخص کو رمضان کے مہینہ میں تراویح میں عشاء کی فرض نماز کے وقت آنے میں دیر ہو جاتی ہے، جس سے اس کو فرض نماز نہیں ملتی، تو وہ شخص تنہا فرض ادا کر کے تراویح میں جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے، اور تراویح کی ۲۰/رکعت پوری ادا کرتا ہے، اور وتر بھی جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے، تو پوچھنا یہ ہے کہ وتر کی نماز اسے تنہا ادا کرنی چاہئے یا امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جو شخص رمضان مہینہ کے میں عشاء کی فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کر سکے وہ شخص وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) اسی طرح تراویح بھی جماعت کے ساتھ ادا کر سکتا ہے، لیکن پہلے فرض تنہا پڑھ لینی چاہئے۔ فقط و اللہ تعالی اعلم۔

﴿۶۶۸﴾ رمضان میں عشاء کی فرض نماز جس نے جماعت کے ساتھ نہ پڑھی ہو اس کا وتر جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: رمضان میں عشاء کی فرض نماز اگر جماعت کے ساتھ نہ پڑھ سکیں تو اس شخص کے لئے وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسئولہ صورت میں نمازِ وتر جماعت کے ساتھ ادا کرنا بلا تردد جائز ہے، جیسا کہ طحطاوی میں اس کی وضاحت ہے۔ فقط و اللہ تعالی اعلم

﴿۶۶۹﴾ رمضان میں وتر جماعت سے نہ پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: رمضان کے مہینہ میں جو شخص تہجد پڑھتا ہو وہ وتر جماعت کے ساتھ ادا نہ کرے اور تہجد پڑھنے کے بعد تنہا وتر پڑھ لے تو حنفی مذہب کے مطابق اس کا یہ عمل کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... رمضان کے مہینہ میں نمازِ وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت ہے، اس لئے مفتیٰ بہ قول کے مطابق رمضان کے مہینہ میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا پچھلی رات میں تنہا پڑھنے سے بہتر ہے۔ (طحطاوی، قاضی خان)

﴿۶۷۰﴾ قنوت نازلہ میں لفظ 'و مبتدعنا' کا اضافہ درست ہے؟

سوال: قنوت نازلہ میں 'و مبتدعنا' کا لفظ بڑھانے میں کوئی حرج ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قنوت نازلہ جب مسلمانوں پر کوئی سخت مصیبت یا آفت آپڑے تب مخالفین پر لعنت اور ان کے حق میں بددعا کرنے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اور وہ بددعا کے الفاظ حضور ﷺ سے بھی ثابت ہیں، جن میں **و مبتدعنا** کا جملہ استعمال نہیں کیا ہے، اور ہر بدعتی کافر بھی نہیں ہے، اس لئے اس جملہ کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۶۷۱﴾ دعائے قنوت کے لئے قیام واجب ہے؟

سوال: دعائے قنوت کے پڑھنے کا وقت قیام میں ہے تو یہ قیام فرض ہے یا اور کچھ؟ اگر فرض ہے تو سجدۂ سہو کرنے سے بھی نماز صحیح نہیں ہوگی؟ تو اب کیا کیا جائے؟ یا ایسے وقت کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... دعائے قنوت پڑھنے کے لئے قیام کا حکم واجب ہے،

فرض نہیں ہے۔(شامی: ۱/۴۴۸) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۷۲﴾ وتر میں دعائے قنوت کا بھول جانا

سوال: رمضان میں تراویح کے بعد وتر کی نماز میں امام صاحب بھول سے دعائے قنوت پڑھنے کے بجائے اللہ اکبر کہہ کر سیدھے رکوع میں چلے گئے، تو صورت حال یہ ہوئی کہ کچھ لوگ امام صاحب کو دیکھ کر رکوع میں چلے گئے، اور کچھ لوگ امام کے انتظار میں کھڑے ہی رہے، تو اب نماز کو کس طرح پوری کی جائے؟ ان میں کس کی نماز ہوئی کس کی نہیں ہوئی؟ ایسے مسئلہ میں کیا کرنا چاہئے؟ شرعی مسئلہ سے مطلع فرمائیں۔

نوٹ: دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اس کے چھوٹنے کی وجہ سے امام صاحب نے سجدۂ سہو کیا تھا۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... امام صاحب بھول سے دعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلے گئے، تو اب مقتدیوں کو بھی ہو سکے تو جلدی سے قنوت پڑھ کر رکوع میں چلے جانا چاہئے۔ اور اخیر میں امام صاحب نے سجدۂ سہو کرلیا تو ان کی اور ان کے پیچھے پڑھنے والے تمام مقتدیوں کی نماز بھی ہوگئی۔ (طحطاوی: ۲۷۶) اگر مقتدیوں کو یقین ہو کہ ہمارے قنوت پڑھ کر رکوع میں جانے تک امام صاحب رکوع سے اٹھے نہ ہوں گے تو ایسی حالت میں قنوت پڑھ کر کر ان کو رکوع میں جانا چاہئے۔ (طحطاوی: ۲۳۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۷۳﴾ مقتدیوں کا رکوع میں چلے جانا اور امام کا قنوت پڑھتے رہنا

سوال: امام صاحب وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنے کے لئے کھڑے رہے، لیکن مقتدی رکوع میں چلے گئے، تو ان کی نماز کا کیا حکم ہے؟ ان کی نماز صحیح ہوئی یا

نہیں؟ کیا انہیں وہ نماز پھر سے دہرانی پڑے گی؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً: مقتدیوں کو چاہئے کہ وہ رکوع سے کھڑے ہو جائیں اور امام کے ساتھ دعائے قنوت میں شامل ہو جائیں، اور پھر امام کے ساتھ رکوع کریں، امام کے بغیر مقتدیوں کا تنہا رکوع کرنا معتبر نہیں ہے، اور امام کی اقتدا میں ہونے کی وجہ سے ان پر ان کی بھول کی وجہ سے سجدۂ سہو بھی واجب نہیں ہے۔ (شامی، وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۷۴﴾ مقتدی کا دعائے قنوت پڑھنا بھول جانا

سوال: امام کے ساتھ وتر نماز پڑھتے ہوئے مقتدی سے دعائے قنوت پڑھنا بھول سے رہ گیا، تو اس طرح امام کے ساتھ پڑھی ہوئی وتر کی نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئی تو ایسے وقت کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... مقتدی جب امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو، اور کچھ بھول ہو جائے یا کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس پر امام کی اقتدا میں ہونے کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہے، اس لئے بغیر سجدۂ سہو کے اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو مقتدی کی نماز نہیں ہوگی، اس لئے مسئولہ صورت میں دعائے قنوت رہ جانے کی وجہ سے مقتدی کی نماز ہوگئی۔ (شامی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۷۵﴾ نمازِ استسقاء کے لئے بڑے عالموں سے اجازت چاہنا

سوال: نمازِ استسقاء کے لئے بڑے عالموں سے اجازت مانگی، لیکن اس کے شرائط پورے نہ ہونے کی وجہ سے اجازت نہیں ملی، پھر بھی کچھ لوگوں نے اس حکم کو نظر انداز کر کے نماز پڑھی، اور عالموں کو جاہل کہا، تو ان کا نماز پڑھنا اور عالموں کی شان میں گستاخی کرنا شرعی رو

سے کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مخلص علمائے حق رسول ﷺ کے نائب ہوتے ہیں، ان کی تابعداری اور بات ماننا بڑی سعادت مندی اور خوش نصیبی کی بات ہے، ان کے حکم اور فرامین کو نظر انداز کرنا، اور ان کی مخالفت کرنا، ان کو برا بھلا کہنا، گالی دینا محرومی اور بدبختی کا سبب ہے۔ بعض صورتوں میں آدمی کے ایمان کے چلے جانے کا ڈر رہتا ہے، اس لئے ایسی بات سے بہت بچنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۷۶﴾ نمازِ استسقاء میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

سوال: نمازِ استسقاء میں دعا کے وقت اس طرح ہاتھ اٹھانا کہ بغل بھی دکھائی دیوے ضروری ہے؟ اگر بغل نہ دکھائی دے تو اس طرح اٹھانا کافی نہیں ہے؟ اور اس وجہ سے کیا امام کو معزول کردینا یا اس کو رسوا کرنا مناسب ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... نمازِ استسقاء میں خوب عاجزی اور انکساری سے دعا مانگنی چاہئے، حضور ﷺ خوب عاجزی اور محتاجی ظاہر کرتے تھے، جس کی وجہ سے ہاتھ اتنے اٹھاتے تھے کہ آپ ﷺ کی بغل مبارک کی سفیدی دکھائی دیتی تھی، اس لئے ایسا کرنا مناسب ہے۔ باقی! اور نمازوں کی طرح دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، درست ہے۔ صرف اسی سبب سے امام کو معزول کرنا اور رسوا کرنا بڑی جہالت اور کھلا ظلم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۷۷﴾ نمازِ استسقاء میں دو خطبوں کے درمیان امام کا چادر پلٹانا

سوال: نمازِ استسقاء میں امام کا دو خطبوں کے درمیان چادر پلٹانا جیسا کہ جوہرہ اور درمختار

وغیرہ کتابوں میں ہے، یہ عمل کیسا ہے؟ مقتدیوں نے بھی امام کو دیکھ کر ایسا کیا ہے؟ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جب کہ بعض دوسرے لوگوں نے کہا: کہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جب دعا کے لئے قبلہ رخ ہوں تب چادر پلٹنا ضروری ہے، اور امام صاحب کے ایسا نہ کرنے پر متولی اور کچھ مصلیوں نے امام کو ہٹا کر دوسرے عالم صاحب کو کھڑا کیا جوان مصلیوں کے مددگار تھے، تو کیا اس سبب سے امام کو امامت سے ہٹانا مناسب ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً: نمازِ استسقاء میں چادر پلٹنا حسن ظن اور تفاؤل کے لئے ہے، اور یہ ایک غیر مؤکد سنت ہے جو خطبہ کے درمیان یا دعا کے وقت دونوں طریقے درست ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے خطبہ کے درمیان چادر کا پلٹنا نقل کیا گیا ہے، اور جوہرہ وغیرہ میں اسی کو مفتیٰ بہ کہا گیا ہے جیسا کہ شامی: ۱/۷۲۵ پر اس کی تفصیل موجود ہے۔ اور دوسرے طریقہ کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے امداد الفتاویٰ میں بیان کیا ہے، اس لئے اگر امام صاحب نے خطبہ کے درمیان چادر نہیں پلٹائی ہے تو یہ شریعت کے خلاف اور ناجائز نہیں ہے، اسے طعن و تشنیع کا سبب بنا لینا اور امامت سے ہٹانے کی دلیل بنانا زیادتی اور غیر مناسب حرکت اور جہالت ولاعلمی کا ثبوت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۷۸﴾ صحن میں تراویح کی نماز پڑھنا

سوال: ہمارے گاؤں کی مسجد کے صحن میں تراویح کی نماز پڑھی جائے یا نہیں اس بارے میں سخت اختلاف ہوا ہے۔ ایک فریق کہتا ہے کہ صحن میں نماز پڑھاؤ، اندر گرمی بہت لگتی ہے، ہمارے گاؤں میں الیکٹرک لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے مسجد میں بجلی کے پنکھے نہیں ہیں،

اس لئے نماز میں دل نہیں لگتا، اور مسجد کی چھت پر مکروہ ہونے کی وجہ سے جا نہیں سکتے (فتاوی رحیمیہ)، اور گرمی بھی سخت ہے۔

اور دوسرا فریق کہتا ہے کہ: جماعت خانہ میں جماعت سے نماز پڑھنے کا جو ثواب ہے وہ باہر پڑھنے سے نہیں ملے گا، اور جماعت خانہ خالی رہے گا، اور جماعت خانہ کو خالی چھوڑ کر دوسری جگہ نماز پڑھنا شریعت کے خلاف ہے، اور اتنی دیر گرمی برداشت کر لینی چاہئے تو اس بارے میں آپ ہماری رہبری فرمائیں اور مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات دے کر ممنون فرمائیں۔

(۱) سخت گرمی کے سبب جماعت خانہ چھوڑ کر صحن میں کوئی فرض نماز یا تراویح پڑھ سکتے ہیں؟ (۲) سخت گرمی کے سبب مسجد کے قریب کے کسی گھر یا مکان کے صحن میں فرض نماز یا تراویح پڑھ سکتے ہیں؟ (۳) اگر پڑھ سکتے ہیں تو اعتکاف والے کیا کریں گے؟ (۴) اگر نہیں پڑھ سکتے تو نمازِ عشاء جماعت خانہ میں اور تراویح صحن میں یا دوسری کسی کھلی جگہ میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

نوٹ: ہماری مسجد کی تعمیر کے وقت کچھ وجوہات سے صحن کو خارج مسجد رکھا گیا تھا۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... صحن جماعت خانہ سے خارج ہے، اس لئے جماعت خانہ کو خالی چھوڑ کر صحن میں فرض نماز یا تراویح پڑھنے سے مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا، اور مسجد کا حق بھی ادا نہیں ہوگا۔ اس لئے اگر صحن میں جماعت کر کے نماز پڑھنی ہو تو سب لوگوں کو متفق ہو کر اس جگہ کو جماعت خانہ ہی میں شمار کر لینا چاہئے، پھر وہاں جماعت کرنے میں یا معتکف کے وہاں تک آنے جانے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۷۹﴾ گرمی کی موسم میں چھت پر تراویح پڑھنا

سوال: ہماری مسجد کی چھت پکی بنی ہوئی ہے، گرمی کی سختی کی وجہ سے بہت سے مصلیوں کا کہنا ہے کہ تراویح چھت پر پڑھنی چاہئے، چھت کھلی ہے تو کیا چھت پر نماز پڑھنا درست ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... گرمی کی وجہ سے چھت پر جا کر جماعت سے نماز پڑھنے کو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے، اس لئے جماعت کے لئے مسجد میں جو جگہ بنائی ہو وہیں تراویح پڑھنی چاہئے۔ (عالمگیری: ۵) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۸۰﴾ تراویح میں ثنا پڑھنی سنت ہے۔

سوال: تراویح میں حفاظ تکبیر تحریمہ کہتے ہی سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، جس سے ثنا پڑھنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا، تو کیا تراویح میں ثنا نہیں ہے؟ اور تراویح میں ثنا نہیں پڑھنی چاہئے ایسا کہیں لکھا ہوا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... تراویح میں بھی تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھنی چاہئے، اتنی عجلت نہیں کرنی چاہئے کہ ثنا بھی نہ پڑھی جا سکے۔ البتہ اگر امام صاحب جلدی ثنا پڑھ کر قرأت شروع کر دیں تو مقتدیوں کو ثنا چھوڑ کر یا باقی ہو تو ادھوری چھوڑ کر قرآن سننے میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۸۱﴾ تراویح میں ثنا وغیرہ کا حکم

سوال: تراویح پڑھانے والے اور پڑھنے والے تو ثنا، تعوذ، تسمیہ پڑھتے ہی نہیں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... تراویح پڑھنے والے اور پڑھانے والے کے لئے بھی

اس کا پڑھنا سنت ہے۔ اس لئے اسے پڑھنا چاہیئے، شاید پڑھانے والے بہت تیزی سے پڑھ لیتے ہوں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۸۲﴾ ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے والے کے پیچھے تراویح کا حکم

سوال: جس شخص کی داڑھی ایک مشت سے کم ہو، یعنی وہ داڑھی کتراتا ہو تو ان کے پیچھے مبارک مہینہ میں (جو فضیلتوں سے بھرپور ہے) تراویح کا پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... ہر مسلمان کے لئے ایک مشت داڑھی رکھنا سنت مؤکدہ اور اسلامی شعار میں سے ہے، داڑھی نہ رکھنے والوں کو شامی میں خنثیٰ اور مشرکین اور آتش پرست کی مشابہت رکھنے والا بتایا گیا ہے۔ ایک مشت سے کم رکھنے والوں کو بھی بالکل مونڈنے والوں کی طرح ہی گنہگار بتایا ہے۔ اس لئے داڑھی نہ رکھنے والے یا ایک مشت سے کم رکھنے والے یا وقتی طور پر رکھنے والے شریعت کی نظر میں فاسق و فاجر بتلائے گئے ہیں۔

جو شخص فاسق و فاجر ہو اسے امامت جیسی بلند مرتبہ والی جگہ سونپ کر اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ بنانا مکروہ تحریمی ہے، اس لئے نماز فرض ہو یا نفل اس کی امامت فاسق کو نہ سونپتے ہوئے ایسے شخص کو سونپنی چاہیئے جو عالم ہو متقی ہو پرہیزگار ہو اور متبع سنت ہو، پھر بھی ایسا شخص امام بن کر نماز پڑھائے گا تو نماز تو صحیح ہو جائے گی، فرض کی ادائے گی تو ہو جائے گی لیکن اللہ کی طرف سے انعام نہیں ملے گا اور نزدیکی حاصل نہیں ہوگی۔ (شامی:۱-۲)

﴿۶۸۳﴾ جس کا قرآن صحیح نہ ہو اس کی امامت

سوال: جس کا قرآن صحیح نہ ہو اور صاد، سین، شین، ہاء، حاء وغیرہ میں فرق نہ کرتا ہو ایسے شخص کا تراویح پڑھانا یا امامت کرنا کیسا ہے؟ اگر بدرجہ مجبوری یا زبان کی ثقالت کی وجہ سے

الفاظ صحیح ادا نہ ہوتے ہوں تو ان کا تراویح پڑھانا یا امامت کرانا کیسا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......قرآن مجید کو صحیح پڑھنا اور ہر حرف کو اس کے مخرج سے ادا کر کے تجوید کے ساتھ پڑھنا لازم اور ضروری ہے، اس کے لئے اس کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے، مخارج سے ادا نہ کرنے کی وجہ سے بہت سی مرتبہ نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے، اور مکروہ تحریمی کا گناہ ہوتا ہے، اس لئے صحیح پڑھنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے۔

انسان کی اپنی تمام کوششوں اور محنت کے باوجود بھی اس کی ادائے گی، حروف کا تلفظ صحیح نہ ہو سکے تو ایسی حالت میں پڑھی ہوئی نماز درست کہلائے گی، اور پڑھانے والا انسان مجبور کہلائے گا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۸۴﴾ طلاق دینے والے امام کی امامت

سوال: حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم ......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص عالم دین ہے اور امام ہے، اس کی بیوی نافرمان ہے، شوہر پردہ کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن وہ پردہ نہیں کرتی، شوہر پر تہمت لگاتی ہے کہ تیرا تعلق دوسری لڑکیوں سے ہے، شوہر کو ذلیل کرنے کے لئے اس پر مقدمہ اور کیس کرتی ہے، اس بیوی کو اگر شوہر طلاق دے تو کیا وہ گنہگار ہوگا؟ اور اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟ جواب دیکر ممنون فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......عورت نافرمان ہو، شریعت کے خلاف کام کرتی ہو تو اس کو ہو سکے اس طرح سمجھا کر اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، لیکن سمجھانے کے باوجود وہ اپنی اصلاح نہ کرے اور زیادہ نافرمانی کرتی رہے تو ایسی فاسقہ وفاجرہ عورت کو

طلاق دینا واجب و لازم یا ضروری نہیں ہے، شوہر مناسب سمجھے تو طلاق دے سکتا ہے، ایسی صورت میں طلاق دینے سے گنہگار یا ناپسندیدہ فعل کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا، اور اسی وجہ سے طلاق دی ہوگی تو اللہ کے یہاں گنہگار بھی نہیں کہلائے گا۔ شامی جلد:۲ میں لکھا ہے کہ **لا یجب تطلیق الفاجرة الخ** عورت شریعت کے خلاف کام کرے اور شوہر اسے شریعت کے مطابق عمل کرنے کو کہتا رہے اور غلط بہتان لگاتی ہو تو صرف اسی وجہ سے اس کی امامت مکروہ نہیں کہلائے گی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۸۵﴾ متولی کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کہہ سکتا ہے؟

سوال: مسجد کے امام صاحب باہر کسی کام کے لئے جانے کی وجہ سے جمعہ کی نماز اور خطبہ کے لئے ایک عالم باعمل کو متعین کر کے جاتے ہیں، لیکن متولی صاحب جمعہ سے ایک گھنٹہ قبل ان کو اطلاع دیتے ہیں کہ آپ نماز نہیں پڑھائیں گے اور دوسرے امام کو خطبہ اور نماز کے لئے کہتے ہیں تو متولی صاحب اس طرح دوسرے امام کو متعین کر سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلما: متولی یا کمیٹی کا مقرر کیا امام امامت کے لئے افضل ہے، لیکن وہ امام چھٹی لے کر باہر جائے تو اپنی طرف سے کسی نائب امام کو متعین کرنے کے بجائے متولی کو سونپنا چاہئے یا دونوں کی رضامندی سے کسی کو نائب بنانا چاہئے۔

﴿۶۸۶﴾ الم تر کی تراویح سے قرآن شریف کی تراویح بہتر ہے۔

سوال: ہمارے گاؤں کے دو شخصوں نے تراویح پڑھانے کے لئے حافظ صاحب کو بلایا، اور انہوں نے قرآن شریف کی تراویح پڑھائی لیکن عوام قرآن کی تراویح کے بجائے الم تر کی تراویح کو زیادہ پسند کرتے ہیں، تو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......تراویح میں قرآن شریف ختم کرنا اور سننا سنت ہے، اس لئے سستی اور کوتاہی کی وجہ سے عوام قرآن کی تراویح کو پسند نہ کرتی ہو تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿٦٨٧﴾ ایک حافظ مکمل تراویح پڑھا سکتا ہے؟

سوال: ایک حافظ مکمل بیس رکعت تراویح پڑھا سکتا ہے؟ حافظ صاحب کے پیچھے کوئی سننے والا نہیں ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......اگر قرآن پختہ یاد ہو، پڑھنے میں غلطی کا اندیشہ نہ ہو تو ایک ہی حافظ مکمل تراویح پڑھا سکتا ہے۔منع نہیں ہے۔ غلطی نہ ہو، مشابہت لگنے سے قرآن چھوٹ نہ جائے اور پورا قرآن صحیح اور مکمل پڑھا جائے اور سنا جائے اس کے لئے سامع رکھا جاتا ہے۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿٦٨٨﴾ چار رکعت کی نیت سے تراویح پڑھنا

سوال: رمضان المبارک میں تراویح دودو رکعت کی نیت سے پڑھی جاتی ہے، تو چار چار رکعت کی نیت سے تراویح پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... دودو رکعت کر کے تراویح پڑھنا سنت طریقہ کے مطابق اور زیادہ ثواب کا سبب ہے، اس لئے اسی طرح پڑھنا چاہیئے، لیکن چار رکعت کی نیت کر کے پڑھی جائے تو بھی ادا ہو جائے گی۔(شامی:۱/۴۷۴) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿٦٨٩﴾ رمضان میں ایک مرتبہ قرآن ختم کرنا چاہیئے۔

سوال: خاص کر لوگ رمضان کے مہینہ ہی میں قرآن شریف پڑھ کر ختم کرتے ہیں، تو کیا

اس طرح رمضان کے مہینہ میں قرآن شریف کم ازکم ایک بارختم کرنا ضروری ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... قرآن شریف کو رمضان کے مہینہ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے، اس لئے اس مہینہ میں اس کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیئے، حضور ﷺ اور جبرئیل علیہ السلام بھی اس مہینہ میں خاص قرآن کا دور کرتے تھے، اور ایک سال تو رمضان میں دو دور کیئے تھے، اس لئے اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیئے، اور اگر زیادہ نہ ہوسکے تو کم ازکم ایک مرتبہ تو قرآن ختم کرنا ہی چاہیئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿٦٩٠﴾ تراویح میں ایک قرآن ختم کرنا سنت ہے؟

سوال: ہمارا قصبہ بڑا ہے، اس میں چار مسجدیں ہیں، اور ہر مسجد میں الم تر سے تراویح ہوتی ہے، قرآن کی تراویح نہیں ہوتی، اور ان مسجدوں میں کوئی اعتکاف بھی نہیں کرتا، تو آنجناب اس کے لئے شرعی رہنمائی فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... رمضان کے مہینہ میں تراویح میں کم ازکم ایک مرتبہ قرآن ختم کرنا سنت ہے، اس لئے یہ سنت ادا ہو اس کا انتظام ہر عاشق رسول کو کرنا چاہیئے، ورنہ سنت کے چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔ لیکن اس کے لئے تراویح اجرت سے پڑھاویں ایسے ہی افراد ملتے ہوں، بغیر اجرت کے للہ قرآن سناوے ایسا کوئی شخص نہ ملتا ہو تو چونکہ اس کی اجرت دینا اور لینا دونوں حرام ہیں اس لئے الم تر سے پڑھ لینا بہتر ہے۔ مجبوری ہونے کی وجہ سے ترک سنت کا گناہ نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿٦٩١﴾ تراویح میں چار رکعت کے بعد خاموش رہنا

سوال: تراویح کی چار رکعت کے بعد کلمہ، درود شریف، چار اصحاب کے نام وغیرہ بلند آواز

سے پڑھنے کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟ بلند آواز سے پڑھنا یا آہستہ آواز سے پڑھنا یا خاموش رہنا چاہیئے؟ خاموش رہنے سے گناہ تو نہیں ہوگا؟ یہاں ایک مسجد میں امام صاحب ہر چار رکعت کے بعد دعا پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تراویح میں ہر چار رکعت پر تھوڑی دیر ٹھہر کر تسبیح، نفل نمازیں یا قرآن شریف، درود شریف وغیرہ اکیلے اکیلے اور آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔ اور صرف خاموش بیٹھنا بھی جائز ہے، مکروہ نہیں ہے۔ چار رکعت کے بعد امام کا پابندی سے دعا مانگنا اور لوگوں کا آمین کہنا اور چاروں اصحاب کا نام لینا وغیرہ ثابت نہیں ہے، اس لئے اس غیر مسنون طریقہ کو چھوڑنا ضروری ہے۔ (شامی: ۶۶۰/۲، قاضی خان: ۱۱۳ وغیرہ)

﴿۶۹۲﴾ تراویح میں چار رکعت پر بیٹھنا سنت ہے؟

سوال: تراویح میں چار رکعت کے بعد جو تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا ہوتا ہے اس میں بیٹھنا نہ بیٹھنا برابر ہو تو یہ کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تراویح کی چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا سنت ہے، اور سبحان ذی الملك و الملکوت والی دعا کم از کم تین مرتبہ پڑھی جا سکے اتنی دیر بیٹھنا چاہیئے۔ (شامی: ۴۷/۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۹۳﴾ تراویح میں چار رکعت پر کیا پڑھنا چاہیئے؟

سوال: تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد سب مل کر جو تکدیر (تکبیر) پڑھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ اور ہر دو رکعت پر جو پڑھا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... سوال میں تکدیر پڑھنے کا لکھا ہے جو سمجھ میں نہیں آیا،

اس لئے دوبارہ وضاحت فرما کر لکھیں، اور جو پڑھا جاتا ہو وہ بھی تفصیل سے لکھ کر بھیجیں تو اور زیادہ اچھا ہے۔

باقی تراویح کی ہر چار رکعت پر اجتماعی طور پر کسی چیز کا پڑھنا یا دو رکعت پر کسی چیز کا اجتماعی طور پر پڑھنا ثابت نہیں ہے بلکہ فقہاء نے اس وقت تلاوت، ذکر، تسبیح وغیرہ تنہا تنہا پڑھنے کے لئے یا خاموش رہنے کے لئے لکھا ہے۔ اس لئے بعض دیہاتوں میں یہ جو چار یاروں کے نام وغیرہ بلند آواز سے پڑھنے کا رواج ہے اور اگر آپ کے سوال سے یہی مراد ہو تو یہ رواج بدعت ہے اور قابل ترک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۹۴﴾ تراویح کی ہر چار رکعت پر دعا مانگنا

سوال: تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد دعا مانگنا کیسا ہے؟ اور بیس رکعت کے بعد دعا مانگنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... تراویح کی بیس رکعتوں پر امام کا دعا مانگنا اور ہر مقتدی کا اس پر آمین کہنا اس طرح اجتماعی طور پر دعا مانگنا جائز ہے۔ اور ہر چار رکعت کے بعد اس طرح اجتماعی طور پر دعا مانگنا بدعت کہلائے گا۔ اس کے بجائے ہر چار رکعت پر تنہا تنہا تلاوت کرنا، ذکر کرنا، تسبیح پڑھنا یا تنہا مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (شامی: ۱/۴۷۱)

﴿۶۹۵﴾ کسی جگہ صرف عشاء اور تراویح کی ہی نماز پڑھی جاتی ہو تو

سوال: رمضان کے مہینہ میں کسی جگہ صرف تراویح ہی ہوتی ہے، اور تراویح سے پہلے عشاء کی نماز ہوتی ہے، اس کے علاوہ اور کسی وقت کی نماز وہاں جماعت سے نہیں ہوتی تو ایسی جگہ تراویح درست ہوگی یا نہیں؟ اور نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ دائمی ہونی چاہئے یا

نہیں؟ ایک مکان ہے اس میں عشاء کی نماز اور تراویح ہو جانے کے بعد ہر شخص وہاں آتا جاتا رہتا ہے، تو ایسی جگہ تراویح کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکورہ جگہ پر تراویح کی نماز پڑھنے میں یا عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور وہ جگہ شرعی مسجد نہیں ہے اس لئے وہاں رہنے میں یا دوسرے کسی دوسرے استعمال میں لایا جائے تو بھی گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن اگر وہ جگہ کسی کی ملکیت نہ ہو، بلکہ وقف ہو تو وہ جگہ مسجد کہلائے گی، لہذا دوسری نمازوں کو بھی جماعت سے پڑھنے کا انتظام کرنا چاہیئے تا کہ مسجد کا حق بھی ادا ہو اور وہاں دوسرا استعمال بھی بند کیا جائے تا کہ مسجد کا ادب باقی رہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۶۹۶﴾ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں یا آٹھ رکعتیں ہیں؟

سوال: مولوی عبد الجلیل سامرودی صاحب نے آٹھ رکعت تراویح کے بارے میں ہنڈ بل (اشتہار) چھپوایا ہے، اس کے مدار پر میں آٹھ رکعت تراویح پڑھتا ہوں، تو کیا اس طرح میرا آٹھ رکعت تراویح پڑھنا صحیح ہے؟ حدیث سے کتنی رکعتیں ثابت ہیں؟ فقہ وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... تراویح پڑھنا مرد اور عورت دونوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے، اور اس کی بیس رکعت پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

ہمارے مذہب کے چاروں ائمہ میں سے کسی نے بھی بیس سے کم رکعت نہیں بتائی ہے، اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت کو تراویح کی بیس رکعت ہی پڑھنی چاہیئے، جو شخص اس سے کم آٹھ رکعت پڑھتا ہے وہ غلط کرتا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے عمل کے خلاف ہے۔

آپ نے ہنڈ بل (دستی اشتہار) کے مضمون سے دھوکا کھایا ہے، وہ غیر مقلد اور اہل حدیث کا مضمون ہے۔ جو آپ جیسے سیدھے سادے لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اور مسلمانوں میں فتنہ پھیلانے کے لئے تھوڑے تھوڑے وقت میں چھپواتے رہتے ہیں، بہت سی مرتبہ اس کے تفصیل سے جوابات بھی دئے جا چکے ہیں۔

انہوں نے اس دستی اشتہار (ہنڈ بل) میں حنفی مسلک کی جن کتابوں کا حوالہ دیا ہے وہ بھی سچے نہیں ہیں، کمی و بیشی کر کے اپنا مقصد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے تراویح کی بیس رکعت پڑھنا چاہئے، یہی سنت طریقہ ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿٦٩٧﴾ تراویح میں بھول سے ایک سلام سے چار رکعت پڑھ لینا

سوال: تراویح کی نماز میں امام نے دو رکعت کے بجائے چار رکعت ختم کر کے سلام پھر دیا، تو یہ چار رکعت صحیح ہوئی یا وہ باطل ہوگئیں؟ یا دو رکعت تراویح سمجھی جائے گی یا چار رکعت سمجھی جائے گی؟ بعض لوگوں کا کہنا ہے: کہ سجدۂ سہو نہیں کیا ہے اس لئے دو رکعت تراویح ہوئیں اور دو باطل ہوگئیں؟ اور کچھ لوگ کہتے ہیں: کہ ایک بھی رکعت تراویح کی نہیں ہوئی، پھر سے چاروں رکعتیں پڑھنی پڑے گی، اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے: کہ سجدۂ سہو کیا ہوتا تو دو رکعت تراویح کی ہوتی اور دو نفل ہو جاتی تو اس میں صحیح کیا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسئولہ صورت میں امام صاحب نے دو رکعت کے بجائے بھول سے چار رکعت پڑھا دی، یہ تو آپ نے سوال میں لکھا ہے لیکن دو رکعت پر تشہد کے لئے بیٹھے تھے یا نہیں یہ نہیں لکھا ہے۔

اگر التحیات پڑھنے کی مقدار کے برابر بیٹھے ہوں اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھی ہوں اور

سلام پھر دیا ہو تو صحیح قول کے مطابق تراویح کی چار رکعتیں ادا ہو گئی، لیکن اس طرح تراویح کی چار رکعتیں پڑھنا اچھا نہیں ہے، لیکن اگر انہوں نے دوسری رکعت پر قعدہ نہ کیا ہو اور چار رکعتیں پڑھ لی اور سجدۂ سہو بھی نہیں کیا تو استحساناً اور صحیح قول کے مطابق تراویح کی چار رکعتیں ادا سمجھ لی جائے گی۔ (قاضی خان، عالمگیری: ۱۹)۔ سوال میں آپ کی آپس کی بات چیت کے جو تین قول ذکر کئے ہیں ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں ہے۔

﴿۶۹۸﴾ تراویح میں ثنا کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو نہیں آتا

سوال: تراویح میں امام صاحب بھول سے ثنا پڑھنا بھول جائیں اور سیدھے الحمد شروع کر دیں تو کیا کرنا چاہئے؟ سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے؟ یا نماز دہرانی پڑے گی؟ اور سجدۂ سہو کرلیا ہو تو نماز درست کہلائے گی یا نہیں؟ ورنہ کیا کرنا چاہئے؟ نماز کا اعادہ آئے گا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... ثنا پڑھنا سنت ہے، اس لئے اس کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، اس لئے سجدۂ سہو نہیں کرنا چاہئے۔ سجدۂ سہو جب واجب ہوتا جب کہ کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے اس لئے مسئولہ صورت میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا ہے۔ اگر سجدۂ سہو واجب نہ ہوا ہو اور کرلیں تو فتاویٰ دار العلوم کے فتوے کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی، اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۹۹﴾ تراویح خواں کے ہدیہ کے لئے چندہ کرنا

سوال: رمضان کے مہینہ میں تراویح پڑھانے والے حافظ صاحبان کے ہدیہ کے لئے چندہ کرنا کیسا ہے؟ چندہ کر کے ہدیہ دینا جائز ہے؟ کچھ جگہوں پر برسوں سے اس طرح ہدیہ دینے کا رواج ہے، دو سال سے ہمارے محلّہ میں بھی یہ چندہ بند کر دیا ہے لیکن کچھ بھائی ہدیہ

کے طور پر دے جاتے ہیں، تو اس طرح ہدیہ کے طور پر رقم لینا اور اس میں کچھ اضافہ کر کے ہدیہ لینا اور دینا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......رمضان کے مہینہ میں تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، اور تراویح میں پورے قرآن کا سننا اور پڑھنا یہ بھی ایک الگ سنت ہے، اور یہ بھی سنت مؤکدہ ہے۔

ہمارے یہاں تراویح میں قرآن سنانے والے کو ہدیہ دینے کا رواج ہو گیا ہے بہت سی جگہوں پر اس کے لئے پہلے سے ہی کچھ رقم متعین کردی جاتی ہے، اور پڑھانے والے کو بھی یقین ہوتا ہے کہ مجھے اسی وجہ سے ایک خاص رقم ملے گی، اور مسجد کے متولی کو معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں حافظ صاحب کو کوئی خاص رقم پڑھنے کے عوض دینی پڑے گی، اور نہ دیں گے تو کوئی پڑھانے نہیں آئے گا۔ تو اب دیکھنا چاہئے کہ تراویح میں قرآن شریف سنانے کے لئے اجرت لینا دینا جائز ہے یا نہیں؟ اور شریعت میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

فقہ کی ہر کتاب میں لکھا ہوا ہے: کہ عبادت کے کام پر عوض کے طور پر اجرت لینا ناجائز اور حرام ہے، تراویح میں قرآن پاک پڑھنا بہت ہی ثواب کا کام اور بڑی عبادت ہے، اور اس پر اجرت لینے سے پڑھنے والا بھی گنہگار رہوتا ہے۔ (شامی: ۸/۷)۔

اسی طرح فقہاء نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے: کہ اگر کسی جگہ بغیر اجرت کے تراویح میں قرآن پاک سنانے والا نہ ملے تو الم تر سے تراویح پڑھ لینی چاہئے، ایک سنت کے ادا کرنے کے لئے کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے اس کام کے لئے چندہ کرنا یا چندہ کر کے پیسے دینا جائز نہیں ہے۔ اور اس میں پیسے دینے والے کو بھی ثواب نہیں ملے گا۔ امداد

الفتاویٰ: ۱/۳۱۵ میں ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے: کہ ہر وہ عبادت جس کا کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اس پر اجرت لینا جائز نہیں ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: کہ قرآن پڑھو اور اسے کمانے کا ذریعہ مت بناؤ۔

نیک اور اچھے کام کے لئے چندہ کرنا جائز ہے، لیکن جو کام گناہ ہو یا نا جائز ہو اس کے لئے چندہ کرنا بھی نا جائز ہے، اور چندہ دینے والوں کو بھی ثواب نہیں ملے گا، بلکہ گناہ کے کام میں مدد کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔ اس لئے جن لوگوں نے پیسے دئے ہوں انہیں وہ پیسے واپس کردینے چاہئے۔

بہت سی جگہ پر پڑھانے والے پیسے پہلے سے متعین نہیں کرتے، اور مسجد والے بھی متعین نہیں کرتے، لیکن بعد میں ہدیہ کے طور پر دیتے ہیں، وہ بھی نا جائز ہے، اس لئے کہ فقہ کا قانون ہے کہ **المعروف کالمشروط** یا ہر مرتبہ کا دستور ہو جیسا کہ ہمارے یہاں تقریباً بہت سی مسجدوں میں یہی ہوتا ہے تو یہ بھی شرط کے درجہ ہی میں ہے۔

افضل اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ حافظ صاحبان کسی بھی طرح کے عوض کے بغیر تراویح پڑھائیں، اور ان کے پیچھے سننے والا ہر مصلی ان کا احسان مانے کہ انہوں نے قرآن سنایا تو ہمیں قرآن سننے ملا، اور ایک ساتھ دو سنت ادا کرنے کا موقعہ ملا، تو تنہائی میں اپنی طرف سے جتنی خدمت ہو سکے کسی بھی طرح کی پہلے سے شرط کئے بغیر یا دکھاوے کے بغیر جو ہو سکے اپنی طرف سے تراویح خواں کی مدد کرے تو تراویح پڑھانے والے کے لئے بھی جائز کہلائے گا، اور مدد کرنے والے کو بھی خاص ثواب ملے گا۔

دوسرا ایک طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے: کہ ایسے حافظ صاحبان کو رمضان کے مہینہ میں نماز

پڑھانے کے لئے نائب امام یا مدرسہ میں تعلیم کے لئے ملازمت پر رکھ سکتے ہیں، جتنی بھی رقم عوض کے طور پر متعین کرنا چاہیں کر سکتے ہیں، اس کی گنجائش نکل سکتی ہے، باقی تراویح پڑھانے کا طے کر کے تراویح پڑھانے کا عوض دینا یا عوض لینا جائز نہیں ہے۔

﴿۷۰۰﴾ فاسق اور فاجر امام کے پیچھے تراویح

سوال: رمضان المبارک قریب آتے ہی یہاں کے کچھ حفاظ جو پورے سال شرٹ اور پینٹ اور کلین شیو کر کے پھرتے ہیں، فرض نمازیں بھی پوری پابندی سے نہیں پڑھتے، اور دس مہینوں تک دنیاوی امور میں مشغول رہتے ہیں، سینما ہال، اور تفریح گاہوں کو آباد کرتے رہتے ہیں، وہ لوگ رجب کے مہینہ سے رمضان آنے تک داڑھی رکھ لیتے ہیں، اور کفنی اور پائجامہ پہننا شروع کر دیتے ہیں، اور مسجد کے متولیان تراویح کے لئے ایسے حفاظ کو متعین کر دیتے ہیں، اور ایک یا دو فرض نماز کی ذمہ داری بھی انہیں دے دیتے ہیں تو یہ کتنا مناسب ہے؟

دوسری بات یہ کہ صلاحیت سے زیادہ لوگ تعلقات کی طرف توجہ دیتے ہیں، مثلاً: متولی کے رشتہ دار یا کوئی مالدار شخص ہو جو مسجد میں زیادہ چندہ دیتے ہیں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے حفاظ کا تقرر کیا جاتا ہے، جس میں اچھے حفاظ کو تراویح پڑھانے سے منع کر دیا جاتا ہے، یہ کہاں تک درست ہے؟ اس کا صحیح جواب اسلامی روشنی میں دینے کی آنجناب سے میری مؤدبانہ گزارش ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... فرض نماز کی امامت یا تراویح پڑھانا ایک بہت بڑا مرتبہ ہے۔ نمازیوں اور اللہ جل شانہ کے درمیان امامت کرنے والا واسطہ بنتا ہے، اور حضور

ﷺ کی نیابت کرتا ہے، اسی لئے شریعت میں ایسے شخص کے لئے جو مقتدیوں میں سب سے زیادہ علم، تقویٰ، پرہیزگاری اور اخلاق میں افضل ہوں اسے امام بنانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ فاسق اور فاجر کی امامت چاہے فرائض کے لئے ہو یا تراویح کے لئے فقہاء نے مکروہ تحریمی بتائی ہے، اس لئے متقی، پرہیزگار عالم ملتے ہوں تو ایسے ہی افراد کو امامت کے لئے متعین کرنا چاہئے۔

تراویح کی امامت کے لئے قرآن شریف کی صفائی اور مخارج کی صحت کے ساتھ ادائے گی، قوت حفظ، آواز، لہجہ اور مقتدیوں میں جو محبوب ہو اس کا خاص لحاظ کرنا چاہئے۔

آپ نے لکھا ہے: کہ صلاحیت سے زیادہ لوگ تعلقات کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے، یہ مناسب نہیں ہے، متولی یا ذمہ داروں کو بھی اللہ کے یہاں جواب دینا ہے، اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں رہنمائی کی گئی ہے: کہ کوئی ذمہ دار کسی کام کے لئے کسی کو متعین کرے اور اس ذمہ دار کو اس سے زیادہ صلاحیت والا شخص مل سکتا ہو تو اس ذمہ دار نے خیانت کی ہے اس لئے رشتہ داری کا لحاظ یا تعلقات سے زیادہ صلاحیت کو اہمیت دینی چاہئے۔

اب جو لوگ پورا سال سینما گھروں یا تفریح گاہوں کی جگہوں کو آباد کرتے رہتے ہوں اور فاسق اور فاجر کے زمرہ میں آتے ہوں تو ایسے لوگ جب بھی سچے دل سے توبہ کریں اور مستقبل میں ایسے برے اعمال نہ کرنے کا پکا عزم کریں اور اپنے اعمال کی اصلاح کرلیں تو اللہ تعالی ان کے گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ اور گناہوں کے معاف ہونے سے فاسق اور فاجر نہیں رہتے، اس لئے ایسے افراد امامت کے لئے غیر لائق نہیں رہتے۔

سچی توبہ کے بعد ان کے پرانے اعمال کو یاد کرکے انہیں ذلیل کرنا بھی صحیح نہیں ہے، اللہ تعالی نے معاف کردیا تو ہمیں بھی معاف کردینا چاہئے۔ اور جو علماء وقتی اصلاح یا وقتی بزرگی یا وقتی تقویٰ حاصل کرتے ہیں وہ فاسق اور فاجر ہی کے شمار میں آتے ہیں ان کی امامت مکروہ تحریمی اور انہیں عزت دینا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۰۱﴾ شبینہ کا حکم

سوال: شبینہ کا ختم کا کیا مطلب ہے؟ اسلام میں اس کی ادائے گی کا کیا طریقہ ہے؟ اور شبینہ کا حکم کیا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً: ہمارے یہاں ایک رات میں تراویح کی جماعت کرکے تراویح کی نماز میں پورا قرآن ختم کرنے کو شبینہ کہا جاتا ہے۔ بعض شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے اس طرح پورا قرآن شریف ختم کیا جائے تو منع نہیں ہے، جائز ہے لیکن ان شرائط کا لحاظ نہیں کیا جاتا، اس لئے فقہاء نے منع لکھا ہے۔ (امداد الفتاویٰ:۱) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۰۲﴾ شبینہ کے لئے کچھ شرائط کی پابندی ضروری ہے

سوال: ہمارے گاؤں کی بستی آٹھ سو (۸۰۰) افراد کی ہے، اس میں مسلمانوں کی آبادی تین سو (۳۰۰) ہے تو ہمارے یہاں تراویح کی نماز میں شبینہ کا ختم کر سکتے ہیں؟ ہمارا ارادہ اطراف کے دو تین گاؤں میں بھی خبر کرنے کا ہے؟ شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراویح میں ایک رات میں پورا قرآن شریف ختم کرنے کی اجازت تو ہے لیکن اس کے لئے دوسرا کوئی اہتمام یا اعلان نہ ہو، تراویح پڑھانے والا ہر شخص زیادہ قرأت کے لئے رضامند ہو، ائمہ کی تلاوت صاف ہو اور پڑھنے والا اور سننے

والا تلاوت کے ادب کا لحاظ کر سکتا ہو تبھی شبینہ کا ختم رکھنا جائز کہلائے گا۔

﴿۷۰۳﴾ شبینہ کے متعلق تنبیہ

سوال: شبینہ کا ختم تراویح ہی میں ہو سکتا ہے؟ یا تراویح کے بعد نوافل میں ختم رکھا جائے تو صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً: تراویح کے علاوہ دوسری نفل نمازیں تہجد وغیرہ میں جماعت کرنا اور اس کے لئے لوگوں میں اعلان کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے اس طرح دوسری نفل نماز جماعت کے ساتھ تین سے زیادہ لوگوں کو نہیں پڑھنی چاہئے۔ اس لئے اس طرح کا اہتمام کر کے شبینہ کا ختم رکھنے میں مکروہ تحریمی کا گناہ ہوگا۔ (فتاوی رشیدیہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۰۴﴾ شرعی رو سے مسافر کون ہے؟

سوال: شریعت میں مسافر کون ہے؟ اور اسے فرض نمازیں کتنی پڑھنی چاہئیں؟ اور سنت و نوافل کے بارے میں کیا حکم ہے؟ باہر کسی جگہ گھومنے جانا ہو اور گھومتے گھومتے کسی شہر میں پہنچ گئے تو کیا وہاں مسافر کہلائیں گے؟ اور اس شہر میں رہنے کے بعد گھومنے نکلیں اور گھومتے گھومتے نماز کا وقت ہو جائے، اور مسجد میں پہنچنے پر وہاں جماعت ہو گئی ہو تو دو یا تین چار آدمی مل کر جماعت سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ مسافر ہونے کی حالت میں امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنے کی صورت میں کتنی اور کس طرح نماز پڑھنی چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جو شخص ۴۸ میل یا سوا ستتر کلو میٹر دور جانے کے ارادہ سے نکلے وہ شخص اپنے گاؤں کی بستی سے باہر نکلتے ہی مسافر کہلائے گا۔ اور جب تک کسی جگہ پندرہ دن سے زیادہ رہنے کی نیت سے نہ ٹھہرے یا اپنے وطن واپس نہ آ جائے تب تک

مسافر ہی رہے گا۔

اور اس کے لئے ہر چار رکعت والی فرض نماز میں قصر یعنی چار کے بجائے دو رکعت پڑھنا حنفی مذہب کے مطابق واجب ہے۔ سنن ونوافل میں قصر نہیں ہوتی، اس لئے ان کو پوری ہی پڑھنی چاہئے۔ لیکن اگر جلدی ہو یا کسی اور وجہ سے نہ پڑھ سکیں تو سنت مؤکدہ چھوڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ مسافر ہونے کی حالت میں تنہا نماز پڑھیں یا امام بن کر نماز پڑھائیں دونوں صورتوں میں قصر کرنا ضروری ہے۔ البتہ مقیم امام کے پیچھے مقتدی بن کر نماز پڑھ رہے ہوں تو اب امام کی متابعت میں پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۰۵﴾ مسافر کب بنتا ہے؟

سوال: ۵۰ کلومیٹر کی مسافری کر کے میں ایک بستی میں پہنچا، واپس ہوتے وقت ایسے راستہ سے آیا جس سے اسی (۸۰) کلومیٹر ہوتے تھے، تو کیا واپسی میں قصر کرنی پڑے گی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......۸۰ کلومیٹر مقدار سفر سے زیادہ ہے، اس لئے واپس آتے وقت سفر کی نیت کی ہوگی تو قصر کرنی پڑے گی۔ اس لئے کہ جس راستہ سے سفر کیا جائے اسی کا اعتبار ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۰۶﴾ وطن اصلی کسے کہتے ہیں؟

سوال: غلام گجرات میں رہتا ہے، اس کا وطن اصلی گجرات ہے، لیکن کاروبار ممبئ میں کرتا ہے، تو جب وہ گجرات اپنے وطن میں جائے گا تو قصر کرے گا یا نہیں؟ غلام کا لڑکا ممبئ میں پیدا ہوا ہے، اور وہ جب گجرات جائے گا تو قصر کرے گا یا نہیں؟ اس کی پیدائش ممبئ کی ہے، تو اس کا وطن اصلی ممبئ کہلائے گا یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... غلام اپنے وطن اصلی گجرات جائے گا تو وہاں نماز پوری پڑھے گا، جس جگہ پیدائش ہوئی، گھر، مکان اور ہمیشہ وہاں رہنے کا ارادہ ہو وہ جگہ وطن اصلی کہلاتی ہے، اس لئے غلام کا لڑکا گجرات میں پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت سے ٹھہرے گا تو قصر کرے گا۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۰۷﴾ وطن اقامت سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔

سوال: میں سورت میں ملازمت کرتا ہوں، یہاں میں بال بچوں کے ساتھ رہتا ہوں، اور میرا اصل وطن (باپ کا گاؤں) یہاں سے تین منزل یعنی ۴۸ میل سے زیادہ فاصلہ پر ہے، اور مجھے یہاں سے آفس کے کاموں کے لئے یا دوسرے کاموں کے لئے ۱۵ دن کے اندر اندر ۴۸ میل سے زیادہ فاصلہ پر جانا ہوتا رہتا ہے، تو میں یہاں پر یعنی سورت میں نماز پڑھوں تو قصر کروں یا نہیں؟

اگر مجھے میرے گاؤں اور ملازمت کی جگہ کے درمیان میں ۴۸ میل سے زیادہ جانا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور دوسری طرف ہو تو کیا حکم ہے؟ سورت میں آکر میرا پھر باہر جانا تو نہیں ہوتا، لیکن کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا، کل بھی جانا پڑے، مہینہ بھی نکل جائے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... تم جس جگہ پندرہ دن سے زیادہ رہنے کی نیت سے ٹھہرتے ہو اسے وطن اقامت کہتے ہیں، اور وطن اقامت سفر کے ارادہ سے نکلنے سے ختم ہو جاتا ہے یعنی تم سورت سے ۴۸ میل سے زیادہ سفر کے ارادہ سے نکلو گے تو نکلتے ہی قصر کرنی ضروری ہے۔ اب دوبارہ وطن اقامت میں آتے ہی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو تو نماز پوری پڑھنی پڑے گی، ورنہ قصر کرتے رہنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۰۸﴾ وطن اصلی میں قصر پڑھیں تو

سوال: زید نے وطن اصلی میں پہنچ کر چھ اور سات دن کی سب نمازیں قصر ہی ادا کیں تو یہ نمازیں دوبارہ دہرانی (اعادہ کرنا) ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... وطن اصلی میں پوری نمازیں پڑھنی فرض ہیں، اس لئے قصر کرنے سے فرض مکمل نہیں ہوگا۔ اس لئے جتنی نمازیں قصر کی ہیں ان کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، وہ نمازیں قضا شمار کی جائیں گی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۰۹﴾ اقامت کی نیت سے نمازیں پوری پڑھنی ضروری ہیں۔

سوال: ایک شخصیت پنجاب سے بنگال آتی ہے، اور ایک ضلع میں اقامت کے ارادہ سے چھ مہینہ اس طرح گذارتے ہیں کہ ایک دو دن ایک جگہ وعظ کی، اور ایک دو دن دوسری جگہ۔ اس طرح پانچ چھ مہینے ایک ہی ضلع کے دس بارہ گاؤں میں گذارتے ہیں تو ان حالات میں نماز قصر کرنی چاہئے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلما: ...... پنجابی شخصیت نے بنگال مین جا کر ایک ہی جگہ اقامت کی نیت کر لی تو اب جب تک سفر کی نیت نہ کرے تب تک نماز پوری پڑھنی ضروری ہے۔ (شامی:۱) لیکن سوال میں لکھنے کے مطابق الگ الگ جگہوں پر ایک دو دن وعظ کے پروگراموں کی وجہ سے سفر کرتے رہیں اور اقامت کی نیت نہیں کی تو نماز قصر کرنی ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم۔

﴿۷۱۰﴾ کتنے کلومیٹر کے سفر کے ارادہ سے قصر کا حکم آئے گا؟

سوال: ہم جب سفر کریں تو کتنے کلومیٹر وطن سے دور جانے کا قصد ہو تو قصر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلما: جب ستتر (۷۷) کلومیٹر سے زیادہ دور جانے کے ارادہ سے اپنی بستی سے باہر نکلیں اور بستی کے مکانات کی حد ختم ہو جائے تو قصر پڑھنا لازم ہے۔ اس میں چار رکعت والی فرض نمازیں دو رکعت پڑھنی ضروری ہیں۔ (شامی) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۱۱﴾ کتنے کلومیٹر کے قصد سے قصر کرنی ضروری ہے؟

سوال: آج کل میل کے بجائے کلومیٹر چلتا ہے، تو کتنے کلومیٹر کے قصد سے قصر کا حکم آئے گا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اڑتالیس میل کے سوا ستتر کلومیٹر ہوتے ہیں، اس لئے اتنے کلومیٹر کے سفر کے ارادہ سے نکلنے سے نماز قصر کرنی پڑے گی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۱۲﴾ گھر سے نکلنے پر تیس میل اور واپس آتے وقت پچاس میل ہوئے تو مسافر کہلائے گا یا نہیں؟

سوال: میں اپنے گھر سے تیس میل کے سفر پر گیا تھا، وہاں سے واپس آتے وقت پچاس میل کے سفر پر جانا ہوا اور راستہ میں میرا شہر بھی آیا تو اس صورت میں مسافر کہلاؤں گا یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اولاً سوال میں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے اسی پر جواب کا مدار ہے۔ اور وہ یہ کہ مذکورہ جگہ سے پچاس میل کے سفر پر نکلتے وقت راستہ میں جب آپ کا وطن بھی آتا ہے تو اس وقت آپ کا ارادہ کیا تھا؟

اگر وطن کی حد میں داخل ہو کر آگے جانے کا ارادہ تھا تو مسافر نہیں کہلائیں گے، اس لئے کہ مسلسل اڑتالیس میل کے سفر کا ارادہ نہیں تھا۔ اور اگر وطن کو ایک طرف رکھ کر آبادی کی حد میں داخل ہوئے بغیر آگے جانے کا ارادہ تھا تو مسافر کہلائیں گے، اور نماز قصر کرنی ضروری ہے۔ (ہدایہ، شامی) فقط واللہ تعالی اعلم۔

﴿۷۱۳﴾ قصر کب ہوگی؟

سوال: میں پچاس کلومیٹر کے ارادہ سے گھر سے نکلا، اور ایک گاؤں پہنچا، وہاں سے پھر آگے تیس کلومیٹر گیا، تو اب مجھے نمازیں قصر کرنی ہوں گی یا نہیں؟ اور جب میں وہاں سے واپس آؤں گا تو پورے اسی کلومیٹر کا سفر ہوگا تو اب قصر کرنی ہوگی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... صورت مسئولہ میں سفر تو اسی کلومیٹر کا ہو گیا، لیکن سفر میں نکلتے وقت ایک ساتھ سوا ستتر کلومیٹر کے سفر کی نیت نہیں تھی اس لئے مسافر شرعی کہلائے گا نہیں، اور قصر واجب نہیں ہوگی لیکن واپسی میں پورے اسی کلومیٹر کے سفر کی نیت ہے اس لئے قصر کرنی ضروری ہے۔ (شامی: ۵۲۶، بحر، طحطاوی: ۲۵۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۱۴﴾ پندرہ دن ٹھہرنے کے ارادہ سے جانے والا مسافر راستہ میں قصر کرے گا۔

سوال: زید پندرہ دن ایک جگہ ٹھہرنے کی نیت سے اپنے وطن اصلی سے جا رہا ہو تو راستہ میں وطن اقامت پہنچنے سے پہلے نمازیں قصر کرے گا یا نہیں؟ اور جب وطن اقامت سے اپنے وطن اصلی کی طرف آ رہا ہو تو دونوں وطنوں کے درمیان کے سفر میں اپنی نمازیں قصر کرے یا مکمل پڑھے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... وطن اصلی سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کے ارادہ سے سفر شروع کیا تو جب تک کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو نمازیں قصر کرنی ضروری ہیں۔

اس لئے مسئولہ صورت میں کسی جگہ کو جب تک وطن اقامت نہ بناوے تب تک نمازیں قصر کرے، اسی طرح وطن اقامت سے وطن اصلی کی طرف جاتے ہوئے سفر میں جتنی نمازیں

آویں وہ بھی مسافری کے حکم میں آنے کی وجہ سے قصر کرنی پڑے گی۔(شامی، وغیرہ) فقط

﴿۷۱۵﴾ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہوتو قصر ہی کیا جاوے۔

سوال: میں میری عورت کے ساتھ سفر میں نکلا، اڑتالیس سے پچاس میل پہنچنے پر حیض آ گیا، ہمیں وہاں آٹھ دن رکنا پڑا، میری عورت تین دن کے بعد پاک ہوگئی، تو اب وہ نماز قصر پڑھے گی یا اتمام کرے گی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلما: مسافر بننے کے بعد جب تک کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کریں نمازیں قصر کرنی ضروری ہیں، اس لئے مسئولہ صورت میں مرد اور عورت دونوں کے لئے قصر کرنا ضروری ہے۔(شامی، وغیرہ) فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۱۶﴾ سفر کی حالت میں عورت بھی قصر کرے گی؟

سوال: میں سفر کے ارادہ سے نکلا، میرے ساتھ میری عورت گھر سے حیض کی حالت میں میرے ساتھ چلی، اڑتالیس میل پہنچنے کے بعد دوسرے دن وہ پاک ہوئی، تو اب وہ نماز قصر کرے گی یا پوری پڑھے گی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حالت حیض میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اور ان نمازوں کی قضا بھی نہیں ہے، اور حیض سے پاک ہونے کی حالت میں وہ مسافر ہی ہے تو قصر کرے گی۔فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۱۷﴾ عورت شوہر کے گھر نماز میں اتمام کرے گی؟

سوال: عورت شادی کے بعد اپنے شوہر کے یہاں پہلی مرتبہ جاتی ہے تب پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہوتی ہے، تو نماز میں اتمام کرے گی یا قصر کرے گی؟ اور والد کے یہاں

جب جائے گی تو قصر کرے گی یا اتمام کرے گی؟ شوہر کا گھر والد کے گھر سے پچاس میل دور ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... عورت شادی کے بعد شوہر کے تابع سمجھی جاتی ہے، اب شوہر نے عورت کو رواج کے مطابق نقد مہر وغیرہ اس کا جو حق ہے وہ اس کو دے دیا ہو تو شوہر کے یہاں پہنچ کر عورت نماز پوری پڑھے گی۔

عورت کے سفر کا اس وقت اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ شوہر کے ساتھ رہنے سے اور اس کے تابع ہونے سے اس کا وطن اصلی (اس کے والد کا گھر) باطل ہو جائے گا۔ اور والد کے یہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت پر نماز قصر کرے گی۔ (امداد الفتاویٰ، عزیز الفتاویٰ، شامی، عینی شرح کنز) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۷۱۸﴾ کشتی بان (ملاح) بندرگاہ میں نماز قصر کرے گا؟

سوال: ہم سمندری جہاز میں سفر کرتے ہیں، اور بہت سے پورٹ (بندرگاہوں) میں پھرتے رہتے ہیں، کسی پورٹ میں پندرہ دن ٹھہرتے ہیں، تو کسی پورٹ میں اٹھائیس دن، تو کسی پورٹ میں مہینہ بھی نکل جاتا ہے، کبھی کبھی سمندر میں ایک مہینہ تک جہاز چلتا رہتا ہے تو قابل دریافت امر یہ ہے کہ اس درمیان ہمیں نماز کس طرح ادا کرنی چاہئے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... جب کوئی شخص اپنے وطن سے اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ کے سفر کے ارادہ سے نکلتا ہے تو وہ شرعی مسافر کہلاتا ہے، اور اب اس کے لئے چار رکعت والی نمازیں دو رکعت پڑھنی فرض ہو جاتی ہیں، اس لئے آپ کے لئے حکم یہ ہے کہ آپ چار رکعت والی نمازیں دو رکعت قصر پڑھیں گے۔

اور جب کبھی کسی بندرگاہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو تو اتنے دن پوری نمازیں پڑھنی ضروری ہے، اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو قصر کرتے رہیں۔

جس جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر کے پوری نمازیں پڑھتے تھے اب وہاں سے جب آگے جانے کے لئے آپ بندرگاہ چھوڑ دیا تو دوبارہ قصر کرنی چاہئے۔ (شامی، کتب فقہ)

﴿۷۱۹﴾ کیا سمندری جہاز میں نماز قصر کریں گے یا اتمام؟

سوال: سمندری جہاز میں حاجی صاحبان ممبئ سے روانہ ہو کر آٹھ دس دن میں جدہ پہنچتے ہیں، تو جہاز میں نماز قصر کریں گے یا اتمام کریں گے؟ اگرچہ یہ لوگ پندرہ بیس دن میں منزل پر پہنچیں گے لیکن روزانہ پانچ پچیس میل کا ہی سفر ہوتا ہے، تو ان حالات میں نماز قصر کریں یا اتمام کریں؟ برائے مہربانی جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جہاز میں سفر کرنے کی صورت میں نماز میں قصر ہی کیا جائے گا، اس لئے کہ وہ لوگ سفر ہی میں شمار کئے جاتے ہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۲۰﴾ قصر کہاں سے کہاں تک ہوگی؟

سوال: زید وطن اقامت سے وطن اصلی کی طرف سفر کرے تو قصر نماز کہاں سے کہاں تک پڑھے؟ زید وطن اصلی میں صرف چھ یا آٹھ دن ہی رہنا چاہتا ہے تو اس کا خلاصہ فرماویں یعنی قصر پڑھے یا پوری نماز پڑھے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... جب وطن اقامت سے سفر کی نیت سے بستی سے باہر نکل جائیں تو قصر کرنا لازم ہو جائے گا، اور وطن اصلی کی آبادی کے شروع ہوتے ہی پوری نماز پڑھنے کا حکم آجائے گا۔ وطن اصلی میں کم دن رہنے کا ارادہ ہو یا زیادہ، نماز پوری پڑھنی پڑے

گی۔ (شامی، وغیرہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۲۱﴾ کونسی نماز میں قصر نہیں ہے؟

سوال: کون کونسی نمازوں میں قصر نہیں پڑھ سکتے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... فجر، مغرب اور وتر یا سنتوں میں قصر نہیں ہے۔

﴿۷۲۲﴾ سفر کی قضا نماز حضر میں قصر پڑھیں گے۔

سوال: سفر میں جو نمازیں قضا ہو جائیں ان کو اگر مقیم بننے کے بعد ادا کیا جائے تو قصر پڑھیں گے یا پوری پڑھیں گے؟ اسی طرح مقیم کی جو نمازیں قضا ہو گئی ہوں وہ سفر میں ادا کرے تو قصر کرے یا پوری پڑھے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... حالت سفر میں قضا شدہ نمازوں کو قصر ہی پڑھنا ضروری ہے۔ اور مقیم ہونے کی حالت میں جو نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کو سفر میں ادا کریں یا حالتِ اقامت میں، دونوں صورتوں میں پوری ہی پڑھنی ضروری ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۲۳﴾ حج میں قصر کے مسائل

سوال: ایک شخص ذی الحجہ کی پہلی تاریخ کو مکہ مکرمہ پہنچا، وہاں اس نے پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا، اب وہ شخص آٹھویں ذی الحجہ کو ارکان حج ادا کرنے کے لئے منیٰ اور عرفات اور مزدلفہ گیا تو مذکورہ جگہوں پر نماز کے لئے کیا حکم ہے؟ قصر کرنی ضروری ہے یا پوری پڑھی جائے گی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مذکور شخص نے پندرہ دن ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کی، بلکہ منیٰ اور مزدلفہ وغیرہ مل کر پندرہ دن کی نیت کی ہے، (اس لئے کہ وہ شخص حج کے لئے گیا ہے) اس لئے ان کی یہ نیت صحیح نہیں ہوگی، اور انہیں قصر کرنا ضروری ہے۔

﴿۲۴۷﴾ سفر کی حالت میں مکہ اور منیٰ پہنچنے پر نماز قصر کریں یا اتمام؟

سوال: محترم مفتی صاحب! بعد سلام مسنون،

حال میں سفر حج کی حالت میں ایسا سننے میں آیا کہ ہم مسافر ہوں اور مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور دس دن کے بعد منیٰ بھی جانے کا ہو تو اب مکہ میں اور منیٰ میں پوری نماز پڑھنی پڑے گی، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......ہم سفر میں ہوں اور مکہ مکرمہ یا دوسری کوئی جگہ پہنچیں اور اس جگہ مکمل پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو سفر ختم ہو جائے گا، اور اگر دو تین الگ الگ جگہوں پر ٹھہرنے کی نیت کی ہو تو سفر ختم نہیں ہوتا، یعنی قصر کا حکم برقرار رہتا ہے۔ حاجی سفر کر کے جب حج کے لئے مکہ مکرمہ پہنچتا ہے، تو مکمل پندرہ دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو مقیم کہلائے گا اور نمازوں میں اتمام کرے گا۔ (مرد اور عورت دونوں کے لئے یکساں حکم ہے)

لیکن مسئولہ صورت میں پندرہ دن مکمل ہونے سے پہلے منیٰ وعرفات اور مزدلفہ وغیرہ وغیرہ الگ الگ مقامات پر وقت لگانا پڑے گا، اس لئے حاجی کے لئے یہ سفر ہی کی حالت سمجھی جائے گی، اس لئے اسے قصر ہی کرنا پڑے گا۔ مدرسہ مظاہر العلوم سے حال میں ایک فتویٰ آیا ہے جسے مزید تشفی کے لئے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:

الجواب وباللہ التوفیق: (۲۱۷)

منیٰ ایک مستقل جگہ ہے، سفر اور اقامت کے لئے یہ مکہ مکرمہ کے تابع نہیں ہے، اس کی صراحت تمام فقہاء اور محدثین نے کی ہے۔

ولو نوى الاقامة خمسة عشر يوما في موضعين فان كان كل منهما اصلا بنفسه نحو مكة و منى و الكوفة و الحيرة لا يصير مقيما و ان كان احدهما تبعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقميا۔ (فتاویٰ ہندیہ: ۱/۱۴۰،

بدائع: ۱/ ۲۷۰، بحر الرائق: ۲/ ۲۵۱)۔

خارج مصر کی کسی جگہ کو شہر کے ساتھ متصل کرنے اور شہر میں شمار کرنے کے لئے اور سفر و اقامت کے مسئلہ میں اس جگہ کو شہر کے تابع بنانے میں کچھ بنیادی شرطیں ہیں:

پہلی شرط: شہر کی آبادی وہاں تک پہنچ جائے۔ دوسری شرط: خود اس جگہ پر بھی آبادی ہو۔

فتاویٰ ہندیہ: ۲/ ۲۵۱ میں ہے:

فان كان بقرب ذلك قرى لاهل الذمة فعظم المصر حتى بلغ تلك القرى و جاوزها، فقد صارت من جملة المصر لاحاطة المصر بجوانبها (الفتاوى الهندية: ۲/ ۲۵۱)۔

اس عبارت میں اہل ذمہ کی بستی کو شہر کے ساتھ ملانے کے لئے شہر کی آبادی کے وہاں تک پہنچ جانے کی قید لگائی گئی ہے۔ دوسری بستی کو ملانے کی بات ہے، اس سے معلوم ہوا کہ وہاں بھی آبادی کا ہونا ضروری ہے۔

شامی میں ہے: جو شخص شہر کی آبادی سے اپنا سفر شروع کر رہا ہو اس پر مسافر کے احکام تب وارد ہوں گے جب وہ اس جگہ سے آگے نکل جائے جو شہر کے تابع ہے، مثلاً: ربض مصر یعنی وہ مکانات جو شہر کے کنارے پر آباد ہوں اور وہ آبادی جو شہر کے کنارے پر آباد ہو، اسی طرح وہ آبادی جو شہر سے متصل ہو وہ بھی شہر ہی کے تابع ہے۔

و اشار الى انه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الاقامة كربض المصر و هو ما حول المدينة من بيوت و مساكن فانه فى حكم المصر و كذا القرى المتصلة بالربض فى الصحيح۔ (شامی: ۱/ ۵۲۵)۔

شہر سے متصل مکانات اور متصل گاؤں سب میں آبادی ہوتی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ خود

اس جگہ میں آبادی کا ہونا ضروری ہے۔

اگر وہ جگہ خود آبادی سے خالی ہے تو پھر اس کی حیثیت فناء مصر کی ہے، فناء مصر وہ جگہ ہے جو شہر کی ضرورتوں کے لئے ہوتی ہے یعنی شہر سے باہر کی وہ جگہ جو شہریوں کی عام ضرورتوں کے کام میں آتی ہو، مثلاً: مردوں کو دفن کرنے کے لئے قبرستان، نمازِ عید ادا کرنے کے لئے عیدگاہ کی جگہ، گھوڑ دوڑ کا میدان، وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر وہ جگہ شہر سے متصل ہو اور اس کی دوری قدر غلوہ یعنی ۱۳۷ میٹر سے کم ہو تو وہ بھی شہر کے تابع ہی شمار کی جاتی ہے۔

و اما الفناء و هو مكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب و دفن الموتى و القاء التراب، فان اتصل بالمصر اعتبر مجاوزته و ان انفصل بغلوة او مزرعة فلا كما يأتي، بخلاف الجمعة فتصح اقامتها فى الفناء و لو منفصلا بمزارع۔ (رد المحتار: ۱/۵۲۵)۔

بستی کا متصل ہونا ایسی جگہ سے ہوا ہے جہاں آبادی نہیں ہے، اور نہ ہی وہ جگہ فناء مصر میں سے ہے، تو یہ ملنا قابل اعتبار نہیں ہے، اور اس جگہ کو شہر کے تابع نہیں سمجھا جائے گا۔

حضرات فقہاء کرام نے یہ وضاحت کی ہے کہ کھیتی باڑی اور باغات وغیرہ جو اس شہر سے متصل ہوں وہ شہر کے حکم میں نہیں ہیں، اس لئے کہ نہ تو اس میں آبادی ہے اور نہ ہی اس پر فناء مصر کی تعریف صادق آتی ہے۔ اس کھیتی باڑی اور باغات میں اس کے محافظ اور کام کاج کرنے والے اگر چہ پورا سال وہاں رہتے ہوں پھر بھی اس جگہ کو شہر میں داخل نہیں سمجھا جائے گا اس لئے کہ باغات اور کھیتی باڑی رہنے کی جگہ نہیں ہیں۔

بخلاف البساتين، و لو متصلة بالبناء لانها ليست من البلدة و لو سكنها اهل البلدة فى جميع السنة او بعضها۔ (مندرجہ بالا: ۱/۵۲۵)۔

مذکور الصدر مسئلہ میں تبعیت کے شرائط مفقود ہیں، کچھ جگہوں سے منیٰ کے ساتھ آبادی کا مل جانا مان بھی لیا جائے تو بھی خود منیٰ میں آبادی نہیں ہے، اور آگے مزدلفہ اور عرفات میں بھی آبادی نہیں ہے، حقیقت میں منیٰ، مزدلفہ اور عرفات پہاڑوں کے درمیان میں ریتیلے پہاڑ کی جگہ ہے، جو رہنے اور آبادی کی جگہ نہیں ہیں بلکہ مناسک (حج کے اراکین ادا کرنے) کی جگہ ہے، حکومت کی طرف سے قانوناً بھی اس جگہ رہائش کی یا آباد ہونے کی ممانعت ہے۔ حکومت کے دفتری کاغذات میں بھی اس جگہ کو غیر رہائشی علاقہ اور شعائر مقدسہ کی حیثیت سے بتایا گیا ہے۔ اس میں جو شاہی محل، اسپتال اور آفس وغیرہ ہیں وہ اصالۃ حج کے دنوں کے لئے ہیں، حج کے ایام کے علاوہ اور دنوں میں اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں ہے، اس لئے حجاج کے خیموں کی طرح وہ جگہیں بھی پورا سال خالی رہتی ہیں۔

جو نئی تعمیرات ہو رہی ہیں وہ بھی حجاج کی سہولت کے لئے یا منتظمین کے لئے وقتی طور پر رہنے کی سہولت کے لئے ہوتی ہیں، اور پورا سال حکومت کے افسران کی ضرورت یا رکنے کے لئے ہوتی ہیں، اور یہ تعمیر ان خیموں اور نئی تعمیرات کی نگرانی کے لئے ہوتی ہیں، رہائش کے مقصد سے نہیں ہے، اور خدام اور کارکنان کے رہنے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

شرعی طور پر بھی منیٰ میں آبادی منع ہے اور ناپسند ہے۔ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن دارمی ۶۸۱/۶: میں ایک باب قائم کیا ہے: **باب کراهية البنيان في المنى**؛ اس میں حضرت عائشہؓ کی حدیث بیان کی ہے کہ:

قالت قلت: يا رسول الله الا نبنى لك بمنى يظلك فقال رسول الله ﷺ منى مناخ من سبق۔

امام دارمی کے علاوہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو اپنی جامع میں اور ابن

ماجہ نے اپنی سنن میں اور امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس روایت کو بیان کیا ہے۔ اس لئے حضرات محدثین اور فقہاء محققین اس بات پر متفق ہیں کہ منیٰ اور عرفات میں تعمیری کام پسندیدہ نہیں ہیں، اس جگہ کی حیثیت دائمی شعائر کی ہے، اور یہ رہائش کی جگہ نہیں ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامی طیبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ:

فمنع و علل بان منی موضع لاداء النسك من النحر و رمی الجمار و الحلق یشترك فیه الناس فلو بنی فیها لادی الی کثرة الابنیة تاسیا به فتضیق علی الناس و کذلك حکم الشوارع و مقاعد الاسواق۔ (مرقاۃ: ۵/۵۱۷، طیبی: ۵/۲۹۷)۔

علامہ ابن رشد نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ منیٰ میں تعمیری کام کو ناپسند کرتے تھے۔ (البیان والتحصیل: ۱/۲۵۳)۔ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے منیٰ میں تعمیری کام کو بدعت کہا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۲۶/۱۱۹)۔

شہر رہنے کے لئے ہوتا ہے، فناء شہر شہر کی ضرورتوں کے لئے ہوتا ہے، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات نہ تو رہنے کے لئے ہیں اور نہ ہی شہر کی ضرورتوں کے لئے ہیں۔ شہر اور فناء شہر کا مقصد الگ الگ ہے، اور شعائر مقدسہ کا مقصد الگ ہے، اس لئے یہ شعائر شہر کے تابع نہیں ہوں گے، ان کی ایک الگ حیثیت اور پہچان ہے اور استقلالی حیثیت نصوص سے اور محدثین اور فقہاء کے اجماعی کلام سے ثابت ہے۔

اگر مان بھی لیا جائے کہ چاروں طرف سے آبادی آ کر وہاں مل جائے تو بھی شعائر نسک ہونے کی وجہ سے اس کی استقلالی حیثیت ختم نہیں ہوگی، اور وہ شہر کے تابع نہیں سمجھی جائے گی، اس لئے کہ دو جگہیں مستقل ہوں اور متصل ہو جائیں تو بھی ایک دوسرے کے تابع نہیں ہوں گے۔

امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل سے مسعیٰ سے متعلق سوال کیا گیا کہ سعی کی جگہ مسعیٰ پہلے مسجد حرام سے باہر تھی لیکن اب مسجد کے احاطہ میں اور عمارت میں آ گئی ہے تو کیا یہ جگہ مسجد کے حکم میں سمجھی جائے گی؟ اس کا جواب نفی میں دیتے ہوئے یہ وجہ بتائی کہ مسعیٰ مشاعر میں ایک مشعر ہے اس میں تحریف نہیں ہوسکتی، نہ تو اس کی ذات میں تحریف ہوسکتی ہے، اور نہ ہی اس کے حکم میں کچھ فرق آ سکتا ہے جو اس سے تبعاً متعلق ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

الذی یظهر لنا و الله اعلم ان المسعی لا یعد الیوم من المسجد الحرام و ان کان متصلا بالمسجد و ذلك لان موضع المسعی مشعر من المشاعر التی لا تتغیر و لا تتبدل لا بذواتها و لا بالاحکام المتعلقة بها تبعا لذلك، و بناء علی هذا فانه لا باس من بقاء الجنب و الحائض و النفساء فیه۔ الخ

اس جواب کی تائید میں مجلس **المجمع الفقهية الاسلامية لرابطة العالم الاسلامیه** نے جو فیصلہ نقل کیا ہے: اس میں بھی مسعیٰ کو مسجد کی عمارتوں میں ہونے کے باوجود اس کی حیثیت میں تحریف نہ کرنے کے اسباب میں اس کا مستقل شعائر ہونا بتایا گیا ہے۔

فقرر بلا غلبة ان المسعی بعد دخوله ضمن مبنی المسجد الحرام لا یاخذ حکم المسجد لانه مشعر مستقل، یقول الله عز و جل ان الصفاء و المروة من شعائر الله الخ

اس فتوے اور فیصلے پر سب اہل علم کا اتفاق ہے، اس سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ جو جگہ شعائر میں سے ہوں ان میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں ہوسکتی جو اس کی استقلالی حیثیت کے منافی ہے، اور نہ تو ان کی ذات میں اور ان سے متعلق کسی حکم میں، چاہے وہ حکم مناسک حج میں سے ہو یا مناسک حج کے علاوہ اور کسی سے اسکا تعلق ہو۔

یعنی مسعیٰ کی عمارت مسجد کے اندر آنے کے باوجود اس میں سعی کا حکم باقی ہے، جو مناسک حج میں سے ہے اسی طرح حائضہ اور نفساء عورتیں اس میں داخل بھی ہو سکتی ہیں جس کا تعلق مناسک حج میں سے نہیں ہے، دونوں طرح کے حکم میں کوئی تبدیلی اور فرق نہیں ہے۔

میری ناقص رائے کے مطابق یہ بات ٹھیک اسی طرح مسئلہ متنازع فیہ میں بھی ہے کہ منیٰ بھی مشاعر مقدسہ میں سے ایک مشعر ہے، اور شرعی نصوص سے ثابت اور دائمی حیثیت رکھنے والی جگہ ہے، رمی جمار جیسا اہم نسک یہاں ادا کیا جاتا ہے، اور منیٰ میں رات کے قیام کی عبادت بھی اس سے وابستہ ہے، اس لئے اس حیثیت سے اس کی ذات میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی، اور نہ ہی اس سے متعلق کسی حکم چاہے وہ مناسک حج میں سے ہوں یا حج کے علاوہ اور کوئی حکم ہوں' اس میں تحریف نہیں کی جاسکتی۔

اور اگر آبادی کے اتصال کی وجہ سے منیٰ کو مکہ مکرمہ کے تابع کہا جاتا ہے تو مناسک حج کا کوئی حکم نہیں بدلے گا لیکن دائمی جگہ اور مقام ہونے کی وجہ سے سفر اور اقامت سے متعلق جو اس کے احکام ہیں وہ سب بدل جائیں گے، اس لئے کہ سفر اور اقامت کے باب میں دائمی جگہ کا حکم الگ ہے، اور تابع اور ملحق جگہ کا حکم الگ ہے **کما لا یخفی۔**

تین دہائی پہلے منیٰ میں کچھ عمارتیں اور بلڈنگیں تھیں، اکابرین کی بعض تحریروں سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ ایک وقت مکہ مکرمہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے منیٰ کے ساتھ مل گئی تھی، علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ معارف السنن میں لکھتے ہیں کہ **غیر ان الآن قد اتصلت ابنیة مکة بها و بنیت فیها بیوت للسکنی و الحجاج فی الموسم۔** (معارف السنن: ۱۹۳/۶) ۔اس وصل کے باوجود منیٰ کو تابع مان کر وہاں اقامت کا حکم نہیں دیا گیا،

اس لئے کہ دائمی جگہ اتصال کے باوجود تابع نہیں بنتی۔ فقط۔ کتبہ: محمد طاہر عفی اللہ عنہ

مفتی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، ۲۶/۲/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح: زین العابدین، رئیس قسم التخصص، ۴/۳/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح: مقصود علی، مفتی مظاہر العلوم، سہارنپور، ۳۰/۲/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح: صدر مدرس، مدرسہ مظاہر العلوم، سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد پالنپوری، خادم دار العلوم دیوبند، ۳/۳/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح: محمد، ناظم مدرسہ مظاہر العلوم، سہارنپور۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ

الجواب و بالله التوفيق:

عہد نبوی سے لے کر آج تک مکہ معظّمہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات سب ہی ایک دوسرے سے الگ اور مستقل میدان اور مشاعر مقدسہ کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں، ان کے الگ الگ اور مستقل ہونے پر نصوص شرعیہ احادیث نبویہ اور کتب فقہ کی واضح عبارات موجود ہیں، مگر کچھ حضرات نے یہ شوشہ کھڑا کیا ہے کہ مکہ مکرمہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے منیٰ تک پہنچ گئی ہے، اور دونوں متصل ہو گئے، لہٰذا دونوں کے اتصال کی وجہ سے مکہ معظّمہ اور منیٰ دونوں ایک ہو گئے، یعنی میدان منیٰ مکہ معظّمہ کا حصہ اور اس کا جزء ہو گیا ہے، اس اختلاف کے پیدا ہونے کی وجہ سے نماز کے قصر و اتمام میں اور قربانی کے مسئلہ میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

(۱) حقیقت یہ ہے کہ یہ مشاعر مقدسہ منیٰ، مزدلفہ، عرفہ تینوں اپنی اپنی علیحدہ اور مستقل حیثیت رکھتے ہیں اور قیامت تک ان تینوں مشاعر کی حیثیت مستقل اور علیحدہ رہے گی، جو لوگ منیٰ اور مکہ کی آبادی کو متصل کہتے ہیں اگر بفرض محال یہ بات مان لی جائے جب بھی ان تینوں میدانوں کی حیثیت مستقل اور علیحدہ رہے گی اگر واقعۃً اتصال ابنیہ ہو جائے جب بھی منیٰ مکہ معظّمہ میں داخل نہ ہوگا، حتی کہ فناء مکہ بھی نہیں ہو سکتا، کیونکہ فناء شہر کے مصالح کے لئے استعمال ہونے والی جگہ کو کہتے ہیں، حالانکہ منی مکہ معظّمہ کے مصالح کے لئے نہیں ہے، اگر منی اور مکہ معظّمہ ایک ہو جائیں گے تو حج کے موقع پر رات منی میں گذارنے کا مسئلہ ختم ہو جائے گا، جبکہ ایام رمی میں منیٰ کے اندر رات گذارنے کا حکم احادیث میں آیا ہے۔

جو لوگ مکہ و منی کے اتصال کی بات اٹھاتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ فقہائے کرام کے نزدیک دو آبادیوں کے درمیان اتصال مراد ہے، جبکہ یہاں آبادی اور میدان کے درمیان اتصال ثابت کیا جا رہا ہے، دوسرے یہ کہ ابھی گذشتہ سال ۱۴۲۸ھ میں شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ حضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب مکی جو مستقلاً مکہ معظّمہ میں رہتے ہیں، خود بنفس نفیس حضرت مولانا ابولبابہ صاحب حضرت مولانا مفتی عبد الحمید صاحب اور مولانا اسعد محمود صاحب وغیرہ کو ساتھ لے کر منی کی طرف لے گئے۔ اور منیٰ سے مکہ اور مکہ سے منیٰ جانے والے ہر راستہ پر پہونچ کر دونوں کے درمیان کی مسافت کی پیمائش کی، تو کسی طرف سے بھی ۹۰۰ میٹر سے کم فاصلہ نہیں ہے، بعض اطراف میں اس سے بھی زیادہ فاصلہ ہے، اور حنفیہ کے نزدیک ایک غلوۃ سے کم فاصلہ ہو جب اتصال مانا جاتا ہے، یا اس سے زائد ہو تو انفصال مانا جاتا ہے۔ ایک غلوۃ کی مسافت ۳۰۰ قدم بتائی گئی ہے۔ گویا غلوۃ کے حساب سے تین گنا زیادہ دوری ہے، پھر اتصال کی بات شرعاً کیونکر

درست ہوسکتی ہے؟

اگر مکہ معظّمہ اور منیٰ دونوں ایک ہوتا تو مسجد خیف میں سال کے بارہ مہینوں میں سے ہر مہینہ کے ہر ہفتہ میں منیٰ میں جمعہ بھی ہوتا، لیکن موسم حج کے علاوہ کبھی وہاں جمعہ نہیں ہوتا۔ نہ ہی اب ہورہا ہے، نہ ہی وہاں کوئی جمعہ کے جواز کا قائل ہے، تعجب ہے کہ یہ اتصال کا نیا شوشہ اٹھانے والے صرف چند حنفی علماء ہیں، سعودیہ کے حنبلی علماء، مالکی وشافعی علماء بالکل خاموش ہیں اور مطمئن ہیں، وہ ان تینوں مشاعر مقدسہ کو نصوص صریحہ کی روشنی میں مکہ معظّمہ سے الگ اور مستقل حیثیت دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ تینوں میدانوں کی حد بندی ہے اور ہر ایک کی ابتداء اور انتہاء کے علامات بھی لگے ہوئے ہیں، یعنی یہاں سے یہاں تک منیٰ ہے اور یہاں سے یہاں تک مزدلفہ ہے، اور یہاں سے یہاں تک عرفات ہے اور یہ متوارث ہے اور یہ حد بندی صدیوں سے بلکہ قرون اولیٰ سے چلی آرہی ہے۔

سعودی عرب کے سب سے بڑے مفتی الشیخ عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ جو حکومت سعودیہ کے دینی ذمہ دار اور سعودی عرب میں سند مانے جاتے ہیں ان سے مدرسہ صولتیہ کے مدرس ڈاکٹر سعید احمد نے ایک استفسار کیا تھا کہ مشاعر مقدسہ (منیٰ، مزدلفہ اور عرفات) کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آیا یہ تینوں مکہ معظّمہ کے تابع ہیں یا ان کی اپنی مستقل حیثیت ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ ان مذکورہ مقامات کی مستقل حیثیت ہے وہ مکہ مکرمہ کا حصہ نہیں ہیں، جس پر انہوں نے مشاعر کے انتظامی مستقل اداروں کا بھی حوالہ دے کر انہیں مکہ مکرمہ شہر کا حصہ ہونے کی صراحۃً نفی فرمائی ہے، (ڈاکٹر صاحب کی تحریر کی کاپی ہمارے پاس موجود ہے)۔

(۲) دوسری بات یہ اٹھائی جاتی ہے کہ منیٰ میں بہت سے مکانات بن گئے ہیں، جن میں

رہائش ہے، شاہی محل، ہسپتال اور مہمان خانہ بھی بنے ہوئے ہیں، یہ بات بھی خلاف واقعہ ہے کیونکہ یہ شاہی عمارتیں صرف ایام حج میں استعمال ہوتی ہیں وہاں رہائش نہیں ہے، ہاں صفائی، ستھرائی اور دیکھ بھال کے لئے پہرہ دار رہتے ہیں وہاں رہائشی مکانات نہیں ہیں، اب سے آٹھ نو (۸، ۹) سال پہلے مکہ معظّمہ میں تعمیر کو گراں دیکھ کر چند لوگوں نے رہائشی مکانات بنوا لئے تھے، لیکن وہ منہدم کر دئے گئے اور اب کوئی رہائشی گھر نہیں ہے۔ مہمان خانہ میں رابطہ اسلامی کے مہمان ایام حج میں یا اس کے علاوہ وقتی طور پر وہاں ٹھہرائے جاتے ہیں۔

(۳) کچھ لوگ یہ بات بھی کہتے ہیں کہ مکہ معظّمہ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات سب ایک ہی بلدیہ کے تابع ہیں، یہ بات بھی صحیح نہیں، بلکہ ان مشاعر ثلاثہ کی بلدیات اپنی مستقل ہیں، غالباً اس کا نام لجنة الحج العلیاء ہے یہ بڑی اونچی سطح کی لجنة ہے، مشاعر ثلاثہ کے تمام تر قوانین وضوابط یہی کمیٹی بناتی ہے اور ان ہی قوانین وضوابط کے مطابق ایام حج میں عمل ہوتا ہے، یعنی وہ صرف ایام حج کے ساتھ مخصوص ہے۔

یہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے کراچی میں واقع سیمینار میں پیش کئے گئے ہر دو فریق کے مقالات کو پڑھنے کے بعد اور ۶ / ماہ تک مسلسل اپنے طور پر تحقیقات کرنے کے بعد لکھا ہے، اور احقر اسی کو حق اور صواب سمجھتا ہے، یہ قول کتاب اللہ اور احادیث نبویہ علی صاحبها الصلوة و السلام سے مؤید ہے، نیز فقہی کتابوں کے بھی موافق ہے، یہ لکھنے کے بعد ڈاکٹر حسن امام صاحب استاذ انجنیئر نگ مکہ یونیورسٹی کی ایک تحریر ملی، انہوں نے اپنے ساتھ بہت سے انجنیئر وں کو لے کر مشاعر مقدسہ کا سروے کیا ہے، اس کے بعد لکھا ہے کہ یہ تینوں مشاعر مکہ معظّمہ سے علیحدہ اور مستقل میدان ہیں ان کے متصل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہیں مکہ معظّمہ کے ساتھ متصل قرار دینا کہیں سے کہیں تک صحیح نہیں ہے، (یہ تحریر مظاہر علوم

وقف کے دارالافتاء میں موجود ہے) فقط

واللہ اعلم حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ،
مفتی دارالعلوم دیوبند
۲۸/ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ
الجواب صحیح: زین الاسلام قاسمی
نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

الحمدللہ جواب صحیح ہے، امام حرم سبیل صاحب نے بھی صفا مروہ کو مشعر ہونے کی وجہ سے مسجد حرام سے خارج قرار دیا ہے اور منیٰ وغیرہ بھی مشاعر ہیں اس لئے ان کی حدود اور حیثیت بھی نہیں بدل سکتیں۔ فقط حررہ سعید احمد عفی عنہ پالن پوری

فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۱۴۳۰ھ ۳۰/محرم خادم دارالعلوم دیوبند

﴿۷۲۵﴾ سفر میں امامت کے مسائل

سوال: کوئی مسافر پندرہ دن قیام کی نیت کر کے نماز پڑھاوے اور اس درمیان کسی کام سے اپنے وطن اصلی میں جانا پڑے تو حالت اقامت میں امام بن کر جتنی نمازیں پڑھائی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ نمازیں دوبارہ دوہرانی پڑے گی؟ اور یہی شخص اپنے وطن اصلی میں ایک دو دن رہ کر جب واپس آئے تو پوری نماز پڑھائے تو نماز درست ہوگی؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... مسافر نے جب کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی، تو اب وہ مقیم ہوگیا، اس لئے اس پر پوری نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر وہ واپس اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ کی نیت سے سفر میں نکلا تو اس جگہ کی حد سے باہر

نکلتے ہی اسے قصر کرنا پڑے گا۔ مطلب یہ کہ پندرہ دن کے قیام کی نیت ہونی چاہئے، ساتھ میں پندرہ دن ٹھہرنا ضروری نہیں ہے۔ اس لئے ضرورت پڑنے پر سفر بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس جگہ کی حد چھوڑتے ہی مسافر کا حکم آجائے گا۔ اس لئے اس قیام کے دوران پوری نماز پڑھنے میں یا پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وطن اصلی سے سفر کی نیت کر کے نکلتے ہی مسافر کہلائے گا، اور وطن اصلی میں پہنچتے ہی یا سفر سے وطن اقامت باطل ہو گیا، اس لئے دوبارہ اس جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو گی تو پوری نماز پڑھا سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۲۶﴾ نماز قضا ہو جانے کے ڈر سے عورت کا کھلے میدان میں نماز پڑھ لینا

سوال: عورت کھلے میدان میں نماز کا وقت ہوتے ہی نماز پڑھ لیتی ہے، اگر وہ وہاں نماز نہ پڑھے تو گھر پہنچنے تک یا قریب میں کسی مسجد میں پہنچنے تک (یہاں مسجد میں عورتوں کے لئے انتظام ہے) نماز قضا ہو جانے کا ڈر رہتا ہے، اور میدان میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں ۔تو اس حالت میں نماز پڑھ لینی چاہئے، یا نماز قضا کر کے پھر گھر آ کر یا مسجد پہنچ کر اطمینان سے قضا نماز پڑھ لیں تو بھی چل سکتا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسئولہ صورت میں نماز قضا نہیں کرنی چاہئے بلکہ میدان میں ہی نماز پڑھ لینی چاہئے، اور نماز میں پورا بدن پوشیدہ (چھپا ہوا، ڈھکا ہوا) ہوتا ہے اس لئے کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۲۷﴾ نفاس کا خون چالیس دن سے قبل بند ہو جاوے تو نماز و روزہ کا حکم

سوال: کسی عورت کو بچہ پیدا ہوا اور چالیس دن کے اندر حیض (نفاس) کے بند ہو جانے

کے باوجود چالیس دن تک وہ بیٹھی رہے اور روزہ نماز نہ پڑھے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد اس راستہ سے جو خون آتا ہے اسے حیض نہیں نفاس کہتے ہیں۔ جس کی اکثر مدت چالیس دن ہے۔ اگر چالیس دن کے اندر ہی اندر خون بند ہو جاوے تو فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دینا ضروری ہے۔ اور پاک ہو جانے کے بعد روزہ کا وقت ہو تو روزہ بھی رکھ لینا چاہئے۔ اس لئے کہ اب دونوں کو ادا کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ ہمارے یہاں یہ جو چالیس دن تک عورتیں بیٹھی رہتی ہیں، اور نماز اور روزہ نہیں رکھتیں یہ صحیح نہیں ہے۔ اس کی اصلاح ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۲۸﴾ مرد کے پیچھے عورت کا نماز پڑھنا

سوال: میں تہجد کی نماز میں قرآن بلند آواز سے پڑھتا ہوں، کبھی میری عورت میرے پیچھے نماز کی نیت کر کے تہجد پڑھتی ہے، جو کہ میں نے اس کی امامت کی نیت نہیں کی ہوتی تو کیا ہم دونوں کی نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً ...... عورت مرد کی اقتدا میں فرض یا نفل نماز پڑھنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مرد نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو، اگر مرد نے عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو اور عورت شریک ہو جائے تو عورت کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (مراقی الفلاح: ۱۳۳، طحطاوی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۲۹﴾ عورت کو نماز سکھانے کے لئے فرض، سنت، نفل تمام نمازیں با جماعت پڑھانا

سوال: عورتوں کے لئے با جماعت نماز ادا کرنا منع ہے، لیکن زیادہ تر عورتیں نماز میں پڑھی جانے والی چیزوں سے ناواقف ہوتی ہیں تو پڑھی لکھی اور تجربہ کار عورت انہیں فرض، سنت،

نوافل (تراویح) سب نمازیں با جماعت پڑھائیں تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، اس لئے عورتوں کو نماز کا طریقہ سیکھنا چاہئے اور منفرداً نماز پڑھنی چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۳۰﴾ عورتوں کا وتر، تراویح، جمعہ اور تفسیر کے لئے مسجد میں آنا

سوال: عورتیں تراویح، وتر ترجمہ اور تفسیر کے لئے مسجد میں آ سکتی ہیں یا نہیں؟ عورتوں کو دین کی بات پہنچانے کا اور کوئی موقع نہیں ملتا ہے، کہ ہم ان تک دین کی بات پہنچائیں تو اس کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ شرعی رہنمائی کی گزارش ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... عورتوں کا عید، جمعہ، تراویح، وتر یا تفسیر یا تقریر کے لئے مسجد میں آنا حنفیہ کے ظاہری قول کے مطابق مکروہ تحریمی ہے۔ جیسا کہ عالمگیری اور درمختار میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کے مبارک زمانہ میں عورتیں مسجد میں آتی تھیں لیکن ان کے لئے مسجد میں آنے سے زیادہ اپنے گھر میں نماز پڑھنا اور گھر کے اندر کی کوٹھری میں نماز پڑھنا بہتر اور افضل بتایا گیا ہے۔

اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب حالات بدل گئے، تب سب صحابہ کی موجودگی میں عورتوں کو مسجد آنے سے منع کر دیا گیا جیسا کہ بخاری شریف: ۱/۱۲۰ پر لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عورتوں کی جو حالت آج ہوگئی ہے وہ حالت اگر حضور ﷺ کے زمانہ میں ہوئی ہوتی تو آپ ﷺ عورتوں کو مسجد آنے سے منع فرما دیتے۔

یہ اس زمانہ کی بات ہے جب حضور ﷺ کے انتقال کو ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا تھا، آج چودہویں صدی میں عورتوں میں فیشن اور بے شرمی بڑھ گئی ہے، اور اخلاق خراب ہو چکے

ہیں، ان باتوں کو دیکھتے ہوئے انہیں مسجد میں آنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جا سکتی۔ وتر، جمعہ، تراویح یا تفسیر یا تقریر کے نیک کام کے لئے بھی نہیں۔

ہاں! ان تک دین و ایمان کی باتیں پہنچانے کے لئے اور جائز اور فتنے نہ کھڑے ہوں ایسے راستے اپنائے جانے چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۳۱﴾ فتنہ کا زمانہ ہونے کی وجہ سے عورتوں کو مسجد جانے سے روکنا

سوال: ہمارے یہاں نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے، اس میں عورتوں کو مسجد دیکھنے کی خواہش ہے تو عورتیں مسجد کے اندر داخل ہو کر مسجد دیکھ سکتی ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... مسجد اللہ کی عبادت کی جگہ ہے، اس جگہ کا عبادت ہی کے لئے استعمال ہونا چاہئے، اسے تفریح گاہ بنانا اچھا نہیں ہے، لہذا سیر و تفریح کے ارادے سے وہاں نہیں جانا چاہئے۔ نماز کا وقت ہو تو نماز کے لئے اور وقت نہ ہو تو کم از کم تحیۃ المسجد پڑھ کر مسجد کا حق ادا کرنا چاہئے۔

رہا عورتوں کا مسجد میں داخل ہونا تو یہ جائز ہے، منع نہیں ہے۔ حیض یا نفاس یا جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے، منع ہے۔ اور پاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتی ہیں، لیکن فتنہ کا زمانہ ہے اس لئے اس پاک جگہ پر کوئی برا واقعہ نہ بن جائے اس لئے عورتوں کو وہاں جانے سے روکنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

﴿۷۳۲﴾ عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے؟

سوال: عورتیں گھر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہیں؟ امام عورت ہی ہو تو کیا حکم ہے؟ اس لئے کہ بہت سی مرتبہ کسی کے گھر جانا ہوتا ہے تو عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں

ایسا دیکھنے میں آتا ہے؟ تواس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......جس طرح مردوں کا مسجد جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے اسی طرح عورتوں کا گھر میں اور تنہائی میں اکیلے نماز پڑھنا بہتر ہے۔عورتوں کا جماعت کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی بتایا گیا ہے،اس لئے عورتوں کوتنہا تنہا ہی نماز پڑھنی چاہئے۔(ہدایہ،شامی وغیرہ)

﴿۷۳۳﴾ عورتوں کی تعلیم کے لئے عورتوں کا جماعت کرنا

سوال: ہمارے محلّہ کی کچھ عورتوں کونماز پڑھنی نہیں آتی،وہ ہمارے گھر آ کر ہماری عورتوں کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں۔توپوچھنا یہ ہے کہ عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟ عورتوں کی جماعت میں عورت امام بن سکتی ہے یا نہیں؟ اور وہ کس طرح امامت کرے گی،مفصل مسئلہ بتا کرمشکورفرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً......عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے،اس لئے انہیں اکیلے ہی نماز پڑھنی چاہئے،اگروہ جماعت کرے گی تو عورت ہی امام بنے گی اور صف میں دوسری عورتوں کے ساتھ ہی کھڑی رہے گی،مردوں کی طرح امام کوالگ کھڑے رہنا جائزنہیں ہے۔
بہترطریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کے مردوں سے ہی نماز پڑھنا سیکھیں،یا جس عورت کونماز پڑھنا اچھا آتا ہواسے پوچھ پوچھ کر پڑھیں،تا کہ مکروہ تحریمی کا گناہ نہ ہو،اور جب برابرنماز پڑھنا آجائے تواپنے گھر میں تنہائی میں پڑھیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۳۴﴾ اپنے خاوند کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال: اپنے خاوند کے پیچھے عورت جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... اپنے خاوند کے پیچھے عورت جماعت کر کے نماز پڑھ سکتی ہے، اس طرح پڑھنے سے جماعت کا ثواب ملے گا، البتہ امام کو عورتوں کی امامت کی نیت کرنا ضروری ہے۔

﴿۷۳۵﴾ عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتی ہیں؟

سوال: ہماری مسجد میں عورتیں مردوں کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں، یہ صحیح ہے یا غلط؟ شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... یہ فتنہ کا زمانہ ہے اس لئے عورتوں کے مسجد میں آنے کو فقہاء نے منع لکھا ہے، اس لئے عورتوں کو نماز پڑھنے کے لئے مسجد نہیں آنا چاہئے بلکہ اپنے گھر کے الگ کمرہ میں پڑھ لینی چاہئے۔ عورت کا مرد کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں مرد امام کا عورت کی امامت کی نیت کرنا ضروری ہے، اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کی ہوگی تو عورت کی نماز ادا ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۷۳۶﴾ زچگی کی حالت میں عورت پر نماز کب معاف ہوگی؟

سوال: عورت زچگی کی حالت میں ہے، اور ابھی بچہ آدھا باہر آیا نہ ہو تو ایسی حالت میں اس کی فرض نماز کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا نماز اس پر معاف ہے؟ اگر نہیں ہے تو ادائے گی کی کیا صورت ہوگی؟ وہ کب اور کس طرح پڑھے؟ تفصیل سے شرعی حکم واضح فرمائیں، مہربانی ہوگی۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً...... سوال میں مذکور مسئلہ اور اس طرح کے دوسرے نازک مسئلے کتابوں میں دیکھ کر یا کسی عالم کی تقریر میں سن کر کتنے بھائیوں کو تعجب ہوتا ہے، اس لئے اس کی حقیقت سمجھ لینی چاہئے۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ اس سے نماز کی اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ نماز کتنی ضروری چیز ہے؟ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کس حالت میں اور کب نماز معاف ہوتی ہے؟ اور کب معاف نہیں ہوتی؟ کچھ بناوٹی فقیر اور پیر کتنی مرتبہ یہ دعویٰ کر بیٹھتے ہیں کہ ان پر نماز معاف ہوگئی ہے، ان کے لئے بھی اس میں سبق ہے کہ ایک عورت پر جب اس حالت میں نماز معاف نہیں تو بناوٹی فقیری کا دعویٰ کرنے والے ہٹے کٹے تندرستوں پر کیسے نماز معاف ہوسکتی ہے؟

عورتوں پر صرف دو حالتوں میں نماز معاف ہوتی ہے، ایک ماہواری آنے پر جس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس (۱۰) دن کی ہے اور کم از کم مدت تین (۳) دن ہے۔ اور دوسری حالت نفاس کی ہے، جب بچہ آدھا یا اس سے زیادہ باہر آتا ہے اور اس کے ساتھ جو خون نکلتا ہے اسے نفاس کا خون کہتے ہیں، اس وقت نماز معاف ہو جاتی ہے، اس سے پہلے جو خون دیکھے یا نہ دیکھے وہاں نماز معاف نہیں ہوتی۔

سوال میں مذکور حالت نفاس کی نہیں ہے، ایسی حالت میں اگر نماز کا وقت ہو جائے اور عورت ہوش میں ہو، چاہے اشارہ سے نماز پڑھنے پر قادر ہو اور بچہ کو نقصان نہ ہوتا ہو تو نماز قضا نہ کرے، اگر اس وقت نہیں پڑھی تو اس وقت کی نماز بعد میں قضا کرنی ضروری ہے، نماز معاف نہیں ہوگی۔

نفاس کی اکثر مدت چالیس یوم ہے۔ اس لئے جسے چالیس دن تک خون آتا رہے اس پر چالیس دن کی نمازیں معاف ہیں، اور نفاس کی اقل مدت کی کوئی حد نہیں ہے، کسی کو گھنٹہ بھر میں یا اس سے بھی کم وقت میں بند ہو جاتا ہے، اس لئے جسے چالیس دن سے کم میں جب بھی بند ہو جائے اسے غسل کر کے نماز شروع کر دینی چاہیئے، اور اگر اس کے بعد جتنے دن

نہیں پڑھی تو ان کی قضا کرنی ضروری ہے۔ بہت سے مقامات پر عورتوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ بچہ کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے بھی اگر خون بند ہو جائے تب بھی عورت غسل کر کے نماز نہیں پڑھ سکتی، یہ خیال غلط ہے۔

خلاصہ یہ کہ مسئولہ صورت میں بچہ کے بدن کا آدھا حصہ باہر آ گیا ہو اور اس وقت کوئی فرض نماز کا وقت آ جائے تو اس وقت کی نماز معاف نہیں ہوتی، چاہے اس وقت وہ ادا کرنے کی حالت میں نہ ہو تو نفاس سے پاک ہو کر اس نماز کی قضا کر لینی چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوٰه والسلام على سيد المرسلين محمد وآله واصحابهٖ اجمعين الى يوم الدين

تم الجزء الاول بحمد الله سبحانه وتعالى و يليه الجزء الثانى واوله باب الامامة